رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

اُسی طرح نماز پڑھو جیسے تم مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو (بخاری جلد نمبر 1 صفحہ 88)

نماز کا

مکمل انسائیکلوپیڈیا

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

اسلام بکڈپو
042-37112941

Marfat.com

نماز کا

مکمل انسائیکلوپیڈیا

تصنیف لطیف

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

مسلم بک ڈپو
۱۲ گنج بخش روڈ لاہور
فون: 042-37112841

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نماز کا مکمل انسائیکلوپیڈیا

تصنیف لطیف ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

باراول ..... جولائی 2014ء

پرنٹرز ..... آصف صدیق پرنٹرز

تعداد 1100/-

ناشر ..... چوہدری غلام رسول۔میاں جواد رسول
میاں شہزاد رسول

قیمت ..... =/ روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

پروگریسو بکس
6۔یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ اُردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

اسلام بکڈپو ۱۲۔گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8836776

Marfat.com

انتساب

سوز و ساز رومی اور پیچ و تاب رازی کی کیفیتوں میں زندگی
گزارنے والی ایسی جامع شخصیت کے نام جن کی ہر ملاقات
میں مجھے بصیرت و بصارت کی روشنیوں سے جگمگاتے الفاظ
پر مبنی ایسی گفتگو سننے کو ملی جس نے نہ صرف میرے ضمیر پہ
دستک دی بلکہ مجھے علمی کام کرنے پر بھی ابھارے رکھا نیز
اپنے علم پر عمل کی ترغیب بھی دی۔ مُرادِ مَا معلم محترم

مفتی شیر محمد خان صاحب زید مجدہ

(رئیس دارالافتاء، دارالعلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف)

کے نام

نماز

شکر کی نماز شکوے کی نماز سے زیادہ
طاقت ور ہوتی ہے۔

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

Marfat.com

حُسنِ ترتیب

حرف حرف خوشبو.....ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم 29

باب 1 37

چھ/۶ کلمے 37

۱۔اوّل کلمہ طیب 37

۲۔دوم کلمہ شہادت 37

۳۔سوم کلمہ تمجید 37

۴۔چہارم کلمہ توحید 38

۵۔پنجم کلمہ استغفار 38

۶۔ششم کلمہ ردِّ کفر 38

ایمان مفصل 39

ایمان مجمل 39

باب 2 40

مسلمان کے بنیادی عقائد 40

لغوی معنیٰ: 40

عقیدہ کا اصطلاحی معنی: 40

عقیدہ کی حقیقت: 40

اسلام کے بنیادی عقائد 41

فصل اوّل 43

توحید 43

۱۔توحید باری تعالیٰ پر ایمان لانا 43

۲۔رسالت پر ایمان لانا اور عقیدہ ختم نبوت 43

۳۔فرشتوں پر ایمان لانا 44

۴۔آسمانی کتابوں پر ایمان لانا 44

۵۔روزِ آخرت پر ایمان لانا 45

توحید کا مفہوم اور اقسام 45

توحید کا اصطلاحی معنی 45

توحید کی اقسام 45

توحید فی الذات: 46

توحید فی الصفات: 46

توحید فی الافعال: 46

توحید فی العبادت: 46

وجودِ باری تعالیٰ کے اثبات میں قرآنی دلائل: 47

وجود کائنات سے دلائل: 47

انسانی فطرت کی گواہی: 47

بعثت انبیاء کا مقصد: 48

سابقہ آسمانی کتب کی گواہی: 48

عقلی دلیل: 48

آخری کتاب کی گواہی: 48

شرک اور اس کی اقسام: 49

اصطلاحی معنی: 49

شرک کی اقسام 49

شرک فی الذات: 49

شرک فی الصفات: 50

شرک فی العبادت: 50

چند مزید اقسام: 50

شرک فی الاحکام: 50

Marfat.com

شرک فی الھوٰی 51
﴿عقیدۂ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات﴾ 51
انسانی عظمت: 51
عجز وانکساری 51
وسیع واعلیٰ ظرفی 52
شجاعت وبہادری: 52
روحانی سکون: 52
تقویٰ: 53
مساوات: 53
حریت، آزادی، خودمختاری 53
اخلاقِ عالیہ: 53
فصل دوم 54
رسالت 54
رسالت کالغوی معنی: 54
اصطلاحی معنی: 54
رسول: 54
نبی: 54
نبی اور رسول میں بنیادی فرق: 55
ایمان بالرسالت کا مفہوم: 55
رسالت ونبوت کی ضرورت: 55
احکام الٰہی سے آگاہی: 55
عملی نمونہ: 56
﴿انبیاء ورسل علیہم السلام کی خصوصیات﴾ 56
بشریت: 56
وحی: 57
احکام الٰہی کی تبلیغ: 57
معصومیت: 57
واجب الاطاعت: 58
بے مثال کردار: 58
صداقت: 58
امانت: 59
مرد ہونا: 59
ظاہری عیوب سے پاک: 59
رسالت محمدی ﷺ کی خصوصیات: 60
عمومیت: 60
پہلی شریعتوں کا نسخ: 60
تکمیل دین: 61
حفاظت کتاب: 61
جامع تعلیمات: 62
شفاعت کبریٰ: 62
رفع ذکر: 62
رحمۃ اللعالمین: 63
ختم نبوت: 63
فصل سوئم 64
ملائکہ 64
فرشتوں کے متعلق عقیدہ: 64
﴿مشہور فرشتے اور ان کی ذمہ داری﴾
حضرت جبرائیلؑ: 65
حضرت میکائیلؑ. 65
حضرت عزرائیلؑ: 65
حضرت اسرافیلؑ: 65
کراماً کاتبین: 65
منکر نکیر: 66
فصل چہارم 67
الہامی کتابیں 67
مشہور آسمانی کتابیں: 67

صحائف: 67
آسمانی کتب کی تعلیمات: 68
﴿قرآن مجید کی خصوصیات﴾ 68
آخری آسمانی کتب: 68
زندہ زبان والی کتاب: 69
عالمگیریت: 69
جامعیت: 69
سابقہ انبیاء کی تصدیق اور احکام آداب: 69
فصیح وبلیغ کتاب: 70
مؤثر ولنشیں اسلوب: 70
قابلِ عمل تعلیمات: 70
خالی از تضاد: 71
کتاب لاریب: 71
فصل پنجم 72
عقیدہ آخرت 72
لغوی معنی: 72
اصطلاحی معنی:
قرآنی تعلیمات: 72
ہر شئی کا ایک انجام ہوتا ہے: 73
منکرین آخرت کے شبہات کا ازالہ قرآن کی زبان میں: 73
فنا ہونے کے بعد زندگی: 73
عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات: 74
نیکی سے رغبت: 74
گناہ سے اجتناب: 74
شجاعت وجانثاری: 74
صبر وتحمل: 75
انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ: 75
احساس ذمہ داری: 75
جذبہ ایثار وقربانی کی علامت: 76
باب 3 77
سنت نماز اور اُس کے فضائل 77
فصل اوّل 77
مسنون نماز 77
وضو کے فرائض جن کے بغیر وضو نہیں ہوتا 77
وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے فرض نہیں 77
وضو میں سر کا مسح ضروری ہے 79
گردن پر مسح کرنا مستحب ہے 80
شرم گاہ پر ہاتھ لگنے سے وضو نہیں ٹوٹتا 81
باریک جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں 82
﴿فاتِ نماز احادیث کی روشنی میں﴾ 83
نماز فجر کا مستحب وقت 83
نمازِ ظہر کا مستحب وقت 84
نمازِ عصر کا مستحب وقت 86
نماز مغرب کا مستحب وقت 87
نمازِ عشاء کا مستحب وقت 87
اذان واقامت کے کلمات دو، دو دفعہ ہیں 88
نمازی اقامت سے وقت تک کھڑے ہوں 91
حدیث کی شرح 92
کراہیت کا ثبوت 93
بلا عذر دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا جائز نہیں 94
عمامہ یا ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا چاہیے 95
فرض نمازوں کی تعداد رکعات 96
﴿فجر کی رکعات﴾ 97

Marfat.com

۲رکعت (سنت مؤکدہ) ۲رکعت فرض 97
﴿ظہر کی رکعات﴾ 97
۴رکعت (سنت مؤکدہ) ۴فرض 97
۲سنت (سنت مؤکدہ) ۲نفل
﴿عصر کی رکعات﴾ 98
۴سنت (غیر مؤکدہ) ۴فرض 98
﴿مغرب کی رکعات﴾ 99
۳رکعات فرض ۲سنت (مؤکدہ) ۲نفل 99
﴿نماز عشاء کی رکعات﴾ 99
۴سنت غیر 99
نماز میں تکبیر افتتاح کے وقت کانوں کے برابر ہاتھ اُٹھانا 101
نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے 101
تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا 101
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھنا 103
امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنا 103
امام کی قرأۃ مقتدی کی قرأۃ ہے 105
فرض نماز میں پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا 105
نماز میں آمین آہستہ آواز سے کہنا 106
رکوع اور سجدے میں تسبیحات پڑھنے کا بیان 107
رکوع میں جاتے اور آتے ہوئے رفع الیدین منسوخ ہے 107
بغیر رفع الیدین رکوع میں جاتے اور آتے ہوئے نماز نبوی ﷺ 109
رکوع سے کھڑے ہوتے ہوئے پڑھنے کا بیان 109
رکوع سے سجدہ کو جانے کا طریقہ 110
سجدہ کرنے کا طریقہ 110
دو سجدوں کے بعد دوسری اور چوتھی رکعت کیلئے کھڑا ہونا 111
تشہد میں کس طرح بیٹھے 113
تشہد میں پڑھنے کا بیان 113
تشہد آہستہ پڑھنا سنت ہے 114
پہلے قعدہ میں تشہد سے زیادہ نہ پڑھنا 114
تشہد میں انگلی کا اشارہ 114
تشہد کے بعد نبی ﷺ پر درود پڑھنا 115
نماز میں سلام کا طریقہ 116
نماز کے بعد ذکر الٰہی 117
نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا 117
نماز وتر تین رکعت ہیں 118
وتروں میں قنوت سے پہلے تکبیر کہہ کر ہاتھ اٹھانا 119
دُعائے قنوت 120
نماز میں سجدہ سہو کا بیان 120
فصل دوئم 122
نماز کے فضائل قرآن رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں 122
وضو اور نہر کی مثال 122
نماز اور درخت کی مثال 122
ایمان کا جھنڈا 123
نماز اور نور کی عطاء 123
تاخیر کی ممانعت کا حکم 124
منافق کی علامت 124
بچوں کو نماز کا حکم 125
رمضان میں قیام کی فضیلت 125

Marfat.com

تراویح کی بیس رکعت کا حکم 125
آمین کی موافقت کا ثواب 126
باجماعت نماز کی فضیلت 127
منافق اور دو نمازیں 127
عشاء کی نماز کی فضیلت 127
باجماعت نماز نہ پڑھنے والوں کے لیے وعید 128
بے نماز... سے ناراضگی کا اظہار 128
شیطان کا غلبہ 129
مسجد بنانے کا اجر 129
اللہ کی محبوب جگہیں 130
اُمت کے درویشوں کے لیے پسندیدہ جگہ 1300
مساجد میں پیاز اور لہسن کھا کے جانے کی ممانعت 130
مساجد میں دنیاوی گفتگو کی ممانعت 131
جمعہ کے دن کے خاص احکام 131
جمعہ کے دن مسج. میں آنے کے فضائل 132
ترک جمعہ کی وعید 132
جمعہ میں امام کی قربت کا فائدہ 133
مسجد میں اونگھ کا علاج 133
سردی اور گرمی میں جمعہ کا حکم 134
دو عیدوں کی عطاء 134
نماز عیدین کا حکم 135
عیدین کی نماز اور اذان واقامت کا مسئلہ 135
عیدالفطر اور معمول مصطفیٰ ﷺ 135
عیدین اور راستے بدلنے کا حکم 136
باب 4 137
نماز کی شرائط 137
شرائط نماز 137
پہلی شرط 138
دوسری شرط 138
تیسری شرط 138
چوتھی شرط 138
پانچویں شرط 139
چھٹی شرط 139
فصل اوّل 140
نماز کی پہلی شرط.....طہارت 140
طہارت کے مسائل 140
﴿استنجا کے بارے میں احادیث نبویہ ﷺ اور مسائل﴾ 141
قبلہ کے ادب کا حکم 141
بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا 141
راستہ میں اور سایہ دار درخت کے ادب کا حکم 142
دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو چھونے کی ممانعت 142
استنجاء میں پتھر کا طاق استعمال کرنے کا حکم 142
پردہ کے اہتمام کا حکم 142
﴿رفع حاجت کیلئے نرم زمین استعمال کرنے کا حکم﴾ 143
بیٹھ کر پیشاب کرنے کا حکم 143
شرمگاہ سے کپڑا اٹھانے میں احتیاط 143
﴿دائیں ہاتھ کے استعمال کی ممانعت﴾ 1443
ہڈی اور گوبر (لید) وغیرہ سے استنجا کرنے کی ممانعت 143
گوبر اور ہڈی جنات کی خوراک 144
غسل خانہ میں پیشاب کرنے کی ممانعت 144
زمین وغیرہ میں موجود سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت 144
دریاؤں اور پانی کے گھاٹوں میں پیشاب کرنے کی ممانعت 145
کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت 145

Marfat.com

چند چیزوں کے بیت الخلاء میں ساتھ لے جانے کی ممانعت 145
بیت الخلاء سے باہر آنے کی دعاء 146
اہل قباء کی قرآن میں تعریف 146
جنوں کی جماعت بارگاہ خیر الانام ﷺ میں 147
﴿استنجے کے آداب اور مسائل﴾ 147
استنجے کا طریقہ اور استنجے سے پہلے کی دعا: 148
استنجے کے بعد کی دعا: 149
طہارت خانہ میں داخل ہونے کی دُعا: 149
طہارت خانہ سے باہر آنے کے بعد کی دعا: 150
سردی گرمی کے موسم میں استنجے کا فرق: 150
استبراء 151
استبراء کی شرعی تعریف اور مسائل: 151
وضو اور احادیث نبویہ ﷺ 152
نصف ایمان 152
گناہوں کا جھڑنا 152
کامل وضو 153
دائیں طرف سے آغاز کرنا 153
انبیاء کرام کا وضو 153
مسواک کی فضیلت 154
اُمت کی آسانی 154
اک ... خیر الانام ﷺ 154
فوائد وثمرات: 156
مسواک کرنے کے مواقع: 158
مسواک کس چیز کی بنی ہوئی ہو: 159
... ے پکڑنے کا مسنون طریقہ: 159
مسواک کرنے کا مسنون طریقہ: 159
مسائل: 160

وضو کرنے کا مکمل طریقہ 162
﴿وضو کے مسائل کا تفصیلی تذکرہ﴾ 164
وضو میں احتیاط کی باتیں 165
﴿وضو کے فرائض﴾ 169
دھونے کی شرعی تعریف: 170
وضو کے مکروہات 170
﴿نواقض وضو﴾ 171
نواقض وضو اور احادیث نبویہ ﷺ 171
وضو توڑنے والی چیزیں 171
مذی کا حکم 172
سونے کے بعد وضو کا حکم 172
وضو توڑنے والی چیزیں 172
اہم اور ضروری مسائل 173
﴿غسل اور احادیث نبویہ ﷺ﴾ 175
... غسل عورت کے لیے 175
... ل ... یات 176
جنبی کے لیے کھانے پینے سے قبل وضو کا حکم 176
غسل جنابت میں احتیاط 176
غسلِ جنابت کا طریقہ 177
غسل کرنے کا مکمل طریقہ 177
﴿غسل کے فرائض﴾ 179
فرض نمبر۱) کلی کرنا 179
فرض نمبر۲) ناک میں پانی ڈالنا 180
فرض نمبر۳) پورے بدن پر پانی بہانا 180
تنبیہ 180
غسل کی فرضیت کے اسباب 181
تین اہم مسائل 181

Marfat.com

ناپاکی کی حالت میں بے غسل کیا کیا کام کر سکتا ہے اور کیا کیا نہیں؟ 182
بے غسل کے مسائل 182
کس کس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے اور کس کس سے نہیں؟ 183
بہتے ہوئے پانی سے کیا مراد ہے اور اس کے احکام 183
بڑے حوض (سوئمنگ پول) اور دہ دردہ (۱۰x۱۰) کی شرعی تعریف اور احکام 184
دو اہم مسائل 184
استعمال شدہ پانی اور استعمال کرنے کے احکام اور طریقہ 185
چند اہم مسائل: 185
استعمال شدہ پانی کو کام میں لانے کا طریقہ: 185
پانی کے بارے میں کافر کی خبر کا شرعی حکم 185
دیگر اہم مسائل 186
گھروں میں پانی کے ٹینک یا بند حوض کی پاکی کا مسئلہ 186
کن چیزوں سے کنواں، گھروں میں پانی کے ٹینک یا بند حوض) ناپاک ہو جاتا ہے؟ 186
اہم مسئلہ: 187
﴿نجاستوں (گندگی) کے مسائل﴾ 187
نجاست کی اقسام 187
نجاست غلیظہ کے شرعی مسائل 187
اہم مسئلہ: 188
نجاست خفیفہ کے شرعی مسائل 188
نجاست غلیظہ و خفیفہ کا فرق کیسے کیا جائے 189
کون کون سی چیزیں نجاست غلیظہ شمار کی جائے گی 189
چند اہم شرعی مسائل 190
کون کون سی چیزیں نجاست خفیفہ شمار کی جاتی ہیں؟ 191
چند اہم مسائل 191
﴿جوتے اور پسینہ کے متعلق مسائل﴾ 192
جھوٹے کے شرعی مسائل اور احکام 192
مشکوک اور مکروہ جوٹھے کے شرعی مسائل اور احکام 194
﴿تیمم﴾ 195
پانی پر قدرت کی صورتیں 195
پہلی صورت 195
پہلی صورت کے شرعی مسائل 195
دوسری صورت اور اس کے شرعی مسائل 196
تیسری صورت اور اس کے شرعی مسائل 197
چوتھی صورت اور اس کے شرعی مسائل 197
پانچویں صورت اور اس کے شرعی مسائل 197
چھٹی صورت اور اس کے شرعی مسائل 197
ساتویں صورت اور اس کے شرعی مسائل 198
آٹھویں صورت اور اس کے شرعی مسائل 198
نویں صورت اور اس کے شرعی مسائل 198
دسویں صورت اور آٹھ کے شرعی مسائل 199
تیمم کرنے کا طریقہ 99
تیمم کے تین فرائض 200
تیمم کے اہم مسائل 200
کن چیزوں سے تیمم کیا جا سکتا ہے اور کن سے نہیں؟؟؟ 201
اہم شرعی مسائل: 201
نواقض تیمم 202
اہم شرعی مسائل۔ 203
﴿موزوں پر مسح﴾ 204
مسح کی شرائط 204

Marfat.com

موزہ پر مسح کا طریقہ 206
موزہ پر مسح کے فرائض 206
موزہ پر مسح کی سنتیں 206
نواقض مسح 207
﴿خواتین کے لیے طہارت کے اہم مسائل﴾ 207
حیض 207
حیض کی شرعی تعریف: 207
حیض کے شرعی مسائل 208
حیض کب آتا ہے؟ 209
چند اہم مسائل 209
حیض کے مختلف رنگ اور متعلقہ مسائل 210
﴿نفاس﴾ 210
نفاس کی شرعی تعریف 210
نفاس کے شرعی مسائل 210
حیض ونفاس کے احکام 211
﴿استحاضہ﴾ 213
استحاضہ کی شرعی تعریف 213
اہم مسائل 213
﴿معذور﴾ 213
شرعی معذور کی علامات ومسائل 213
مثال سے وضاحت 215
﴿نجاست کے مسائل﴾ 216
نجس اشیاء کی اقسام 216
پہلی قسم 216
دوسری قسم 217
ایک اہم سوال 217
کیا پانی کے سوا دوسری مائع اشیاء سے بھی پاکی حاصل کی جاسکتی ہے؟ 217
نجاست پاک کرنے کے متفرق طریقے اور شرعی مسائل 217
فصل دوئم 224
نماز کی دوسری شرط 224
﴿ستر عورت (شرمگاہ کا چھپانا)﴾ 224
ستر کی شرعی مقدار اور دیگر شرعی مسائل 224
مرد کے اعضائے عورت (پردہ کے مقام) 225
دو اہم مسائل: 225
عورت کے اعضائے عورت (پردے کے مقام) 226
پردے کے متعلق چند اہم مسائل 227
فصل سوئم 229
نماز کی تیسری شرط..... وقت 229
﴿نمازوں کے اوقات اور شرعی مسائل﴾ 229
نماز فجر کا وقت اور اس کے مسائل 229
شرعی فجر 229
شرعی صبح صادق 229
نماز ظہر کا وقت اور اس کے مسائل 230
زوال کی شرعی تعریف 230
سایہ اصلی کی شرعی تعریف: 230
نماز عصر کا وقت اور اس کے مسائل 231
نماز مغرب کا وقت اور اس کے مسائل 232
شفق کی شرعی تعریف 232
نماز عشاء کا وقت اور اس کے مسائل 232
نماز وتر کا شرعی وقت: 232
ادائیگی نماز کے مستحب اوقات 233
ادائیگی نماز کے مکروہ اوقات 235
طلوع کی اصطلاحی تعریف 235
نصف النہار اور ضحوئ کبریٰ کے مسائل 235

Marfat.com

نوافل کی ادائیگی کے لیے مانع اوقات 236
﴿اذان﴾ 239
اذان واقامت احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں 239
قیامت کے دن مقامِ مؤذن 239
دوزخ سے نجات 239
اذان اور تکبیر کا فرق 240
اذان کا جواب 240
اذان کا ثواب حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں: 241
﴿اذان کے شرعی مسائل﴾ 241
اذان کے الفاظ مع طریقہ 241
اذان کے بعد کی دُعا: 242
اہم مسئلہ: 242
اذان کے متعلق شرعی مسائل 242
اذان کے جواب 245
﴿اَذان سُننے کا ادب﴾ 245
چار اہم مسائل 245
﴿اقامت﴾ 246
اقامت کے شرعی مسائل واحکام: 246
﴿اقامت کے جواب﴾ 247
آٹھ اہم مسائل 247
فصل چہارم 249
نماز کی چوتھی شرط 249
﴿استقبال قبلہ﴾ 249
نماز کی چوتھی شرط استقبالِ قبلہ 249
غیر قبلہ نماز کی ادائیگی کی صورتیں مع شرعی مسائل 249
قبلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں احکام 250
فصل پنجم 252
نماز کی پانچویں شرط.....نیت کرنا 252
نیت کی شرعی تعریف 252
نیت کے متعلق چار اہم مسائل 252
فصل ششم 253
نماز کی چھٹی شرط 253
﴿تکبیر تحریمہ﴾ 253
تکبیر تحریمہ شرعی تعریف 253
اہم مسئلہ: 253
﴿نماز کا طریقہ.....آسان انداز میں﴾ 253
نماز کا طریقہ 253
قیام کا طریقہ 254
رکوع کا طریقہ 255
سجدہ کا طریقہ 256
قعدہ کا طریقہ 256
دوسری رکعت کا اہم مسئلہ 257
التحیات کا طریقہ 257
درود اور سلام کا طریقہ 258
نماز کے بعد دُعا کا طریقہ 259
(نوٹ): چند اہم مسائل 260
باب 5 262
ذِکر و دُعا کا بیان 262
فصل اوّل 262
فرض نماز کے بعد ذکر کی شرعی حیثیت 262
احناف کا مسلک: 270
صاحب نور الایضاح کا قول 270
شرح نور الایضاح کی روشنی میں 271
وضاحت 271
اذکار کی حکمت 272

فصل دوم 274
دُعا کی فضیلت احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں 274
اللہ عزوجل کے حضور دعا کرنے کی فضیلت کا بیان 274
دعاء میں اصرار کا حکم 274
دعا، عبادت کا مغز 275
تقدیر کا بدل 275
دعا عین عبادت 275
دُعا پسند خدا 275
حدیث قدسی 276
صداقتِ قلب ضروری ہے 276
رحمت و عافیت کا دروازہ 276
حیا، صفتِ الٰہی 277
خوشحالی کے اوقات میں دعا 277
مستجاب الدعوات..... تین اشخاص 277
تین میں سے ایک کی عطا 277
دشمن سے حفاظت اور رزق میں اضافہ 278
عبد اور معبود کے تعلق کا حسن 278
مقبولیت کے اوقات 279
پیارے نبی ﷺ کا پیارا معمول 279
حضور ﷺ کا طلب پناہ 279
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحت 280
دیدارِ خدا 280
بعد سلام حضور ﷺ کا معمول 280
بعد نماز حضور ﷺ کا معمول 281
حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول 281
ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا معمول 282
فصل سوم 283
چھل رَبَّنَا 283

باب 6 291
فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام 291
فرض:۔ 291
فرض کی قسمیں 291
واجب:۔ 292
سنت موکدہ:۔ 292
سنت غیر موکدہ:۔ 292
مستحب:۔ 293
مباح:۔ 293
حرام:۔ 293
مکروہ تحریمی:۔ 294
مکروہ تنزیہی:۔ 294
اساءت:۔ 295
خلافِ اولیٰ:۔ 295
فصل اوّل 296
نماز کے فرائض 296
نماز کے اندر سات فرائض ہیں 296
فصل دوم 297
نماز کے واجبات 297
اہم مسئلہ 299
فصل سوم 300
نماز کے مکروہات 300
نماز کے مکروہات تحریمی 300
﴿مکروہاتِ تحریمی کے اہم مسائل﴾ 300
نماز میں کپڑا لٹکانے کے مسائل 300
آستین اوپر کرنا مکروہ 301

Marfat.com

مرد کا جوڑا باندھنا 301
کنکریاں ہٹانے کا مسئلہ 301
نماز میں انگلی چٹکانے کا مسئلہ 301
نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کا مسئلہ 302
نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا 302
تشہد میں بیٹھنے کا مسئلہ 302
کپڑا اوڑھنے کا مسئلہ 302
بے ضرورت کھانسی اور جمائی کا مسئلہ 303
مختصر لباس میں نماز 303
انتظار یا دکھاوے کا مسئلہ 303
قبر کے سامنے نماز پڑھنا 303
غیر کی زمین میں نماز پڑھنے کے مسائل 303
کفار کے عبادت خانوں میں جانے کا مسئلہ 304
الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کا مسئلہ 304
﴿مکروہاتِ تنزیہی کے اہم مسائل﴾ 304
مکروہ تنزیہی کی تعریف 304
ننگے سر نماز پڑھنے کے مسائل 305
نماز میں ٹوپی گر جائے تو کیا کرے؟ 305
ماتھے سے مٹی وغیرہ اتارنا 305
پیشانی سے پسینہ پونچھنا 306
ناک سے پانی پونچھنا 306
چوکڑی مارنے کا مسئلہ 306
سجدہ میں کیسے جائے؟ 307
نماز میں مچھر مکھی مارنے کا مسئلہ 307
مسجد کی چھت پر نماز پڑھنے کا مسئلہ 307
چند غیر مکروہ صورتیں 307
نمازی کے آگے آگ ہونے کا مسئلہ 307
مکھی مچھر اڑانے کا مسئلہ 307
نماز کے لئے دوڑنے کا مسئلہ 308
فصل چہارم 309
تصویر کے متعلق اہم مسائل 309
عمومی تصویر کا حکم 310
فصل پنجم 311
مفسداتِ نماز 311
﴿نماز توڑنے کے مسائل﴾ 311
مصیبت زدہ کی مدد کا مسئلہ 311
زور سے پیشاب کا آنا 311
سانپ کے کاٹنے کا خدشہ 312
اپنے مال مویشی پر حملہ کا مسئلہ 312
ایک درہم کے نقصان کا خدشہ 312
ماں باپ کے پکارنے پر نماز توڑنے کا مسئلہ 312
﴿چند دیگر مفسداتِ نماز﴾ 313
(وہ باتیں جن سے نماز فاسد (ٹوٹ) ہو جاتی ہے) 313
نماز میں زہریلے حشرات مارنے کا شرعی حکم 316
مکروہ تحریمی کی شرعی تعریف 317
فصل ششم 318
سجدہ سہو 318
سجدہ سہو کا وجوب 318
سجدہ سہو کی ادائیگی کا طریقہ: 318
﴿تین اہم مسائل﴾ 318
واجب کا چھوٹ جانا 318
قصداً واجب کا چھوڑنا 318
فرض نماز میں رہ جانا 319
سجدہ سہو کے وجوب اور عدم وجوب کے مسائل 319
سنت اور مستحب کے رہ جانے کا مسئلہ 319
کئی واجب چھوٹنے کا مسئلہ 319

Marfat.com

تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہونا 320
قرأت کرنے میں تاخیر 320
تعدیل ارکان کا مسئلہ 320
التحیات کا پورا کرنا 320
امام کی اتباع 320
بھول کر قعدہ کر لینا 321
قعدہ اخیرہ کا بھول جانا 321
تین سجدے کرنا 321
نماز میں ترتیب کی فرضیت 322
نفل کا قعدہ اخیرہ 32
عیدین کی تکبیریں 323
فصل ہفتم 324
سجدہ تلاوت 324
سجدہ تلاوت کا حکم 324
سجدہ تلاوت کا طریقہ 324
﴿سجدہ تلاوت کے مسائل﴾ 324
سجدہ تلاوت میں قیام 324
تسبیح کا چھوڑنا 324
ہاتھ نہ اُٹھانا 325
آیت سجدہ کی سماعت کا مسئلہ 325
سجدہ تلاوت کی شرائط 325
نماز میں سجدہ تلاوت کا مسئلہ 325
سجدہ تلاوت بھول جانے کا مسئلہ 326
نماز کا سجدہ نماز میں ہی ادا کرے 326
مطلق نیت کی شرط 326
مفسدات سجدہ تلاوت 326
سجدہ واجب نہیں ہوتا 326
پوری آیت کی تلاوت شرط نہیں 327
سجدہ واجب نہیں 327
آیت سجدہ کا ترجمہ اور وجوب کا مسئلہ 327
حیض ونفاس والی عورت کا مسئلہ 327
جنبی اور بے وضو کا حکم 328
اتباع امام ضروری 328
دعا کا پڑھنا 328
مکروہ تحریمی کی ایک صورت 328
مجلس کا معاملہ 328
مجلس بدلنے کی صورت میں سجدہ تلاوت کے مسائل 329
سجدہ شکر کی ادائیگی کا طریقہ 330
اہم مسئلہ: 330
باب 7 331
قرأت 331
فصل اوّل 331
قرأت سے متعلق نو (۹) اہم مسائل 331
بلند آواز سے قرأت کا مسئلہ 331
جہر کا وجوب 332
جہر کا مفہوم 332
خفا کا مفہوم 332
اختیار کا مفہوم 332
منفرد قضا کا مسئلہ 332
لاحق کے لیے مسبوق کا حکم 333
رکوع میں دوبارہ لوٹنا 333
قرأت میں طوال وقصار کا مسئلہ 333
فصل دوم 334
طوال مفصل اور قصار مفصل سورتوں کے مسائل 334
فصل سوم 337

Marfat.com

قرأت میں غلطی ہونے سے متعلق مسائل 337
حروف صحیح ادا نہ کر سکنے کا شرعی حکم 337
فصل چہارم 339
نماز کے علاوہ تلاوت قرآن شریف کے متعلق شرعی مسائل 339
سورہ برأت سے تلاوت کا مسئلہ 339
لیٹ کر قرآن پڑھنا 340
غسل خانہ میں تلاوت کا حکم 340
قرآن کا سننا فرض 340
زور سے پڑھنا 341
بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے 341
تعظیمی قیام 341
غلطی بتانا واجب ہے 341
آداب کتاب لا ریب قرآن مجید فرقان حمید اور مسائل 341
قرآن کے دفن کرنے کا حکم 342
محض قرآن رکھنے کا حکم 342
باب 8 343
فضائل قرآن اور احادیث نبویہ ﷺ 343
﴿قرآن حکیم کے فضائل ایک نظر میں﴾ 344
بہترین شخص 344
دو آیتوں کے فضائل 344
مومن اور منافق کی مثال 344
کتاب اللہ سے عزت و ذلت 345
فرشتے اور قاری قرآن 345
بندے کے لیے سفارش 345
تلاوت قرآن اور جنت کی منازل 345
ویران مکان کی مثل 346
فضیلت قرآن 346
ایک حرف کی نیکیاں 346
والدین کے سر پر تاج 347
دو اشخاص کی شفاعت 347
قرآن کی خوشبو 347
زنگ سے چھٹکارا 348
قرآن سے محبت کرو 348
اللہ کی نظر کرم 348
وہ ہم میں سے نہیں 348
قرآن کے حسن میں اضافہ 349
چند خاص احکام 349
بعد میں آنے والی اقوام 349
لحن سے بچو 349
سورہ فاتحہ کی عظمت 350
دو نوروں کی عطا 350
شیطان بھاگتا ہے 351
قران بطور شفیع 351
قرآن کی بڑی آیت 351
سورہ بقرہ کی آخری دو آیات 352
دجال سے تحفظ 352
قرآن کی بڑی آیت 352
شیطان سے حفاظت کا وظیفہ 353
قرآن کا دل 353
گناہوں کی مغفرت کا وسیلہ 353
سورہ ملک کی فضیلت 353

Marfat.com

سورہ تکاثر کی فضیلت 354
باب 9 355
جماعت، اقتداء اور امامت کے مسائل 355
فصل اوّل 355
جماعت 355
جماعت اور احادیث نبویہ ﷺ 356
جماعت کا شرط ہونا اور شرعی مسائل: 358
جماعت ثانیہ کے شرعی مسائل 358
جماعت سے رخصت کی صورتیں 359
فصل دوم 361
اقتداء 361
اقتداء کے متعلق مسائل 361
فصل سوم 363
امامت 363
﴿امامت کے مسائل احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں﴾ 363
امام کے پیچھے کیا کیا جائے؟ 363
مقتدی خاموش رہے 364
امام ومقتدی کی تلاوت کا حکم 364
امام کی تلاوت کافی ہے 364
امام کی اتباع ضروری 365
امامت کی اہلیت کے مسائل 365
بدمذہب کی امامت کے مسائل 366
فاسق کی امامت کے مسائل 368
فصل چہارم 369
مسبوق 369
مسبوق کی شرعی تعریف 369
مسبوق کے مسائل 369
جماعت میں شریک ہونے کے مسائل 370
فصل پنجم 373
جماعت کا طریقہ 373
جماعت کا طریقہ: 373
فصل ششم 376
مفسداتِ نماز 376
(وہ باتیں جن سے نماز فاسد (ٹوٹ) ہو جاتی ہے) 376
نماز میں زہریلے حشرات مارنے کا شرعی حکم 379
مکروہ تحریمی کی شرعی تعریف 380
فصل ہفتم 381
سترہ 381
سترہ کا مفہوم 381
سترہ کے متعلق اہم شرعی مسائل 381
باب 10 382
مسجد 382
فصل اوّل 382
قرآن وحدیث میں احترام مسجد کا حکم 382
مساجد سے محبت کرنے والوں کی علامات 383
آیت کریمہ کی رو سے مسجدوں کو آباد کرنے کا حق مومنین کو ہے۔ 383
مساجد کیسے آباد ہوتی ہیں؟ 383
مسجد بنانے کی فضیلت 384
مسجد بنانے میں حلال مال کا لگانا شرط ہے 384
مسجد کی صفائی حوروں کا مہر ہوتا ہے 384
مسجد کی صفائی کے خاص اہتمام کا حکم 384

Marfat.com

مسجد میں خوشبو کا خاص اہتمام کیا جائے 385
لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں نہ آئے 385
مسجد میں تھوکنا منع ہے 385
صفائی کی فضیلت اور قرآن بھولنے کی وعید 386
مسجد میں جانا اور آنا دونوں باعث رحمت 386
ہر قدم پر نیکی ملتی ہے 386
عرش کے سائے میں قیام 387
مسجد میں داخل ہوتے وقت اور باہر نکلتے وقت دعا پڑھیں 387
تحیۃ مسجد ادا کر لینے چاہئیں۔ 387
سفر سے واپسی پر پہلا قدم مسجد میں رکھنا سنت ہے 388
گمشدہ چیز کا اعلان مسجد میں نہ کیا جائے 388
مسجد میں تجارتی لین دین کرنا منع ہے 388
رات میں مسجد جانے کی فضیلت 388
مسجدیں جنت کے باغ ہیں 389
اللہ کے پسندیدہ مقامات وناپسندیدہ مقامات 389
مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے سے منع فرمایا 389
مسجد میں اچھی بات سیکھنے کا ثواب 389
مسجد میں داخل ہونے کی دعا: 390
مسجد سے نکلتے وقت کی دعا 390
فصل دوم 390
آداب مسجد اور اس کے شرعی مسائل 391
قبلہ کے ادب کا مسئلہ 391
مسجد کی چھت کے مسائل 391
مسجد کو راستہ بنانے کے مسائل 391
مسجد میں بچے اور پاگل کے جانے کے مسائل 392
مسجد یا بستر وغیرہ پر کچھ آیت وغیرہ لکھنے کے مسائل 392
مسجد میں کوئی گندی میل وغیرہ پھینکنے کے مسائل: 392
تعمیر مسجد کا ایک اہم مسئلہ 393
مسجد میں وضو کرنے کے شرعی صورتیں 393
مسجد کے کوڑے کا مسئلہ 393
مسجد میں درخت لگانے کا مسئلہ 393
آداب مسجد اور چند اہم مسائل 393
مسجد میں گفتگو کرنے کے مسائل: 394
مسجد میں ادائیگی نماز کی فضیلت: 394
باب 11 395
وتر 395
وتر کی نماز کا طریقہ 395
دعائے قنوت 396
دعائے قنوت کے شرعی مسائل 396
صاحب ترتیب کا حکم 397
وتر کی نماز باجماعت ادائیگی کا مسئلہ ہے 398
باب 12 399
سنت نماز 399
سنت نماز کے شرعی مسائل 399
سنت کی قسمیں 399
سنت موکدہ 399
سنت موکدہ کا حکم 399
سنت موکدہ نمازیں 400
سنت غیر موکدہ 400
سنت نماز کے اہم شرعی مسائل 400
فصل اوّل 402
نفل نمازیں 402
نفل 402
نفل نماز کے مسائل 402

فصل دوم 403
مستحب نمازیں 403
فصل سوم 404
صلوٰۃ الاوابین 404
فصل چہارم 406
تہجد 406
نماز تہجد اور اس کے فضائل 406
تہجد کی رکعتیں 407
گناہوں کا کفارہ 407
اللہ کی خوشی کا سبب 408
بہتر نماز 408
امت محمدی ﷺ کے اشراف 408
تہجد لگاتار پڑھو 409
نفس سے بہترین جنگ کا ذریعہ 409
بیدار ہونے کے بعد کی دعا 410
ذکر اللہ والوں کی صف میں شمولیت 410
حضور ﷺ کا معمول مبارک احادیث کی روشنی میں 410
تہجد کی رکعتوں کے بارے میں حضور ﷺ کا طریقہ مبارک 412
تہجد کے اہم مسائل 412
فصل پنجم 414
اشراق 414
نماز اشراق: 414
فصل ششم 414
چاشت 414
نماز چاشت 414
فصل ہفتم 415
استخارہ 415
نماز استخارہ: 415
استخارہ کے شرعی مسائل 416
فصل ہشتم 417
نماز حاجت 417
نماز حاجت پڑھنے کے مواقع 417
نماز حاجت کا طریقہ 417
باب 13 419
تراویح 419
نماز تراویح اور احادیث مبارکہ ﷺ کی روشنی میں 419
گناہوں کی بخشش 419
رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ۲۰ رکعت 419
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تراویح 420
نماز تراویح کے مسائل 420
باب 14 424
مریض کی نماز 424
مریض کی نماز کا طریقہ 424
مریض کو نماز کی رخصت کی صورتیں مع مسائل 424
باب 15 427
قضاء نماز 427
قضاء نماز اور توبہ 427
قضاء کی شرعی تعریف: 427
قضاء نماز کے اہم مسائل 428
قضاء نماز کا وقت: 428
قضا نماز کی معافی کی صورتیں 429
قضا نمازوں میں ترتیب کے وجوب کے مسائل 430
بلوغت کی عمر اور نماز 433

Marfat.com

دورِ حاضر میں پیش کیا جانے والا اہم عذر 433
﴿نماز کا فدیہ﴾ 433
نماز کا فدیہ ادا کرنے کے مسائل 433
قضائے عمری کچھ نہیں: 434
باب 16 435
مسافر کی نماز 435
شرعی مسافر 435
مذکورہ تعریف کی وضاحت 435
قصر کی مسافت/قصر کے مسائل 436
فصل اوّل 438
مسافر کے لیے احکام و مسائل 438
قصر کی شرح 438
﴿سنتیں اور قصر کے مسائل﴾ 438
نیت اقامت کی شرطیں: 439
فصل دوم 440
مسافر مقیم اقتداء 440
مسافر مقیم کب ایک دوسرے کی اقتداء کر سکتے ہیں؟ 440
فصل سوم 441
وطن اصلی 441
وطن اصلی کی تعریف اور اس کے مسائل 441
عورت اور بغیر محرم سفر کا حکم 442
محرم کی تعریف 442
فصل چہارم 443
سواری پر نماز 443
سواریوں پر نماز کی ادائیگی کے احکام اور مسائل 443
﴿سواری پر نماز کا جواز﴾ 444
فصل پنجم 445
چلتی گاڑی پر نماز 445
چلتی گاڑی پر نماز پڑھنے کے مسائل 445
فصل ششم 446
کشتی یا جہاز پر نماز 446
کشتی یا جہاز پر نماز کی ادائیگی کے مسائل 446
باب 17 447
اجتماعی عبادات 447
فصل اوّل 447
جمعہ 447
شرائط جمعہ: 447
پہلی شرط: مصر و فنائے مصر 448
﴿شہر میں جمعہ کا مسئلہ﴾ 449
ایک شہر میں مختلف جگہ پر ادائیگی جمعہ کا مسئلہ 449
جمعہ کی امامت کا مسئلہ: جمعہ کون قائم کر سکتا ہے: 449
دوسری شرط..... بادشاہ کا ہونا 450
تیسری شرط..... وقت 450
چوتھی شرط: خطبہ 450
خطبہ کی شرعی تعریف 451
﴿خطبہ کی سنتیں﴾ 451
پانچویں شرط: جماعت 454
چھٹی شرط: اذن عام: 454
وجوب جمعہ کی شرائط 455
مریض کی شرعی تعریف 455
بوڑھے شخص کا حکم 455
چند اہم شرعی مسائل 457
خطبہ جمعہ اور مسائل: 458
جمعہ کے لیے تیاری کرنے کے مسائل 459
خطبہ جمعہ 461

Marfat.com

خطبہ عید الفطر 463
خطبہ عید الاضحی 465
جمعہ، عید الفطر، عید الاضحی اور نماز استسقاء کے لیے دوسرا خطبہ 468
فصل دوم 470
عیدین 470
وجوب عید کی شرائط 471
مریض کی شرعی تعریف 471
بوڑھے شخص کا حکم 471
عید کے دن کے مستحب کام 473
چند اہم مسائل 474
نماز عید کا طریقہ 475
چند اہم مسائل 476
تکبیر تشریق 478
تکبیر تشریق کے وجوب کے مسائل 479
فصل سوم 480
گہن کی نماز 480
سورج گہن: 480
فصل چہارم 482
خوف و مصیبت کے وقت نماز 482
باب 18 483
نماز جنازہ اور اس کے مسائل 483
فصل اوّل 483
جنازہ اور نماز جنازہ احادیث کی روشنی میں 483
دفن میں جلدی کرنا 483
جنازہ کے ساتھ چلنے کا ثواب 483
میت کا اچھا یا بُرا ذکر کرنا 484
مُردوں کو گالی دینے کی ممانعت 485
نیکیوں کا اظہار اور بدیوں کو چھپاؤ 485
جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا 486
فصل دوم 487
بیماری اللہ کی نعمت و رحمت 487
مریض کی عیادت سنت خیر الانام ﷺ 488
فصل سوم 490
بیمار کی عیادت کے فضائل احادیث کی روشنی میں 490
عبادت کا ثواب 490
دوزخ سے دُوری 490
چند اہم شرعی مسائل 492
فصل چہارم 494
"کل نفس ذائقۃ الموت" 494
موت کے وقت کے مسائل 496
فصل پنجم 497
تلقین کا طریقہ، مسائل 497
میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعا: 498
میت کا قرض 499
فصل ششم 500
میت کو نہلانے کا طریقہ اور احکام شرعی 500
حکم 500
نہلانے کا مکمل طریقہ 500
اہم شرعی احکام 501
فصل ششم 503
کافر مردہ کے متعلق اسلامی احکام 503
فصل ہفتم 504
کفن اور اس کے متعلقات 504

کفن کے تین درجے: 504
سنت کفن 504
کفایت کفن 504
کفن ضرورت 505
﴿کفن کیسا ہونا چاہیے؟﴾ 506
اچھا کفن 506
سفید کفن 506
ممنوع کفن 506
پرانے کفن کا مسئلہ 506
بچوں کا کفن کیسا ہونا چاہیے؟ 507
نو برس کی لڑکی کا کفن 507
بارہ برس کی لڑکی کا کفن 507
نو برس سے کم عمر کا کفن 507
بہتر کفن کی صورت 507
﴿کفن کی خریداری کس کے ذمہ اور طریقہ﴾ 507
﴿کفن کیسے پہنایا جائے (مکمل طریقہ)﴾ 508
فصل دہم 510
جنازہ لے کر کیسے چلا جائے (مکمل طریقہ) 510
جنازہ کے ساتھ جانے کا ثواب: 511
فصل دہم 512
نماز جنازہ اور اس کے مسائل 512
﴿نماز جنازہ کا طریقہ﴾ 512
نماز جنازہ کی نیت: 512
﴿نماز جنازہ کی دُعا﴾ 513
اور لڑکی ہو تو 514
﴿کن لوگوں کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے﴾ 515
نماز جنازہ میں امامت کا حق: 516
نماز جنازہ کی صف: 517
مسجد میں نماز جنازہ جائز نہیں: 517
مردہ بچے کا کفن و دفن: 518
فصل دہم 519
میت کا دفن کرنا احادیث کی روشنی میں 519
لحد کی تیاری 519
مردہ کو کیسے دفن کیا جائے؟ 519
حضور ﷺ کی قبر مبارک 521
قبر پر پانی کا چھڑکاؤ 521
یاد رکھنے کی سات اہم باتیں: 522
فصل گیارہ 523
قبر بنانے اور دفن کرنے کے مسائل 523
قبر کی لمبائی چوڑائی کتنی ہونی چاہیے؟ 523
لحد کی شرعی تعریف اور مسائل 523
فصل بارہ 525
عورت کا جنازہ قبر میں اتارنے کے مسائل 525
میت کو کس طرح قبر میں لٹایا جائے 525
قبر پر مٹی ڈالنے کا طریقہ اور دعا 526
کیا قبہ بنانا درست ہے؟؟؟ 527
کیا قبر پختہ کرنا درست ہے؟؟؟ 527
فصل تیرہ 528
قبروں کی زیارت احادیث کی روشنی میں 528
قبر کی زیارت کا حکم 528
آخرت کی یاد 528
دفن میت کے متعلق چند اہم مسائل 529
فصل چودہ 532
قبر کی زیارت کے شرعی مسائل 532
زیارت قبر کا طریقہ: 533
فصل پندرہ 534

Marfat.com

ایصالِ ثواب احادیث کی روشنی میں 534
سعد کی ماں کا کنواں 534
صدق کا ثواب 534
حدیث مذکورہ سے چند مسائل کا استنباط 535
مردوں کو ایصال ثواب کرنے کے مسائل 536
فصل سولہ 539
میت پر آنسو بہانے کا مسئلہ احادیث کی روشنی میں 539
آنسو سبب رحمت 539
اظہارِ غم کے دو انداز 539
بیٹے کی وفات پر انعام 540
اولاد کے بدلے جنت کی عطا 540
کھانے پکانے کا حکم 541
چند اہم مسائل 542
تعزیت کیسے کی جائے اور ماتم کا شرعی حکم 543
تعزیت کرنے کے الفاظ 543
تعزیت کی کتنی مدت ہوتی ہے 544
میت کے نام پر کھانا پکانے کا مسئلہ 544
نوحہ اور بین کی حقیقت 545
رسول اللہ ﷺ کا فعل مبارک 546
سوگ کے شرعی مسائل 546
باب 19 547
شہید کے فضائل 547
کیا شہید زندہ ہوتا ہے؟ 547
شہید کا مقام احادیث کی روشنی میں 547
شہید کے چھ انعام 547
ہر گناہ سے بخشش 548
شہادت کا طالب 548
نفاق پر موت 549
مشرکی سے جہاد 549
رضاءِ الٰہی کا طالب 549
شہید کو غسل اور کفن نہیں دیا جائے گا 550
شہید کو غسل کیوں نہ دیا جائے؟ 550
آلہ جارحہ کی تعریف 551
رحمتِ الٰہی 551
کن صورتوں میں غسل دیا جائے گا؟ 551
باب 20 553
نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا 553
باب 21 566
فرض نمازوں کے بعد دُعا کا ثبوت 566
باب 22 570
اسلامی مہینوں کے مطابق نوافل عبادات 570
﴿محرم الحرام﴾ 571
نفل نماز پہلی تاریخ محرم الحرام 571
نفل نماز شب عاشور 572
یومِ عاشورہ 573
دُعَاءُ عَاشُوْرَآءَ 574
نفل روزہ 576
﴿صفر المظفر﴾ 576
نفل نماز 576
نفل آخری چار رکعت 577
دُعا 578
﴿ربیع الاول﴾ 579
نفل نماز 579

Marfat.com

﴿ربیع الثانی﴾ 580
نفل نماز 580
﴿جمادی الاول﴾ 581
نفل نماز 581
﴿جمادی الثانی﴾ 582
نفل نماز 582
نفل روزہ 582
﴿رَجَبُ المُرَجَّب﴾ 583
نفل نماز 583
نفل نماز شبِ معراج 587
نفل روزہ 588
﴿شعبان المعظم﴾ 589
نفل نماز 589
﴿چودہ شعبان المعظم﴾ 590
﴿شبِ قدر﴾ 591
نفل نماز پندرہ تاریخ 593
﴿شب قدر کی دعا﴾ 594
صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت 594
طریقہ ادائیگی 595
نفل روزہ 595
﴿رمضان المبارک﴾ 595
پہلا عشرہ رحمت 597
دوسرا عشرہ مغفرت 597
تیسرا عشرہ آگ سے نجات 597
شب قدر کی دعا 597
پہلی شب قدر 597
دوسری شب قدر 598
تیسری شب قدر 599
چوتھی شب قدر 600
پانچویں شبِ قدر 601
﴿جمعۃ الوداع﴾ 602
﴿شوال المکرم﴾ 603
نفل نماز 603
﴿عید الفطر﴾ 603
نفل روزہ 604
﴿ذیقعد﴾ 604
نفل نماز 604
نفل روزہ 605
﴿ذی الحجہ﴾ 605
نفل روزہ 609
باب 23 610
چند اختلافی مسائل اور اُن کا حل 610
فصل اول 610
﴿رفع یدین﴾ 610
حدیث جابر رضی اللہ عنہ اور (اختلافی) رفع یدین کا منسوخ ہونا 610
۱) امام اعظم ابوحنیفہؒ: 611
۲) امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ 614
۴) امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ 615
۵) فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی رحمۃ اللہ علیہ 615
۶) امام کمال الدین محمد بن الواحد المعروف بابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ 615
۷) شیخ الاسلام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی رحمۃ اللہ علیہ 616
۸) امام ابن نجیم المصری الحنفی رحمۃ اللہ علیہ 616

۹) قاضی عیاض المالکی رحمۃ اللہ علیہ 616
۱۰) حضرت علامہ علی قاری الحنفی رحمۃ اللہ علیہ 617
۱۱) امام زیلعی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ 617
۱۲) ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ 617
۱۳) علامہ سید طحطاوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ 617
۱۴) امام حسن بن عمارہ الشرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ 618
۱۵) علامہ مولانا محمد ہاشم سندھی رحمۃ اللہ علیہ : 618
۱۶) فتاویٰ عالمگیری: 618
۱۷) علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ 618
۱۸) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ 619
۱۹) علامہ بدرالدین العینی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ 619
۲۰) مولانا الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ 620
۲۱) محدث دکن علامہ ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ 620
۲۲) علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ : 620
۲۳) امام ابی محمد علی بن زکریا المنجی رحمۃ اللہ علیہ 620
(م ۶۸۶):
۲۴) ابوالفرج عبدالرحمن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ : 620
۲۵) علامہ مغلطائی رحمۃ اللہ علیہ 621
۲۶) محمود بن احمد بن الصدر الشہید النجاری 621
برہان الدین مازہ رحمۃ اللہ علیہ
۲۷) شہاب الدین احمد بن ادریس مالکی رحمۃ اللہ علیہ : 621
۲۸) علامہ الحاجۃ نجاح الحلبی رحمۃ اللہ علیہ 621
۲۹) ماہر یاسین الحلل رحمۃ اللہ علیہ 622
۳۰) علامہ ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ 622
۳۱) علامہ فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ 623
۳۲) علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ رحمۃ اللہ علیہ 623
۳۳) علامہ مفتی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ (علی پور سیداں) 623
۳۴) محقق اسلام علامہ مولانا محمد علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ 623

۳۵) حضرت علامہ محمد حسن محدث السنبھلی رحمۃ اللہ علیہ : 624
۳۶) حضرت علامہ محدث قاسم بن قطلوبغا رحمۃ اللہ علیہ 624
۳۷) ترحیب بن ربیعان الدوسری: 624
۳۸) ابومعاذ طارق بن عوض اللہ بن محمد: 624
۳۹) فقیہ اعظم ہند مولانا محمد شریف الحق امجدیؒ: 625
قائلین اختلافی رفع یدین اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ 625
محدثین کی ابواب کے تحت چند مثالیں: 628
قائلین رفع یدین محدثین سے استدلال کا جواب: 630
حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی تشریح: 630
خیل شمس کا معانی: 632
تکبیر تحریمہ، قنوت وتر اور عیدین والی رفع 633
یدین منع نہیں ہیں:
تکبیر تحریمہ، قنوت وتر اور عیدین میں رفع 634
یدین کا ثبوت:
تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین: 634
قنوت وتر کا رفع یدین اور اس کا ثبوت: 634
عیدین کی نماز میں رفع یدین کا ثبوت: 636
فصل دوم 638
مروّجہ آٹھ رکعات تراویح بدعت ہیں 638
سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت 638
حدیث پر اعتراض اور جوابات 640
﴿خلفاء راشدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت﴾ 643
روایت نمبر ۱ 643
روایت نمبر ۲ 643
روایت نمبر ۳ 644
روایت نمبر ۴ 644
بیس رکعات تراویح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد میں 645
﴿بیس رکعات تراویح عہد صحابہؓ تابعینؒ میں﴾ 645

Marfat.com

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ: 646
(۲) حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ: 646
(۳) حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ: 647
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیس رکعات تراویح پر اجماع 647
۱۔ علامہ ابن حجر مکی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 648
۲۔ محدث ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 648
۳۔ شارح بخاری علامہ عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: 648
۴۔ امام تقی الدین ابوبکر الدمشقی الشافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 648
۵۔ علامہ ابن عبدالبر مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 649
۶۔ علامہ علاء الدین الکاسانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: 649
۷۔ غیر مقلدین کے ممدوح اور مسلمہ شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں: 650
امت مسلمہ کا تواتر و توارث بیس رکعات تراویح 650
خیر القرون سے لیکر تیسری صدی ہجری تک بیس رکعات تراویح 651
غیر مقلدین کا مغالطہ 654
تراویح اور تہجد دو الگ الگ نمازیں ہیں 654
تراویح کے بعد تہجد کا ادا کرنا 656
مروجہ آٹھ رکعات تروایح بدعت ہیں 657
آٹھ رکعات تراویح کو سنت کہنے والوں سے آٹھ سوال 658
فصل سوم 660
سکوت خلف الامام پر اہلسنت والجماعت کا موقف 660
امام کے پیچھے خاموش رہنے کا مسئلہ چالیس احادیث کی روشنی میں 660
روایت نمبر۲ 662
اس آیت کا شان نزول:۔ 663
سند کا تعارف: 665
سند کا تعارف 668
مسند ابوعوانہ کی سند کا تعارف: 669
روایت نمبر۳ 671
سند کا تعارف 672
روایت نمبر۴..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا فتویٰ نمبر۱ 674
سند کا تعارف: 675
روایت کی صحیح: 675
روایت نمبر۵..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا فتویٰ نمبر۲ 676
سند کا تعارف: 676
روایت نمبر۶: 676
سند کا تعارف: 677
روایت نمبر۷: 677
سند کا تعارف: 678
روایت کی تصحیح: 678
روایت نمبر۸: 679
سند کا تعارف: 679
روایت نمبر۹ 680
سند کا تعارف: 680
روایت نمبر۱۰: 680
سند کا تعارف: 681
روایت نمبر۱۱: 681
سند کا تعارف: 682
روایت نمبر۱۲ 683
سند کا تعارف: 683

روایت نمبر۱۳ 683
سند کا تعارف: 684
روایت نمبر۱۴ 684
سند کا تعارف: 685
روایت نمبر۱۵ 685
سند کا تعارف: 686
روایت نمبر۱۶ 686
سند کا تعارف: 686
روایت نمبر۱۷: 687
سند کا تعارف: 687
روایت نمبر۱۸: 687
سند کا تعارف: 688
روایت نمبر۱۹: 688
سند کا تعارف: 688
روایت نمبر۲۰: 689
سند کا تعارف: 689
روایت نمبر۲۱: 689
سند کا تعارف: 690
سند کا تعارف 690
روایت نمبر۲۳: 691
سند کا تعارف: 691
روایت نمبر۲۴: 691
سند کا تعارف: 692
روایت نمبر۲۵: 692
سند کا تعارف: 692
روایت نمبر۲۶: 693
سند کا تعارف: 693
روایت نمبر۲۷: 693
سند کا تعارف: 694
روایت نمبر۲۸: 694
سند کا تعارف: 694
روایت نمبر۲۹: 695
سند کا تعارف: 695
روایت نمبر۳۰: 695
سند کا تعارف: 696
روایت نمبر۳۱: 696
سند کا تعارف: 697
روایت نمبر۳۲: 697
سند کا تعارف: 697
روایت نمبر۳۳: 698
سند کا تعارف: 698
روایت نمبر۳۴: 698
سند کا تعارف: 699
روایت نمبر۳۵: 699
سند کا تعارف: 699
روایت نمبر۳۶: 699
سند کا تعارف: 700
روایت نمبر۳۷: 700
سند کا تعارف: 701
جمہور کا مذہب: 701
روایت نمبر۳۸: 701
سند کا تعارف: 702
روایت نمبر۳۹: 703
سند کا تعارف: 703
روایت نمبر۴۰: 703
سند کا تعارف: 703
ضمیمہ 705

Marfat.com

حرف حرف خوشبو

ایک دفعہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں تشریف فرما تھے۔ سرکارِ دوعالم ﷺ کی صحبت میں بیٹھے یہ عشاق اپنے حبیب لبیب ﷺ کی باتوں سے خوب لطف اندوز ہو رہے تھے کہ کسی صحابی نے سوال کر دیا کہ اے حبیبِ خدا آپ ﷺ پر ہماری جانیں نثار ہوں ذرا یہ تو بتائیں کہ آج دنیا میں ہم آپ ﷺ کی صحبت بابرکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں قیامت کے دن آپ ﷺ ہمیں تو پہچان لیں گے کیونکہ آپ ﷺ نے ہمیں دیکھا ہے بھلا وہ لوگ جو ہمارے بعد میں آئیں گے اور قیامت تک آپ ﷺ کے آنے والے اُمتی جب میدانِ محشر میں ہوں گے تو آپ ﷺ اتنی اُمتوں میں سے اپنے امتیوں کو کیسے پہچانیں گے آپ ﷺ کو کیسے معلوم ہوگا کہ یہ میرا اُمتی ہے۔

اپنے پیارے صحابی رضی اللہ عنہ کی اس بات پر نبی کریم ﷺ نے مسکراتے ہوئے جواب فرمایا کہ میں قیامت کے دن اپنی اُمت کو ان کے اعضاءِ وضو سے پہچانوں گا وہ تمام اعضاء نور سے روشن ہوں گے۔ میرے اُمتی جو اپنے ربّ عزوجل کی بارگاہ میں حاضری کے لیے وضو کر کے طہارت حاصل کر کے حاضر ہوتے ہیں ان کے وضو والے اعضاء نور سے منور ہوں گے اس طرح میں دور سے ہی اپنی اُمت کو پہچان لوں گا۔

جی ہاں! دین حق کی انہی باتوں کو جب عشاق اور صاحبانِ دل پڑھتے ہیں تو وہ ان اعمال کو بجا لانے میں ذرا بھی تاخیر نہیں کرتے جن سے عشق مصطفیٰ ﷺ اور

Marfat.com

قربتِ خدا میں کاملیّت جیسی لازوال دولت حاصل ہوتی ہے۔ دین اسلام کی یہی کاملیّت تو ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کو نہ صرف ظاہری مطلب جسمانی طہارت کے اصول وضوابط سکھاتا ہے بلکہ باطنی طہارت کے وہ خوبصورت ونمایاں اصول بھی سکھاتا اور بتاتا ہے جن پر عمل ایک مسلمان کو مومن بنا دیتی ہے پھر وہ بندہ مومن انہی اصولوں پر دوام حاصل کر کے صرف بندہ مومن نہیں بلکہ سچا مومن بن جاتا ہے۔

سچا مومن حقیقتاً ان پانچ صفات کا مظہر کامل ہوتا ہے جن کی موجودگی میں زیارت کرنے والے صاحبان دل زبان حال وقال سے کہتے ہیں اس بندے کو دیکھ کر خدا یاد آ جاتا ہے اور حقیقتاً یہ انہی صفاتِ خدا کا عکس ہوتا ہے جن کی موجودگی نہ صرف ظاہر کو بلکہ باطن کو بھی چار چاند لگا دیتی ہے سچے مومنین کی پانچ صفات میں سے اوّل تو "واذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم" ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ اللہ کی صدائیں بلند ہوا کرتی ہیں جب ان کی سماعتوں کے پردوں سے اللہ اکبر کی دلنواز صدائیں ٹکراتی ہیں تو ان کے ایمان انہیں ان کی خطاؤں پر جھنجوڑتے ہیں اپنی اپنی لغزشیں یاد آتی ہیں ان کی آنکھیں پُرنم ہو جاتی ہیں مارے خوف کے ان کے بدن کے بال تک کانپ جاتے ہیں۔ خوف وڈر کا یہ عالم اس قدر نمایاں ہوتا ہے کہ کبھی کبھی تو ان کی جان قفسِ عنصری سے پرواز کر جاتی ہے۔ اس وقت حضرت امام زین العابدینؒ جیسی ہستی کا یہ عالم ہوا کرتا ہے کہ حج کرنے جاتے ہیں امیر قافلہ کے فرائض سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔ ادھر اہلِ قافلہ کی زبانوں سے "لبیك اللھم لبیك" کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں ادھر سالار قافلہ وادی حجاز سر جھکائے ہوئے ہیں احباب حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں۔ عالیجاہ! اپنے لبوں کو جنبش دیں اس کلمہ تلبیہ کے بنا تو کچھ لذت اور سروکار نہیں یہ تو لازم وملزوم ہیں۔ احباب کا انداز ناصحانہ تو اچھا ہے مگر دل و دماغ "وجلت قلوبھم" کی عملی تصویر بنے پڑے ہیں پلکوں پر شبنمی قطرے عشق خدا سے لبریز کیف دل کی خاموش تفسیر بیان کر رہے ہیں رخسار مبارک ہیں کہ اشکوں کے سیل رواں سے دُھلے جا رہے ہیں آخر احباب کا بڑھتا اصرار مجبور محض بن کر لبوں کو حرکت

Marfat.com

دینے پر راضی کر لیتا ہے مگر ابھی زبان سے لفظ لبیک ہی مکمل ادا نہ ہوا کہ جسم نے ایک جھرجھری لی اور بے ہوش ہو گئے۔ ساتھیو نے پانی پلایا ہوش میں آئے پھر وہی ناصحانہ صدائیں پھر لبوں کی جنبش اور ساتھ ہی بے ہوش ہو جانا۔ تیسری مرتبہ ہوش میں لایا گیا تو ساتھیوں نے وجہ دریافت کی تو "وجلت قلوبهم" کے اس عملی پیکر نے جواب دیا کہ میں تو کہتا ہوں اور کہہ دوں "لبیك اللهم لبیك"۔ "اے اللہ میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں لیکن جس کی بارگاہ میں مَیں حاضری کی صدا لگا رہا ہوں جس سخی کے در پر میں اپنا کشکول لے کر رحمت کی بھیک مانگنے آیا ہوں اگر اس نے کہا جاؤ میں تمہاری حاضری قبول نہیں کرتا تو پھر میں کدھر جاؤں گا؟"

جی ہاں! اس قدر گہری سوچ رکھنے والے لوگ جب "واذا تلیت علیهم آیته" کے مواقع پاتے ہیں تو ان کا ثمرہ "زادتهم ایمانا" ہوتا ہے اور مصائب و آلام کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر ان کے سامنے اپنے ہیبت ناک جلوے اور مناظر پیش کر رہے ہوتے ہیں اس وقت بھی ان کے پیش نظر صرف اور صرف توکل ہوتا ہے اپنے رب پر اس قدر بھروسہ ہوتا ہے کہ "وعلی ربهم یتوکلون" کی عملی تصویر ثابت ہوتے ہیں۔ پھر جب یہی بندے اپنے رب سے تعلق جوڑتے ہیں تو پھر شکوہ عطاء یا قبول دُعا کا نہیں ہوتا پھر وقت کی تنگی کا ہوتا ہے "اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ" کے یہ عملی پیکر جب اپنے کریم عزوجل کی بارگاہ میں جھکتے ہیں تو یہ حقیقت میں معرفت کریمی کے سمندر میں غوطہ زن ہوتے ہیں پھر جب سجدہ سے سر اُٹھاتے ہیں تو معرفتِ الٰہی کے سمندر کے سمندر پی چکے ہوتے ہیں۔

ان بندگانِ خدا میں جب اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے وہ شخص جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جُبہ بھجوایا اور اپنی امت کے لیے دُعا کرنے کا حکم بھی دیا ساتھ ہی اس کی دُعا سے اُمت کے کثیر لوگوں کی بخشش کا مژدہ جانفزا بھی سنایا یہ "الذین یقیمون الصلوٰۃ" کی عملی تصویر تھے کہ زبان حال وقال سے کہتے۔ اے میرے کریم عزوجل! اویس رضی اللہ عنہ کی آج کی رات رکوع کی ہے پھر ساری

Marfat.com

رات اپنے ربّ سے رکوع میں باتیں کرتا کبھی کہتے اے اللہ اویس کی آج کی ساری رات سجدہ کی ہے پھر ساری رات سجدہ میں گزر جاتی ہے۔ ادھر رابعہ بصریؒ کو دیکھ لیں۔ رات سجدے میں گرتیں تو صبح مؤذن جب اذان دیتا اس وقت سجدے سے سر اٹھاتی۔ عرض کرتی یا اللہ تُو نے رات اتنی چھوٹی بنائی کہ رابعہؒ کا ایک سجدہ پورا نہیں ہوتا۔

جی ہاں! تبھی تو ان لوگوں سے رب راضی ہوتا ہے اور ان کی یہ نماز ان کے رِزق کے متعلق ان کا عقیدہ اتنا پختہ کر دیتی ہے کہ وہ **مما رزقنھم ینفقون** کا پیکر کمال بن جاتے ہیں۔ صفت نوال ان کا صبح و شام کا خاصا بن جاتی ہے۔ یہ لوگ مخلوق کی حاجات کو پورا کرنے لگتے ہیں اللہ ان کو عطا کرتا ہے اور یہ لوگ مخلوق کو عطا کرتے ہیں **الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون** کی آیت مبارکہ کا مصداق بن جاتے ہیں۔ عبادات کی لذت اس قدر ملتی ہے کہ ہر لمحہ وصال محبوب کی تڑپ رکھتے ہیں۔ فراق محبوب میں ایک لمحہ بھی گزارنا ناممکن و محال ہو جاتا ہے۔ اسی تڑپ میں غذا اس قدر کم ہو جاتی ہے کہ سوچ کے زاویے بدل جاتے ہیں جتنا وقت چار لقمے کھانے پر صرف کرنا ہے کیوں نہ اسے بھی اللہ اللہ کرنے پر صرف کیا جائے۔ پھر ذکر خدا ہی ان کی روح کی غذا بن جاتی ہے اب چاشنی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ تنہائی تلاش کرنے لگتے ہیں ایسے خلوت کدے کے متلاشی بن جاتے ہیں جہاں بس ایک خدا اور ایک وہ ہو جہاں ایک معبود اور اس کا عبد ہو جہاں کوئی خلل انداز نہ ہو۔ رات ہے تو وہ بھی کبھی حالتِ قیام کو کبھی رکوع تو کبھی سجدہ میں اس سے باتیں کرتے ہوئے گزر جائے دن ہے تو وہ بھی کبھی قیام کبھی رکوع تو کبھی سجدہ کی حالت میں اسے راضی کرتے ہوئے گزر جائے۔ اس طرح **یقیمون الصلوٰۃ** کی عملی تصویر و تفسیر بن جاتے ہیں۔ یہ ہے اس نماز کا ثمرہ جسے ہم گناہ گار محض فرض سمجھ کر پڑھتے ہیں حالانکہ حکم قائم کرنے کا ہے جب ہم اس قدر امر ربی کے خلاف ہوتے ہیں پھر بھلا کیسے ہماری دعاؤں میں وہ تاثیر پیدا ہو کہ انہیں رحمت الٰہی بڑھ کر پردہ اجابت میں سمیٹ لے۔

اِک سجدہ جسے تُو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

مذکورہ بالا مصروفیات کو اگر صوفیاء کے اقوال و افعال اور نظریات کی روشنی میں پرکھا جائے تو خلاصہ بحث اس طرح بھی سامنے آئے گا کہ صوفیاء کے نزدیک ''صلوٰۃ'' کا لفظ ''صلی'' سے مشتق ہے۔اور صلی آگ کو کہا گیا ہے گویا جس طرح ہم کسی چیز کو درست کرنے، نیا بنانے یا پختہ کرنے کے لیے آگ کا استعمال ضروری جانتے ہیں اسی طرح نفس انسان میں جو کمی، کجی ٹیڑھا پن یا عقائد میں جو خامی ہوتی ہے اسے پختہ کرنے کے لیے نماز کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے اسی نفس پر جب نماز کے ذریعے کامل دسترس اور کنٹرول حاصل ہو جاتا ہے تو بندہ قربت الٰہی کے درجات زینہ بہ زینہ طے کرتا ہوا کوئی مقام پا لیتا ہے نفس سے جنگ ہی تو خود شناسی اور معرفت اندرون کا دوسرا نام ہے جو اس جنگ میں جتنا زیادہ فاتح ہوتا ہے وہ اتنا ہی قربتِ الٰہی کا زیادہ حقدار ہوتا ہے اس طرح اس سفر کا نام سفر ولایت رکھ دیا جاتا ہے۔اکثریت اسے تصوف کا نام دیتے ہیں لیکن نتیجتاً ایک بات ضرور ثابت ہوتی ہے جو اللہ کا ہو جاتا ہے ساری دنیا اس کی ہو جاتی ہے اس کی آسان مثال اس طرح ہے اَیک دفعہ بادشاہ محمود غزنوی نے اپنے دربار میں اشرفیاں پھینکیں تا کہ سب درباری اٹھالیں سب درباری اشرفیوں کی طرف لپکے اور اشرفیاں چننے لگے لیکن محمود غزنوی کا غلام خاص ایاز پاس ہی کھڑا رہا۔محمود غزنوی نے کہا: ''ارے ایاز بھلا تمہیں اشرفیوں کی ضرورت نہیں؟'' ایاز نے کہا۔''نہیں۔ جب بادشاہ میرا ہے تو گویا سب کچھ میرا ہے۔'' تو اس ایک مثال سے سمجھانا یہ مقصود ہے کہ جو اللہ سے تعلق جوڑے اور اس کا ہو جائے تو جس کا اللہ ہو جائے سب اسی کا ہو جاتا ہے جیسے ایک حدیث قدسی بھی ہے جس کا مفہوم اس طرح ہے کہ:

''جب کوئی بندہ نوافل کے ذریعے میری قربت حاصل کر لے تو
میں اس کا ہاتھ، ناک، کان، آنکھ بن جاتا ہوں۔''

حقیقتاً اس میں اس طاقت کا تذکرہ ہے جو خداوند قدوس کی طرف سے اس کے بندہ خاص کو عطا کی گئی ہو۔ اس کی یہ علامت ہوتی ہے کہ ان صفات و علامات سے متصف شخصیات جن کا ظاہر تو درویش نما ہوتا ہے جب خاک کو چھوئیں تو کندن کر دیتے ہیں۔ بے جان کو جاندار کر دیتے ہیں۔ ساری عمر احکامِ خدا پر لبیک کرتے ہیں۔ پھر جب یہ کسی کو حکم دیتے ہیں تو ان کی صدا دلنواز پر مخلوق لبیک کہتی ہے جب کسی بے حال پر نگاہ ڈالتے ہیں تو اسے حال و قال، قال و حال کی منازل ایک ساعت میں طے کروا دیتے ہیں اسی کے متعلق تو قلندر لاہوری لکھتے ہیں۔

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

اور

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہوئی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

قم باذن اللہ ان کی زبان پاک کا ایسا وظیفہ ہوتا ہے جس کی تاثیر مردہ اجسام میں بھی حرارت پیدا کر دیتی ہے۔ مختصر یہ کہ روح کی تازگی اور ترقی کا یہ سفر نوافل کی ادائیگی، قیام و رکوع و سجود کے خوبصورت تسلسل کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔

یہی وہ حسن نماز ہے جسے ""**الصلوٰۃ معراج المومنین**"کہا گیا ہے۔ یہی وہ محبت بھری نماز ہے جو اشرف المخلوقات کے مقام پر فائز حضرت انسان کو تاج تخت و شاہی سے بے نیاز کر کے میراث عشق و محبت جود و سخا، جمال و کمال اور نوال کا وارث حقیقی بناتی ہے جس کی اذانوں کی گونج سے نئی سحر نمودار ہوتی ہے اور کتاب ہٰذا ''نماز کا مکمل انسائیکلو پیڈیا'' اسی مقصد کے پیش نظر لکھی گئی ہے کہ ہم اپنی نمازوں کی ان ظاہری و باطنی خامیوں کو دور کریں جن کی وجہ سے ہماری نمازیں ''**ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر**'' کا مصداق نہیں بن پا رہیں۔

کتاب ہٰذا میں جہاں نماز کے مسائل بیان کیے ہیں وہاں طہارت ظاہری و

باطنی کے حصول پر بھی میں نے ایسے مضامین لکھے ہیں جن کا مطالعہ یقیناً مذکورہ مقاصد کے حصول میں گہری معاونت کا سبب ہوگا۔ ان کے علاوہ آخری باب میں اختلافی مسائل کا ذکر کیا ہے تاکہ موجودہ دور میں درپیش وہ مسائل جن کو ہوا دے کر نماز کو بندے اور معبود کے درمیان ایک خوبصورت ملاقات کی بجائے محض ایک فرض ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ایسا فرض جیسے سر سے اتارا جا رہا ہو۔ ان باطل نظریات کا خاتمہ بھی ضروری تھا۔ بہرحال تمام اختلافی مسائل کو قرآن و حدیث اور عقلی دلائل سے بیان کیا ہے تاکہ میرے مذکورہ نظریات سے متفق قاری اور طالب کو ان تکالیف کا سامنا نہ کرنا پڑے جو "اھدنا الصراط المستقیم" کی دعا لاریب کے مصداق بننے سے ڈگمگا دینے والی ہیں۔ بہرحال میں تو اپنے کریم کی بارگاہ میں اپنے دل کی بات بزبان حکیم الامت حضرت اقبالؒ کے یوں عرض کروں گا۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لیے مسلمان میں اسی لیے نمازی

یقیناً اتنے کام وہی مجھ سے کروا رہا ہے جس نے مجھے تخلیق اور تعمیر کیا۔ اسی کی تائید مسلسل سے میں آج اس مقام پر ہوں کہ اس کے بندے مجھ سے مل کر خوش ہوتے ہیں اور ان کے لبوں سے ایسے الفاظ نکلتے ہیں جن میں خلوص محبت پیار اور وفا کی مہک محسوس کی جا سکتی ہے۔ ان عناصر سے بننے والی دعائیں میرے حق میں وہ خود ہی قبول بھی کرتا ہے میں پھر سے اس کتاب ''نماز کا مکمل انسائیکلوپیڈیا'' کے متعلق اس کی بارگاہ بے کس پناہ میں دامن طلب پھیلا کر یوں عرض کناں ہوں:

؎ اے قطروں کو سمندر کی وسعتیں بخشنے والے کریم

اے دلوں کے ظلمت کدوں میں اپنی معرفت کا چراغ روشن کرنے والے حسین وجمیل ورحیم!

اس مشت خاک، ذرّۂ ناچیز، قطرہ حقیر، اور بے نوا فقیر کے قلم سے جو کام تُو نے لیا اسے اب اپنی بارگاہ میں وہ مقام بھی عطا کرنا جس سے ہر عام و خاص نفع

اٹھائے۔ اپنے محبوب مکرم رسل معظم ﷺ کے طفیل اپنی عنایات خسروانہ سے اپنے الطاف شاہانہ سے جن مقاصد کے پیش نظر اس کام کے لیے تو نے مجھے ہمت عطا کی انہیں پورا فرما۔ نیز میرے والد گرامی اور والدہ ماجدہ جنہوں نے اس کام کے کرنے پر میری حوصلہ افزائی کی انہیں صحت کاملہ عطا فرما ان سے راضی ہو جا اور میرے اساتذہ جن کی محبتیں اور خلوص جن کی بدولت میں اس قابل ہوا ان کی زندگیاں اپنی مرضی پر حسین وجمیل بنا۔

کتاب ہٰذا کے اشاعت کی ذمہ داری ''اسلام بک ڈپو'' کے ایگزیکٹو چوہدری جواد رسول صاحب نے لی اس میں آپ کا بھی ممنون ومشکور ہوں اور اس بات پر بھی کہ ہر ملاقات پر آپ شہر رسول ﷺ کی کھجوروں اور بیت اللہ شریف کے تحفہ خاص آبِ زم زم سے ضیافت کا اہتمام کرتے ہیں۔ اللہ کریم آپ کی اس زرہ نوازی پر آپ کو اپنی خاص رضا سے نوازے اور عشق رسول ﷺ کی دولت لازوال سے مستفید فرمائے۔ نیز میں مشکور ہوں اپنے پیارے بھائی ندیم صدیقی صاحب کا جن کی معاونت کی بدولت میں اس کام کو پایہء تکمیل تک پہنچا رہا ہوں۔ اور سب سے بڑھ کر مشکور ہوں مفتی ظفر القادری بھکروی صاحب (واہ کینٹ) کا جنہوں نے مجھے اپنی گوناگوں مصروفیات سے وقت دیا اور پیارے بھائی حافظ یاسر (واہ کینٹ) کا بھی مشکور ہوں جن کے ہمارے تعلقات زمانہ طالب علمی کی ابتداء سے ہیں اور انہی کی بدولت مفتی صاحب سے ملاقات ہوئی۔

اللہ کریم ان سب نیک لوگوں اور اس نیک کام کی بدولت مجھ سے دین کے کام لیتا رہے۔ نیز ان کاموں کو صدا سلامت تا قیامت دوام عطا فرمائے۔

آمین بجاہ نبی کریم ﷺ

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

اسلام آباد

Marfat.com

باب 1

چھ/۶ کلمے

ا۔ اوّل کلمہ طیب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد ﷺ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔

۲۔ دوم کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

۳۔ سوم کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

پاک ہے اللہ اور ساری خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا عظمت والا ہے۔

۴۔ چہارم کلمہ توحید

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَئٍ قَدِيْرٌ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ساری خوبیاں، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی بھی نہیں مرے گا وہ عظمت اور بزرگی والا ہے اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ م اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ م الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ م الَّذِيْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے کیا خواہ جان کر کیا یا بے جانے، چھپ کر یا کھلم کھلا اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جو میں نہیں جانتا یقیناً تو ہی ہر غیب کو خوب جاننے والا ہے اور تو ہی عیبوں کو چھپانے والا اور گناہوں کو بخشنے والا ہے اور گناہ سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا عظمت والا ہے۔

۶۔ ششم کلمہ ردِ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ

Marfat.com

لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِىْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں اور وہ میرے علم میں ہو اور میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اس گناہ سے جس کا مجھے علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر اور شرک سے اور جھوٹ اور غیبت سے اور بری ایجادات سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور کسی پر بہتان باندھنے سے اور ہر قسم کی نافرمانی سے اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں حضرت محمد ﷺ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر کہ ہر بھلائی اور برائی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرما دی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ م بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ م بِالْقَلْبِ ط

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے قبول کیے اس کے تمام احکام مجھے اس کا زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین ہے۔

Marfat.com

باب 2

مسلمان کے بنیادی عقائد

لغوی معنیٰ:

لفظ ''عقائد'' عقیدہ کی جمع ہے۔ لفظ عقیدہ کا ماخذ اور مصدر ''عقد'' ہے جس کا معنی باندھنا یا گرہ لگانا کے ہیں۔ عربی زبان میں محاورہ بولا جاتا ہے: "عقد الحبل" اس نے رسّی کو باندھا۔

لغوی اعتبار سے باندھی ہوئی یا گرہ لگائی ہوئی چیز کو عقیدہ کہتے ہیں۔

عقیدہ کا اصطلاحی معنی:

''عقائد کسی انسان کے وہ پختہ خیالات اور اٹل نظریات ہیں جن کی صداقت پر وہ یقین رکھتا ہے اور انھیں آسانی سے تبدیل نہیں کر سکتا۔''

عقیدہ کی حقیقت:

اگر بغور جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ انسان کے تمام اعمال و اقوال کا محور اس کا عقیدہ ہوتا ہے۔ عقیدہ ہی انسان کے دل و دماغ پر حکمرانی کرتا ہے۔ اعمال صالح کا محرک اصل میں اچھا عقیدہ ہوتا ہے، بُرے اعمال کا محرک غلط عقیدہ اور پراگندہ خیالات ہوتے ہیں۔ عقیدے کی مثال ایک بیج جیسی ہے اور عمل اس بیج سے اگنے والے پودے کی طرح ہیں۔

Marfat.com

یاد رہے کہ کتاب لاریب قرآن مجید میں لفظ عقیدہ کی جگہ ''ایمان'' کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اسلام نے تمام اعمال کی بنیاد عقائد کو قرار دیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انما الاعمال بالنیات

''بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔'' (بخاری شریف)

چونکہ عقائد کا تعلق دل سے ہوتا ہے اس لئے نبی ﷺ نے اصلاح قلب پر یوں زور دیا:

''انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہو جائے تو انسان کے تمام اعمال درست ہو جاتے ہیں اور اگر یہ ٹکڑا بگڑ جائے تو تمام اعمال میں فساد اور بگاڑ آ جاتا ہے اور وہ گوشت کا ٹکڑا ''دل'' ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایمان لانے یعنی تمام لوگوں کو عقیدہ کی اصلاح کر کے اسلامی عقائد اپنانے کا حکم دیا۔ تمام انبیاء و رسل ﷺ نے اپنی تبلیغ کا آغاز عقائد کی اصلاح سے کیا۔ نبی پاک ﷺ نے مکہ میں عقائد کی اصلاح پر تیرہ برس صرف کئے بلکہ پوری زندگی عقائد کی اصلاح پر صرف کی کیونکہ عقائد کی اصلاح سے اعمال کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

اسلام کے بنیادی عقائد

نمبر۱۔ توحید باری تعالیٰ پر ایمان لانا۔

نمبر۲۔ رسالت و نبوت پر ایمان لانا اور عقیدہ ختم نبوت۔

Marfat.com

نمبر۳۔ ملائکہ پر ایمان لانا۔

نمبر۴۔ آسمانی کتابوں پر ایمان لانا۔

نمبر۵۔ یومِ آخرت پر ایمان لانا۔

ان تمام عقائد کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ولکن البرمن امن باللهِ والیوم الآخر والملائکة والکتاب والنبین (القرآن)

''اور سب سے بڑی نیکی تو یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور یومِ آخرت پر اور فرشتوں پر اور تمام (آسمانی) کتابوں پر اور نبیوں پر۔''

☆.....☆.....☆

فصل اوّل

توحید

ا۔توحید باری تعالیٰ پر ایمان لانا

توحید باری تعالیٰ پر ایمان مسلمان ہونے کا پہلا بنیادی عقیدہ ہے اس کا مطلب اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، افعال، صفات اور عبادت میں واحد و یکتا ماننا، اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے، اس ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ کی ذات، افعال، صفات اور عبادت میں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ وہ ذات ہر عیب اور نقص سے پاک ہے۔ سورۃ اخلاص میں خالص توحید بیان کی گئی ہے۔

قل ھو اللہ احدo اللہ الصمدo لم یلد ولم یولدo

ولم یکن لہ کفوا احدo (الاخلاص)

''آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ اس کو کسی نے جنم دیا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔''

۲۔رسالت پر ایمان لانا اور عقیدہ ختم نبوت

رسالت پر بالعموم اور ختم نبوت پر بالخصوص ایمان لانا دوسرا بنیادی عقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے احکامات سے آگاہ کرنے کیلئے انبیاء اور رسل علیہم السلام مبعوث کیے، جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزارنے

اور عبادت کرنے اور تمام حقوق و فرائض کی ادائیگی سے آگاہ کرتے تھے۔ اسلامی عقائد کے مطابق ان تمام سچے رسولوں اور نبیوں کو ماننا لازم ہے، ان میں سے کسی ایک کا انکار یا کسی کی بے ادبی اور گستاخی کفر ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:

لانفرق بین احد من رسله (البقره)

''ہم رسولوں میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے۔''

۳۔فرشتوں پر ایمان لانا

ملائیکہ پر ایمان تیسرا بنیادی عقیدہ ہے جس کی حقیقت یہ ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں، ان کا وجود تسلیم کرنا باقی عقائد کی طرح ضروری ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے پابند ہیں اور ان کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔ ان کا جو احکام سپرد کئے جاتے ہیں ان کی کماحقہ بجا آوری کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ویفعلون مایؤمرون (التحریم)

اور وہ وہی کرتے ہیں جن کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

چار فرشتے مشہور ہیں جن کے ذمے بڑے بڑے کام لگا دیئے گئے ہیں جبرائیل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل۔

۴۔آسمانی کتابوں پر ایمان لانا

اللہ تعالیٰ نے رسولوں پر کتابیں اور صحیفے نازل کئے۔ ان سب کو اللہ کی طرف سے نازل شدہ اور سچا تسلیم کرنا اسلامی عقائد میں شامل ہے۔ مشہور آسمانی کتابیں چار ہیں:

Marfat.com

(۱) زبور

(۲) تورات

(۳) انجیل

(۴) قرآن مجید

۵۔ روزِ آخرت پر ایمان لانا

پانچواں بنیادی عقیدہ یومِ آخرت پر ایمان لانا ہے۔ ایک دن یہ تمام دنیا ختم ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ اوّلین و آخرین کو زندہ کرے گا اور تمام لوگوں سے ان کے اعمال کا حساب ہو گا، جن کا ایمان درست اور اعمال صالحہ زیادہ ہوں گے وہ جنت میں ابدی زندگی بسر کریں گے۔ کافر یا جن لوگوں کے بُرے اعمال زیادہ ہوں گے وہ جہنم میں جائیں گے۔

توحید کا مفہوم اور اقسام

توحید کا لغوی معنی:

توحید کا لغوی معنی ایک جاننا، ایک ماننا، یکتا تسلیم کرنا ہے۔

توحید کا اصطلاحی معنی

اصطلاح میں اللہ تعالیٰ جو سب سے برتر و اعلیٰ اور ساری کائنات کی خالق و مالک ہستی ہے، کے واحد و یکتا ہونے پر ایمان لانا اور صرف اسی کو عبادت کا حقدار تسلیم کرنا عقیدہ توحید کہلاتا ہے۔

توحید کی اقسام

توحید کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

Marfat.com

توحید فی الذات:

توحید باری تعالیٰ کی پہلی قسم توحید فی الغات ہے جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات میں یکتا ماننا۔

سبحانهٗ هو الله و الواحد القهار

''اس کی ذات پاک ہے وہ تنہا اللہ ہی ہے جو قہار ہے۔''

توحید فی الصفات:

عقیدہ توحید کی دوسری قسم توحید فی الصفا ہے جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی صفات میں ایسا واحد و یکتا ماننا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں ایسی کسی اور میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو قدیم، غیر متناہی اور ابدی ماننا ضروری ہے جیسے رحمٰن، رحیم، غفار، خالق، علیم وغیرہ۔

توحید فی الافعال:

عقیدہ توحید کی تیسری قسم توحید فی الافعال ہے اس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو اس کے تمام افعال میں واحد و یکتا تسلیم کرنا۔ تمام افعال کی بجا آوری میں اس کا کوئی مددگار اور معاون نہیں ہے۔ وہ اپنی مرضی سے پوری کائنات میں تصرف کرتا ہے۔

توحید فی العبادت:

عقیدہ توحید کی چوتھی قسم توحید فی العبادت ہے جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی عبادت میں واحد و یکتا ماننا۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت جائز نہیں، قرآن مجید میں توحید فی العبادت پر بڑا زور دیا گیا ہے۔

لا اله الا الله

''اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔''

Marfat.com

وجودِ باری تعالیٰ کے اثبات میں قرآنی دلائل:

وجودِ باری تعالیٰ کے اثبات کیلئے قرآن نے کئی دلائل مختلف انداز میں پیش کیے ہیں۔

وجود کائنات سے دلائل:

جس طرح کسی چیز کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کی طرف ذہن آ جاتا ہے اس طرح وجود کائنات سے کائنات کے بنانے والے کی طرف ذہن جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے گھڑی دیکھ کر انسان کے ذہن میں فوراً یہ خیال آ جاتا ہے کہ اس کے بنانے والا کوئی ہے تبھی تو یہ بنی ہے اسی طرح کائنات کی مثال ہے کہ یہ کسی کے بنائے بنا خود نہیں بن گئی۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

افی اللہ شك فاطر السموات والارض (القرآن)

''کیا تمہیں آسمانوں اور زمین کے بنانے والے اللہ تعالیٰ کے (وجود) میں شک ہے۔''

انسانی فطرت کی گواہی:

ذاتِ باری تعالیٰ کے وجود کا شعور انسانی فطرت میں شامل ہے۔ دنیا کی ہر قوم میں خدا کا تصور موجود رہا ہے، قرآن کہتا ہے::

فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا (الروم)

''اللہ تعالیٰ کی اس فطرت کی پیروی کرو جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا۔''

Marfat.com

بعثتِ انبیاء کا مقصد:

تمام انبیاء کی بعثت کا مقصد بھی ایک خدا کی ذات کو تسلیم کرنا اور لوگوں سے تسلیم کروانا تھا ان کی تمام تعلیمات کا نچوڑ یہ ہی کہتا ہے:

ولقد بعثنافی کل امة رسولا ان اعبدوا الله واجتنبوا الطاغوت (القرآن)

''اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا (جو ان کو یہ تعلیم دے) کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں اور شیطان سے دور ہو جائیں۔''

سابقہ آسمانی کتب کی گواہی:

سابقہ کتب تحریف کے باوجود ایک اللہ کے وجود کے بارے میں گواہی دیتی ہیں لیکن افسوس کہ ان کے ماننے والے دعویدار پھر بھی اپنے دعوے میں باطل ہیں عمل کی ذرا بھی خوشبو ان سے نہیں آتی۔

عقلی دلیل:

اللہ تعالیٰ عقلی دلیل بھی دیتا ہے کہ:

لو کان فیهما الهة الا الله لفسدتا (الانبیاء)

''اگر زمین و آسمان میں ایک اللہ کے علاوہ کوئی معبود ہوتے تو یہ زمین و آسمان تباہ ہو جاتے۔''

عقلی دلیل انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔

آخری کتاب کی گواہی:

قرآن مجید میں ایک جگہ ارشاد ہے:

وفی انفسکم افلاتبصرون (الذریات)

''اور اس ہستی کی (نشانیاں) تمہارے وجود میں موجود ہے، کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟''

Marfat.com

شرک اور اس کی اقسام:

لغوی معنی:

شرک کا لغوی معنی ہے ''حصہ داری اور ساجھا پن''

اصطلاحی معنی:

اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کی ذات باصفات یا عبادات کے تقاضوں میں کسی اور کو حصہ دار یا ساجھی ٹھہرانا یا ماننا اور تسلیم کرنا شرک کہلاتا ہے۔

شرک کی اقسام

شرک فی الذات:

اللہ تعالیٰ کی ذات یا حقیقت میں کسی دوسرے کو شریک ٹھہرانا، ذات میں شرک کہلاتا ہے۔ اسی طرح کسی کو اللہ کا ہمسر اور برابر جاننا، کسی کو اللہ کی اولاد تسلیم کرنا، کسی کو اللہ کا باپ تسلیم کرنا شرک ہے، دو خداؤں اور تین خداؤں کا تصور سب شرک میں شامل ہیں، جیسے ہندوازم میں کئی خداؤں کا تصور موجود ہے وہ اپنے ہی ہاتھوں کے بنائے ہوئے بتوں کے سامنے جھکتے ہیں۔ قرآن مجید میں شرک کی مذمت کے بارے میں کئی آیات آئی ہیں۔

لاشریك له (الانعام)

''اس کا کوئی شریک نہیں''

لم یکن له شریك فی الملك (الفرقان)

''بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں۔''

شرک فی الصفات:

اللہ تعالیٰ کی صفات مثلاً علم، قدرت یا ارادہ وغیرہ کو کسی دوسرے میں قدیم و ازلی، غیر متناہی اور غیر فانی تسلیم کرنا صفات میں شریک ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا اسمِ گرامی علیم، خبیر، سمیع وغیرہ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لیس کمثلہ شئی (القرآن)

''کوئی بھی چیز اس کی مثل نہیں ہے۔''

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان بھی تو علیم، خبیر اور سمیع جیسی صفات سے متصف ہے تو پھر اس میں بظاہر نظر آنے والے اس شرک کا ازالہ کیسے ممکن ہے؟ تو یاد رہے ایک مختصر سا جملہ اللہ کی تمام صفات اُس کی ذاتی ہیں اور بندے کے پاس سب کچھ اُسی کا عطا کیا ہوا ہے تو مطلب اللہ خود مالک ہے اور عطا کرنے والا ہے اور بندہ خود مالک نہیں بلکہ محتاج ہے اور حقیقت میں بندہ اُسی کا محتاج ہے۔

شرک فی العبادت:

اسلام میں عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو عبادت کا حقدار جاننا یا اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ کسی اور کی عبادت کو بھی جائز تسلیم کرنا عبادت میں شرک ہے۔

چند مزید اقسام:

شرک فی الاحکام:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے احکام کی پیروی اس طرح کرنا جیسے اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنا ہوتی ہے، شرک فی الاحکام کہلاتا ہے۔

Marfat.com

ان الحکم الا للہ (القرآن)

''حکم صرف اللہ ہی کیلئے ہے۔''

شرک فی الھوٰی

اپنی خواہشات کی اندھادھند پیروی کو بھی قرآن نے شرک قرار دیا ہے۔ اللہ نے خواہشات کی پیروی سے منع کیا ہے۔

ارایت من اتخذ الھہ ھواہ (القرآن)

''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنالیا ہے۔''

﴿عقیدۂ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات﴾

انسانی عظمت:

عقیدۂ توحید انسان کو شرفِ انسانیت عطا کرتا ہے، سب طاقتوں کا سرچشمہ وہی ذاتِ اقدس ہے لہٰذا انسان کسی بت یا مورتی کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی بجائے قادرِ مطلق اور رب العالمین کے سامنے جھکتا ہے، جو انسان کے شایانِ شان ہے۔

عجز وانکساری

عقیدہ توحید انسان کے اندر عاجزی وانکساری پیدا کرتا ہے۔ عقیدۂ توحید کا قائل جانتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ سب اسی کا عطا کردہ ہے لہٰذا جو دے سکتا ہے وہ لے بھی سکتا ہے، اس لئے انسان میں تکبر کے بجائے عاجزی پیدا ہوتی ہے۔

Marfat.com

وسیع و اعلیٰ ظرفی

عقیدہ توحید اپنے ماننے والے کے اندر وسیع نظری پیدا کرتا ہے، وہ جانتا ہے کہ یہ ساری کائنات اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے اور اسی سے فیض یاب ہوتی ہے لہٰذا اس کے دل میں تمام مخلوق سے ہمدردی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ تنگ نظری سے بچ جاتا ہے۔

شجاعت و بہادری:

عقیدہ توحید سے انسان کے اندر بہادری اور شجاعت پیدا ہوتی ہے، وہ جانتا ہے کہ نفع اور نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے لہٰذا اس کے اندر سے خدا خوفی کے علاوہ تمام خوف ختم ہو جاتے ہیں۔

روحانی سکون:

عقیدہ توحید سے اطمینانِ قلب کی دولت حاصل ہوتی ہے۔ دل کی تسلی روحانی سکون ہی میں ہے جو کامیاب زندگی پر دلالت کرتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (الرعد)

''خبردار! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔''

عقیدہ توحید کی بدولت انسان زندگی میں کبھی ناامید نہیں ہوتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، اللہ تعالیٰ کی مشیت کو سمجھ کر انسان مشکل حالات کا آسانی سے مقابلہ کر سکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لاتقنطوا من رحمة اللہ. (القرآن)

''تم سب اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو۔''

Marfat.com

تقویٰ:

چونکہ اللہ سے کسی انسان کا ظاہر و باطن چھپا ہوا نہیں لہٰذا عقیدہ توحید سے انسان کے اندر زیادہ تقویٰ پیدا ہوتا ہے، جو انسان جتنا زیادہ متقی ہوگا اللہ کے ہاں اتنا ہی زیادہ مقام ہوگا۔ خطبہ حجۃ الوداع میں بھی نبی کریم ﷺ نے تقویٰ کو عظمتِ انسان کا معیار قرار دیا۔

مساوات:

عقیدہ توحید انسان کو اخوت و مساوات کا درس دیتا ہے کہ تمام انسانوں کا خالق اللہ ہے، حتیٰ کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے۔ اسلام میں رنگ، نسل، زبان اور علاقہ کی وجہ سے فضیلت نہیں ہے۔ عقیدہ توحید کی اس فضیلت کی اہمیت بھی خطبہ حجۃ الوداع سے واضح ہوتی ہے۔

حریت، آزادی، خودمختاری

عقیدہ توحید کی وجہ سے انسان کائنات کی غلامی سے نکل کر آزادی کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔ یہ جذبہ اسے خودداری اور وقار عطا کرتا ہے وہ خود کو ایک ہزار پتھر کے خداؤں کا پابند اور مذہب میں جکڑا ہوا قیدی تصور کرنے کی بجائے آزاد جانا جاتا ہے۔

اخلاقِ عالیہ:

عقیدہ توحید کی وجہ سے بندۂ مومن اخلاق حسنہ سے مزین ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اللہ کے محبوب ﷺ کے اخلاقِ عالیہ کو اپنانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ اس طرح اعلیٰ اخلاق اس کا خاصا بن جاتا ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل دوم

رسالت

رسالت کا لغوی معنی:

رسالت کا لغوی معنی ''پیغام پہنچانا'' ہے۔

اصطلاحی معنی:

انبیائے کرام اور رُسل عظام کا پیغامِ الٰہی اس کے بندوں تک پہنچانے کو نبوت اور رسالت کہتے ہیں۔

رسول:

اللہ تعالیٰ جس انسان کو رسالت کے فریضہ کی انجام دہی کیلئے چُن لیتا ہے اسے رسول کہا جاتا ہے، اللہ نے دنیا کے ہر گوشے میں رسول بھیجے ہیں۔

ولقد بعثنا فی کل امة رسولا (القرآن)

''اور ہم نے ہر گروہ میں ایک رسول بھیجا ہے۔''

نبی:

لفظ نبی نباء سے بنا ہے جس کا معنی خبر ہے۔''انبیاء'' اس کی جمع ہے لیکن یاد رہے لفظ ''خبر'' بھی عربی زبان کا لفظ ہے جس کی جمع اخبار ہے۔ لہٰذا نبی کا معنی خبر دینے والا ہے چونکہ نبی ان امور کے بارے میں خبر دیتا ہے جو ہمارے حواسِ خمسہ

Marfat.com

کے ادراک سے باہر ہوتے ہیں اس لئے ''المنجد'' میں نبی کا معنی یہ ہے:

''نبی اس شخص کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے الہام کے ذریعے غیب
یا مستقبل کی خبر دینے والا ہو۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رہنمائی اور ہدایت کیلئے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور تقریباً تین سو تیرہ رسول مبعوث کئے۔

نبی اور رسول میں بنیادی فرق:

رسول اس شخص کو کہتے ہیں جو نئی شریعت لے کر آئے جبکہ نبی سابقہ شریعت کے تابع اپنا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔

ایمان بالرسالت کا مفہوم:

اللہ نے بنی نوع انسان کی رہبری کیلئے انبیاء و رسل مبعوث کئے۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدمؑ اور سب سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں سابقہ تمام انبیاء و رسل کی نبوت و رسالت کو سچا تسلیم کرنا اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآن مجید نے بھی جابجا انبیاء و رسل کا تذکرہ کیا ہے اور انبیاء و رسل پر ایمان لانا فرض ہے۔

رسالت و نبوت کی ضرورت:

نبوت و رسالت کے بنیادی طور پر دو مقاصد ہیں۔

احکام الٰہی سے آگاہی:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں بھیجا اور ساتھ ہی اس کی رہنمائی کا بندوبست کر دیا کہ ان بندوں کو کون سے امور سرانجام دینے چاہئیں اور کون سے امور

Marfat.com

سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اس عظیم کام کی ڈیوٹی انبیاء کی ذمہ داری ہے اور ہر دور میں انوہں نے اپنے ان فرائض کو بخوبی احسن انداز میں سرانجام دیا۔

عملی نمونہ:

ان احکامِ الٰہی پر عمل پیرا ہو کر انبیاء و رسل یہ ثابت کر دیتے ہیں کہ یہ احکام قابلِ عمل ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہر امت کیلئے اپنے انبیاء و رسل کے تمام احکام کی پیروی کرنا لازم تھی۔ فرمانِ الٰہی ہے:

وماارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (النساء)

''ہم نے (ہر) رسول اس لئے بھیجا کہ حکم الٰہی سے اس کی اطاعت کی جائے۔''

﴿انبیاء و رسل علیہم السلام کی خصوصیات﴾

انبیاء و رسل علیہم السلام کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں:

بشریت:

اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ انسانوں کی رہنمائی کیلئے کسی انسان کو ہی نبی یا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ کسی جن یا فرشتے کو کبھی نہیں بھیجا۔

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد(القرآن)

''آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں اور صرف میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ بے شک تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے۔''

لیکن یہاں یاد رہے **مثلکم** کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپؐ افعال و اعمال میں عام بشر کی طرح تھے۔ نہیں صرف فضیلت بشریت میں ہے اور کسی اور مخلوق سے

Marfat.com

ہونے کو نفی ہے۔ آپ ﷺ میں بشر مگر بشریت میں اتنے کامل و افضل ہیں کہ آپ کی مثلیت ناممکن ہے۔

وحی:

رسالت و نبوت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایسی نعمت ہے جو محنت و ریاضت سے حاصل نہیں ہوسکتی، فرمانِ خداوندی ہے:

اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالته (الانعام)

''اللہ سب سے زیادہ علم رکھتا ہے کہ کس کو رسالت دی جائے۔''

احکام الٰہی کی تبلیغ:

یہ احکامِ الٰہی کے پابند ہوتے ہیں اور ان کی ذمہ داری بھی احکامِ الٰہی کی تبلیغ ہوتی ہے۔

یایها الرسول بلغ ماانزل الیك من ربك (المآئدہ)

''اے رسولؐ! جو آپ ﷺ کے رب کی طرف سے آپ ﷺ کی طرف نازل ہوا اسے لوگوں تک پہنچا دیجئے۔''

معصومیت:

یہ تمام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں، ان کا ہر عمل منشائے الٰہی کے عین مطابق ہوتا ہے۔ ان کا کوئی کام نفسانی خواہش کے تابع نہیں ہوتا۔ بلکہ وہی کرتے ہیں جو اللہ کی طرف سے الہام ی وحی کے ذریعے حکم دیا جاتا ہے۔

واجب الاطاعت:

تمام انبیاء ورسل کے احکام کی پیروی اور اطاعت غیر مشروط طور پر امتی پر لازم ہوتی ہے۔

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ. (القرآن)

''ہمارا رسول بھیجنے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ حکم الٰہی سے اس کی پیروی کی جائے۔''

قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اطاعت رسول کا حکم آیا ہے اور بار بار آیا ہے۔ پھر محبت خدا کا معیار بھی اطاعتِ رسول کو ہی قرار دیا ہے۔

بے مثال کردار:

انبیاء ورسل کا کردار ہمیشہ بے مثل ہوتا ہے تاکہ کوئی شخص بھی ان پر انگلی نہ اٹھا سکے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (الاحزاب)

''تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔''

سارے انبیاء ورسل بھی بے مثال کردار کے مالک تھے ان کی زندگیاں صفاتِ الٰہیہ کا پرتو تھیں انہیں عام انسانوں کے لیے ماڈل رول بنا کر بھیجا گیا تھا۔

صداقت:

سچائی نبوت ورسالت کیلئے انتہائی لازمی صفت ہے کیونکہ کسی نبی اور رسول کیلئے یہ ممکن نہیں کہ اس سے کوئی ایسی بات سرزد ہو جو حقیقت کے خلاف ہے۔ نبی پاک ﷺ کو بعثت سے قبل ہی صادق وامین کہا جاتا تھا۔ اگر نبی کے لفظ پر لغت میں بغور جائزہ لیا جائے تو بھی یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ نبی کی خبر میں تین

Marfat.com

باتیں لازم پائی جاتی ہیں: (۱) نبی کی خبر عظیم ہوتی ہے۔ (۲) نبی کی خبر فائدہ مند ہوتی ہے۔ (۳) نبی کی خبر میں جھوٹ یا وہم کا احتمال نہیں ہوتا۔

امانت:

اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء ورسل انتہائی صادق وامین تھے۔ بالخصوص اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو احکام ان کو وحی کے ذریعے بندگانِ الٰہی کی ہدایت کیلئے دیے جاتے ہیں ان میں کبھی بھی خیانت نہیں کرتے بلکہ وہ سارے کے سارے احکام اللہ کے بندوں تک پہنچا دیتے ہیں۔ پھر صداقت وامانت کے بنا اخلاق حسنہ کا پیکر کامل پیکر نہیں ہوسکتا یہی وجہ ہے انبیاء امانت داری کے اعلیٰ معیار پر فائز ہوتے ہیں۔

مرد ہونا:

اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ انسانوں کی ہدایت کیلئے کسی مرد کو ہی رسول یا نبی بنا کر بھیجا ہے۔ عورت نبی نہیں ہوسکتی نہ ہی کوئی ہوئی البتہ ولایت کے مقام پر بہت سی عورتیں فائز ہوئیں یقیناً یہ بھی فضلِ ربی ہے جو ان کی اپنے رب سے محبت کا صِلہ ہے۔ جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

وماارسلنا من قبلك الا رجاه نوحی الیهم (القرآن)

''اور ہم نے آپ ﷺ سے پہلے صرف مردوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا ہے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔''

ظاہری عیوب سے پاک:

کسی نبی یا رسول میں کوئی ایسا ظاہری عیب اور نقص نہیں ہوتا کہ جس سے بندگانِ خدا کے دلوں میں نفرت پیدا ہو جیسے برص، جذام وغیرہ۔ اور اگر کسی نبی کو اللہ

Marfat.com

کسی مرض میں مبتلا کرتا ہے تو اس کے دو مقاصد ہوتے ہیں ایک آزمائش اور دوسرا اس امت کے لیے ایسی مصیبت میں رہنمائی کے اصول بتانا جیسے حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر ان کی بیماری کی وجہ سے مشہور ہے۔

رسالتِ محمدی ﷺ کی خصوصیات:

جس نبوت کا آغاز حضرت آدمؑ سے ہوا اس کا اختتام حضرت محمد ﷺ پر ہوا۔ سابقہ انبیاء کے کمالات کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات اقدس میں جمع کر دیا، اس لئے کسی نے کیا خوب کہا ہے:

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

ذیل میں نبی پاک ﷺ کی ان امتیازی خصوصیات میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو انفرادی طور پر عطا فرمائیں۔

عمومیت:

رسول اکرم ﷺ سے قبل تمام انبیاء و رسل کی نبوت کسی خاص قوم یا ملک کیلئے ہوتی تھی مگر آپ ﷺ کی رسالت و نبوت قیامت تک کے انسانوں کیلئے ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنے حبیب ﷺ سے ارشاد فرمایا:

قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (القرآن)

''آپ ﷺ کہہ دیجئے اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔''

پہلی شریعتوں کا نسخ:

اب صرف شریعتِ محمدی ﷺ پر عمل کیا جائے گا، کیونکہ آپ ﷺ کی شریعت مطہرہ نے سابقہ تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ اب اگر کوئی شخص کسی سابقہ

Marfat.com

شریعت پر عمل پیرا ہوگا تو اس کا کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه (القرآن)

''جس کسی نے اسلام کو چھوڑ کر کسی اور دین کی پیروی کی تو اس کی یہ بات قبول نہیں کی جائے گی۔''

تکمیل دین:

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر اپنے دین کی تکمیل کر دی جو قیامت تک تمام انسانوں کیلئے کافی ہے، اس دی کو کامل کہا گیا ہے اس کے بعد کسی نئے دین کی ضرورت نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (القرآن)

''آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے مکمل کر دیا۔ اپنا انعام تم پر پورا کر دیا اور میں نے تمہارے لئے بطورِ دین اسلام کو پسند کیا۔''

حفاظت کتاب:

سابقہ انبیاء و رسل پر نازل ہونے والی کتابیں دنیا سے اصل شکل میں معدوم ہیں، کچھ کتابوں کے غیر یقینی تراجم ملتے ہیں جن میں کافی ردوبدل ہو چکا ہے جبکہ نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب اصل شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔ قرآن مجید کو نازل ہوئے قریباً ۱۵۰۰ سال گزر چکے ہیں مگر ہم پھر بھی اس میں ذرہ برابر بھی تبدیلی نہیں آئی۔

جامع تعلیمات:

چونکہ پہلے انبیاء و رسل کسی خاص قوم اور مخصوص وقت کیلئے تشریف لاتے رہے اس لئے ان کی تعلیمات میں وہ جامعیت نہیں تھی جو نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں ہے چونکہ آپ ﷺ قیامت تک کیلئے اور تمام انسانوں کیلئے مبعوث ہوئے اس لئے آپ ﷺ کی تعلیمات ایسی جامع ہیں کہ کوئی بھی فرد قیامت تک آپ ﷺ کی تعلیمات سے استفادہ حاصل کرسکتا ہے۔ (انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون)

شفاعت کبریٰ:

قیامت کے دن جب تمام اہل ایمان تمام انبیاء سے اللہ تعالیٰ کے حضور شفاعت کیلئے عرض کریں گے تو وہ سب کہیں گے اذھبوا الی غیری ۔ چنانچہ آخر میں نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں گے اور آپ ﷺ سے شفاعت کیلئے عرض کریں گے تو آپ فرمائیں گے (انا لها) سب سے پہلے آپ ﷺ ہی اہلِ ایمان کی سفارش کریں گے اور آپ ﷺ کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔ (بخاری)

رفع ذکر:

اللہ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

ورفعنا لك ذكرك (النشراح)

''ہم نے آپ ﷺ کیلئے آپ ﷺ کا ذکر بلند کر دیا۔''

Marfat.com

رحمۃ اللعالمین:

اللہ تعالیٰ نے صرف نبی کریم ﷺ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔

ومارسلنك الارحمة اللعالمين (القرآن)

''اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

ختم نبوت:

سلسلہ نبوت کی آخری کڑی نبی کریم ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہو گیا اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا، عقیدہ ختمِ نبوت، قرآن، سنت اور اجماع امت تینوں سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ارشاد سے عقیدہ ختم نبوت سے متعلق ہر ابہام کا ازالہ فرما دیا ہے۔

''ماکان محمدا با احد من رجالکم ولکن رسول الله و خاتم النبیین'' (القرآن)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

انا خاتم النبین لانبی بعدی (الحدیث)

''میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

☆.....☆.....☆

فصل سوئم

ملائکہ

لفظ ''ملائکہ'' جمع ہے اور اس کا واحد ملک ہے۔ ملک کا معنی قاصد اور پیغامبر کے ہیں، قرآن مجید میں فرشتوں کیلئے لفظ رسل بھی استعمال ہوا ہے جس کا واحد رسول ہے اور رسول کے معانی بھی قاصد کے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

الله یصطفی من الملائکة رسلا ومن الناس (القرآن)

''اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں میں سے بعض کو پیغام پہنچانے کیلئے چن لیتا ہے۔''

فرشتوں کے متعلق عقیدہ:

فرشتوں کے متعلق جن باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے وہ درج ذیل ہیں:

نورانی مخلوق:

فرشتے اللہ کی نوری مخلوق ہیں وہ ہمیں نظر نہیں آتے مگر اللہ نے ان کے ذمے ہمارے متعلق بھی احکام لگا رکھے ہیں۔

اطاعت وفرمانبرداری:

تمام فرشتے اللہ کے احکام کے پابند ہوتے ہیں، اس کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لایعصون الله ماامرهم ویفعلون مایومرون (التحریم)

''(فرشتے) اللہ کے احکام کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ وہ تو وہی احکام بجالاتے ہیں جن کا انھیں حکم دیا جائے۔''

﴿مشہور فرشتے اور ان کی ذمہ داری﴾

حضرت جبرائیلؑ:

یہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے احکام اس کے انبیاء اور رسل تک پہنچانا حضرت جبرائیلؑ کے ذمہ ہے۔ اس لئے ان کو وحی کا فرشتہ کہا جاتا ہے، روح القدس بھی آپ ہی کا لقب ہے۔

حضرت میکائیلؑ:

حضرت میکائیلؑ کے ذمہ بارش برسانے اور رزق عطا کرنے کی ڈیوٹی لگی ہے۔

حضرت عزرائیلؑ:

حضرت عزرائیلؑ جانداروں کی روح کو قبض کرتے ہیں اسی لیے آپ کو ملک الموت بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت اسرافیلؑ:

حضرت اسرافیلؑ وقوع قیامت کے قریب صور پھونکیں گے اور قیامت برپا ہو جائے گی۔ دوبارہ صور پھونکیں گے تو تمام مخلوق زندہ ہو جائے گی۔

کراماً کاتبین:

یہ فرشتے ہر انسان کے اعمال لکھنے پر مامور ہیں، ایک فرشتہ نیکیاں لکھتا ہے اور دوسرا بُرائیاں لکھتا ہے۔

منکر نکیر:

یہ فرشتے قبر میں آ کر انسان سے اس کے رب، اس کے رسول ﷺ اور اس کے دین کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔

تین اہم سوال جن کا ذکر احادیث میں ملتا ہے درج ذیل ہیں:

۱۔من ربك ۔

۲۔ما دينك

۳۔ ماذا تقول فی حق هذا الرجل

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل چہارم

الہامی کتابیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر کتابیں نازل کیں، ان تمام کتابوں کو سچا اور اللہ کی طرف سے نازل کردہ تسلیم کرنا آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ہے، اللہ تعالیٰ نے متقین کی ایک صفت یہ بھی بیان کی ہے کہ

والذین یومنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك (القرآن)

''(متقین وہ ہیں) جو آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ سے قبل نازل ہونے والی (کتب) پر ایمان لاتے ہوں۔''

مشہور آسمانی کتابیں:

تورات	یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
زبور	یہ حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
انجیل	یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
قرآن مجید	یہ حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔

صحائف:

اللہ تعالیٰ نے ان کتب کے علاوہ دوسرے انبیاء پر صحیفے بھی نازل فرمائے جن میں حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ شامل ہیں۔

Marfat.com

آسمانی کتب کی تعلیمات:

تمام آسمانی کتب میں درج ذیل باتیں مشترک تھیں۔

۱۔ اللہ کی توحید

۲۔ اللہ کی صفات کاملہ

۳۔ اللہ کی عبادت کے احکام

۴۔ رسالت پر ایمان لانا

۵۔ قیامت کے دن پر ایمان لانا

۶۔ اعمال کی جزا و سزا

﴿قرآن مجید کی خصوصیات﴾

قرآن مجید کی اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہے:

آخری آسمانی کتب:

قرآن مجید اللہ کی سب سے آخری آسمانی کتاب ہے جو اس نے اپنے آخری نبی ﷺ پر نازل کی۔

سابقہ تمام آسمانی کتب ردوبدل سے محفوظ نہ رہ سکیں لیکن قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے خود لی۔ آج تک اس میں زیر زبر تک کی تبدیلی نہیں آئی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

انانحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون

''ہم نے ہی اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

زندہ زبان والی کتاب:

سابقہ کتب جس زبان میں نازل ہوئیں وہ زبانیں دنیا سے ختم ہو چکی ہیں جبکہ قرآن مجید عربی میں نازل ہوا اور عربی زبان بولنے اور سمجھنے والے افراد تقریباً دنیا کے ہر ملک میں پائے جاتے ہیں۔ عربی زبان بیس سے زائد ممالک کی قومی زبان ہے اور یہ اقوام متحدہ کی چار متحدہ زبانوں میں سے ایک ہے۔

عالمگیریت:

اس کتاب کی تعلیمات کسی ایک وقت یا علاقے کیلئے نہیں بلکہ یہ پوری انسانیت اور قیامت تک کے انسانوں کیلئے ہدایت کا سرچشمہ ہے، اس کی تعلیمات ہر زمانے کے انسانوں کیلئے قابلِ عمل ہیں۔

جامعیت:

سابقہ سماوی کتب صرف اخلاق یا مناجات یا دعاؤں یا فقہی مسائل یا عقائد یا صرف تاریخی واقعات پر مشتمل تھیں جبکہ یہ کتاب اپنی تعلیمات کے لحاظ سے جامع ہے کیونکہ اس میں اخلاق، روحانیت، احکام، تاریخی واقعات اور مناجات سب کا تفصیلی ذکر ملتا ہے گویا یہ ہر لحاظ سے جامع کتاب ہے۔ قرآن کہتا ہے۔

ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین (القرآن)

''ہر خشک و تر اس کتاب میں موجود ہے''

سابقہ انبیاء کی تصدیق اور احکام آداب:

بعض سابقہ کتب میں تحریف کرنے والوں نے انبیاء کرامؑ کے بارے میں

Marfat.com

انتہائی غیر شائستہ باتیں داخل کر دی تھیں، جنہیں پڑھ کر ایک غیرت مند آدمی مارے شرم کے پانی پانی ہو جاتا ہے پھر ایسی باتیں جنہیں عقل بھی تسلیم نہیں کرتی۔ لیکن قرآن مجید اس قسم کی تمام باتوں سے پاک ہے، اس میں تمام انبیاء کا ادب واحترام سکھایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ سب پرہیز گار اور نیک تھے۔

فصیح و بلیغ کتاب:

قرآن مجید زبان کے لحاظ سے فصاحت و بلاغت کا ایسا عظیم شاہکار ہے کہ عرب اور عجم اس کی فصاحت اور بلاغت کے سامنے دم بخود ہیں حتیٰ کہ اس کے مقابلے میں ایک سورت کا بنالانا بھی پوری دنیا کے بس میں نہیں۔

مؤثر دلنشیں اسلوب:

یہ کتاب اپنی حلاوت اور تاثیر میں اعجازی کیفیت کی حامل کی، اس نے ہر قسم کے قاری اور سامع کو متاثر کیا ہے، یہ واحد کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ اس کی تلاوت سے کبھی لوگ نہیں اکتاتے اور اس کو حفظ کرنا نہایت آسان ہے۔

قابلِ عمل تعلیمات:

قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنا آسان ہے کیونکہ حالات بدلنے سے احکامات بھی بدل جاتے ہیں۔ مثلاً نماز کھڑے ہو کر پڑھی جاتی ہے اگر کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا تو وہ بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔

Marfat.com

خالی از تضاد:

قرآن مجید کی بعض آیات کی تفسیر تو بیان کرتی ہیں لیکن ان میں کبھی تضاد نہیں پایا جاتا جبکہ دوسری کتب کے اندر تحریف سے تضاد پایا جاتا ہے۔

کتابِ لاریب:

یہ دنیا کی واحد کتاب ہے کہ جس کے شروع میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس کے تمام مندرجات شک وشبہ سے بالاتر ہیں جبکہ دنیا کی تمام کتب اس دعویٰ سے محروم ہیں۔

ذالك الكتاب لاريب فيه (القرآن)

''صرف یہی کتاب شک وشبہ سے پاک ہے۔''

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل پنجم

عقیدہ آخرت

لغوی معنی:

لفظ آخرت کا لغوی معنی ''بعد میں آنے والی'' ہے۔ اس کے مقابلے میں ''دنیا'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کا معنی ''قریب والی'' کے ہیں۔

اصطلاحی معنی:

عقیدہ آخرت یہ کہ انسان مرنے کے بعد ہمیشہ کیلئے ختم نہیں ہوتا بلکہ اس کی روح باقی رہتی ہے اور ایک دن ایسا آئے گا کہ اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور ان کا حساب ہوگا اور ان کو ان کے تمام نیک و بد اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔

ان الابرارلفی نعیم وان الفجار لفی جحیم (القرآن)

''بے شک نیک لوگ جنت میں اور گناہ گار دوزخ میں ہوں گے۔''

قرآنی تعلیمات:

دنیا آخرت کی کھیتی ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الدنیا مزرعة الآخرة (الحدیث)

''دنیا آخرت کی کھیتی ہے''

Marfat.com

حقیقت میں دنیا کی زندگی پر ہی آخرت کی زندگی کا انحصار ہے کیونکہ دنیا کی زندگی عارضی اور آخرت کی زندگی ابدی ہے۔

ہر شئی کا ایک انجام ہوتا ہے:

ہر ایک شئی کی ایک خاص عمر ہوتی ہے اور وہ خاص عمر کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ اس طرح اس پورے نظامِ کائنات کی بھی ایک عمر ہے جس کے بعد یہ نظام ختم ہو جائے گا اور ایک دوسرا نظام اس کی جگہ لے لے گا۔

منکرین آخرت کے شبہات کا ازالہ قرآن کی زبان میں:

مشرکینِ مکہ عقیدہ آخرت کے منکر تھے اس لئے وہ مختلف اعتراضات کرتے تھے تو قرآن مجید نے ان کے اعتراضات کا ذکر کر کے ان کا بڑا شافی جواب دیا ہے:

فنا ہونے کے بعد زندگی:

کفار نے بڑے تعجب سے کہا کہ جب ہم فنا ہو جائیں گے تو پھر نئے سرے سے زندگی کیسے معرضِ وجود میں آئے گی؟

وقالواءَ اذاضللنافی الارض ءَ انالفی خلق جدید (القرآن)

''انہوں نے کہا جب ہم زمین میں نیست و نابود ہو جائیں گے تو کیا ہم نئے سرے سے جنم لیں گے؟''

قرآنی جواب:

وھو الذی یبدوا الخلق ثم یعیدہ (القرآن)

''وہ جو پہلی بار پیدا کرتا ہے وہی دوسری بار بھی پیدا کرے گا۔''

Marfat.com

عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات:

ف چونکہ عقیدہ آخرت اسلام میں نہایت اہمیت کا حامل ہے اس لئے قرآن میں اس عقیدہ کو تسلیم کرنے پر بہت زور دیا گیا ہے اور انسانی زندگی میں اس کے اثرات بہت زیادہ ہیں۔

نیکی سے رغبت:

عقیدۂ آخرت پر یقین رکھنے والا شخص نیکی سے رغبت رکھتا ہے، اعمال صالحہ پر زور دیتا ہے کیونکہ اخروی زندگی میں کامیابی کا انحصار ایمان اور اعمالِ صالحہ کی کثرت پر ہے۔

فامامن ثقلت موازینه فهوفی عیشة راضیة (القاریه)

گناہ سے اجتناب:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا شخص گناہوں سے ہر صورت اجتناب کرتا ہے کیونکہ گناہوں کی کثرت سے اس کو برے انجام سے دوچار ہونا پڑے گا، اللہ نے فرمایا:

واما من خفت موازینه فامه هاویة (القاریه)

''جس کی نیکیوں کے پلڑے کم وزن والے ہونگے تو اس کا ٹھانہ ہاویہ ہے اور ہاویہ دہکتی ہوئی آگ ہے''

شجاعت و جانثاری:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والا شخص جانتا ہے کہ دنیاوی زندگی عارضی ہے اور اخروی زندگی دائمی ہے جس طرح فرمانِ الٰہی ہے:

والآخرة خير وابقى (القرآن)

''اور آخرت بہت بہتر اور دائمی ہے''

صبر وتحمل:

عقیدہ آخرت انسان کے اندر بے صبری کو ختم کر کے صبر وتحمل کا جذبہ پیدا کرتا ہے کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے اس کے اعمال کبھی ضائع نہیں ہونگے بلکہ ہر صورت اللہ اسے بدلہ عطا فرمائے گا۔

ان الله مع الصبرين (القرآن)

''بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''

انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ:

عقیدہ آخرت پر ایمان سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا جذبہ بڑھتا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے آخرت کی زندگی سنور جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ ہونے والے مال و دولت اپنے اوپر قرض قرار دیتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ میں اس کا بدلہ سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ مقدار میں دوں گا۔

احساسِ ذمہ داری:

عقیدہ آخرت سے فرائض کی ادائیگی کا احساس پیدا ہوتا ہے، یہ تصور انسان کو اپنی ذمہ داریاں دیانتداری سے ادا کرنے پر مجبور کرتا ہے، وہ حلال وحرام کا خاص خیال رکھتا ہے۔

جذبہ ایثار اور تقویٰ کی علامت:

عقیدہ آخرت سے ایثار کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ خودغرضی ختم ہو جاتی ہے، اس عقیدے نے اصحاب سول ﷺ میں ایسا جذبہ ایثار پیدا کر دیا کہ قرآن ان کے جذبے کو یوں سراہتا ہے:

''وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں حالانکہ وہ خود ضرورت مند ہوتے ہیں'' (القرآن)

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے آخرت پر ایمان لانے کو متقین کی علامت قرار دیا ہے:

وبالاخرة هم يوقنون (القرآن)

''اور وہ لوگ آخرت پر پختہ یقین رکھتے ہیں''

☆.....☆.....☆

Marfat.com

باب 3

سنت نماز اور اُس کے فضائل

فصل اوّل

مسنون نماز

وضو کے فرائض جن کے بغیر وضو نہیں ہوتا

اللہ تعالیٰ عزوجل قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ.

ترجمہ: اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو، اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔

(کنز الایمان پارہ: ۶، سورہ المائدہ: آیت ۶)

اس آیت مقدسہ سے معلوم ہوا کہ وضو کے فرض چار ہیں:

وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے فرض نہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا تَطَهَّرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى فَاِنَّهٗ يُطَهِّرُ جَسَدَهٗ،

كُلَّه، وَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تعَالَى عَلٰى طُهُوْرِهٖ لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ اِلَّا مَامَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ:

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے لے (بسم اللہ پڑھ لے) اس طرح سارا جسم پاک ہو جائے گا اور اگر کسی نے دوران وضو اللہ کا نام نہ لیا تو جس عضو پر پانی گزرے گا وہی پاک ہوگا:

(۱) سنن دار قطنی ۱/۱۲۴ رقم ۲۳۱، (۲) مشکوٰۃ: ص ۴۷، (۳) سنن الکبریٰ بیہقی: ج ۱، ص ۴۴

نوٹ: اسی مضمون کی روایات حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، دار قطنی: ج ۱، ص ۱۲۵، زجاجۃ المصابیح: ج ۱، ص ۲۴۸، میں موجود ہیں۔ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن کوفی رضی اللہ عنہ سے "زجاجۃ المصابیح: ج ۱، ص ۲۴۹، ۲۴۸" میں روایات موجود ہیں:

حَدَّثَنَا وَكِيْع"، عَنْ رَبِيْعٍ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّه، قَالَ يُسَمِّى اِذَا تَوَضَّاءَ، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ اَجْزَاَهُ

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب (کوئی) وضو کرے تو بسم اللہ پڑھے، اور نہ پڑھے تو بھی وضو ہو جائے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ: ج ۱، ص ۳، رقم ۱۸)

نوٹ: جو لوگ بسم اللہ کو فرض کہتے ہیں اور دلیل کے طور پر "لا وضو لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ" پیش کرتے ہیں یہ دلیل صحیح نہیں ہے

(جامع ترمذی: جلد ۱، ص ۹۰ مترجم)

۱) کیونکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں! امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اس باب میں مجھے کوئی ایسی حدیث معلوم نہیں جس کی سند جید ہو:

(ترمذی: ج ۱، ص ۹۰ مترجم)

Marfat.com

۲) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بلوغ المرام ص ۱۱ مترجم میں یہی روایت لکھی اور فرمایا! ''اخرجه احمد،ابو داؤدوابن ماجه باسناد ضعيف ''پھر فرمایا کہ ترمذی میں سعید ابن زید اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے بھی یہی منقول ہے

۳) امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی امام حاکم کے حوالے سے لکھا ہے!''لا يثبت فی هذا لباب حديث '' اس باب میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔

(نصب الرایه :ج۱،ص ۴)

۴)حافظ ابن رشد مالکی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں!''وهذا الحديث لا يصح عند اهل النقل ''اور یہ حدیث اہل نقل (محدثین) کے نزدیک صحیح نہیں۔

(بداية المجتهد :ج۱،ص۱۷)

۵)تحفۃ الاحوذی میں ہے!

'' فكل مارُوى فی هذا الباب فليس بقوی''

پس اس باب میں کوئی روایت قوی نہیں۔

(تحفة الاحوذی ج۱،ص۳۵)

لہٰذا اس روایت سے وضو کے فرائض کی فرضیت ثابت نہیں ہوتی۔ملاحظہ فرمائیے:

(توضیح السنن شرح آثار السنن :ج۱،ص۳۰۷)

وضو میں سر کا مسح ضروری ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ

ترجمہ:اے ایمان والو!!جب نماز کے لیے کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور اپنے کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو،اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ (سورہ:المائدہ: آیت ۶، پارہ ۶)

Marfat.com

"عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَاَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَاْسِهٖ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا آپ کے سر مبارک پر قطری عمامہ تھا آپ نے عمامہ کے نیچے ہاتھ ڈال کر سر کے اگلے حصے پر مسح فرمایا اور عمامہ کو کھولا نہیں۔

(۱)سنن ابو داؤد: ۱/۱۹، (۲)زجاجة المصابیح: ۱/۲۶۳۔
(۳)سنن الکبریٰ بیهقی: ۱/۶۰ رقم ۲۸۴

"مَالِكٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ ؟فَقَالَ: لَا، حَتّٰى يُمْسَحَ الشَّعْرُ بِالْمَاءِ"

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انھیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں سوال ہوا آپ نے فرمایا! جائز نہیں جب تک بالوں کا پانی سے مسح نہ کرے:

(۱)مؤطا امام مالك ص ۷۴رقم ۷۴ ، (۲)مؤطا امام محمد ص ۶۰
(۳)زجاجة المصابیح:ج۱، ص ۲۶۴

گردن پر مسح کرنا مستحب ہے

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عُنُقَهٗ وُقِيَ الْغُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا! جس نے وضو کیا اور گردن پر مسح کیا تو وہ قیامت کے دن طوق سے محفوظ رہے گا۔

(۱)التلخیص الحبیر:ج۱، ص ۲۸۸رقم ۹۸

Marfat.com

(۲)مسند فردوس مع تسدید القوس :ج۴،ص ۴۴
(۳)ابو نعیم تاریخ اصبهان : ۲ /۱۵
(۴)زجاجة المصابیح :ج۱،ص۲۵۷ (۵)تنزیه الشریعه: ۲/۷۵

"عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ:مَنْ مَسَحَ قَفَاهُ مَعَ رَأْسِهٖ وُقِيَ الْغُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سر کے ساتھ گردن کا بھی مسح کرے وہ قیامت کے دن طوق سے بچ جائے گا۔

(۱)التلخیص الحبیر : ۱/۲۸۸ ، (۲)زجاجةالمصابیح : ۱/۲۵۷
(۳)اخرجه ابو عبید فی ،کتاب الطهور،ص۳۷۳رقم۳۶۸

شرم گاہ پر ہاتھ لگنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

"عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَجُلٌ مَسَسْتُ ذَكَرِيْ اَوْقَالَ الرَّجُلُ يَمَسُّ ذَكَرَهٗ فِي الصَّلَاةِ أَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ؟فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لا ،اِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ، اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَ صَحَّحَهُ ،اِبْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيْ هُوَ أَحْسَنُ مِنْ حَدِيْثِ بُسْرَةَ"

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ میں اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگاؤں یا کوئی شخص بھی ایسا کرے تو اس کا وضو جاتا رہے گا یا نہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے اس کو روایت کیا امام احمد،ابوداؤد،ترمذی،نسائی،ابن ماجہ نے ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا ابن مدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بُسرہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے زیادہ بہتر ہے:

(۱)بلوغ المرام مترجم: ص۲۵رقم۷۲، (۲)زجاجة المصابیح: ۱/۲۱۳
(۳)مؤطا امام محمدص۴۳، (۴)شرح معانی الآثار مترجم : ۱/۱۵۶
(۵)مسند احمد ج۴،ص۲۳،رقم الحدیث ۱۶۳۹۵ قال شعیب حسن
(۶)سنن ابو داؤد :۱/۷۲،رقم۱۸۲ ، (۷)جامع ترمذی: ۱/۱۳۱،رقم ۸۵ قال الالبانی صحیح

Marfat.com

نوٹ: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں! متعدد صحابہ اور بعض تابعین شرم گاہ کو ہاتھ لگانے کے بعد وضو ضروری نہیں سمجھتے۔ اہل کوفہ اور ابن مبارک کا یہ مسلک ہے اس باب میں روایت کردہ احادیث میں یہ حدیث احسن ہے۔

(جامع ترمذی: ج۱، ص ۱۱۵ مترجم، باب شرم گاہ کو چھونے سے وضو نہ کرنا)

صحابہ کرام میں سے حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبد اللہ۔ بن عباس، حضرت عمار بن یاسر، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت عمران بن حصین، حضرت ابو الدرداء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک شرم گاہ کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، ملاحظہ فرمایئے:

(زجاجة المصابیح: ۱ /۲۱۶، ۲۱۵، مؤطا امام محمد، طحاوی، مصنف ابن ابی شیبة، طبرانی اور مجمع الزوائد وغیرہ کتب میں)

باریک جرابوں پر مسح کرنا جائز نہیں

آج کل لوگ اس مسئلہ میں غلطی کر رہے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے باریک جرابوں پر مسح کرنے کی ایک بھی صحیح مرفوع روایت نہیں جو لوگ جرابوں پر مسح کے قائل ہیں انھی کے ایک مستند عالم کی تحقیق ملاحظہ ہو۔

''علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری غیر مقلد لکھتے ہیں

''وَالْحَاصِلُ عِنْدِیْ اَنَّهٗ لَیْسَ فِی بَابِ الْمَسْحِ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ مَرْفُوْعٌ خَالٍ عَنِ الْکَلَامِ (تحفة الاحوذی ۱/۱۱۲)

ترجمہ۔ (تمام روایتوں کو لکھنے کے بعد) میری تحقیق کا حاصل یہ ہے کہ جرابوں پر مسح کرنا کسی صحیح مرفوع حدیث سے ثابت نہیں جو محدثین کی جرح وتنقید سے خالی ہو۔

﴿اوقاتِ نماز احادیث کی روشنی میں﴾

فقہا احناف کے نزدیک اس میں تفصیل ہے یعنی وقت میں تین حال پائے جاتے ہیں۔

(۱)کل وقتِ نماز (۲)مکروہ وقتِ نماز (۳)مستحب وقتِ نماز

۱) **کل وقتِ نماز:** نماز کے شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک کو کل وقت نماز کہتے ہیں۔

۲) **مکروہ وقتِ نماز:** نماز کے بعض اوقات وہ ہیں جن میں نماز مکروہ ہو گی، اگر چہ وقت نماز کہلائے گا۔

۳) **مستحب وقتِ نماز:** جن وقتوں میں نماز ادا کرنا یا جماعت کرانا افضل ہوتا ہے اسے مستحب وقت نماز کہتے ہیں۔

ہم احناف نماز مستحب وقت میں پڑھنے کے قائل ہیں کیونکہ اس میں ثواب زیادہ ہے۔

نماز فجر کا مستحب وقت

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

"أَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأُجُوْرِكُمْ أَوْ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ"

سند کے بعد: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! صبح کو خوب روشن کیا کرو کیونکہ اس میں تمہارے لیے ثواب زیادہ ہے یا اس کا ثواب زیادہ ہے۔

(۱) سنن ابو داؤد: ۱/۹۲، باب وقت الصبح، رقم الحدیث ۴۲۴

Marfat.com

(۲) جامع ترمذی :ج۱ . ص ۹۴،باب الاسفار، (۳) مسند حمیدی :ج۱،ص ۹۹،رقم الحدیث ۴۰۹
(۴) شرح معانی الآثار :ج۱،ص ۳۶۷، (۵) نصب الرایة :ج۱،ص ۲۳۸
(۶) سنن دارمی: ۱/۳۰۰،رقم ۱۲۱۷

(۷) اس مضمون کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ہے دیکھئے: مسند امام اعظم: ص ۴۷ مترجم

(۸) توضیح السنن شرح آثار السنن :ج۱، ص ۴۱۴،رقم الحدیث ۲۱۶. اس کی سند صحیح ہے.

(۹) مسند احمد : ۳ /۴۶۵،رقم ۱۵۹۱۳

''حَدَّثَنَا وَكِيعٌ،عَنْ سُفْيَانَ،عَنْ حَمَّادٍ ،عَنْ اِبْرَاهِيمَ،قَالَ:مَا أَجْمَعَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مَا أَجْمَعُوْا عَلَى التَّنْوِيْرِ بِالْفَجْرِ"

سند کے بعد حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے صبح کی نماز روشنی میں پڑھنے میں اتفاق کیا ہے ایسا اتفاق کسی اور چیز پہ نہیں کیا ہے:

(۱) مصنف ابن شیبة :ج۱،ص ۳۲۲ رقم ۳۲۷۵
(۲) شرح معانی الآثار طحاوی :ج۱،ص ۳۷۸،رقم الحدیث ۱۰۱۶
(۳)زجاجة المصابیح :ج۱،ص ۴۲۴،رقم الحدیث ۸۱۷ مترجم

نمازِ ظہر کا مستحب وقت

احناف کے نزدیک ظہر کی نماز سردیوں میں جلدی اور گرمیوں میں ٹھنڈی کر کے یعنی تھوڑی دیر کے بعد پڑھنی چاہیے:

" حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ،قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ ،عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ،عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِا لصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ"

Marfat.com

سند کے بعد: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کیا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے

۱) صحیح بخاری:۱/۱۴۲رقم۵۳۶، ۲) سنن ابو داؤد:ج۱،ص۱۹۸،رقم الحدیث۴۰۱
۳)صحیح مسلم:ج۱،ص۲۲۴، ۴)سنن نسائی:ج۱،ص۸۷
۵)جامع ترمذی:ج۱،ص۱۴۷،رقم الحدیث۱۴۹،باب ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنا
۶)سنن ابن ماجه :ج۱،ص۴۹
۷)شرح معانی الآثار طحاوی:ج۱،ص۳۸۳،رقم الحدیث۱۰۳۲
۸)زجاجة المصابیح، ج۱،ص۴۱۴، رقم الحدیث ۷۸۲
۹)مسند حمیدی:ج۲،ص۴۲۰،رقم الحدیث۹۴۲ طبع بیروت
۱۰)بلوغ المرام مترجم،ص۳۱،رقم الحدیث ۱۷۱
۱۱)توضیح السنن شرح آثارالسنن، ج۱،ص۴۱۶
۱۲)مسند احمد:ج۲،ص۲۲۹حدیث نمبر ۷۱۳۰ ، صفحه ، ۲۳۸،حدیث نمبر۷۲۴۵

"حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ،قَالَ حَدَّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ ،حَدَّ ثَنَا أَبُوْ خَالِدَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا كَانَ الشِّتَآءُ، بَكَّرَ بِا لظُّهْرِ، وَاِذَا كَانَ الصَّيْفُ أَبْرَدَبِهَا"

سند کے بعد: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سردیوں میں نماز ظہر جلدی فرماتے اور گرمیوں کے موسم میں ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔

(۱)شرح معانی الآثار طحاوی:ج۱،ص۱۸۸،رقم الحدیث ۱۱۲۹
(۲) سنن نسائی:ج۱،ص ۵۸ (۳)مشکوٰۃ:ص،۶۲

"وَحَدَّثَنِی عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيْدِ بْنِ زِيَادٍ ،عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى،اُمِّ سَلْمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهٗ سَأَلَ أَبَاهُرَيْرَةَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ؟ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ، أَنَا أُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ، اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ"

سند کے بعد: حضرت عبداللہ بن رافع رضی اللہ عنہ، مولیٰ ام سلمہ زوجہ نبی ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سے اوقات نماز کے متعلق پوچھا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ظہر کی نماز پڑھو جب سایہ تمہارے برابر ہو جائے اور جب تم سایہ سے دوگنا ہو جائے تو نماز عصر پڑھو۔

۱)مؤطا امام مالك ص ۳۸، رقم الحديث ۹، باب وقوت الصلوٰة

۲)زجاجة المصابيح :ج۱، ص۱۰۴مترجم، رقم الحديث ۷۵۷ اسکی سند صحیح ہے۔

۳)مصنف عبد الرزاق ،۱/۵۴۰ ، ۴)تمہید ۲۳/۸۶ میں بھی اسی طرح مروی ہے۔

۵)شرح صحيح مسلم للسعيدی :ج۲، ص۲۳۹

نماز عصر کا مستحب وقت

احناف کے نزدیک نماز عصر دو مثل کے بعد شروع ہوتی ہے۔حدیث نمبر۱۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فرمان سے دو مثل کے بعد عصر واضح ہے دیگر روایات ملاحظہ فرمائیے

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، الْمَدِينَةَ فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَآءَ نَقِيَّةً"

سند کے بعد: حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے والد مدینہ منورہ کے اندر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نماز عصر میں اتنی تاخیر کر دیتے کہ سورج میں سفیدی اور صفائی ہوتی:

(سنن ابو داؤد :ج۱، ص ۱۵۸، باب وقت العصر، رقم الحديث۴۰۸)

"عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ...ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْعَصْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ...الخ"

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز ایسے وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ دو مثل کو پہنچ گیا۔

۱) مصنف ابن ابی شیبة:۳۱۸/۱،رقم ۳۲۴۵
۲) زجاجة المصابیح مترجم:ج۱،ص۴۰۲،رقم الحدیث۷۵۸

نماز مغرب کا مستحب وقت

نماز مغرب سورج غروب ہونے کے بعد ہے:

"حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.... قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ"

سند کے بعد: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب اس وقت ادا فرماتے جب سورج غروب ہو کر پردوں کے پیچھے چھپ جاتا امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ سلمہ بن اکوع کی حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱)جامع ترمذی: ۱/۲۸۸،رقم الحدیث۱۶۴، (۲)صحیح مسلم: ۲/۱۱۵
(۳)صحیح بخاری: ۱/۱۴۷ (۴)مسند احمد: ۴/۵۵،رقم الحدیث۲۶۵
(۵)سنن ابو داؤد: ۱/۲۰۱،باب وقت المغرب رقم الحدیث ۴۱۶

نمازِ عشاء کا مستحب وقت

نماز عشاء میں تاخیر کرنا مستحب ہے۔

"حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ،حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ،عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ ،عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى

أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَآءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ...قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ"

سند کے بعد: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میں اپنی اُمت پر گراں نہ سمجھتا تو انھیں عشاء کی نماز تہائی رات یا نصف رات تک دیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱)جامع ترمذی :ج۱،ص ۲۹۳،رقم الحدیث ۱۶۷
۲)مسند احمد :ج۲،ص ۲۵۰،رقم الحدیث ۷۴۰۶
۳)سنن ابن ماجه : ۱/۵۰ قال البانی صحیح .قال شعیب حسن،
۴)مصنف ابن ابی شیبة : ۱/۳۳۱ رقم الحدیث ۳۳۶۴

"حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ"

سند کے بعد۔ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز دیر سے پڑھا کرتے تھے۔

۱) صحیح مسلم: ۲ /۱۱۸،باب، وقت العشاء وتاخیر ها،رقم الحدیث ۱۴۸۵
(۲)مسند احمد:ج۵،ص۸۹،رقم الحدیث ۲۱۱۱۴،صححه ابن حبان

اذان واقامت کے کلمات دو، دو دفعہ ہیں

"حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم :شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ.....

Marfat.com

وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْأَذَانُ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةِ مَثْنَى :وَبِهِ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ،وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَهْلُ الْكُوفَةِ"

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان اور اقامت دو دو مرتبہ تھی (یعنی کلمات دو دو مرتبہ) امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں! بعض علماء فرماتے ہیں اذان اور اقامت دونوں کے کلمات دو دو مرتبہ ہیں سفیان ثوری، ابن مبارک اور اھل کوفہ (امام ابوحنیفہ اور ان کے متبعین) کا یہی مسلک ہے:

۱)جامع ترمذی.ج۱،ص۳۳۸،رقم الحدیث ۱۹۴
۲)مستخرج ابی عوانة:ج۱،ص۴۴۳رقم الحدیث۷۴۶
۳)توضیح السنن شرح آثار السنن: ۱/۴۶۷،رقم الحدیث ۲۳۶
۴)زجاجة المصابیح: ۱/۴۵۵،رقم الحدیث ۸۷۴
۵)شرح صحیح مسلم للسعیدی: ۱/۵۵۴
۶)مصنف ابن ابی شیبة: ۱/۲۰۶،رقم ۱۲۵۱

"حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِبْنِ كَاسِبْ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ،اَنَّهٗ كَانَ يُثَنِّى الْاَذَانَ وَ يُثَنِّى الْاِقَامَةَ"

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے الفاظ دو دو مرتبہ ادا کرتے اور اقامت کے الفاظ کو بھی دو دو مرتبہ ادا کرتے تھے

۱)شرح معانی الآثار طحاوی:ج۱،ص۱۳۴،رقم الحدیث ۸۲۶
۲)مصنف عبد الرزاق:ج۱،ص۴۶۲ ، (۳)دار قطنی:ج،ص۲۴۲
۴)زجاجة المصابیح:ج۱،ص۴۵۶،رقم الحدیث۸۷۷
۵)توضیح السنن شرح آثار السنن : ۱/۴۶۹،رقم الحدیث۲۴۰ اسنادہ صحیح
۶)شرح صحیح مسلم للسعیدی: ۱/۵۵۵
۷)مصنف ابن شیبة: ۱/۲۰۶،رقم ۲۱۵۵

نوٹ :حضرت سلمہ بن اکوع،حضرت ثوبان،حضرت ابومحذورہ رضوان اللہ علیہم اذان واقامت میں کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے۔

Marfat.com

"عَنْ أَبِی مَحْذُوْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ الْإِقَامَةَ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"

اس کی روایت ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے کی:

(زجاجة المصابیح :ج۱، ص۴۵۱، رقم الحدیث ۸۶۸)

"حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِیْفَةَعَنْ مُجَاهِدٍ فِی الْإِقَامَةِ مَرَّةً مَرَّةً اِنَّمَا هُوَ شَیْءٌ اسْتَخَفَّهُ الْاُمَرَاءُ، فَأَخْبَرَ مُجَاهِدٌ أَنَّ ذَالِكَ مُحْدَثٌ وَأَنَّ الْأَصْلَ هُوَ التَّثْنِیَةُ"

فطر بن خلیفہ نقل کرتے ہیں کہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہنا حکمرانوں نے تخفیف کی خاطر اختیار کیا تو حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ یہ بدعت ہے اور اصل بات دو دو بار کلمات کہنا ہے۔

۱)شرح معانی الآثار: ۱/۱۳۶رقم الحدیث۸۳۹

۲)زجاجة المصابیح : ۱/۴۵۷رقم الحدیث۸۸۱

۳)مصنف عبد الرزاق :ج۱، ص۴۶۳، کتاب الصلوٰة، رقم ۱۷۹۳

۴)مصنف ابن ابی شیبة: ۱/۲۰۵

(۵)توضیح السنن شرح آثار السنن :ج۱، ص۴۷۱، رقم الحدیث۱۲۴۵ اسنادہ صحیح

"وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ النَّخَعِی كَانَ النَّاسُ یَشْفَعُوْنَ الْإِقَامَةَ حَتّٰی خَرَجَ هٰؤُلَاءِ یَعْنِی بَنِیْ اُمَیَّةَ فَأَفْرَدُوا الْإِقَامَةَ وَ مِثْلُهٗ لَا یَكْذِبُ ،وَأَشَارَ اِلٰی كَوْنِ الْاِفْرَادِ بِدعَةً"

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمیشہ سے مسلمان کلمات اقامت دو دو مرتبہ کہتے آئے تھے

Marfat.com

یہاں تک کہ بنی اُمیہ نے خروج کیا اور کلمات اقامت کو ایک ایک بار کہنا شروع کیا اور یہ عمل بدعت ہے۔

۱)بدائع الصنائع:ج۲،ص ۹۳، ۲)شرح صحیح مسلم للسعیدی:ج۱،ص ۵۵۶

یہی بات امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے ''تبیین الحقائق ۱/۴۳۶ باب الاذان'' میں ابو الفرج سے نقل فرمائی ہے۔اسی طرح ''زجاجۃ المصابیح ج۱،ص ۴۵۷'' میں بھی ہے۔

نمازی اقامت کے وقت کب کھڑے ہوں

فقہ حنفی میں واضح موجود ہے کہ جب اقامت کہی جائے تو نمازی حی علی الصلوٰۃ،حی علی الفلاح یا قد قامت الصلوٰۃ پر کھڑا ہو اس سے پہلے کھڑے ہو کر اقامت سننا مکروہ ہے۔

(دیکھئے:''فتاوی عالمگیری:ج۱،ص ۵۷'' و دیگر کتب فقہ)

''وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ اِذَا اُقِیْمَتْ اَوْ نُوْدِیَ''

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! کہ جب نماز کی اُقامت ہو تو اس وقت کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔ابن حاتم نے کہا جب اقامت ہو یا اذان:

۱)صحیح مسلم : ۲/۱۰۱،رقم الحدیث ۱۳۹۵

۲)صحیح بخاری : ۱/۳۳۵،رقم الحدیث،۶۰

۳)مسند احمد:ج۵،ص ۲۹۷ ،رقم الحدیث،۲۲۹۰۰

۴)جامع ترمذی:ج۱،ص ۳۴۱مترجم،رقم الحدیث ۵۷۴

Marfat.com

۵)ابو داؤد :ج۱،ص ۲۴۳ مترجم ،رقم الحدیث۵۳۶

۶)سنن نسائی :ج۱،ص۳۶۹ مترجم،رقم الحدیث۷۹۳

۷)صحیح ابن خزیمه

(۸)صحیح ابن حبان : ۵/۵۱،رقم۱۷۵۵

(۹)سنن دارمی :۱/۳۲۲،رقم۱۲۶۱

۱۰)زجاجة المصابیح :ج۱،ص۴۸۱،رقم الحدیث۹۳۹

۱۱) مسند حمیدی :ج۱،ص۲۰۵،رقم الحدیث ۴۲۷

۱۲)حاشیه مؤطا امام محمد: ص۸۹

حدیث کی شرح

علامہ مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ''مرقات'' میں اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں!

''ولعله كان يخرج من الحجرة بعد شروع المؤذن فى الاقامة و يد خل فى محراب المسجد عند قوله حى على الصّلوٰة ولذا قال ائمتنا ويقوم القوم الامام والقوم عند حى على الصّلوٰة''.

شاید کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجرے شریف سے تکبیر کہنے والے کی تکبیر شروع کرنے کے بعد نکلتے تھے۔اور محراب مسجد میں حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت تشریف لاتے اس لیے ہمارے ائمہ نے فرمایا کہ امام اور مقتدی حی علی الصلوٰۃ کے وقت کھڑے ہوں۔

(حاشیہ مشکوٰۃ ص ۶۴ بحوالہ فتاویٰ اجملیہ: ج۲،ص۱۸۵)

یہی بات شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے'' شرح مشکوٰۃ اشعۃ اللمعات باب اذان حدیث ابی قتادۃ'' کے تحت فرمائی ہے۔

''وَكَانَ اَنَسٍ يَقُومُ اَذَا قَالَ الْمُؤَذِّن قَدْ قَامَتِ الصَّلوٰة''

حضرت انس رضی اللہ عنہ اُس وقت کھڑے ہوتے جب مؤذن قد قامت الصلوٰۃ کہتا

(شرح مسلم نووی : ۲/۳۸۳ علی حدیث ابی قتادۃ)

Marfat.com

کراہیت کا ثبوت

"وَفِی الْمُصَنفَ کَرِہَ ھِشَّامِ بْنِ عُرْوَۃَ:یَقُولُ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ"

مصنف (عبدالرزاق) میں ہے کہ حضرت ھشام بن عروۃ رضی اللہ عنہ مکبر کے قد قامت الصلوٰۃ کہنے سے پہلے کھڑا ہونے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری:ج۸،ص۲۱۱)

کتاب الآثار میں ہے!

"عن الامام الاعظم عن طلحة عن مطرف عن ابراهيم انه قال اذا قال المؤذن حی الفلاح فينبغی للقوم ان يقوموا للصلوٰة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنيفة"

حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ جب تکبیر کہنے والا حی علی الفلاح پر پہنچے تو قوم کے لیے کھڑا ہونا مناسب ہے۔امام محمد نے فرمایا ہم اسی کو دلیل بناتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ کا قول ہے۔

۱) کتاب الآثار محمد: ۱/۸۴رقم ۶۲، (۲)صحیح البھاری: ص۴۶۹)

اور دیگر صحابہ کرام کے بارے میں امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں:

"قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِیْ قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسِنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَنْظُرَ النَاسَ الْإِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ قَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ الْإِمَامُ فِی الْمَسْجِدِ وَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَإِنَّمَا يَقُوْمُوْنَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ"

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابی قتادہ حسن صحیح ہے اہل علم صحابہ کرام کی جماعت نے کھڑے ہوکر امام کی انتظار کو مکروہ کہا ہے بعض علماء فرماتے ہیں جب امام مسجد میں ہی ہو اور

Marfat.com

تکبیر کہی جائے تو لوگ قد قامت الصلوٰۃ پر کھڑے ہوں یہ ابن مبارک کا قول ہے۔
(جامع ترمذی : ۱/۳۴۱،باب کراھیہ ان ینظر الناس الامام وھم عند افتتاح الصلوٰۃ)

بلا عذر دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا جائز نہیں

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے!

"اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا."

بے شک نماز مومنوں پر فرض ہے اپنے مقررہ وقت پر۔ (پارہ ۵: سورۃ النساء، آیت ۱۰۳)

"عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّی الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا اِلَّا بِجَمْعٍ وَ عَرَفَاتٍ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ ہمیشہ اپنے وقت پر نماز پڑھتے تھے۔

۱)سنن نسائی ۱/۲۵۴رقم ۳۰۱۰ باحکام البانی، ۲)صحیح مسلم: ۱/۴۱۷

"عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ... قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ...ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ عَلٰی مَنْ لَمْ یُصَلِّ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یَجِیْءَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی"

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! نیند میں قصور اور کوتاہی نہیں ہے۔ قصور یہ ہے کہ کوئی شخص دوسری نماز کا وقت آنے تک پہلی نماز نہ پڑھے۔

۱)صحیح مسلم:ج۳،ص۱۵۳رقم۱۰۹۹، ۲)شرح معانی الآثار طحاوی:ج۱ ص۳۳۸،رقم الحدیث۹۰۹
۳) مسند حمیدی:ج۱،ص ۶۳،رقم الحدیث ۱۱۴

"حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَافَی بْنُ عِمْرَانَ ،عَنْ مُغِیْرَۃَ بْنِ زِیَادِ نِ الْمَوْ صِلِیِّ ،عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ، عَنْ

Marfat.com

عَائِشَةَ قَالَتْ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَ يُقَدِّمُ الْعَصْرَ وَ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَ يُقَدِّمُ الْعِشَاءَ"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حالت سفر میں ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کو مقدم فرماتے تھے مغرب میں تاخیر کرتے اور عشاء کو مقدم فرماتے۔

۱)شرح معانی الآثار :ج۱،ص ۱۶۴،رقم الحدیث ۹۸۵، ۲)شرح مسلم :۴۱۶/۲
۳)مسند احمد: ۶ /۱۳۵،رقم الحدیث ۲۵۵۵۳.حدثنا وکیع حدثنا مغیرة بن زیاد عن عطا عن عائشة
۴)مصنف ابن ابی شیبة بسند حسن بطریق وکیع بن الجرح ۴۵۷/۲)

اگر کسی مجبوری کی حالت میں نماز اکٹھی پڑھنی پڑھے تو ظہر کو اس کے آخری وقت اور عصر کو اس کے اول وقت میں ادا کریں۔ اسی طرح مغرب اور عشاء پڑھیں۔ جیسا کہ حدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ظاہر ہے نہ کہ ایک وقت میں دو نمازیں اکٹھی پڑھیں۔

عمامہ یا ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا چاہیے

"اَخْبَرَنَا عَتَابُ بْنِ زِيَادٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مُبَارَكَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ الْوَاسِطِيْ عَنْ ظَرِيْفِ بْنِ شَهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْتِمُ وَيُرْخِيْ عَمَامَةَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ"

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ عمامہ شریف باندھتے تھے اور عمامے کے شملے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

(طبقات ابن سعد ج۱ص ۴۵۵)

"لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَجْعَلُوْنَ عَمَائِمَهُمْ تَحْتَ رِدَائِهِمْ يَعْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو قوم اپنی چادروں کے نیچے نماز میں سر پر عمامے نہیں باندھتی وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہے گی۔

Marfat.com

۱) کنز العمال :ج۷، ص۵۱۶رقم ۲۰۰۳۳، ۲)الفردوس بما ثور الخطاب : ۵/۴۶رقم ۷۷۷۳
۳)جامع الاحادیث للسیوطی : ۱۷/۲۸۴رقم ۱۸۱۷۹

"عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَدْرَكْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ يَعْتَمُّوْنَ بِعَمَائِمَ كَرَابِيْسَ سُوْدٍ وَ بِيْضٍ وَحُمْرٍ وَخُضْرٍ الخ"

سلیمان بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اوّلین صحابہ کرام کو دیکھا وہ موٹے کپڑے کے سیاہ، سفید، سرخ اور سبز رنگ کے عمامے باندھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبة: ۸/۲۴۱ رقم ۲۵۴۸۹)

اور امام شعرانی لکھتے ہیں! "کان یام بستر الراس بالعمامه او العلنسوة و ینهی عن کشف الراس فی الصّلوٰة" حضور ﷺ عمامہ یا ٹوپی سے سر ڈھانپنے کا حکم فرماتے تھے اور ننگے سر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔

(کشف الغمة: ص۸۵)

فرض نمازوں کی تعداد رکعات

فجر ---------- ۲ رکعات
ظہر ---------- ۴ رکعات
عصر ---------- ۴ رکعات
مغرب ---------- ۳ رکعات
عشاء ---------- ۴ رکعات

فرائض کی مندرجہ بالا تعدادِ رکعات حضور ﷺ کے زمانے سے اب تک امت کے تواتر عملی سے ثابت ہے اس کے علاوہ اس کی تعداد احادیث میں بھی مذکور ہے دیکھئے:

نصب الرایه : ۱/۲۲۳ باب المواقیت، معجم الکبیر للطبرانی: ۷/۱۲۹ رقم ۱۴۱۴۳،
السنن الکبریٰ للبیهقی: ۱/۳۶۱ باب عدد رکعات الصلوٰة الخمس

﴿فجر کی رکعات﴾

۲رکعت (سنت مؤکدہ) ۲رکعت فرض

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی نفل کی اتنی زیادہ پابندی نہیں فرماتے جتنی فجر کی دو رکعتوں کی کرتے تھے۔

۱)صحیح بخاری: ۲/۷۰ (۲)صحیح مسلم : ۱/۲۵۱

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدَعُوْهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں:

۱)سنن ابی داؤد: ۱/۴۸۱رقم ۱۲۶۰ (۲)شرح معانی الآثار: ۱/۲۰۹

﴿ظہر کی رکعات﴾

۴رکعت (سنت مؤکدہ) ۴فرض ۲سنت (سنت مؤکدہ) ۲نفل

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ:

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے

Marfat.com

پہلے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

(صحیح بخاری: ۲/۷۴ باب رکعتین قبل الظهر)

عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعات پڑھیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام فرمادیں گے۔

نوٹ: ایک اور روایت میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے گا اس کے لئے جنت میں گھر بنادیا جائے گا چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد، دو فجر سے پہلے۔

(۱) جامع ترمذی: ۱/۲۷۰ رقم ۴۰۷ (۲) صحیح مسلم: ۱/۲۵۱

﴿عصر کی رکعات﴾

۴ سنت (غیر مؤکدہ) ۴ فرض

عَنِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرتا ہے:

(۱) جامع الترمذی ۱/۲۷۲ رقم ۴۳۰، (۲) مسند احمد: ۲/۱۱۷ رقم ۵۹۸۰

(۳) سنن ابو داؤد: ۱/۴۰۷ رقم ۱۲۷۱

Marfat.com

﴿مغرب کی رکعات﴾

۳ رکعات فرض ۲ سنت (مؤکدہ) ۲ نفل

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِی اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَنْ رَکَعَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ أَرْبَعَ رَکْعَاتٍ کَانَ کَا لْمُعَقِّبِ غَزْوَۃً بَعْدَ غَزْوَۃٍ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے مغرب کی نماز کے بعد چار رکعات پڑھیں تو وہ ایسا ہے جیسے ایک غزوے کے بعد دوسرا غزوہ کرنے والا۔

(مصنف عبدالرزاق ۳/۴۵ رقم ۴۷۲۸ طبع بیروت)

عَنْ أَبِیْ مَعْمَرٍ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَنْجَرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ أَرْبَعَ رَکْعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

ترجمہ: حضرت ابو معمر عبداللہ بن سنجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مغرب کے بعد چار رکعات پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

(مختصر قیام اللیل للمروزی ص ۸۵ باب یصلی بین المغرب والعشاء اربع رکعات)

﴿نماز عشاء کی رکعات﴾

۴ سنت غیر مؤکدہ) ۴ فرض، ۲ سنت (مؤکدہ) ۲ نفل ۳ وتر، ۲ نفل

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ کَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ أَرْبَعَ رَکْعَاتٍ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ

ترجمہ۔ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعت ادا کرنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

(مختصر قیام اللیل للمروزی ص ۸۵)

Marfat.com

عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّىْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِىْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ يَاْوِىْ اِلٰى فِرَاشِهٖ

ترجمہ۔ حضرت زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی درمیانِ رات والی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آپ ﷺ جماعت کے ساتھ نماز ادا کر کے گھر تشریف لاتے تو چار رکعتیں پڑھتے پھر اپنے بستر پر آرام فرماتے۔

(سنن ابوداؤد ۱/۱۹۷ باب فی صلوٰۃ اللیل)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَءُ فِىْ أَوَّلِ رَكْعَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِى الثَّانِيَةِ ،قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِى الثَّالِثَةِ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ .

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ وتر تین رکعت ادا فرماتے تھے پہلی رکعت میں "سبح اسم ربك الاعلى" اور دوسری رکعت میں "قل يا ايها الكافرون" اور تیسری رکعت میں "قل ھو اللہ احد اور معوذتین پڑھتے تھے۔

۱)شرح معانی الآثار : ۱/۲۰۰

۲)صحیح ابن حبان : ۲۰۱/۶ رقم ۲۴۴۸ قال شعیب الارناؤط صحیح

۳)مصنف عبد الرزاق: ۲/۲۰۴

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّىْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ .

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ وتر کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے تھے

۱)جامع الترمذی: ۱/۱۰۸ رقم ۴۸۶، ۲)سنن ابن ماجہ : ۲/۶۳ رقم ۱۱۹۵، ۳)سنن الکبریٰ بیہقی: ۳/

نماز میں تکبیر افتتاح کے وقت کانوں کے برابر ہاتھ اُٹھانا

"حَدَّثَنِیْ أَبُوْ كَامِلِ الْجَحْدَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِیَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ"

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے حتیٰ کہ ان کو کانوں کے برابر کرتے۔

(۱)صحیح مسلم: ۲ /۷،رقم الحدیث۸۹۱، ۲)سنن ابن ماجه: ۱ /۶۲
(۳)مسند احمد :۳ /۴۳۶،رقم الحدیث ۱۵۶۸۵

حضرت براء بن عازب ، حضرت انس ، حضرت وائل بن حجر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی اسی طرح کی روایات ہیں

نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے

حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ،عَنْ مُوْسَى بْنِ عُمَيْرٍ،عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ،عَنْ اَبِيْهِ،قَالَ،رَأَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِی الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر زیر ناف باندھتے۔ (اسنادہ صحیح)

(مصنف ابن ابی شیبة : ۱ /۳۹۰رقم۳۹۵۹ بتحقیق محمد عوامة)

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادٍ عَنْ أَبِیْ جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِیًّا قَالَ

Marfat.com

السُّنَّةِ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ"

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز میں ایک ہتھیلی کا دوسری ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے۔

(۱)ابو داؤد نسخه ابن اعرابی:ج۱،ص۲۸۰،رقم الحدیث ۳۵۱

(۲)مسند احمد:ج۱،ص۱۱۰،رقم الحدیث ۸۷۵، ۳)محلیٰ ابن حزم :ج۳،ص۳۰

۴)زجاجة المصابیح:ج۱،ص۵۸۴،رقم الحدیث۱۰۸۴، ۵)سنن الکبریٰ بیهقی۲ /۳۱ رقم۲۱۷۰

۶)توضیح السنن شرح آثار السنن: ۱/۵۴۰،رقم الحدیث ۳۱۸

۷)الاوسط ابن منذر : ۴ /۱۸۶ رقم۱۲۴۲

علامہ ابن المنذر فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری، اسحٰق بن راہویہ بھی اسی کے قائل ہیں اسحٰق بن راہویہ کا کہنا ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا حدیث کی رُو سے انتہائی قوی اور تواضع کے قریب ہے۔

(الاوسط ابن المنذر:ج۴،ص۱۸۷ تحت رقم۱۲۴۳)

حضرت انس، حضرت ابو ہریرہ رضوان اللہ علیہم اور حضرت ابراہیم نخعی، ابو مجلز رحمہم اللہ سے بھی روایات ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی ہیں۔

تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا

"حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَاطَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ حَدَثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبِ نِ الْمَلَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کہتے

"سبحانك اللّٰهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولا اله غيرك"

۱)سنن ابو داؤد:ج۱،ص۲۸۱،رقم الحدیث۷۷۶

۲)جامع ترمذی مترجم:ج۱،ص۱۸۵،رقم الحدیث ۲۳۱

۳)شرح معانی الآثار طحاوی:ج۱،ص۴۰۶،رقم الحدیث۱۰۸۴

Marfat.com

۴)مستدرك حاكم: ج ۱ ، ص ۲۳۵، ۵) سنن ابن ماجه: ۲/۷،رقم ۸۰۶
(۶)سنن دار قطنی: ۲/۶۰،رقم ۱۱۴۱، ۷)زجاجة المصابيح:ج۱،ص۶۰۰،رقم الحديث ۱۱۱۲
نوٹ:ابوداؤد کی سند حسن ہے۔(دیکھئے:مرقات ۲/ ۲۷۸،طبی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھنا

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی مگر میں ان میں سے کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا

۱)صحیح مسلم: ۲ /۱۱۲رقم۹۱۶، ۲)توضیح السنن : ۱ /۵۶۸
۳)زجاجة المصابيح : ۱ /۶۴۵ رقم الحديث ۱۱۸۰

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنا

"حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ غَلَّابٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، وَإِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز سکھائی فرمایا جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہو تو تم میں سے ایک تمہارا امام بنے اور جب وہ امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔(یہ سند اور الفاظ مسند احمد کے ہیں)

۱) مسند احمد :ج۴،ص۴۱۵ ،رقم الحديث ۱۹۹۶۱

کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یہ حدیث دیگر کتابوں میں موجود ہے۔

۲)صحیح مسلم:ج۱،ص ۱۷۴، ۳)صحیح ابی عوانه:ج۲،ص ۱۳۳، ۴)سنن ابن ماجه:ص ۶۱
۵)توضیح السنن:ج۱،ص۵۹۱ ،رقم الحدیث۳۵۹ .فرمایا هوحدیث صحیح

"حَدَّثَنَا أَبُوْسَعْدِ الصَّاغَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ وَالضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا: اٰمِيْنَ الخ

(یہ سند اور متن مسند احمد کا ہے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! امام اس لیے ہوتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ سو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

۱)مسند احمد:ج۲،ص۳۷۶،رقم الحدیث۸۸۷۶
۲)صحیح مسلم:ج۱،ص ۱۷۴ ،ابو بکر بن ابی شیبة،ابو خالد عن
۳)سنن ابن ماجه:ص۶۱، ۴) سنن نسائی:ج۱،ص ۱۱۲
۵)مصنف ابن ابی شیبة:ج۱،ص۳۷۷، ۶)سنن ابو داؤد : ۱/۸۹
۷)زجاجة المصابیح:ج۱،ص۲۶۸،رقم الحدیث۱۱۴۵
۸)توضیح السنن : ۱/۵۹۲،رقم الحدیث۳۶۰ هو حدیث صحیح

مزید تفصیل دیکھنی ہو تو راقم کا رسالہ "اربعین ظفر" کا مطالعہ مفید رہے گا۔

"حَدَّثَنِيْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ نُعَيْمٍ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ ،فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَأَ الْإِمَامِ"

حضرت وہب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرمارہے تھے جس شخص نے کوئی رکعت یا نماز پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو اس نے نماز نہ پڑھی مگر امام کے پیچھے ہو تو۔ (نماز ہوگئی)

Marfat.com

۱)مؤطا امام مالك ص ۸۴ رقم ۱۸۷، ۲)ترمذی شریف ۱۱۸/۲ ترك القرأة
۳)مصنف عبد الرزاق :ج۲،ص ۱۲۱، ۴)مصنف ابن ابی شیبة ج۱،ص ۳۶۰
۵)شرح معانی الآثار :ج۱،ص ۱۴۱، ۶)سنن الکبریٰ بیهقی :ج۱،ص ۱۴۹
۷)توضیح السنن :ج۱،ص ۸۹۹ رقم الحدیث ۳۶۶

یہ بخاری کی سند ہے لہٰذا صحیح ہے دیکھئے: بخاری شریف: ج۱،ص ۳۳۷ اور ترمذی میں ہے هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

امام کی قرأۃ مقتدی کی قرأۃ ہے

"حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ،عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ:فَقِرَأَتُهُ لَهُ قِرَأَةٌ"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا! جس کا امام ہو، تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

اس حدیث کو فتح القدیر ،امام الکلام،التعلیق الحسن، آثار السنن،عینی شرح بخاری،نہایہ میں صحیح فرمایا۔

۱)مسند احمد :ج۳،ص ۳۳۹ رقم ۱۴۶۹۸، ۲)مصنف ابن ابی شیبه :ج۱،ص ۳۷۶
۳) شرح معانی الآثار : ۱/۴۴۶،رقم الحدیث ۱۲۰۳ ، ۴)سنن ابن ماجه :ج۱،ص ۵۰
۵)سنن دار قطنی :ج۱،ص ۳۳۳، ۶)آثار السنن :ج۱،ص ۸۷، ۷)مصنف عبد الرزاق :ج۲،ص ۱۳۶.

تقریباً ۳۶ کتابوں میں اتنی حدیث موجود ہے۔

فرض نماز میں پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَ سُوْرَتَيْنِ وَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ الخ"

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔

Marfat.com

۱)صحیح بخاری:ج۱،ص۳۵۷،رقم الحدیث ۷۷۶
۲)صحیح مسلم:ج۱،ص۶۴۸،رقم الحدیث۶۱۹
۳)توضیح السنن:ج۱،ص۶۲۱،رقم الحدیث ۳۸۶
۴)بلوغ المرام مترجم بص،۵۵،رقم الحدیث۳۰۷

نماز میں آمین آہستہ آواز سے کہنا

"عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ: فَقَالَ مَنْ خَلْفَه' اٰمِیْنَ: فَوَافَقَ قَوْلُه': قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ غُفِرَلَه' مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب قرأت کرنے والے (امام) نے غیر المغضوب علیهم ولا الضآلین کہا۔اور اس کے مقتدی نے آمین کہا۔پس مقتدی کا کہنا آسمان والوں (فرشتوں) کی آمین کہنے کے موافق ہوگیا۔تو اس کے پیچھے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۱)صحیح مسلم: ۱۸/۲،رقم الحدیث۹۴۷ ، ۲)سنن ابو داؤد : ۳۶۲/۱،رقم ۹۲۷
۳)صحیح بخاری:ج۱،ص۳۸۵،رقم الحدیث۷۴۵
۴)زجاجة المصابیح:ج۱،ص۶۴۹،رقم الحدیث۱۱۹۱
۵)توضیح السنن:ج۱،ص۶۰۴،رقم ۳۷۴

"حَدَّثَنَاسُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبِ نِ الْکَیْسَانِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کَانَ عُمَرَ وَ عَلِیٌّ لَا یَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّأْمِیْنِ"

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ، اعوذ باللہ، اور آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے:

(۱)شرح معانی الآثار:ج۱،ص۴۱۹ مترجم، رقم الحدیث۱۱۱۹

(۴)زجاجة المصابیح :ج۱،ص ۶۵۲،رقم الحدیث۱۱۹۶
۳)توضیح السنن : ج ۱،ص۶۱۹،رقم الحدیث ۳۸۵

اس روایت میں تمام راوی ثقہ ہیں۔

رکوع اور سجدے میں تسبیحات پڑھنے کا بیان

"حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا سُحَيْمُ الْحَرَانِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مَجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ: ثَلٰثًا وَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلٰثًا"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رکوع میں تین بار سبحان ربی العظیم اور سجدے میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے۔

(شرح معانی الآثار : ۱/۴۸۲،رقم الحدیث۱۳۲۱)

رکوع میں جاتے اور آتے ہوئے رفع الیدین منسوخ ہے

"حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ وَ أَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَالِيْ أَرَاكُمْ رَافِعِيْ أَيْدِيَكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ: اسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ"

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باہر سے ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے پس فرمایا کہ میں تمہیں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں گویا بدکے ہوئے گھوڑوں کی دُمیں ہیں، نماز میں سکون اختیار کرو۔

۱)صحیح مسلم: ۲ /۲۹،رقم الحدیث۹۹۶طبع بیروت، ۲)سنن نسائی: ۴/۴۴ رقم ۱۱۷۱

Marfat.com

۳)سنن ابو داؤد ۱/۳۸۴،رقم الحدیث۸۹۷، ۴)مسند احمد : ۵ /۱۰۷،رقم الحدیث ۲۱۳۴۰
۵)مصنف ابن ابی شیبة:ج۲،ص۴۸۶، ۶)شرح معانی الآثار:ج۱،ص۳۰۹،طبع کراچی
۷)مسند ابی عوانة:ج۲،ص۵، ۸)سنن الکبریٰ بیهقی:ج۲،ص۲۸۰ طبع ملتان
۹)جز رفع الیدین البخاری:ص۶۱،رقم الحدیث۳۷
۱۰)زجاجة المصابیح :ج ۱ ، ص ۵۷۳ ،رقم الحدیث ۱۰۶۷

نوٹ:اس حدیث سے متعدد محدثین وفقہا نے رفع الیدین کو منسوخ مانا ہے۔

۱) علامہ علی القاری متوفی ۱۰۱۴ھ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں!''ولیس فی غیر التحریمه رفع یدیه عند ابی حنیفة لخبر مسلم عن جابر بن سمره ''اورامام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں جابر بن سمرہ کی حدیث کے تحت جو مسلم میں ہے

(۲) امام ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ نے البحر الرائق: ج ۱،ص ۳۲۲ طبع کوئٹہ میں

(۳) علامہ سید طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح میں

۴) امام جمال الدین زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے نصب الرایہ:۱/۳۹۳ میں

۵) امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے مبسوط ۱/۳۰ میں

۶) علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ شرح ہدایہ: ج ۱،ص ۶۶۲ میں

۷) علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے بدائع الصنائع: ج ۱،ص ۲۰۷ میں

۸) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح سفر السعادۃ ص ۷۲ میں

۹) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ:۶/۱۵۵

۱۰) علامہ ظفر الدین رحمۃ اللہ علیہ بہاری نے صحیح البہاری :ج ۲،ص ۳۹۶ میں اس حدیث کے تحت رفع یدین کو منسوخ مانا ہے۔

Marfat.com

بغیر رفع الیدین رکوع میں جاتے اور آتے ہوئے نماز نبوی ﷺ

"حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ أَلَا أُصَلِّى بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِىْ أَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ فِى الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَ بِهٖ يَقُوْلُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِىِّ ﷺ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِىِّ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف نماز کے شروع میں ہاتھ اُٹھائے: امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور اکثر کبار صحابہ کرام اور تابعین اسی بات کے قائل ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ (امام اعظم اور ان کے متبعین) کا یہ بھی یہی مسلک ہے۔

۱)جامع ترمذی: ۱/۴۵۱، رقم الحدیث ۲۵۸، ۲)سنن ابو داؤد: ۱/۳۰۳ رقم الحدیث ۷۴۲
۳)سنن نسائی: ج۱، ص۱۱۷، ۴) مسند احمد: ج۱، ص۳۸۸

اس حدیث کو امام ترمذی کے علاوہ تقریباً ۶۲ محدثین نے صحیح کہا ہے دیکھئے: راقم کی کتاب، حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تحقیق۔

رکوع سے کھڑے ہوتے ہوئے پڑھنے کا بیان

"وَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ اَخْبَرَنِىْ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ

Marfat.com

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرَّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور جب رکوع سے سر اُٹھایا تو سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد کہا:

(شرح معانی الآثار طحاوی:ج۱،ص۴۹۱،رقم الحدیث۱۲۳۸)

اسی طرح کی دیگر روایات مصنف ابن ابی شیبہ میں بھی ہیں:

رکوع سے سجدہ کو جانے کا طریقہ

"حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَلَا يَبْرُكُ بُرُوْكَ الْفَحْلِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے اور جانوروں کی طرح نہ بیٹھے:

۱)شرح معانی الآثار:ج۱،ص۵۲۰،رقم الحدیث ۱۳۱۶

۲)مسند ابی یعلیٰ: ۱۱ /۱۴۱۴رقم۶۵۴۰، ۳)سنن الکبریٰ بیهقی: ۲ /۱۰۰رقم۲۷۴۱

سجدہ کرنے کا طریقہ

"حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْضَاءَ وَلَا

Marfat.com

يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثِيَابَهُ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اعضاء پر سجدہ کرنے اور کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹنے کا حکم دیا امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے:

(۱)جامع ترمذی : ۱/۳۱۰،رقم الحدیث ۲۸۳ طبع بیروت

۲)بخاری شریف :ج۱،ص۳۹۶،رقم الحدیث ۷۷۱ مترجم

۳)مسلم شریف :ج۱،ص۶۷۹،رقم الحدیث ۹۹۹ مترجم

۴)سنن ابو داؤد : ۱/۳۳۷ رقم۸۸۹

دو سجدوں کے بعد دوسری اور چوتھی رکعت کیلئے کھڑا ہونا

"عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْهَضُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ الْعَمَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (بغیر بیٹھے) اپنے قدموں کے اگلے پنجوں پر کھڑے ہوتے امام ابوعیسی ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اہل علم کا عمل ہے۔

۱)جامع ترمذی: ۱/۳۱۹ رقم ۲۸۸طبع بیروت، ۲) الدرایہ: ۱/ ۱۴۷ ، رقم ۱۷۸

۳)تحفة الاشراف : ۱۰/۱۱۵

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَاَعْلِمْنِيْ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَاْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى

Marfat.com

تَسْتَوِیَ وَ تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَالِكَ فِیْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا:

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گوشے میں تشریف فرما تھے، وہ بعد نماز آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا واپس لوٹ جا اور جا کر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ واپس آ گیا اور نماز پڑھ کر حاضر بارگاہ ہوا اور سلام عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دے کر فرمایا واپس لوٹ جا، جا کر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی تیسری مرتبہ اس شخص نے عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نماز کا طریقہ سمجھا دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہہ اور جتنا قرآن میسر آئے پڑھ اس کے بعد اطمینان سے رکوع کر پھر سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا پھر اطمینان سے سجدہ کر پھر سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جا پھر اطمینان سے سجدہ کر پھر سجدہ سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جا اور اسی طرح ساری نماز پڑھ:

۱)صحیح بخاری جزء۸ صفحہ۱۲۹ رقم۶۲۶۷ مطبوعة قاهره، ۲)سنن الکبریٰ بیهقی: ۳۷۲/۲
۳)مصنف ابن ابی شیبة:۲۸۱/۱ رقم۲۹۷۶، ۴) شعار اصحاب الحدیث للحاکم صفحه ۴۵ رقم ۴۶

"حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرِ، مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ قَالَ اَدْرَكْتَ غَیْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ فِیْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَ الثَّالِثَةِ، قَامَ كَمَا هُوَ لَمْ یَجْلِسْ"

حضرت نعمان بن ابی عیاش علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر صحابہ (کے زمانہ) کو پایا ہے پس وہ جب پہلی رکعت اور تیسری رکعت کے (سجدہ ثانیہ) سے اپنا سر اٹھاتے تو جلسہ استراحت کیے بغیر کھڑے ہوتے۔

۱)مصنف ابن ابی شیبة ۳۹۵/۱ رقم ۴۰۱۱، ۲)زجاجة المصابیح ۵۹۲/۱، رقم الحدیث ۱۰۹۹

Marfat.com

عام مشائخ، تابعین، اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اسی پر عمل کرتے تھے دیکھئے۔

(مصنف ابن ابی شیبة: ۱/۹۴،۹۵)

تشہد میں کس طرح بیٹھے

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ كَانَ يَرَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِى الصَّلٰوةِ اِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُهٗ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ فَنَهَانِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ اِنَّمَا سُنَّةِ الصَّلٰوةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَ تَثْنِىَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ اِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ أَنَّ رِجْلَىَّ لَا تَحْمِلَانِىْ"

حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھتا، وہ نماز میں چار زانوں ہو کر بیٹھتے میں بھی اسی طرح بیٹھتا۔ ان دنوں میں بچہ تھا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے منع کیا اور فرمایا بے شک نماز میں سنت ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں موڑ دے (یعنی اوپر بیٹھے) میں نے کہا آپ تو چار زانوں بیٹھتے ہیں فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں برداشت کرتے:

(۱) صحیح بخاری ۱/۲۰۹، رقم الحدیث ۸۲۷، باب سنة الجلوس فی التشهد طبع قاهره

تشہد میں پڑھنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو یوں کہتے جبریل پر سلام، میکائیل پر سلام، فلانے پر سلام، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف منہ پھیرا اور فرمایا اللہ کا نام خود سلام ہے جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے تو یوں کہے:

Marfat.com

"اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ،

جب تم یہ کہو گے تو تمہارا، سلام آسمان اور زمین میں جہاں کوئی اللہ کا نیک بندہ ہے اس کو پہنچ جاوے گا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

۱) صحیح بخاری :ج۱،ص ۴۰۴،رقم الحدیث ۷۹۲
۲)شرح معانی الآثار :۱/۵۳۶،رقم الحدیث ۱۴۵۳
۳)سنن ابو داؤد :۱/۳۷۳،رقم الحدیث ۹۵۵
۴)جامع ترمذی:۱/۲۰۳،رقم الحدیث ۷۳

تشہد آہستہ پڑھنا سنت ہے

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُخْفِيَ التَّشَهُّدُ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تشہد کو آہستہ پڑھنا سنت ہے۔
(سنن ابو داؤد :۱/۳۷۴،رقم الحدیث ۹۸۸طبع بیروت)

پہلے قعدہ میں تشہد سے زیادہ نہ پڑھنا

"عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَزِيْدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعتوں میں تشہد پر زیادتی نہ کرتے تھے۔
(مسند ابی یعلی :ج۴،ص ۲۴۸ رقم ۴۳۷۳)

تشہد میں انگلی کا اشارہ

"حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ وَ يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ

النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوۃِ وَ ضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِہٖ، وَ رَفَعَ اِصْبَعَہُ الَّتِیْ تَلِی الْاِبْھَامَ یَدْعُوْ بِھَا وَیَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہٖ بَاسِطُھَا عَلَیْہِ...قَالَ اَبُوْعِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز میں (تشہد کے لیے) بیٹھتے وقت دایاں ہاتھ داہنے گھٹنے پر رکھتے اور انگشت شہادت اٹھا کر اشارہ فرماتے۔ جبکہ بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر بچھا کر رکھتے امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما حسن ہے۔

۱)جامع ترمذی: ۱/۳۸۲،رقم الحدیث ۲۹۴، ۲) صحیح مسلم: ۲/۹۰

۳)مسند احمد: ۲/۱۴۷رقم ۶۳۴۸

حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَصِیْصِیُّ نَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ زِیَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ ذَکَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُشِیْرُ بِاِصْبَعِہٖ اِذَا دَعَا وَلَا یُحَرِّکُھَا:

ترجمہ: عامر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے اور اسے حرکت نہیں دیا کرتے تھے (اسنادہ صحیح)

۱)سنن ابوداؤد: ۱/۳۴۷رقم۹۹۱، ۲)مستخرج ابی عوانۃ: ۲/۳۵۵رقم ۱۵۹۴

۳) شرح السنۃ للبغوی: ۳/۱۷۸رقم ۶۷۶

تشہد کے بعد نبی) پر درود پڑھنا

"عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ ﷺ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

Marfat.com

كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمْنَا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا، أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. أَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"

متفق علیہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ایک دفعہ مجھ سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو وہ فرمانے لگے کیا میں تمہیں ایک ایسا تحفہ نہ دوں جو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے میں نے کہا جی ہاں ضرور دیجئے تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے (نماز میں التحیات کے ذریعے) آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں سکھایا ہے اب آپ فرمائیے کہ ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر درود کس طرح بھیجیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس طرح بھیجا کرو اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ ال محمد۔۔۔آخر تک اس کی روایت بخاری و مسلم نے کی۔

۱)زجاجة المصابیح : ۱/۶۹۷ مترجم، رقم الحدیث ۱۲۸۳
۲)سنن ابو داؤد مترجم ۱/۳۷۷، رقم الحدیث ۹۶۳

نماز میں سلام کا طریقہ

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ يُسَلِّمُوْنَ عَنْ اِيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. أَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز میں دائیں اور بائیں طرف "السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کے الفاظ سے

Marfat.com

سلام پھیرتے تھے:

۱)شرح معانی الآثار: ۱/۵۴۸،رقم الحدیث ۱۴۸۶

۲)سنن ابو داؤد مترجم: ۱/۳۸۳،رقم الحدیث ۹۸۳

نماز کے بعد ذکر الٰہی

"حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبُلَخِيُّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوْا بِذَالِكَ وَأَسْمَعُهُ"

ابومعبد مولیٰ ابن عباس نے بتایا کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ ﷺ کے عہد میں رائج تھا۔اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے نماز سے فارغ ہونے کا اسی سے علم ہوتا جبکہ میں سنا کرتا۔

۱)سنن ابو داؤد: ۱/۳۸۳،رقم الحدیث ۱۰۰۵طبع بیروت

۲)صحیح بخاری: ۱/۴۰۸،رقم الحدیث ۸۰۰

۳)شرح صحیح مسلم: ۲/۱۸۱،رقم الحدیث ۱۲۱۹

نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا

"عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ انْحَرَفَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَ دَعَا"

حضرت اسود رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ان کے والد نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز فجر ادا کی جب حضور ﷺ نے سلام پھیرا تو پلٹ گئے اور دونوں ہاتھوں

کو اُٹھا کر دعا فرمائی۔

۱)زجاجة المصابیح:۵۶/۲ مترجم،رقم الحدیث ۱۳۲۲
۲)عمل الیوم واللیلة لابن السنی ۱/۲۶۲رقم ۳۷ میں بھی اسی طرح کا مفہوم منقول ہے
۳)مصنف ابن ابی شیبة : ۳۰۲/۱ رقم ۳۱۱۰

نماز وتر تین رکعت ہیں

"حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرِ الرَّقِّیُّ ثَنَا قَالَ شُجَاعٌ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ الْوِتْرُ ثَلٰثٌ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ" (اسنادہ صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وتر تین رکعتیں ہیں جیسا کہ دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی تین رکعات ہیں۔(اس کی سند صحیح ہے)

۱)شرح معانی الآثار: ۵۹۸/۱،رقم الحدیث ۱۶۲۵ ، ۲)زجاجة المصابیح: ۲۶۵/۲،رقم الحدیث۱۶۳۹ ، ۳)آثار السنن: ص۲۲۷،رقم ۶۱۹

"وَعَنْهَا عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَا یُسَلِّمُ اِلَّا فِیْ اٰخِرِهِنَّ :رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِیْ مُسْتَدْرَكِهٖ وَقَالَ اِنَّهٗ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَ مُسْلِمٍ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین وتر پڑھتے تھے اور صرف آخر میں سلام پھیرتے :اس کی روایت امام حاکم نے مستدرک میں کی ہے اور امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

۱)زجاجة المصابیح ۲۶۲/۲،رقم الحدیث ۱۶۳۱، ۲)مستدرك حاکم: ۳۰۴/۱ رقم ۱۱۴۰
۳)سنن نسائی: ۱۷۵/۱، ۳)معجم الصغیر طبرانی: ۱۸۱/۲،رقم ۹۹۰

Marfat.com

وتروں میں قنوت سے پہلے تکبیر کہہ کر ہاتھ اٹھانا

"عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِیْ اٰخِرِ رَكْعَةٍ مِنَ الْوِتْرِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ، قَالَ الْبُخَارِیُّ هٰذَا الْاَحَادِيْثُ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں قل ھواللہ احد پڑھتے، پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ تمام حدیث رسول ﷺ سے صحیح ثابت ہیں۔

(۱)جز رفع الیدین: ص۸۰،رقم الحدیث۱۶۴،۱۶۳طبع الکویت

(۲)مصنف ابن ابی شیبة: ۲/۳۰۷،رقم۷۰۲۷

"حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ يُوْسُفَ عَنْ اَبِیْ حَنِيْفَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِیِّ قَالَ تُرْفَعُ الْاَيْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِی افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَ فِی التَّكْبِيْرِ لِلْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ وَفِی الْعِيْدَيْنِ وَ عِنْدَ اِسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَ بِجَمْعٍ وَ عَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ"

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں آغاز نماز میں، وتروں میں، وتروں میں تکبیر قنوت کے وقت، عیدین میں، حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت، صفا مروہ پر، مزدلفہ اور عرفات میں اور دو جمروں کے پاس ٹھہرتے وقت۔

(شرح معانی الآثار: ۲/۴۹۳،رقم الحدیث ۴۰۸۱)

دُعائے قنوت

"حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلٰى،عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدُ بْنِ عُمَيْرٍ،قَالَ صَلَّيْتَ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْغَدَاةَ،فَقَالَ فِيْ قُنُوْتِهٖ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ ،وَ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ،اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ، وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ، اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ"

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے قنوت پڑھی، اللّٰھم انّا نستعینك... آخر تک باالکفار ملحق اس کی سند صحیح ہے۔

۱) مصنف ابن ابی شیبة: ۲/۳۱۴،رقم ۷۱۰۰، ۲)زجاجة المصابیح: ۲/۲۷۷

۳)سنن الکبرٰی بیهقی: ۲/۲۱۱رقم ۳۲۶۹

نماز میں سجدہ سہو کا بیان

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا مروی ہے:

"لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ"

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر بھول کیلئے دو سجدے ہیں سلام کے بعد

(سنن ابوداؤد : ۱/۳۹۶رقم۱۰۲۵)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَا حَجَّاجُ عَنِ بْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ اَنَّ مُصْعَبَ ابْنِ شَيْبَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَكَّ

Marfat.com

فِیْ صَلَاتِهٖ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا یُسَلِّمُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو وہ دو سجدے کرے سلام پھیرنے کے بعد

۱)سنن ابوداؤد: ۱/۳۹۴ رقم ۱۰۲۰ مترجم ۲) سنن نسائی: ۳/۳۰ رقم ۳۴۸
۳)سنن الکبریٰ بیهقی: ۲/۳۳۶ رقم ۳۹۸۷، ۴)مسند احمد: ۱/۲۰۵ رقم ۷۵۲ طبع بیروت

بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔

"قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْیُتِمَّ عَلَیْهِ ثُمَّ یُسَلِّمُ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ"

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو غور کرے کہ درست کیا ہے اور اس کے مطابق (نماز) پوری کر کے سلام پھیر دے پھر دو سجدے کرے:

۱)صحیح بخاری: ۱/۵۷ (۲)صحیح مسلم: ۱/۲۱۱
(۳)سنن نسائی: ۱/۱۸۴ (۴)سنن ابوداؤد: ۱/۱۴۶
۵)سنن ابن ماجه صفحه ۵

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ.

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام کو) نماز پڑھائی اور اس میں بھول واقع ہو گئی تو آپ نے سجدہ سہو کیا، پھر تشہد پڑھی اور سلام پھیرا:

۱)جامع ترمذی: ۱/۲۵۳ رقم ۳۷۸، ۲)سنن ابوداؤد: ۱/۴۰۱ رقم ۱۰۴۱
۳)سنن نسائی: ۳/۲۶ رقم ۱۲۳۶
۴)صحیح ابن حبان: ۶/۳۹۴ رقم ۲۶۷۲ قال شعیب الارنووط اسناده قوی

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل دوئم

نماز کے فضائل فرامین رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی روشنی میں

وضو اور نہر کی مثال

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا هَلْ یَبْقٰی مِنْ بَدَنِهٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ بَدَنِهٖ شَیْءٌ قَالَ کَذَالِکَ مَثَلُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ یَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا. (بخاری. مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ اگر تم لوگوں میں کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہ جائے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ایسی حالت میں اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی نہ رہے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس یہی کیفیت ہے پانچوں نمازوں کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

نماز اور درخت کی مثال

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَةٍ فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ

Marfat.com

الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَا فَتْ ذُنُوْبُهٗ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ. (احمد)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز سردی کے موسم میں جبکہ درختوں کے پتے گر رہے تھے (یعنی پت جھڑ کا موسم تھا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے تو آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں اور انہیں ہلایا تو ان شاخوں سے پتے گرنے لگے۔ آپ نے فرمایا اے ابوذر! حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے فرمایا جب مسلمان بندہ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے کہ یہ پتے درخت سے جھڑ رہے ہیں۔

ایمان کا جھنڈا

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ. (سنن ابن ماجه)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص فجر کی نماز کو گیا وہ ایمان کا جھنڈا لے کر گیا۔ اور جو صبح سویرے بازار کی طرف گیا تو وہ شیطان کا جھنڈا لے کر گیا۔

نماز اور نور کی عطاء

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا

Marfat.com

وَّلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً فَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعْ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ اُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ.

(مسند احمد. مسند دارمی. بیهقی شریف)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر کیا تو فرمایا کہ جو شخص نماز کی پابندی کرے گا تو نماز اس کے لیے نور کا سبب ہوگی۔ کمال ایمان کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن بخشش کا ذریعہ بنے گی۔ اور جو نماز کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لیے نہ تو نور کا سبب ہوگی نہ کمالِ ایمان کی دلیل ہوگی اور نہ بخشش کا ذریعہ۔ اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ہمراہ ہوگا۔

تاخیر کی ممانعت کا حکم

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاعَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرُهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفْوًا.

(جامع ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کرنا۔ ایک تو نماز ادا کرنے میں جب وقت ہو جائے، دوسرے جنازہ میں جب کہ وہ تیار ہو جائے، تیسرے عورت، کے نکاح میں جب کہ اس کا کفو مل جائے۔

منافق کی علامت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا. (صحیح مسلم)

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھے ہوئے سورج کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ جب سورج پیلا پڑ جاتا ہے اور شیطان کی دونوں سینگوں کے بیچ میں آ جاتا ہے تو کھڑا ہو کر چار چونچ مار لیتا ہے۔ نہیں ذکر کرتا اس (تنگ وقت) میں اللہ تعالیٰ کا مگر بہت تھوڑا۔

بچوں کو نماز کا حکم

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشَرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِى الْمَضَاجِعِ (ابو داؤد)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو ان کو مار کر نماز پڑھاؤ۔ اور ان کے سونے کی جگہیں علیحدہ کرو۔

رمضان میں قیام کی فضیلت

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صدق دل اور اعتقاد صحیح کے ساتھ رمضان میں قیام کرے یعنی تراویح پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

تراویح کی بیس رکعت کا حکم

عَنْ سَائِبُ بِنْ يَزِيْدَ قَالَ كُنَّا نَقُوْمُ فِىْ زَمَنِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ

Marfat.com

بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرِ. (رواه البيهقى فى المعرفة)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحابۂ کرام حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس (۲۰) رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔

اس حدیث کے بارے میں مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد دوم ص ۱۷۵ میں ہے قال النووی فی الخلاصة اسناده صحيح یعنی امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہے۔

عَنْ يَزِيْدَبْنِ رُوْمَانَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَمَضَانَ بِثَلٰثٍ وَّ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (امام مالك)

حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ تیئس (۲۳) رکعت پڑھتے تھے یعنی بیس (۲۰) رکعت تراویح اور تین رکعت وتر۔

آمین کی موافقت کا ثواب

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْذَنْبِهٖ

(هٰذَا لَفْظُ البخارى والمسلم منحوه) (مشکوٰۃ ص ۷۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، اس لیے کہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو اس لیے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کہنے کے مطابق ہوگا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں بھی اسی کے مثل ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۷۹)

باجماعت نماز کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

(صحیح بخاری. صحیح مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ نماز باجماعت کا ثواب تنہا پڑھنے کے مقابلے میں ستائیس درجہ زیادہ ہے۔

منافق اور دو نمازیں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ جَمَعُوْا. (صحیح بخاری. صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں۔ اگر لوگ جانتے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا اجر و ثواب ہے تو گھسٹتے ہوئے چل کر ان میں شریک ہوتے۔

عشاء کی نماز کی فضیلت

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

Marfat.com

صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَانَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَانَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ. (صحیح مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا وہ آدھی رات تک عبادت میں کھڑا رہا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے ادا کی تو گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی۔

باجماعت نماز نہ پڑھنے والوں کے لیے وعید

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطْبٍ فَيُحْطَبُ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلاً فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ وَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ.
(صحیح بخاری. صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں جب لکڑیاں جمع ہو جائیں تو نماز کا حکم دوں کہ اس کی اذان دی جائے پھر کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے یہاں تک کہ ان کے گھروں کو جلا دوں۔

بے نمازیوں سے ناراضگی کا اظہار

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا مَافِي الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَ

Marfat.com

اَمَرْتُ فِتْيَانِيْ يُحَرِّقُوْنَ مَافِي الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ. (مسند احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشا کی نماز قائم کرتا اور اپنے جوانوں کو حکم دے دیتا کہ جو کچھ (بے نمازیوں کے) گھروں میں ہے آگ سے جلا دیں۔

شیطان کا غلبہ

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَابَدْوٍ لَاتُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ. (مسند احمد. مسند ابوداؤد)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آبادی یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور ان میں نماز جماعت سے نہ قائم کی جائے تو شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے۔ لہٰذا جماعت کو لازم جانو۔

مسجد بنانے کا اجر

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

(صحیح بخاری. صحیح مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے مسجد بنائے گا تو خدائے تعالیٰ اس کے صلے میں جنت میں گھر بنائے گا۔

Marfat.com

اللہ کی محبوب جگہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُ هَا وَاَبْغَضُ الْبِلَا دِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا.

(صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین جگہیں اس کی مسجدیں ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔

اُمت کے درویشوں کے لیے پسندیدہ جگہ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْن قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لَنَافِی التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِی الْجُلُوْسَ فِی الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَارَ الصَّلَاةِ.

(شرح السنة مشکوٰة)

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے تارک الدنیا ہونے کی اجازت مرحمت فرمایئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کے لیے ترک دنیا یہی ہے کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے۔

مساجد میں پیاز اور لہسن کھا کے جانے کی ممانعت

عَنْ مَعَاوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ نَهٰی عَنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ یَعْنِی الْبُصَلَ وَ الثُّوْمَ وَ قَالَ مَنْ اَکَلَهُمَا فَلَا یَقْرُبَنَّ مَسْجِدَ نَاوَ قَالَ اِنْ کُنْتُمْ لَابُدَّا کِلِیْهِمَا فَاَمِیْتُوْهُمَا طَبْخًا

(مسند ابو داؤد)

حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول

Marfat.com

کریم ﷺ نے ان دو سبزیوں کے کھانے سے منع فرمایا یعنی پیاز اور لہسن سے اور فرمایا کہ انہیں کھا کر کوئی شخص ہماری مسجدوں کے قریب ہرگز نہ آئے۔ اور فرمایا کہ اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر ان کی بُو دور کر لیا کرو۔

مساجد میں دنیاوی گفتگو کی ممانعت

عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِىْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِىْ مَسَاجِدِ هِمْ فِىْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ. (بیهقی)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے بطریق مرسل مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے اندر دنیا کی باتیں کریں گے تو اس وقت تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا۔ خدائے تعالیٰ کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہیں۔

جمعہ کے دن کے خاص احکام

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَتَطَهَّرُ مَااسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّ هِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْيَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّىْ مَا كُتِبَ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غَفَرَلَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى. (صحیح بخاری)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس قدر ممکن ہو سکے طہارت نظافت کرے اور تیل لگائے یا خوشبو ملے جو گھر میں میسر آئے۔ پھر گھر سے نماز کے لیے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان اپنے بیٹھنے یا آگے

Marfat.com

گزرنے کے لیے شگاف نہ ڈالے۔ پھر نماز پڑھے جو مقرر کر دی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ پڑھے تو خاموش بیٹھا رہے تو اس کے وہ تمام گناہ جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس نے کیے ہیں معاف کر دیے جائیں گے۔

جمعہ کے دن مسجد میں آنے کے فضائل

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِکَةُ عَلیٰ بَابِ الْمَسْجِدِ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَا لْاَوَّلَ وَ مَثَلُ الْمُهَجِّرِ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُهْدِیْ بَدَنَةً ثُمَّ کَالَّذِیْ یُهْدِیْ بَقَرَةً ثُمَّ کَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَیْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَیَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ

(صحیح بخاری. صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو کر مسجد میں آنے والوں کی حاضری لکھتے ہیں جو لوگ پہلے آتے ہیں ان کو پہلے اور جو بعد میں آتے ہیں ان کو بعد میں اور جو شخص جمعہ کی نماز کو پہلے گیا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے مکہ شریف میں قربانی کے لیے اونٹ بھیجا، پھر جو دوسرے نمبر پر آیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گائے بھیجی پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے دنبہ بھیجا پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے مرغی بھیجی اور جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے انڈا بھیجا۔ پھر جب امام خطبہ کے لیے اٹھتا ہے تو فرشتے اپنے کاغذات لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

ترک جمعہ کی وعید

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تعَالیٰ عَلَیْهِ وَ

سَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمْعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ

(مسند احمد. مسند ابوداؤد)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بغیر کسی عذر شرعی کے جمعہ کی نماز چھوڑ دی تو اسے چاہیے کہ ایک دینار (اشرفی) صدقہ کرے اگر اتنا ممکن نہ ہو تو آدھا دینار۔

جمعہ میں امام کی قربت کا فائدہ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اُحْضُرُ واالذِّكْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَا عَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا. (مسند ابوداؤد)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاضر رہو خطبہ کے وقت اور امام سے قریب رہو اس لیے کہ آدمی جس قدر دور رہے گا۔ اسی قدر جنت میں پیچھے رہے گا اگرچہ وہ جنت میں داخل ضرور ہوگا۔

مسجد میں اونگھ کا علاج

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ اَحَدُ كُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ذٰلِكَ.

(مسند ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو مسجد میں جمعہ کے دن اونگھ آئے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی جگہ تبدیل کر دے۔

Marfat.com

سردی اور گرمی میں جمعہ کا حکم

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاشْتَدَّا الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّاَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِى الْجُمُعَةَ.

(صحیح بخاری شریف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سخت سردی کے موسم میں جمعہ کی نماز سویرے پڑھتے اور سخت گرمی کے دنوں میں دیر سے پڑھتے۔

دوعیدوں کی عطاء

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِ مَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالَ كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًّ مِّنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَ يَوْمَ الْفِطْرِ.

(صحیح ابوداؤد، مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ یہاں کے لوگ سال میں دو دن کھیل کود کرتے ہیں خوشی مناتے ہیں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ دو دن کیسے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا ان دنوں میں ہم لوگ زمانہ جاہلیت کے اندر خوشیاں مناتے اور کھیل کود کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان دو دنوں کو ان سے بہتر دنوں میں تبدیل کر دیا ہے ان میں سے ایک دن عید الفطر اور دوسرا دن عید الاضحیٰ ہے۔

Marfat.com

نماز عیدین کا حکم

عَنْ اَبِی الْحَوَیْرَثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی عَمْرِ وبْنِ حَزْمٍ وَھُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰی وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَکِّرِ النَّاسَ. (مشکوۃ)

حضرت ابوالحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو جب کہ وہ نجران میں تھے لکھا کہ بقرعید کی نماز جلد پڑھو اور عیدالفطر کی نماز دیر سے پڑھو، اور لوگوں کو وعظ سناؤ۔

عیدین کی نماز اور اذان واقامت کا مسئلہ

عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِیْدَیْنِ غَیْرَ مَرَّۃٍ وَّلَامَرَّتَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَااِقَامَۃٍ. (صحیح مسلم)

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز بغیر اذان واقامت کے پڑھی ہے ایک بار نہیں کئی بار۔

عیدالفطر اور معمول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَغْدُوْیَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَاْکُلَ تَمَرَاتٍ وَیَاْکُلُھُنَّ وِتْرًا. (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عیدالفطر کے دن جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم چند کھجوریں نہ کھا لیتے عیدگاہ کو تشریف نہ لے جاتے اور آپ طاق کھجوریں تناول فرماتے۔

عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایَخْرُجُ یَوْمَالْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ وَ لَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ.

(سنن ترمذی. سنن ابن ماجه)

Marfat.com

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عید الفطر کے دن جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ کھا نہ لیتے عید گاہ کو تشریف نہ لے جاتے اور عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لیتے۔

عیدین اور راستے بدلنے کا حکم

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمَ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ. (صحیح بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن دو مختلف راستوں سے آتے جاتے تھے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

باب 4

نماز کی شرائط

ارکان اسلام پانچ ہیں جن میں سے دوسرا رکن نماز ہے یاد رہے کہ ایمان اور عقیدہ صحیح کرنے کے بعد سب فرضوں سے بڑا فرض نماز ہے۔قبر میں بھی نماز کا سوال ضرور ہوگا۔ کیونکہ نماز کو مومنین کی معراج قرار دیا گیا ہے اور نماز کے فضائل میں سے ایک سب سے اہم فضیلت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اسے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے۔ قرآن وحدیث میں اس کی بہت تاکید آئی جو نماز کو فرض نہ مانے یا ہلکا جانے وہ کافر ہے اور جو نہ پڑھے بڑا گنہگار۔ آخرت میں جہنم میں ڈالا جائے گا۔ بادشاہ اسلام اس کو قید کر دے کیونکہ مسلمان اور کافر میں فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔

شرائط نماز

چھ باتیں ایسی ہیں جن کے بغیر نماز شروع نہیں ہوسکتی۔ان چھ باتوں کو شرائط نماز کہتے ہیں:۔

(۱) طہارت (۲) ستر عورت

(۳) وقت (۴) استقبال قبلہ

(۵) نیت (۶) تکبیر تحریمہ۔

پہلی شرط

طہارت اس کا مطلب یہ ہے کہ نمازی کے بدن کپڑے اور نماز کی جگہ پر کوئی نجاست جیسے پیشاب پاخانہ، خون شراب، گوبر، لید مرغی کی بیٹ وغیرہ نہ لگی ہو اور نمازی بے غسل بے وضو بھی نہ ہو۔

دوسری شرط

ستر عورت یعنی مرد کا بدن ناف سے لے کر گھٹنوں تک ڈھکا ہو گھٹنے کھلے نہ رہیں اور عورت کا تمام بدن ڈھکا ہو سوائے منہ اور ہتھیلی کے اور ٹخنوں تک پیر کے اور ٹخنے بھی ڈھکے رہیں۔

تیسری شرط

وقت یعنی جس نماز کے لئے جو وقت مقرر ہے وہ نماز اسی وقت پڑھی جائے جیسے فجر کی نماز صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے سے پہلے تک پڑھی جائے اور ظہر کی سورج ڈھلنے کے بعد سے ہر چیز کے سایہ کے دُگنے ہونے تک علاوہ اس کے سایہ اصلی کے اور عصر کی سایہ کے دوگنا ہونے کے بعد سے سورج ڈوبنے تک اور مغرب کی سورج ڈوبنے کے بعد سے سفیدی غائب ہونے تک اور عشاء کی سفیدی غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق شروع ہونے سے پہلے تک۔

چوتھی شرط

استقبال قبلہ، یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔

Marfat.com

پانچویں شرط

نیت یعنی جس وقت کی جو نماز فرض یا واجب یا سنت یا نفل یا قضا پڑھنا ہو دل میں اس کا پکا ارادہ کرنا کہ یہ نماز پڑھ رہا ہوں۔

چھٹی شرط

۔ تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا یہ آخری شرط ہے کہ اس کے کہتے ہی نماز شروع ہوگئی اب اگر کسی سے بولا یا کچھ کھایا پیا یا کوئی کام خلاف نماز کے کیا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ پہلی پانچ شرطوں کا تکبیر تحریمہ سے پہلے اور ختم نماز تک موجود رہنا ضروری ہے۔ ورنہ نماز نہ ہوگی۔ نماز کی پہلی شرط یعنی:

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل اوّل

نماز کی پہلی شرط .....طہارت

طہارت کے مسائل

اسلام اپنے ماننے والوں کو جہاں عبادات کا ایک خوبصورت سلسلہ پیش کرتا ہے وہاں زندگی گزارنے کے ایسے اصول وضوابط بھی متعین کرتا ہے جن پر عمل کر کے زندگی حسن ظاہری و باطنی کا مرقع نور بن جاتی ہے۔

" لقد کان فی رسول الله اسوة حسنه" (القرآن)

اسی طرف اشارہ ہے کہ چند لمحوں کی اس زندگی کو اگر حسین وجمیل اور خوشگوار بنانا چاہتے ہو تو تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ ایک ماڈل کی حیثیت ہیں آپ ﷺ نے زندگی گزارنے کے تمام اصول بیان کر دیے ہیں اسلام نے اپنے ماننے والوں کو طہارت و پاکیزگی کا جو تصور دیا وہ فطرت کے عین مطابق ہے، ایک بالغ سوچ کا ایک انسان صفائی و پاکی کے جس اہتمام کا خواہشمند ہوتا ہے اسلام اسے عبادت کا درجہ دے کر اس پر عمل کرنے کی تاکید کرتا ہے، ظاہر و باطن ہر دو پہلوؤں کی طہارت پر زور دیتا ہے۔

بہرحال آج میں بیت الخلاء کے متعلق اسلام کے چند وضع کردہ اصول ہونگے اور انشاء اللہ انہیں اپنی زندگی کا حصہ بنا کر کامل طہارت حاصل کرینگے اور

Marfat.com

روحانیت کی وہ ترقیاں جو ان معاملات کے درست نہ ہونے کی بنا پر رکی ہیں ان کو پھر سے حاصل کر کے اپنے رب کا قرب پائیں گے۔ (انشاء اللہ)

﴿استنجاء کے بارے میں احادیث نبوی ﷺ اور مسائل﴾

قبلہ کے ادب کا حکم

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم پاخانہ میں جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پشت بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ اور پشت رکھو۔ (بخاری و مسلم)

بیت الخلا میں داخل ہونے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے (یعنی داخل ہونے کا ارادہ فرماتے) تو یہ دعا پڑھ لیتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

(اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں (نر و مادہ) سے۔ (بخاری و مسلم)

اسی طرح ایک اور روایت ہے:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اشاد فرمایا کہ بیت الخلاء شیاطین اور جنوں کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں۔ پس تم میں سے جو شخص بیت الخلاء کو جائے وہ یہ دعا پڑھے۔

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے ناپاک جنوں اور جنیوں کی۔ (ابو داؤد و ابن ماجہ)

Marfat.com

راستہ میں اور سایہ دار درخت کے ادب کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بچو دو چیزوں سے جو لعنت کا سبب بنتی ہیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا یارسول اللہ! وہ چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا ایک تو یہ کہ کوئی شخص لوگوں کے راستہ میں پاخانہ کرے اور دوسرے یہ کہ لوگوں کے سایہ کی جگہ میں کوئی شخص رفع حاجت کرے (یعنی سایہ دار درخت وغیرہ کے نیچے)۔ (صحیح مسلم شریف)

دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو چھونے کی ممانعت

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پانی پیئے تو (پانی پینے کے) برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلا میں جائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے عضو مخصوص نہ چھوئے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

استنجاء میں پتھر کا طاق استعمال کرنے کا حکم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہ جو شخص وضو کرے ناک کو جھاڑے (طاق عدد میں ناک صاف کرے) اور جو شخص رفع حاجت کے بعد ڈھیلہ سے استنجا کرے اس کو چاہیے کہ طاق ڈھیلے لے (یعنی تین، پانچ، سات)۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

پردہ کے اہتمام کا حکم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کا قصد فرماتے تو ایسی جگہ تشریف لے جاتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نہ دیکھتا۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

﴿رفع حاجت کیلئے نرم زمین استعمال کرنے کا حکم﴾

بیٹھ کر پیشاب کرنے کا حکم

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کا قصد کیا۔ نرم زمین پر آپ پہنچے اور دیوار کی اوڑھ میں بیٹھ کر پیشاب کیا۔ پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کا ارادہ کرے تو پیشاب کیلئے نرم زمین کو تلاش کرے تا کہ چھینٹیں نہ اڑیں۔ (ابوداؤد)

شرمگاہ سے کپڑا اٹھانے میں احتیاط

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کا ارادہ فرماتے تو جب تک جھک کر زمین کے قریب نہ پہنچ جاتے کپڑا نہ اٹھاتے۔

(ترمذی و ابوداؤد و دارمی)

﴿دائیں ہاتھ کے استعمال کی ممانعت﴾

ہڈی اور گوبر (لید) وغیرہ سے استنجاء کرنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسا باپ بیٹے کیلئے ہوتا ہے، میں تم کو بتاتا ہوں کہ جب تم رفع حاجت کیلئے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ اور پشت نہ کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاخانہ کے بعد تین ڈھیلوں سے پاکی حاصل کرنے کا حکم دیا اور پھر لید اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا اور پھر دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔ (ابن ماجہ و دارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ کو وضو اور

کھانا کھانے میں استعمال فرماتے تھے اور بائیں ہاتھ کو استنجاء کرنے اور ہر مکروہ کام کو انجام دینے میں استعمال کرتے اور آپ ﷺ کا ایسا کرنا کسی تکلیف کی وجہ سے نہ تھا (بلکہ از خود آپ کا یہ فعل تھا) (ابوداؤد)

گوبر اور ہڈی جنات کی خوراک

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گوبر اور ہڈی سے استنجاء نہ کرو اس لئے کہ یہ چیزیں تمہارے بھائی جنوں کی غذا ہیں۔ (ترمذی، نسائی)

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے رویفع شاید تیری زندگی میرے بعد دراز ہو پس لوگوں کو خبر دینا کہ جس شخص نے داڑھی میں گرہ لگائی یا گلے میں تانت ڈالی یا جانور کی نجاست (گوبر و لید وغیرہ) سے استنجا کیا یا ہڈی سے استنجاء کیا اس سے محمد ﷺ ہم بیزار ہیں۔ (ابوداؤد)

غسل خانہ میں پیشاب کرنے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنے غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے اس لئے کہ پیشاب کرنے کے بعد، اس میں نہانا یا وضو کرنا اکثر وسواس پیدا کرتا ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی)

زمین وغیرہ میں موجود سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص تم میں سے سوراخ کے اندر پیشاب نہ کرے۔ ممکن ہے وہ چیونٹیوں کا گھر ہو یا کسی مہلک کیڑے مکوڑے کا جو باعث نقصان ہو۔

Marfat.com

دریاؤں اور پانی کے گھاٹوں میں پیشاب کرنے کی ممانعت

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم تین چیزوں سے بچو جو لعنت کا سبب بنتی ہے۔

۱)۔ پیشاب اور پاخانہ کرنا دریا کے کناروں پر (پانی کے گھاٹوں پر)

۲)۔ راستہ کے درمیان

۳)۔ سائے دار جگہ میں پیشاب اور پاخانہ کرنا

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں کھڑا ہوا پیشاب کر رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھ لیا۔ پس فرمایا اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو، اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو شخص یہ حدیث بیان کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو اس کو سچا نہ مانو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا ہے۔ (احمد و ترمذی نسائی)

چند چیزوں کے بیت الخلاء میں ساتھ لے جانے کی ممانعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء کو جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی انگوٹھی کو اتار لیتے۔ (ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

چونکہ اس میں اللہ جل شانہ کا اسم شریف لکھا ہوا تھا اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ پہن کر بیت الخلاء میں نہ جاتے تھے۔

جسم پر نجاست بول و بزار کا لگنا نہ صرف دنیا میں بیماری کا ذریعہ ہے بلکہ

Marfat.com

آخرت میں بھی رب کی ناراضگی خداوند کا سبب ہے۔

"اِنَّ اللّٰہ جَمِیْلٌ وَ یُحِبُّ الْجَمَالْ"

بے شک اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

تو یقیناً طہارت کے مذکورہ اصولوں پر عمل کرنا ایک بندہ مومن کو نہ صرف ظاہری پاکی بلکہ باطنی پاکی سے بھی ہمکنار کرتا ہے۔

بیت الخلاء سے باہر آنے کی دعاء

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے:

"غُفْرَانَکَ اللّٰہ"

اے اللہ میں تیری بخشش کا خواستگار ہوں۔ (ترمذی، ابن ماجہ و داری)

اہل قباء کی قرآن میں تعریف

قرآن مجید میں اللہ کریم نے مسجد قباء سے تعلق رکھنے والے انصاریوں کی تعریف کی، ان کی پاکی کی وجہ سے وہ بھی حدیث نہیں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں۔ حضرت ابو ایوب صابر اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں۔

فیه رجال یحبون ان یطهر وا واللہ یحب المطهرین (توبہ. ع ۳)

یعنی (مسجد قبا میں ایسے مرد (انصاری) ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاکیزگی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے جماعت انصار تحقیق خداوند تعالیٰ نے پاکی کے معاملہ میں تمہاری تعریف کی ہے، پس کیا ہے تمہاری پاکی؟"

Marfat.com

انہوں نے عرض کیا ہم نماز کیلئے وضو کرتے ہیں اور جنابت (ناپاکی) سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا ہاں وہ یہی ہیں پس اس کو لازم پکڑو۔ (ابن ماجہ)

جنوں کی جماعت بارگاہ خیر الانام ﷺ میں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنوں کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔

اے اللہ کے رسول ﷺ اپنی امت کو منع فرمایئے کہ وہ گوبر ہڈی اور کوئلے سے استنجا نہ کریں۔

اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے ان دو چیزوں میں ہمارا رزق رکھا ہے، پس رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان چیزوں کے استعمال سے منع فرما دیا۔ (ابوداؤد)

مذکورہ بالا آداب سن کر یقیناً ایک مسلمان کا دل عش عش کر اٹھتا ہے کہ جس کا دین اسے اتنے نازک مسئلہ میں بھی مکمل رہنمائی کرتا ہے تو اس دین کے باقی معاملات میں کس قدر برکات ہوں گی۔ اللہ کریم ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿استنجے کے آداب اور مسائل﴾

ا:۔ پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف منہ ہو نہ پیٹھ۔ چاہے گھر میں ہو یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھ گیا تو یاد آتے ہی فوراً رخ بدل دے۔ اس میں امید ہے کہ فوراً اس کے لئے مغفرت فرما دی جائے۔ (فتح القدیر)

Marfat.com

۲:۔ بچے کو پاخانہ پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا منہ قبلہ کو ہو، یہ پھرانے والا گنہگار ہوگا۔ (عالمگیری)

۳:۔ پاخانہ پیشاب کرتے وقت سورج چاند کی طرف نہ منہ ہو نہ پیٹھ، یونہی ہوا کے رخ پیشاب کرنا منع ہے اور ہر ایسی جگہ پیشاب کرنا منع ہے جس سے چھینٹیں اوپر آئیں۔

۴:۔ ننگے سر پیشاب پاخانہ کو جانا منع ہے اور یونہی اپنے ساتھ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دعا یا اللہ و رسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو، منع ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

استنجے کا طریقہ اور استنجے سے پہلے کی دعا:

☆ جب پیشاب پاخانہ کو جائے تو مستحب ہے کہ بیت الخلاء سے باہر یہ دعا پڑھ لے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

☆ پھر بایاں پاؤں پہلے اندر رکھیں،

☆ جب بیٹھنے کے قریب ہوں تو کپڑا بدن سے ہٹائیں اور ضرورت سے زیادہ بدن نہ کھولیں۔

☆ پھر پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھیں اور خاموشی سے سر جھکائے فراغت حاصل کریں۔

☆ جب فارغ ہو جائیں تو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے سرے کی طرف سونتے تاکہ جو قطرے رکے ہوں، وہ نکل آئیں۔

☆ پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے۔

☆ سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپالیں اور باہر آ جائیں۔

☆ نکلتے وقت پہلے داہنا پیر باہر نکالیں اور نکل کر یہ پڑھیں۔

استنجے کے بعد کی دعا:

☆ بیت الخلاء سے باہر نکل کر یہ دعا پڑھ لیں:

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیَنِیْ وَاَمْسِكْ عَلَیَّ مَا یَنْفَعَنِّیْ (الحدیث)

طہارت خانہ میں داخل ہونے کی دُعا:

☆ پھر طہارت خانے میں یہ دعا پڑھ کر جائے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ .(الحدیث)

☆ پہلے تین بار ہاتھ دھوئے۔

☆ پھر بیٹھ کر داہنے ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں ہاتھ سے دھوئے

☆ پھر پانی کا برتن اونچا رکھے تاکہ چھینٹیں نہ پڑیں۔

☆ پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام دھوئے۔

☆ دھوتے وقت پاخانہ کا مقام، سانس کا زور نیچے کو دے کر ڈھیلا رکھے اور خوب اچھی طرح دھوئے یہاں تک کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بو باقی نہ رہ جائے۔

☆ پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالے اور اگر کپڑا نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھے کہ برائے نام تری رہ جائے۔

Marfat.com

☆ اگر وسوسہ کا غلبہ ہو تو رومالی پر پانی چھڑک لے۔

☆ پھر اس جگہ سے باہر آ کر یہ دعا پڑھے:۔

طہارت خانہ سے باہر آنے کے بعد کی دعا:

الحمد للّٰہ الذی جعل الماء طھوراً والاسلام نوراً وقائداً ودلیلاً الی اللّٰہ تعالیٰ والی جنات النعیم اللھم حصن فرجی وطھر قلبی ومحص ذنوبی.

اہم مسئلہ: آگے یا پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنت ہے اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے۔ مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔ ڈھیلوں سے طہارت اس وقت کافی ہوگی جب کہ نجاست سے مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درہم سے زیادہ آلودہ نہ ہو۔ اگر درہم سے زیادہ جگہ میں لگ جائے تو دھونا فرض ہے مگر پہلے ڈھیلا لینا اب بھی سنت رہے گا۔

سردی گرمی کے موسم میں استنجے کا فرق:

پاخانہ کے بعد مرد کے لئے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں پہلی ڈھیلی آگے سے پیچھے کو لے جائے اور دوسرا ڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف لائے اور تیسرا پھر آگے سے پیچھے کو لے جائے اور جاڑے کے موسم میں پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف لائے اور دوسرا آگے سے پیچھے اور تیسرا پیچھے سے آگے لائے۔

اہم مسئلہ: عورت ہر موسم میں ڈھیلا آگے سے پیچھے لے۔ (قاضی خان، عالمگیری)

یاد رہے اگر تین ڈھیلوں سے پوری صفائی نہ ہوتو اور ڈھیلے یونہی لے۔ پانچ، سات، نو وغیرہ یعنی طاق عدد۔

استبراء

نوٹ: یاد رہے۔ پیشاب کے بعد جس کو یہ خیال ہو کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا تو پھر آئے گا اس پر استبراء واجب ہے۔ یعنی پیشاب کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رکا ہوتو گر جائے۔

استبراء کی شرعی تعریف اور مسائل:

☆ استبراء ٹہلنے سے ہوتا ہے۔

☆ یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے سے ہوتا ہے۔

☆ یا اونچی جگہ سے نیچے اترنے۔

☆ یا نیچی جگہ سے اوپر چڑھنے سے ہوتا ہے۔

☆ یا داہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو داہنے پر رکھ کر زور دینے سے ہوتا ہے

☆ یا کھکھارنے۔

☆ یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے۔

☆ استبراء اتنی دیر تک کرنا چاہیے کہ اطمینان ہو جائے کہ اب قطرہ نہ آئے گا۔

☆ استبراء کا حکم مردوں کے لئے ہے، عورت بعد فارغ ہونے کے تھوڑی دیر رکی رہے پھر طہارت کر لے۔

☆ کنکر پتھر پھٹا ہوا کپڑا یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں۔ ان سے بھی صاف کر لینا بلا کراہت جائز ہے۔

☆ کاغذ سے استنجا منع ہے چاہے اس پر کچھ لکھا ہو یا سادہ ہو۔

☆ مرد کا ہاتھ بیکار ہو تو اس کی بی بی استنجا کرائے اور اگر عورت کا ہاتھ بیکار ہو تو شوہر کرائے۔

کوئی اور رشتہ دار بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن استنجا نہیں کرا سکتے بلکہ ایسی صورت میں معاف ہے۔

اہم مسئلہ: وضو کے بچے ہوئے پانی سے طہارت نہ کرنا چاہیے۔

☆ طہارت کے بچے ہوئے پانی کو پھینکنا نہ چاہیے کہ یہ اسراف ہے بلکہ کسی اور کام میں لائے اور وضو بھی کر سکتا ہے۔

وضو اور احادیث نبویہ ﷺ

نصف ایمان

عَنْ اَبِیْ مَالِكِ ن الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ. (مسلم شریف)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول کریم صلی ﷺ نے فرمایا کہ پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

گناہوں کا جھڑنا

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوَضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ. (بخاری و مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو

Marfat.com

کرے تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

کامل وضو

عَنْ سَعِیْدِبْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاوَضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ. (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے وضو کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو (کامل) نہیں۔

دائیں طرف سے آغاز کرنا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسْتُمْ وَ اِذَا تَوَضَّاْتُمْ فَابْدَؤُ ا بِاَیَامِنِکُمْ. (احمد. ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کپڑا پہنو یا وضو کرو تو اپنے داہنے سے شروع کرو۔

انبیاء کرام کا وضو

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاءَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ ھٰذَا وُضُوْئِیْ وَوَضُوْءُ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ. (مشکوٰۃ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین مرتبہ وضو فرمایا اور فرمایا کہ یہ میرا اور مجھ سے پہلے جو انبیائے کرام علیہم السلام تھے ان کا وضو ہے۔

Marfat.com

مسواک کی فضیلت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ. (احمد، دارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور پروردگار کو راضی کرنے والی چیز ہے۔

اُمت کی آسانی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاخِيْرِ الْعِشَاءِ وَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ
(بخاری. مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت کے لیے دشوار نہ سمجھتا تو انہیں حکم دیتا کہ وہ عشا کی نماز دیر سے پڑھیں اور ہر نماز کے لیے مسواک کریں۔

اِک سنتِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

انسان کی زندگی کا مقصد صرف اپنے رب تعالیٰ کی بندگی کو بجا لانا ہے اور یہ ہم سب کا فرض ہے۔ رب تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے:

"وما خلقت الجن والانس الایعبدون" (القرآن)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی بندگی بجا لانے کیلئے پیدا فرمایا، اگر ہم بندگی بجا لائیں گے تو ہر جگہ اس دنیا و آخرت میں عزت پائیں گے، لیکن جب بندگی سے منہ موڑیں گے تو ہر جگہ ذلت و رسوائی سے دوچار ہونگے۔ رب تعالیٰ کی بندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کی فرمانبرداری کا نام ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"من یطع الرسول فقد اطاع اللہ" (القرآن)

حضور ﷺ کی فرمانبرداری آپ کی پیاری سنتوں پر عمل پیرا ہونے میں ہے اور سنتوں پر عمل کرنے سے حضور ﷺ کی سچی محبت نصیب ہوتی ہے، جو دنیا اور آخرت کی تمام نعمتوں سے اعلیٰ وارفع ہے۔ حضور علیہ السلام کا فرمان عالیشان ہے۔

"جو کوئی میری مٹی ہوئی ایک سنت کو زندہ کرے گا اس کو (۱۰۰) سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔" (مشکوۃ)

اور ایک شہید کا مقام یہ ہے کہ مرنے کے بعد کوئی شخص یہ خواہش نہیں کرے گا کہ اس کو واپس دنیا میں بھیج دیا جائے اور پھر اس کی روح قبض کی جائے، سوائے شہید کے۔ ایک اور حدیث کے مطابق سنت کو زندہ کرنے والا اس کو بروز قیامت عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔

مسواک کا لفظ "سواک" سے مشتق ہے اور "س و ا ک" اس کا مادہ ہے۔ علامہ شامی، علامہ نووی اور علامہ عبدالحق محدث دہلوی کے مطابق "سواک" کے معنی ہیں ایسی لکڑی کہ جس سے دانتوں کو ملا جائے تاکہ وہ دانتوں کی زردی کو ختم کر دے۔ مسواک کی اہمیت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث پاک ہی کافی ہے کہ حضور کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر مجھے اپنی امت کی مشقت اور دشواری کا خیال نہ ہوتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا"

اس حدیث پاک کے مفہوم سے ملتا جلتا حضور ﷺ کا فرمان دیگر احادیث کتب جیسے صحیح مسلم، بخاری اور ابوداؤد شریف میں ہی کئی مقامات (مثلاً کتاب الجمعۃ، کتاب الصیام) ابن ماجہ اور مسند امام اعظم وغیرہ میں موجود ہے۔

Marfat.com

حضرت ابوایوب انصاری سے روایت ہے کہ چار چیزیں انبیاء کی سنت ہیں۔

(۱) ختنہ کرنا۔

(۲) عطر لگانا۔

(۳) مسواک کرنا۔

(۴) نکاح کرنا۔ (ترمذی شریف)

اسی مفہوم کی احادیث مسلم شریف اور مشکوٰۃ میں بھی موجود ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسواک منہ کو صاف ستھرا کرنے اور اللہ کو خوش کرنے کا ذریعہ ہے۔'' حضرت عائشہ سے ہی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے وہ ستر (۷۰) درجہ افضل ہے

اس نماز سے جو بغیر مسواک کے پڑھی جائے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مسواک میں موت کے علاوہ ہر مرض کی شفاء ہے۔

ملا علی قاری فرماتے ہے:

مسواک کرنے کے ۷۰ فوائد ہیں، سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو مسواک کرنے کا عادی ہوگا، مرتے وقت کلمہ نصیب ہوگا۔

فوائد وثمرات:

فیضان سنت میں علامہ بشر نبلانی کے حوالہ سے مسواک کرنے کے ۱۳۸ ایسے فوائد تحریر کئے ہیں جو آئمہ کرام نے حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عطاء (رضوان اللہ عنہم) سے نقل کئے ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں۔

☆ انبیاء ورسل علیہ السلام مسواک کرنے والے کی مغفرت کی دعا کرتے۔

Marfat.com

☆ مسواک کرنے والے سے فرشتے خوش ہوتے ہیں۔

☆ اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ انبیاء علیہ السلام کی پیروی کرنے والے ہیں۔

☆ ملک الموت اس کی روح قبض کرنے کیلئے اس کے دوستوں کی شکل میں آتے ہیں۔

☆ یہ نماز کے ثواب کو بڑھاتی ہے،

☆ مرتے وقت کلمہ شہادت یاد دلاتی ہے۔

☆ جنت میں لے جانے کا باعث بنتی ہے اور دوزخ سے بچاتی ہے۔

☆ قبر میں راحت اور فراخی کا ذریعہ بنتی ہے۔

☆ پل صراط سے گزرنے میں آسانی پیدا کرتی ہے۔

☆ نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دلاتی ہے۔

☆ یہ شیطان کو ناراض کرتی بلکہ دھتکارتی ہے۔

☆ مسواک کرنے والے کی روزی میں آسانی اور برکت کا باعث بنتی ہے۔

☆ اس کی حاجات کو پورا کرنے میں مدد دیتی ہے۔

☆ یہ جسم کو تندرست رکھتی ہے۔

☆ دردسر کو دور کرتی ہے۔

☆ نظام انہضام کو درست کرتی ہے۔

☆ قوت حافظہ، عقل، بصارت اور بچوں کی پیدائش کو بڑھاتی ہے۔

☆ یہ دل کو پاک کرتی ہے۔

اسی طرح علامہ شافعی، علامہ شبعی، علامہ حسن بن عمار رحمہم اللہ نے مسواک کرنے کے بہت سے فوائد اپنی اپنی کتب میں تحریر فرمائے۔

Marfat.com

مسواک کرنے کے مواقع:

☆ سونے کے بعد بیدار ہونے پر مسواک کرنا سنت ہے۔

☆ گھر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے مسواک کرنا سنت ہے۔

☆ اس کے علاوہ گھر سے باہر نکلنے سے پہلے،

☆ رات کو سوتے وقت،

☆ کھانا کھانے سے پہلے،

☆ کھانا کھانے کے بعد،

☆ وضو کرتے وقت،

☆ قرآن پاک پڑھتے اور پڑھاتے وقت،

☆ خانہ کعبہ کی زیارت کرنے سے پہلے،

☆ روضہ رسول ﷺ کی زیارت کرنے سے پہلے،

☆ تہجد کی نماز ادا کرنے سے پہلے،

☆ پانچوں وقت نماز کی ادائیگی کے وقت،

☆ عیدین کی نماز ادا کرنے سے پہلے،

☆ منہ میں جب بدبو پیدا ہو جائے،

☆ دانتوں پر جب زردی آ جائے تو اس وقت،

☆ سفر میں روانہ ہونے سے پہلے،

☆ سحری کے وقت،

☆ افطاری کے وقت،

☆ کسی دینی مجلس میں جانے سے پہلے مسواک کرنے سے وہ تمام فضائل و

Marfat.com

فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں جن کا ذکر پہلے ہوا ہے۔

لیکن فوائد کے حصول کیلئے ضروری ہے کہ نیت یہ ہو کہ میں رب تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے اور سنت رسول ﷺ کی ادائیگی کیلئے مسواک کر رہا ہوں۔ ریاکاری اور جسمانی نفع کی نیت ہرگز نہ کری۔

مسواک کس چیز کی بنی ہوئی ہو:

☆ مسواک کڑوی لکڑی کی ہو،

☆ ایسی لکڑی کی نہ ہو جو زیادہ سخت ہو بلکہ نہ ایسی لکڑی کی جو زیادہ نرم ہو۔

☆ مسواک نرم اور بغیر گرہ دار لکڑی کی ہو۔

☆ مسواک پھول دار، پھل دار، خوشبودار اور بانس کی لکڑی کی نہ ہو،

☆ مسواک پیلو، زیتون، کیکر، ٹالی اور نیم کے درخت کی بنا سکتے ہیں۔

مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ:

☆ مسواک کرتے وقت اس کو دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑیں کہ دائیں ہاتھ کی چھینگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) مسواک کے نیچے۔

☆ چھینگلیا کے برابر والی اور درمیانی والی شہادت والی انگلیاں (یعنی درمیان کی تینوں انگلیاں) مسواک کے اوپر اور انگوٹھا مسواک کے ریشہ دار حصے کی طرف سر کے نیچے کی طرف ہو۔

مسواک کرنے کا مسنون طریقہ:

☆ مسواک کرتے وقت پہلے دائیں طرف کے اوپر کے دانتوں کو کریں،

☆ پھر اوپر کے بائیں طرف والے دانتوں کو کریں،

Marfat.com

☆ اس کے بعد نیچے والے دائیں طرف کے دانت،

☆ پھر نیچے والے بائیں طرف کے دانت،

☆ کم از کم تین دفعہ مسواک کریں۔

☆ ہر بار دھولیں،

☆ مسواک کرنے کے بعد اس کو پانی سے اچھی طرح دھو کر رکھیں کہ شیطان اسے استعمال نہ کر سکے۔

☆ مسواک استعمال کرتے وقت ایسا طریقہ استعمال کریں جس سے مسوڑھے زخمی نہ ہوں۔

☆ مسواک کرنے کے بعد اس کو زمین پر لیٹا کر نہ رکھیں بلکہ اسے لمبائی کے رخ اس طرح کھڑا کریں کہ ریشہ دار حصہ اوپر کی جانب ہو۔

☆ جب مسواک اتنی چھوٹی ہو جائے کہ اس کو سنت کے مطابق پکڑنا مشکل ہو جائے تو اسے یونہی پھینک نہیں دینا چاہئے کیونکہ یہ آلہ ادائے سنت رسول ﷺ ہے۔ اس لئے اس کی بے قدری نہیں ہونی چاہیے۔ اس کو زمین میں ایسی جگہ دفن کر دینا چاہئے جہاں پاؤں وغیرہ آنے کا امکان نہ ہو۔

☆ یا اس کو ایسی جگہ رکھ دینا چاہئے جہاں اس کی بے قدری نہ ہو۔

مسائل:

☆ مسواک زیادہ موٹی نہ ہونی چاہیے بلکہ چھینگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) کی موٹائی کے برابر ہو۔

☆ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو کہ زیادہ لمبی پر شیطان سواری کرتا ہے۔

Marfat.com

☆ جب مسواک کرنی ہو اس کو دھولیں اور اسی طرح جب دھو چکیں تو دھو کر رکھیں۔

☆ مسواک کرتے وقت چوسیں نہیں کہ اس عمل سے اندھا ہونے کا خدشہ ہے۔

☆ مسواک استعمال کرنے کے بعد مسواک زمین پر لیٹا کر نہ رکھیں۔ اس عمل سے پاگل ہونے کا خدشہ ہے۔

☆ اسی طرح لیٹ کر بھی مسواک نہ کرنی چاہیے، اس سے تلی بڑھنے کا خدشہ ہے۔

☆ مٹھی باندھ کر مسواک نہ کرنی چاہیے، اس سے بواسیر ہونے کا خطرہ ہے۔

☆ بیت الخلاء میں مسواک کرنا مکروہ ہے۔

☆ خواتین بھی مسواک کر سکتی ہیں۔

☆ رضامندی سے ایک دوسرے کی مسواک استعمال کر سکتے ہیں۔

☆ اگر مسواک میسر نہ ہو تو انگلی یا کپڑے سے دانت صاف کریں۔

☆ اگر دانت ہی نہ ہوں تو علامہ عبدالرحمٰن منصوری کے مطابق دانتوں کی جگہ پر نرمی سے مسواک پھیرنا مستحب ہے۔ اور ان کا یہ کہنا نبی کریم ﷺ کی سنت سے گہری محبت کی وجہ سے ہے۔

☆ ٹوتھ برش مسواک کا نعم البدل نہیں ہے، روزہ کی حالت میں مسواک کر سکتے ہیں لیکن ٹوتھ برش نہیں کر سکتے۔

☆ جب ایک دفعہ مسواک کر لیں تو اس کی برشی کاٹ دیں اور مسواک کے ریشے گندی نالی میں نہ ڈالیں۔

Marfat.com

وضو کرنے کا مکمل طریقہ

☆ جب وضو کرنا ہو تو دل میں وضو کرنے کا ارادہ کرے۔

☆ پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے

☆ پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے

☆ پھر مسواک کرنے

☆ پھر داہنے ہاتھ سے پھر تین بار کلی کرے۔

☆ خوب اچھی طرح کہ حلق تک دانتوں کی جڑ زبان کے نیچے پانی پہنچے۔

☆ اگر دانت یا تالو میں کوئی چیز چپکی یا اٹکی ہو تو چھڑائے۔

☆ پھر داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ اندر ناک کی ہڈی تک پانی پہنچے

☆ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں۔

☆ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی ناک کے اندر ڈال کر ناک صاف کرے

☆ پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین بار منہ دھوئے۔

☆ اس طرح کہ بال جمنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک اور داہنی کنپٹی سے بائیں تک کوئی جگہ چھوٹنے نہ پائے

☆ اگر داڑھی ہے تو اسے بھی دھوئے اور اس میں خلال (داڑھی کا خلال اس طرح پر ہوتا ہے کہ انگلیوں کو حلق کی طرف سے داڑھی میں ڈالے اور باہر کو نکالے۔) بھی کرے

☆ احرام باندھے ہو تو خلال نہ کرے۔

☆ پھر کہنیوں تک کہنیوں سمیت کچھ اوپر تک دونوں ہاتھ تین تین بار دھوئے۔

☆ پھر ایک بار مسح کرے۔

☆ اس طرح کہ دونوں ہاتھ تر کر کے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کی نوک ایک دوسرے سے ملائے اور چھٹوں انگلیوں کے پیٹ کی جڑ ماتھے پر رکھ کر پیچھے کی طرف گدی تک لے جائے اس طرح کہ کلمہ کی دونوں انگلیاں اور دونوں انگوٹھے اور دونوں ہتھیلیاں سر سے نہ لگنے پائیں اور اب گدی سے ہاتھ واپس ماتھے کی طرف لائے یوں کہ دونوں گدیاں سر کے دائیں بائیں حصہ پر ہوتی ہوئی ماتھے تک واپس آ جائیں۔ اب کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندر کے حصوں کا اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے اوپر کا مسح کرے اور انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرے۔ لیکن ہاتھ گلے پر نہ جانے پائے کہ گلے کا مسح مکروہ ہے۔

☆ پھر داہنا پیر انگلیوں کی طرف سے ٹخنے تک دھوئے۔

☆ ٹخنے سمیت کچھ اوپر تک پھر اسی طرح بایاں پاؤں دھوئے۔

☆ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال بھی کرے۔

☆ اب وضو ختم ہوا۔

وضو کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ

☆ برتن میں بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا سا پی لے کہ بیماریوں کی شفاء ہے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُاَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

Marfat.com

☆ اور کلمہ شہادت اور سورۃ "انا انزلنا" پڑھے

☆ بہتر تو یہ ہے کہ ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ اور درود شریف پڑھے اور کلمہ شہادت بھی پڑھے۔

☆ یہ وضو کا طریقہ جو اوپر بیان ہو۔

☆ اس طریقہ میں کچھ باتیں فرض ہیں کہ جن کے چھوٹنے سے وضو نہ ہوگا اور کچھ باتیں سنت ہیں کہ جن کے قصداً چھوڑنے کی عادت قابل سزا اور کچھ باتیں مستحب ہیں کہ ان کے چھوٹنے سے ثواب کم ہو جاتا ہے۔

﴿وضو کے مسائل کا تفصیلی تذکرہ﴾

☆ کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے۔ (بہار شریعت جلد دوم ص ۹۳)

☆ تواتر کے ساتھ پانی بہایا جائے اس طرح کہ عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے۔ (درمختار مع ردالمحتار جلد اول ص ۶۷)

☆ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص ۴ میں ہے جب تک کہ اعضائے وضو کے ہر حصہ پر پانی کی بوند یکے بعد دیگرے نہ گذر جائے وضو نہ ہوگا۔

☆ عنایہ شرح ہدایہ میں ہے... جن اعضا کا دھونا فرض ہے انہیں صرف پانی سے بھگو لینے پر فرض ادا نہ ہوگا لہٰذا جو لوگ وضو کرتے وقت اعضا پر تیل کی طرح پانی صرف چپڑ لیتے ہیں یا بعض حصے پر تو پانی بہاتے ہیں اور بعض حصے کو صرف بھگو کر چھوڑ دیتے ہیں مثلاً پیشانی کے بالائی حصے کان کے کنارے، ہاتھ کی کہنیوں اور پاؤں پر تر ہاتھ صرف پھیر لیتے ہیں اور پانی

Marfat.com

نہیں بہاتے ہیں ان کا وضو نہیں ہوتا اس لیے کہ قرآن کریم نے اعضاء کے دھونے کا حکم دیا ہے لہٰذا صرف بھگونے سے وضو نہ ہوگا۔

☆ افسوس صد افسوس آج عوام تو عوام اکثر خواص بھی اس مسئلہ سے لا پرواہی برتتے ہیں اور آیت کریمہ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً (القرآن) کے مصداق بنتے ہیں (یعنی کام کریں، مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں) العیاذ باللہ تعالیٰ۔

☆ جب چھوٹے برتن مثلاً لوٹے یا بدھنے سے وضو کر رہا ہو تو گٹوں تک ہاتھ دھونے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونوں گٹوں تک خوب بھگو لے۔ اس کے بعد بائیں ہاتھ میں برتن اٹھا کر داہنے ہاتھ پر سر ناخن سے گٹے کے اوپر تک تین بار پانی بہائے پھر اسی طرح داہنے ہاتھ میں برتن اٹھا کر بائیں ہاتھ پر گٹے تک تین بار پانی بہائے۔

☆ بہت سے لوگ یوں کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھنوؤں پر چلو ڈال کر سارے منہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ منہ دھل گیا حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس طرح منہ دھلنے میں منہ نہیں دُھلتا اور وضو نہیں ہوتا۔ (بہار شریعت)

وضو میں احتیاط کی باتیں

☆ پیشانی کے اوپر بال جمنے کی جگہ سے پانی کا بہنا فرض ہے۔

☆ ڈاڑھی مونچھ اور بھنوؤں کے بال اگر اتنے چھدرے ہوں کہ چہرے کی جلد نظر آتی ہو تو بدن پر پانی بہانا ضروری ہے صرف بالوں کا دھونا کافی نہیں۔

☆ آنکھ اندر گھسی ہو تو آنکھ اور بھنوؤں کے درمیان حصہ پر پانی بہانے کا خاص

Marfat.com

خیال رکھے۔

☆ منہ دھوتے وقت آنکھیں اور ہونٹ سمیٹ کر زور سے بند نہ کرے ورنہ کچھ حصہ رہ جانے کی صورت میں وضو نہ ہوگا۔

☆ بعض وقت آنکھ میں کیچڑ وغیرہ سخت ہو کر جم جاتا ہے اسے چھڑا کر پانی بہانا ضروری ہے۔

☆ رخسار اور کان کے درمیانی حصہ یعنی کنپٹی پر کان کے کنارے تک پانی بہانا فرض ہے اس سے اکثر لوگ غفلت برتتے ہیں۔

☆ ناک کے سوراخ میں کیل وغیرہ ہو یا نہ ہو بہر حال اس پر پانی ڈالنا ضروری ہے۔

☆ داڑھی چہرے کی حد میں ہو اس کا دھونا فرض ہے اور لٹکی ہوئی داڑھی کا مسح کرنا سنت اور دھونا مستحب ہے۔

☆ پانی بہانے میں انگلیوں کی گھائیوں اور کروٹوں کا لحاظ ضروری ہے۔

☆ خصوصاً پاؤں میں کہ اس کی انگلیاں قدرتی طور پر ملی رہتی ہیں۔

☆ بڑھے ہوئے ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہو اس کا دھلنا ضروری ہے۔

☆ ناخنوں کے سرے سے کہنیوں کے اوپر تک ہاتھ کا ہر پہلو اور ایک ایک بال کا جڑ سے نوک تک دُھل جانا ضروری ہے۔

☆ چلو میں پانی لے کر کلائی پر الٹ دینا ہرگز کافی نہ ہوگا۔

☆ کہنیوں پر پانی بہانے کا خاص خیال رکھے اکثر بے احتیاطی میں دھلتی نہیں صرف تر ہو کر رہ جاتی ہیں بلکہ بعض لوگوں کی کہنیاں تر بھی نہیں ہوتیں۔

☆ انگوٹھی، چوڑی، کلائی کے زیورات اور پاؤں کے ہر وہ زیور جو ٹخنے پر یا ٹخنے سے نیچے ہوں انہیں ہٹا کر ان کے نیچے پانی بہانا ضروری ہے۔

☆ پورے سر کا مسح سنت ہے اور چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔

Marfat.com

☆ بعض لوگ، صرف انگلیوں کے سرے سر پر گزار دیتے ہیں جو فرض کی مقدار کو بھی کافی نہیں ہوتا۔

☆ بعض لوگوں کا مسح یہ ہے کہ ٹوپی اٹھا کر پھر سر پر رکھ دیتے ہیں اور بس ایسے لوگوں کا وضو نہیں ہوتا اور ان کی نمازیں بے کار ہوتی ہیں۔

☆ پاؤں دھونے میں ٹخنوں، تلووں، ایڑیوں اور کونچوں کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ اکثر بے احتیاطی میں یہ حصے دھلنے سے رہ جاتے ہیں اور وضو نہیں ہوتا۔

☆ عضو کے ہر حصہ پر تین بار پانی بہانا سنت ہے خواہ تین بار پانی بہانے کے لیے کئی چلو پانی لینا پڑے اس لیے کہ تین چلو پانی لینا سنت نہیں بلکہ پورے عضو پر تین بار پانی بہانا سنت ہے (جیسا کہ درمختار مع شامی جلد اول ص ۸۳ میں ہے تثلیث الغسل المستوعب ولا عبرة للغرفات لہٰذا تین چلو پانی لینے کو سنت سمجھنا غلطی ہے۔)

☆ وضو کے پانی کے لیے شرعاً کوئی مقدار معین نہیں (جیسا کہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول ص ۲۲۶ میں ہے الا جماع علی انه لا یشترط قد رمعین فی ماء الوضو والغسل لہٰذا اتنا زیادہ پانی خرچ نہ کرے کہ اسراف ہو اور نہ اس قدر کم خرچ کرے کہ سنت ادا نہ ہو۔)

☆ بعض لوگ صرف ایک چھوٹے سے پانی کے لوٹے سے وضو بنانے کی کوشش کرتے ہیں خدائے تعالیٰ انہیں دھونے اور بھگونے کا فرق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆ اگر اتنا پانی نہ ہو کہ وضو میں ہر عضو کو تین تین بار دھویا جا سکے تو دو دو بار دھوئے۔

☆ اگر دو دو بار دھونے کے کافی نہ ہو تو ایک ایک بار دھوئے۔

☆ اگر اتنا بھی نہ ہو کہ منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اور دونوں پاؤں ٹخنوں

Marfat.com

سمیت ایک بار دھو سکے تو اب تیمم کر کے نماز پڑھے۔

☆ غیر کے نابالغ لڑکے سے بلا معاوضہ پانی بھروا کر وضو کرنا یا کسی دوسرے کام میں لانا جائز نہیں (بہار شریعت) درمختار مع شامی جلد چہارم ص ۵۳۱ میں ہے لا تصح صبة صغیر۔)

☆ بعض مسجدوں میں چھوٹے حوض یا کسی بڑے برتن میں پانی ہوتا ہے اکثر لوگ جو بے وضو ہوتے ہیں ہاتھ دھوئے بغیر چھوٹے برتن سے پانی نکالتے ہوئے انگلی کا پور یا ناخن پانی میں داخل کر دیتے ہیں اس طرح وہ پانی مستعمل ہو جاتا ہے اس سے وضو کرنا جائز نہیں۔

☆ ڈول، بالٹی، گھڑا، لوٹا یا پاٹ کے پانی میں بے وضو آدمی کے بے دُھلے ہاتھ کا ناخن یا انگلی کا پور چلا گیا تو وہ پانی مستعمل ہو گیا اس سے وضو کرنا جائز نہیں۔

☆ اگر پہلے ہاتھ دھو لیا تو جو حصہ دُھلا ہوا سے پانی میں ڈال سکتے ہیں پانی مستعمل نہ ہوگا

☆ اگر ہاتھ دھو لینے کے بعد کوئی سبب وضو ٹوٹنے کا پایا گیا مثلاً ریح خارج ہوئی یا پیشاب کیا تو اب ہاتھ ڈالنے سے پانی مستعمل ہو جائے گا۔

☆ مستعمل پانی کو وضو کے قابل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ جو پانی مستعمل نہ ہوا سے مستعمل میں اس قدر ملا دیا جائے کہ مستعمل کم اور غیر مستعمل زیادہ ہو جائے۔

☆ مستعمل کے برتن میں غیر مستعمل پانی اتنا ڈالا جائے کہ وہ برتن بھر کر بہنے لگے تو سب پانی قابلِ وضو ہو جائے گا۔ (درمختار مع ردالمحتار)

☆ ناخن پالش استعمال کیا جس سے ناخنوں پر ہلکی تہ جم گئی تو اگر ناخنوں سے پالش صاف کیے بغیر وضو کیا تو وضو نہ ہوا۔

☆ استنجا کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے اسے پھینک دینا سخت نا

Marfat.com

جائز و گناہ ہے۔

☆ برتن میں وضو کے بچے ہوئے پانی کو پھینک دینا حرام ہے اور کھڑے ہو کر پینا ثواب ہے۔

☆ جو وضو نمازِ جنازہ کے لیے کیا گیا اس سے ہر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

﴿وضو کے فرائض﴾

وضو میں چار باتیں فرض ہیں:۔

پہلا فرض: منہ کا دھونا یعنی ماتھے کی جڑ جہاں سے بال جمتے ہیں، وہاں سے لے کر ٹھوڑی تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک منہ کی کھال کے ہر حصہ پر ایک بار پانی بہنا۔

دوسرا فرض: کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ کا ایک بار دھلنا۔

تیسرا فرض: چوتھائی سر کا مسح یعنی چوتھائی سر پر بھیگے ہاتھ کا پھرنا یا کسی صورت سے کم از کم اتنی جگہ کا تر ہو جانا۔

چوتھا فرض: دونوں پاؤں کا گٹوں سمیت ایک بار دھلنا۔(دونوں پیر کا خلال صرف بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے کرے اس طرح کہ داہنے پاؤں میں چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔)

(نوٹ) یاد رہے مذکورہ چار باتیں وضو میں فرض ہیں اور ان کے علاوہ جو باتیں

وضو کے طریقہ میں بیان کی گئیں وہ سب یا تو سنت ہیں یا مستحب ہیں اور وضو کی سنتیں اور مستحبات بہت ہیں جو ان سب کو جاننا چاہے کیونکہ کامل لذت اور روحانی سکون کے لیے کامل طور پر ظاہری و باطنی طہارت ضروری ہیاور یہ اس کے بنا ممکن بھی نہیں۔

دھونے کی شرعی تعریف:۔

کسی عضو کے دھل جانے کا یہ مطلب ہے کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے سے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے سے دھونا نہیں ہوتا۔ اس طرح دھونے سے وضو یا غسل نہیں ہوتا۔ اور یہ بات بھی یاد رہے کہ اونٹھ ناخن، آنکھ کے اوپر نیچے کی کھال، بال، پلک، بیرونی زیوروں کے نیچے کی کھال، حتیٰ کہ کیل نتھ کا سوراخ داڑھی مونچھ کے بالوں کے نیچے کی کھال کی کوئی جگہ یا ان چاروں عضو کی کوئی جگہ بال کی نوک برابر بھی اگر دھلنے سے رہ گئی تو وضو نہ ہوگا۔ کیونکہ وضو نہ ہو تو نماز اور سجدہ تلاوت اور قرآن شریف چھونے کے لئے وضو کرنا فرض ہے اور طواف کے لئے وضو کرنا واجب ہے۔

وضو کے مکروہات

مکروہ سے مراد ناپسند باتیں ہیں درج ذیل باتیں وہ باتیں ہیں جو وضو میں نہیں ہونی چاہئیں۔ سادہ لفظوں میں یوں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ ان کی موجوگی میں بندہ مومن نماز کے روحانی ثمرات سے مکمل طور پر مستفید نہیں ہوسکتا بلکہ ممکن ہے اسے ظاہری خشوع وخضوع قائم کرنے میں بھی دقت کا سامنا کرنا پڑے۔ تقریبا کل مکروہات بارہ ہیں۔

نمبر۱۔ عورت کے غسل یا وضو کے بچے پانی سے وضو کرنا۔

نمبر۲۔ نجس جگہ وضو کا پانی گرانا۔

Marfat.com

نمبر۳۔ اصل مسجد کے اندر وضو کرنا۔ فنائے مسجد میں وضو کر سکتے ہیں۔

نمبر۴۔ وضو کے پانی کے قطرے وضو کے برتن میں ٹپکانا۔

نمبر۵۔ قبلہ کی طرف کلی کا پانی یا ناک یا کھکھار یا تھوک ڈالنا۔

نمبر۶۔ بے ضرورت دنیا کی باتیں کرنا۔

نمبر۷۔ زیادہ پانی خرچ کرنا۔

نمبر۸۔ اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنتیں ادا نہ ہوں۔

نمبر۹۔ ایک ہاتھ سے منہ دھونا۔

نمبر۱۰۔ منہ پر پانی مارنا۔

نمبر۱۱۔ وضو کے قطروں کو کپڑے یا مسجد میں ٹپکنے دینا۔

نمبر۱۲۔ وضو کی کسی سنت کو چھوڑ دینا۔

﴿نواقص وضو﴾

نواقض وضو اور احادیث نبویہ ﷺ

وضو توڑنے والی چیزیں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلَقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاْ. (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو ہوا خارج ہو تو وہ وضو کرے۔

Marfat.com

مذی کا حکم

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَئَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَذْیِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْیِ الْوُضُوْءُ. (ترمذی)

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے مذی کے متعلق دریافت کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ مذی نکلنے سے وضو واجب ہو جاتا ہے (یعنی وضو ٹوٹ جاتا ہے)

سونے کے بعد وضو کا حکم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰی مَنْ نَامَ مُضْطَجِعاً فَاِنَّہٗ اِذَا اضْطَجَعَ اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُہٗ

(ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لیٹ کر نیند سے سو جائے اس پر وضو واجب ہے اس لیے کہ جب آدمی لیٹتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

وضو توڑنے والی چیزیں

وہ چیزیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ تقریباً سولہ ہیں جن کا ہر مسلمان کو زبانی ازبر ہونا ضروری ہے۔

۱) پاخانہ

۲) پیشاب

۳) پیچھے سے ہوا کا نکلنا

۴) کیڑا

۵) پتھری کا آگے یا پیچھے کے مقام سے نکلنا

Marfat.com

۶) ودی اور مذی

۷) منی کا نکلنا

۸) خون اور پیپ کا بہنا

۹) زرد پانی کا نکل کر بہنا

۱۰) کھانے یا پانی یا پت یا جمے (پتلے خون کی تھوڑی سے قے بھی وضو توڑ دے گی) خون کی منہ (جنون، یعنی پاگل ہو جانا) بھر قے کرنا

۱۱) جنون، غشی (بے ہوشی، خواہ نشہ کھانے سے ہو یا بیماری سے) طاری ہونا

۱۲) بے ہوشی طاری ہونا

۱۳) اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں علاوہ نماز جنازہ کے کسی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ ہنسنے کی آواز خود سن لے۔ اس سے نماز و وضو دونوں جاتے رہیں گے)

۱۴) قہقہہ لگانا (بالغ آدمی کا رکوع و سجود والی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ آس پاس والے سنیں)

۱۵) نیند (اس طرح سو جانا کہ جسم کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں)

۱۶) مباشرت فاحشہ (یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت آپس میں ملائیں اور کپڑا وغیرہ بیچ میں نہ ہو۔

۱۹) دُکھتی آنکھ سے آنسو بہنا (اور یہ آنسو ناپاک ہے)

اہم اور ضروری مسائل

ان سب چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱ دُکھتی ہوئی آنکھ سے جو پانی یا رطوبت بہتا ہے اس سے وضو ٹوٹ

Marfat.com

جاتا ہے اور وہ نجس بھی ہے۔ جس جگہ لگ جائے اس کا پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر۲ نماز میں اتنی آواز سے ہنسنا کہ خود اس نے سنا پاس والوں نے نہ سنا تو وضو نہ ٹوٹا البتہ نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ نمبر۳: اگر مسکرایا یعنی دانت نکلے اور آواز بالکل نہ نکلی تو اس سے نہ وضو جائے، نہ نماز۔

مسئلہ نمبر۴: جو رطوبت آدمی کے بدن سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ نجس نہیں۔ جیسے وہ خون جو بہہ کر نہ نکلے (نیند یعنی پوری طرح سو جانا۔ لہٰذا اونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جائے گا۔ وہ خون جو بہہ کر نہ نکلے وہ پاک ہے جیسے سوئی چبھوئی اور خون چمک کر رہ گیا باہر نکل کر بہا نہیں تو وضو نہ جائے گا) یا تھوڑی قیحو منہ (منہ بھرنے کا یہ مطلب ہے کہ اسے بے تکلف روک نہ سکتا ہو، مسئلہ بلغم کی قے وضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو۔ ودی وہ سفید رطوبت جو پیشاب کے ساتھ نکلتی ہے۔ مذی، وہ سفید رطوبت جو شہوت کی حالت میں انزال سے پہلے نکلتی ہے) بھر نہ ہو وہ پاک ہے۔

مسئلہ نمبر۵: رال، تھوک، پسینہ، میل پاک ہیں۔ یہ چیزیں اگر بدن یا کپڑے میں لگی ہوں تو نماز ہو جائے گی لیکن صاف کر لینا اچھا ہے۔

مسئلہ نمبر۶: جو آنسو رونے میں نکلتے ہیں نہ ان سے وضو ٹوٹے نہ وہ نجس۔

مسئلہ نمبر۷: گھٹنا یا ستر کھلنے سے اپنا یا دوسرے کا ستر دیکھنے سے یا چھونے سے وضو نہیں جاتا۔

مسئلہ نمبر۸: دودھ پیتے بچے نے قے کی اگر وہ منہ بھر ہے تو نجس ہے درہم

Marfat.com

سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کر دے گا۔ لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۹: وضو کے بیچ میں وضو ٹوٹ گیا پھر سے وضو کرے حتیٰ کہ اگر چلو میں پانی لیا پھر ہوا نکلی یہ پانی بیکار ہو گیا اس سے کوئی عضو نہ دھوئے۔

﴿غسل اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

فرضیت غسل عورت کے لیے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ اِحْتِلَاماً قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِىْ يَرٰى اَنَّهٗ قَدِاحْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلاً قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ (ترمذی. ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مرد کے بارے میں دریافت کیا گیا جو تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو۔ فرمایا غسل کرے اور اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جسے خواب کا یقین ہے اور تری نہیں پاتا تو فرمایا کہ اس پر غسل نہیں۔ حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ کیا عورت اس کو دیکھے تو اس پر غسل ہے؟ فرمایا ہاں، عورتیں مردوں کی مثل ہیں۔

Marfat.com

غسل کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی عورت کی چاروں شاخوں یعنی ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان بیٹھے پھر کوشش یعنی ہمبستری کرے تو غسل واجب ہو گیا اگرچہ منی نہ نکلے۔

جنبی کے لیے کھانے پینے سے قبل وضو کا حکم

حدیث نمبر ۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ یَّاْكُلَ اَوْ یَنَامَ تَوَضَّاَ وَضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ. (بخاری. مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جب ہوتے پھر کچھ کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو کر لیتے جس طرح کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

غسل جنابت میں احتیاط

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَةَ. (ابوداؤد. ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بال کے نیچے جنابت کا اثر ہے اس لیے ہر بال دھوؤ اور بدن کو صاف ستھرا کرو۔

(مُلّا علی قاری علیہ رحمۃ الباری اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ فَلَوْبَقِیَتْ شَعْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ لَمْ یَصِلْ اِلَیْھَا الْمَاءُ بَقِیَتْ جَنَابَتُہٗ (مرقاۃ جلد اول ص ۳۲۷) یعنی اگر ایک بال پانی پہنچنے سے رہ گیا تو اس کی جنابت باقی رہے گی۔)

غسلِ جنابت کا طریقہ

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ بَدَءَ فَغَسَلَ یَدَیْہِ ثُمَّ یَتَوَضَّاءُ کَمَا یَتَوَضَّاُ ثُمَّ یَدْخُلُ اَصَابِعَہٗ فِی الْمَاءِ فَیُخَلِّلُ اُصُوْلَ شَعْرِہٖ ثُمَّ یَصُبُّ عَلٰی رَأْسِہٖ ثَلٰثَ غُرَفَاتٍ بِیَدَیْہِ ثُمَّ یُفِیْضُ الْمَاءَ عَلٰی جِلْدِہٖ کُلِّہٖ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْمُسْلِمِ یَبْدَاُ فَیَغْسِلُ یَدَیْہِ قَبْلَ اَنْ یُّدْ خِلَھُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ یُفْرِغُ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ فَیَغْسِلُ فَرْجَہٗ ثُمَّ یَتَوَضَّاءُ

(بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے پھر نماز کے جیسا وضو کرتے پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے پھر سر پر دونوں ہاتھوں سے تین چلو پانی ڈالتے پھر تمام بدن پر پانی بہاتے اور امام مسلم کی روایت میں ہے کہ حضور (جب غسل) شروع فرماتے تو ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے دھو لیتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے بعدہ اپنی شرمگاہ دھوتے پھر وضو فرماتے۔

غسل کرنے کا مکمل طریقہ

☆ سب سے پہلے غسل کی نیت کریں۔

Marfat.com

☆ پھر پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئیں

☆ پھر استنجے کی جگہ دھوئے ،خواہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو۔

☆ پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست لگی ہو اس کو دھوئیں۔

☆ پھر نماز کے لیے جس طرح وضو کرتے ہیں ویسا وضو کریں۔

☆ مگر پاؤں نہ دھوئیں۔

☆ ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھولیں۔

☆ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی سے چپڑ لیں۔

☆ پھر تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر پانی بہائیں۔

☆ پھر بائیں مونڈھے پر تین بار۔

☆ پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پھر نہانے کی جگہ سے الگ ہو جائیں۔

☆ اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولیں

☆ نہانے میں قبلہ رخ نہ ہوں

☆ تمام بدن پر ہاتھ پھیریں اور ملیں۔

☆ ایسی جگہ نہائیں کہ کوئی نہ دیکھے۔

☆ اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنے تک کے اعضاء کا ستر تو ضروری ہے۔

(مرد کے لیے)

☆ اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کریں۔

☆ نہانے میں کسی قسم کا کلام نہ کریں اور نہ کوئی دعا پڑھیں۔

☆ بعد نہانے کے رومال سے بدن پونچھ ڈالیں تو حرج نہیں (بزازیہ)

☆ احتیاط کی جگہ برہنہ نہانے میں حرج نہیں۔

☆ عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

☆ حتیٰ کہ عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔

☆ نہانے کے بعد فوراً کپڑا پہن لے۔

☆ وضو میں جو باتیں سنت اور مستحب ہیں وہ غسل میں بھی ہیں۔

☆ سوا اس کے کہ برہنہ نہاتا ہو تو قبلہ کو منہ نہ کرے۔

☆ تہبند باندھے ہو تو حرج نہیں۔

نوٹ: یہ طریقہ جو غسل کا بیان ہوا اس میں تین باتیں فرض ہیں جن کے بغیر غسل نہ ہوگا اور ناپاکی نہ اترے گی اور باقی سنت و مستحب ہیں۔ ان میں سے کسی بات کو چھوڑنا نہ چاہیے اگر کوئی بات چھوٹ گئی تو بھی غسل ہو جائے گی۔

غسل کے فرائض

غسل کے تین فرائض ہیں جو تفصیل سے درج ذیل ہیں:۔

فرض نمبر ۱) کلی کرنا

☆ کلی اس طرح کرے کہ منہ کے ہر پرزے گوشتے ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔

☆ مسوڑھے، دانت کی کھڑکیاں زبان کی ہر کروٹ میں حلق کے کنارے تک پانی بہے۔

☆ روزہ نہ ہو تو غرارہ کرے تاکہ پانی اچھی طرح ہر جگہ پہنچے،

☆ دانت میں کوئی چیز اٹکی ہو جیسے گوشت کا ریشہ چھالیہ کا چور پان کی پتی وغیرہ تو جب تک ضرور حرج نہ ہو چھڑانا ضروری ہے۔

Marfat.com

☆ بغیر اس کے غسل نہ ہوگا اور بغیر غسل کے نماز نہ ہوگی۔

فرض نمبر۲) ناک میں پانی ڈالنا

☆ ناک میں اس طرح پانی ڈالے کہ دونوں نتھنوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے وہاں تک دھل جائے۔

☆ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے تا کہ بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے۔ نہیں تو غسل نہ ہوگا۔

☆ اگر بلاق، نتھ، کیل کا سوراخ ہو تو اس میں بھی پانی پہنچانا ضروری ہے۔

☆ ناک کے اندر نیٹھ نکٹی سوکھ گئی تو اس کا چھڑانا بھی فرض ہے۔

☆ ناک کے بال کا دھونا بھی فرض ہے۔

فرض نمبر۳) پورے بدن پر پانی بہانا

☆ پورے بدن پر پانی اس طرح بہائے کہ سر سے پاؤں کے تلوے تک جسم کے ہر پرزے ہر رونگٹے پر پانی بہے۔

☆ اس لیے کہ اگر ایک بال کی نوک بھی دھلنے سے رہ گئی تو غسل نہ ہوگا۔

تنبیہ

☆ بہت لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نجس تہبند باندھ کر غسل کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ نہانے میں سب پاک ہو جائے گا حالانکہ ایسا نہیں بلکہ پانی ڈال کر تہبند اور بدن پر ہاتھ پھیرنے سے نجاست اور پھیلتی ہے اور سارے بدن اور نہانے کے برتن تک کو نجس کر دیتی ہے اس لئے ہمیشہ نہانے میں بہت خیال سے پہلے بدن سے اور اس کپڑے سے جس کو پہن کر نہاتے

Marfat.com

ہیں نجاست دور کر لیں۔ تب غسل کریں ورنہ غسل تو کیا ہو گا اس تر ہاتھ سے جن چیزوں کو چھوئیں گے سب نجس ہو جائینگی۔ ہاں دریا تالاب میں البتہ ایسا ہو سکتا ہے وہ بھی جب کہ نجاست ایسی ہو کہ بلا ملے دھوئے پانی کے دھکے سے خود بہہ کر نکل جائے ورنہ اس میں بھی دشوار ہے

غسل کی فرضیت کے اسباب

غسل پانچ باتوں سے فرض ہوتا ہے۔ جو درج ذیل ہیں:۔

نمبر۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا۔

نمبر۲) احتلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا۔

نمبر۳) شرم گاہ میں حشفہ تک چلا جانا خواہ شہوت سے ہو یا بلا شہوت انزال ہو یا نہ ہو دونوں پر غسل فرض ہے۔

نمبر۴) حیض یعنی ماہواری خون سے فراغت پانا۔

نمبر۵) نفاس یعنی بچہ جننے پر جو خون آتا ہے اس سے فارغ ہونا۔

تین اہم مسائل

مسئلہ نمبر۱: منی شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کی وجہ سے نکلی تو غسل واجب نہیں البتہ وضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ نمبر۲: اگر منی پتلی پڑ گئی کہ پیشاب کے وقت یا ویسی ہی کچھ قطرے بلا شہوت نکل آئیں تو غسل واجب نہیں ہاں وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ نمبر۳: جمعہ، عید، بقرعید کے لئے اور عرفہ کے دن احرام باندھنے کے وقت نہانا سنت ہے۔

Marfat.com

ناپاکی کی حالت میں بے غسل کیا کیا کام کرسکتا ہے اور کیا کیا نہیں؟

یاد رہے جس پر غسل فرض ہو اس کے لیے یہ کام حرام ہیں۔

☆ مسجد میں جانا،

☆ طواف کرنا

☆ قرآن مجید چھونا (اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد ہی کیوں نہ ہو)
(ھدایہ عالمگیری)

☆ بے چھوئے دیکھ کر قرآن پڑھنا

☆ زبانی قرآن پڑھنا

☆ کسی آیت کا لکھنا

☆ ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جس پر حروف مقطعات ہو۔ یہ سب حرام ہے۔

بے غسل کے مسائل

مسئلہ نمبر ۱:۔ اگر قرآن شریف جزدان میں ہو یا رومال وغیرہ کسی الگ کپڑے میں لپٹا ہو تو اس پر سے ہاتھ لگانے میں حرج نہیں۔ (ہدایہ وہندیہ)

مسئلہ نمبر ۲:۔ اگر قرآن شریف کی آیات قرآن کی نیت سے نہ پڑھی تو حرج نہیں جیسے تبرک کے لئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی یا شکر کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یا مصیبت و پریشانی میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھی یا ثناء کی نیت سے سورۃ فاتحہ یا آیت الکرسی یا ایسی ہی کوئی پڑھی تو کچھ حرج نہیں جب کہ قرآن پڑھنے کی نیت نہ ہو۔ (ہندیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳:۔ بے وضو کو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

Marfat.com

مسئلہ نمبر۴: قرآن مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حرج نہیں اگرچہ حرف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں۔

مسئلہ نمبر۵: ان سب فقہ وحدیث وتفسیر کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے۔

کس کس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے اور کس کس سے نہیں؟

☆ بارش

☆ سمندر

☆ دریا

☆ ندی نالے

☆ چشمے

☆ کنویں

☆ بڑے حوض اور بڑے تالاب

☆ بہتا ہوا پانی

☆ اولہ اور برف

ان سب پانیوں سے وضو اور غسل اور قسم کی طہارت جائز ہے۔

بہتے ہوئے پانی سے کیا مراد ہے اور اس کے احکام

بہتا ہوئے پانی سے مراد وہ پانی ہوگا جو تنکے کو بہا لے جائے یہ پاک اور پاک کرنے والا ہے۔ نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک یہ نجاست اس کے رنگ یا بو یا مزے کو نہ بدل دے۔ اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہوگیا۔ اب یہ اس وقت پاک ہوگا کہ نجاست نیچے تہہ میں بیٹھ جائے اور یہ تینوں باتیں ٹھیک ہوگئیں یا اتنا پاک پانی ملے کہ نجاست کو بہا لے جائے یا پانی کے رنگ بو

Marfat.com

مزے ٹھیک ہو جائیں اور اگر پاک چیز نے رنگ بو مزے کو بدل دیا تو اس سے وضو و غسل جائز ہے جب تک چیز دیگر نہ ہو جائے۔

بڑے حوض (سوئمنگ پول) اور دہ دردہ (۱۰×۱۰) کی شرعی تعریف اور احکام

☆ دس ہاتھ لمبا دس ہاتھ چوڑا پانی جس حوض یا تالاب میں ہو وہ دہ دردہ (۱۰X۱۰) یا بڑا حوض کہلاتا ہے۔جیسے آج کل لوگوں نے گھروں میں خوبصورتی کے لیے یا تیراکی کے لیے سوئمنگ پول بنائے ہوئے ہیں)

☆ اسی طرح اگر بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا ہو یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہو۔غرض کل لمبائی چوڑائی کا حاصل ضرب سو ہو۔

☆ اگر گول ہو تو گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور گہرائی اتنی کافی ہو کہ اتنی سطح میں کہیں سے زمین کھلی نہ ہو۔

☆ ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے۔نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔جب تک نجاست کی وجہ سے رنگ یا بو یا مزہ نہ بدل جائے۔

دو اہم مسائل

مسئلہ نمبر۱:۔ بڑے حوض میں ایسی نجاست پڑی جو دکھائی نہ دے جیسے شراب پیشاب تو اس میں ہر طرف سے وضو کر سکتے ہیں اور اگر دیکھنے میں آتی ہو جیسے پاخانہ یا مرا ہوا جانور تو جس طرف وہ نجاست ہے اس طرف وضو نہ کرنا بہتر ہے۔دوسری طرف سے وضو کرے۔

مسئلہ نمبر۲:۔ بڑے حوض میں ایک ساتھ بہت سے لوگ وضو کر سکتے ہیں اگرچہ وضو کا پانی اس میں گرتا ہو۔لیکن ناک تھوک کھنکھار کلی اس میں نہ ڈالنا چاہیے کہ نظافت (پاکیزگی، صفائی) کے خلاف ہے۔

Marfat.com

استعمال شدہ پانی اور استعمال کرنے کے احکام اور طریقہ

جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے۔ مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔

چند اہم مسائل:

☆ اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہے بقصد یا بلا قصد دہ دردہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔

☆ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی حصہ بلا دھلا ہوا پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔

☆ اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں۔

استعمال شدہ پانی کو کام میں لانے کا طریقہ:

☆ پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اور کسی طرح مستعمل ہو گیا اب یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں اور اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہہ جائے تو سب پانی کام کا ہو جائے گا۔

اہم مسئلہ: چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے اور اس میں نجاست پڑنا معلوم نہیں تو اس سے وضو جائز ہے۔

پانی کے بارے میں کافر کی خبر کا شرعی حکم

اگر کسی کافر نے خبر دی کہ یہ پانی پاک یا ناپاک ہے دونوں صورتوں میں

Marfat.com

پانی پاک رہے گا کہ یہ اسکی اصلی حالت ہے۔

دیگر اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱:۔ کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں جیسے کیلے یا تربوز کا پانی اور گنے کا رس

مسئلہ نمبر ۲:۔ جس پانی میں تھوڑی سی کوئی پاک چیز مل گئی جیسے گلاب کیوڑہ زعفران مٹی بالوں ن تو اس سے وضو و غسل جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۳:۔ کوئی رنگ یا زعفران پانی میں اتنا پڑ گیا کہ کپڑے رنگنے کے قائل ہو گیا تو اس سے وضو و غسل جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴:۔ پانی میں دودھ پڑ گیا کہ دودھ کے ایسا رنگ ہو گیا تو وضو و غسل جائز نہیں۔

گھروں میں پانی کے ٹینک یا بند حوض کی پاکی کا مسئلہ

اہم مسئلہ: کنوئیں (گھروں میں پانی کے ٹینک یا بند حوض) میں کسی آدمی یا جانور کا پیشاب یا بہتا ہوا خون یا تاڑی یا سینڈھی یا کسی قسم کی شراب کا قطرہ یا ناپاک لکڑی یا نجس کپڑا یا اور کوئی ناپاک چیز گری تو اس کا کل پانی نکالا جائے۔ (خانیہ وغیرہ)

کن چیزوں سے کنواں (گھروں میں پانی کے ٹینک یا بند حوض) ناپاک ہو جاتا ہے؟

☆ جن چوپایوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کے پاخانہ پیشاب گرنے سے کنواں ناپاک ہو جائے گا۔

☆ یونہی مرغی اور بطخ کی بیٹ سے ناپاک ہو جائے گا اور ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے۔

اہم مسئلہ:

☆ جس کنویں (پانی کے ٹینک یا بند حوض) کا پانی ناپاک ہو گیا اس کا ایک قطرہ بھی اگر پاک کنویں (ٹینک یا بند حوض) میں پڑ جائے تو یہ بھی ناپاک ہو جائے گا جو حکم اس کا تھا وہی اس کا ہو گیا۔

☆ یونہی ڈول رسی گھڑا جن میں ناپاک کنویں (ٹینک یا بند حوض) کا پانی لگا تھا پاک کنویں (ٹینک یا بند حوض) میں پڑے وہ بھی ناپاک ہو گیا۔

نجاستوں (گندگی) کے مسائل

نجاست عرف عام میں ہر اس گندگی کو کہا جاتا ہے جس سے کراہت محسوس ہو۔اور دیکھنا ناخوشگوار گزرے۔لیکن شرع نے نجاست کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے تا کہ امت محمدیہ کے لیے اس کے متعلقہ مسائل سمجھنے میں آسانی ہو اور وہ طہارت کا کامل اہتمام کر سکیں۔

نجاست کی اقسام

نجاست کی دو قسمیں ہیں۔

نمبر ۱ نجاست غلیظہ

نمبر ۲ نجاست خفیفہ

نجاست غلیظہ کے شرعی مسائل

☆ یاد رہے نجاست غلیظہ اگر کپڑے یا بدن پر ایک درہم سے زیادہ لگ جائے

Marfat.com

تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔

☆ بے پاک نماز نہ ہوگی

☆ اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی واجب الاعادہ (یعنی ایسی نماز پھر سے دہرانا واجب ہے)۔

☆ اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک نماز ہو جائے گی مگر خلاف سنت ہوگی جس کا دہرانا بہتر ہے۔

اہم مسئلہ:

☆ اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کے برابر یا کم زیادہ کا یہ مطلب ہے کہ وزن میں اتنی ہو۔

☆ اگر نجاست پتلی ہو جیسے پیشاب، شراب تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے۔

☆ درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے ہے اور زکوٰۃ میں تین ماشہ ڈیڑھ رتی۔

☆ درہم کی لمبائی چوڑائی سے یہاں مراد تقریباً ہتھیلی کی گہرائی برابر جگہ ہے جو ایک روپیہ کے پھیلاؤ کے برابر جگہ ہوتی ہے۔ (درمختار و بہار شریعت)

نجاست خفیفہ کے شرعی مسائل

☆ نجاست خفیفہ کپڑے کے جس حصہ مثلاً آستین، دامن کلی، کالر میں یا جس عضو مثلاً ہاتھ، پیر، سر میں لگی ہو اور اس کے چوتھائی سے کم میں ہو تو معاف ہے یعنی نماز ہو جائے گی۔

☆ اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری وغیرہ)

Marfat.com

نجاست غلیظہ وخفیفہ کا فرق کیسے کیا جائے

☆ نجاست غلیظہ وخفیفہ کا فرق کپڑے اور بدن پر لگنے میں ہے اگر کسی پتلی جیسے پانی سرکہ دودھ میں ایک قطرہ بھی پڑ جائے چاہے غلیظہ ہو چاہے خفیفہ تو سب کو بالکل نجس کر دے گی جب تک کہ وہ چیز دہ دردہ نہ ہو (ہندیہ وغیرہ)

کون کون سی چیزیں نجاست غلیظہ شمار کی جائے گی

آدمی کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے جس سے وضو یا غسل جاتا رہے وہ نجاست غلیظہ ہے:

☆ پاخانہ پیشاب بہتا خون

☆ پیپ

☆ منہ بھر قے

☆ حیض ونفاس واستحاضہ کا خون

☆ منی، مذی، ودی

☆ دکھتی ہوئی آنکھ کا پانی

☆ ناف یا پستان کا پانی جو درد سے نکلے

☆ خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون خواہ حلال ہو یا حرام حتیٰ کہ گرگٹ چھپکلی تک کا خون

☆ مردار کی چربی، مردار کا گوشت

☆ حرام چوپائے جیسے کتا، بلی، شیر، چیتا، لومڑی، بھیڑیا، گیدڑ، گدھا، خچر، ہاتھی، سوران سب کا پاخانہ پیشاب اور گھوڑے کی لید

☆ ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے، بھینس کا گوبر، بکری، اونٹ نیل گاؤ،

Marfat.com

بارہ سنگھا، ہرن کی مینگنی ہر وہ پرندہ جو اونچا نہ اڑے جیسے مرغی اور بطخ خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، ان سب کی بیٹ

☆ ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی

☆ سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اس جنگلی سانپ اور جنگلی مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے اگرچہ ذبح کئے گئے ہوں۔ یونہی ان کی کھال اگرچہ پکائی گئی ہو (کھال پکانے سے مراد کھال کو اس طرح بنا لیا گیا ہو کہ اس میں نجس رطوبت وغیرہ باقی نہ ہو اور سڑنے بگڑنے کا ڈر نہ ہو جس کو عربی میں دباغت کہتے ہیں۔ اس کتاب میں جہاں کہیں کھال کو پکانے کا لفظ آیا ہے وہاں دباغت مراد ہے آگ میں پکانا مراد نہیں)

☆ سور کا گوشت، ہڈی، کھال اور بال اگرچہ ذبح کیا گیا ہو۔

مذکورہ سب کچھ نجاست غلیظہ میں شمار ہوتا ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری اور دیگر کتابوں میں ایسا ہی ذکر ہے)۔

چند اہم شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ۱: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاست غلیظہ ہے۔ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک یہ بالکل غلط ہے۔
(قاضی خاں ورد المختار)۔

مسئلہ نمبر ۲: شیر خوار بچے نے دودھ کی قے کی اگر منہ بھر ہے تو نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳: چھپکلی اور گرگٹ کا خون نجاست غلیظہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۴: ہاتھی کے سونڈ کی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لعاب نجاست غلیظہ ہے۔ (قاضی خاں)

مسئلہ نمبر ۵: نجاست غلیظہ خفیفہ میں مل جائے تو کل غلیظہ ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۶: کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاست غلیظہ ہے اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی۔ اور زائد ہے تو زائد سمجھی جائے گی۔ نجاست خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔

کون کون سی چیزیں نجاست خفیفہ شمار کی جاتی ہیں؟

☆ نجاست خفیفہ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے جیسے گائے بیل بھینس، بھیڑ بکری، اونٹ، نیل گاؤ وغیرہ کا پیشاب

☆ گھوڑے کا پیشاب بھی

☆ جس پرندہ کا گوشت حرام ہے (خواہ وہ شکاری ہو یا نہ ہو) جیسے کوا، چیل، شکرا، باز، گلہری اس کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے۔ (ہندیہ وغیرہ)

چند اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱:۔ حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ۲:۔ جو حلال پرندہ اونچے اڑتے ہیں جیسے کبوتر، فاختہ مینا، مرغابی، قاز (چیل) ان کی بیٹ پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۳:۔ چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴ پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔ (قاضی خاں)

مسئلہ نمبر ۵:۔ جس کپڑے پر پیشاب کی ایک ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک ہوگا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ۶ جو خون زخم سے بہا نہ ہو وہ پاک ہے۔ (بزازیہ وقاضی خاں)

مسئلہ نمبر ۷:۔ گوشت تلی کلیجی میں جو خون رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سن جائیں تو ناپاک ہیں۔ بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گے۔ (ہندیہ، بزازیہ)

مسئلہ نمبر ۸:۔ اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے جس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی۔ (عینہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۹:۔ جیب میں انڈا ہے تو اگرچہ اس کی زردی خون ہوگئی ہو نماز ہو جائے گی۔ (عینہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۰:۔ پیشاب پاخانہ کے بعد ڈھیلے سے استنجا کر لیا پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر بدن یا کپڑے پر لگا تو بدن اور کپڑا ناپاک نہ ہوں گے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ۱۱:۔ ناپاک چیزوں کا دھواں اگر کپڑے یا بدن پر لگے تو کپڑا اور بدن نجس نہ ہوگا۔ (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲:۔ راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی نماز ہوگئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ۱۳:۔ سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا زمین سے چھینٹیں اُڑ کر کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوا لیکن دھو لینا بہتر ہے۔ (بہار شریعت)

﴿جوٹھے اور پسینہ کے متعلق مسائل﴾

جھوٹے کے شرعی مسائل اور احکام

مسئلہ نمبر ۱:۔ آدمی چاہے جنب ہو یا حیض و نفاس والی عورت، اس کا جوٹھا پاک

Marfat.com

ہے۔ (خانیہ وہندیہ)

مسئلہ نمبر۲:۔ کافر کا جوٹھا بھی پاک ہے مگر اس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک رینٹھ کھکھار کہ پاک ہیں مگر آدمی ان سے گھن کرتا ہے۔

مسئلہ نمبر۳:۔ اس سے بہت بدتر کافر کے جوٹھے کو سمجھنا چاہیے۔ (ہندیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر۴:۔ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے، چوپائے ہوں یا پرند، ان کا جوٹھا پاک ہے جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیتر، بٹیر وغیرہ۔

مسئلہ نمبر۵:۔ جو مرغی چھٹی پھرتی ہے اور غلیظ (گندگی) پر منہ ڈالتی ہے اس کا جوٹھا مکروہ ہے اور اگر بند رہتی ہو تو پاک ہے۔

مسئلہ نمبر۶:۔ گھوڑے کا جوٹھا پاک ہے۔ (ہندیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر۷:۔ سور، کتے، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جوٹھا ناپاک ہے۔ (ہندیہ وخانیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر۸:۔ گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ، چھپکلی، کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (خانیہ وعالمگیری)

مسئلہ نمبر۹:۔ پانی میں رہنے والے جانوروں کا جوٹھا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ نمبر۱۰:۔ اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، بہری، چیل وغیرہ کا جوٹھا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر۱۱:۔ کوے کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (بہارشریعت)

مسئلہ نمبر۱۲:۔ باز، شکرا، بہری چیل کو اگر پال کر شکار کے لئے سکھا لیا ہو اور چونچ میں نجاست نہ لگی ہو تو اس کا جوٹھا پاک ہے۔

مشکوک اور مکروہ جوٹھے کے شرعی مسائل اور احکام

مسئلہ نمبر ۱: گدھے، خچر کا جوٹھا مشکوک ہے اس سے وضو نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ نمبر ۲: جو جوٹھا پانی پاک ہے اس سے وضو اور غسل جائز ہے مگر جب نے بغیر کلی کئے پانی پیا تو اس جوٹھے پانی سے وضو نا جائز ہے۔ اسلئے کہ مستعمل ہو گیا۔

مسئلہ نمبر ۳: اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو غسل مکروہ ہے اور اگر اچھا پانی موجود نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴: مکروہ جوٹھے کا کھانا پینا مالدار کے لئے مکروہ ہے۔ غریب محتاج کو کراہت جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۵: اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک پانی سے وضو غسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو مشکوک ہی سے وضو و غسل کرے اور تیمم کرے۔ اس صورت میں وضو و غسل میں بھی نیت کرنی ضروری اور فقط تیمم یا فقط وضو و غسل کافی نہ ہوگا۔ بلکہ دونوں کرنا ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۶: مشکوک جوٹھا کھانا پینا نہیں چاہیے۔

مسئلہ نمبر ۷: مشکوک پانی اچھے پانی میں مل جائے تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو سے وضو ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸: جس کا جوٹھا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور کا جوٹھا پاک ہے اس کا لعاب اور پسینہ بھی پاک ہے اور جس کا مکروہ ہے اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۹: گدھے خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔

Marfat.com

تیمّم

جس کا وضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وضو اور غسل کی جگہ تیمّم کرے۔

پانی پر قدرت کی صورتیں

پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں۔

پہلی صورت

یہ کہ ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل سے اس کے بڑھنے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو چاہے اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا کسی مسلمان پرہیزگار قابل حکیم نے کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا تو تیمّم جائز ہے۔

پہلی صورت کے شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ۱: محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمّم جائز نہیں یونہی کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲: بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو اور غسل ضروری ہے۔ تیمّم جائز نہیں۔ ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمّم کرے۔ یونہی اگر ٹھنڈے وقت وضو یا غسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نقصان نہیں کرتا تو ٹھنڈے وقت تیمّم کرے۔ پھر جب گرم آئے تو آئندہ کے لئے

Marfat.com

وضو کر لینا چاہیے جو نماز اس تیمم سے پڑھ لی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔

مسئلہ نمبر۳: اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔

مسئلہ نمبر۴: اگر کسی خاص عضو میں پانی نقصان کرتا ہے اور باقی میں نہیں تو جس میں نقصان کرتا ہے اس پر مسح کرے اور باقی کو دھوئے۔

مسئلہ نمبر۵: اگر کسی عضو پر مسح بھی نقصان کرتا ہو تو اس میں عضو پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے۔

مسئلہ نمبر۶: زخم کے کنارے کنارے جہاں تک پانی نقصان نہ کرے پٹی وغیرہ کھول کر دھونا فرض ہے ہاں اگر پٹی کھولنے میں نقصان ہو تو پٹی پر مسح کرے۔

دوسری صورت اور اس کے شرعی مسائل

دوسری صورت یہ ہے کہ وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں تو تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۱: اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے۔ بلا تلاش کے تیمم جائز نہیں۔ بلا تلاش کئے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہو گئی۔

مسئلہ نمبر۲: نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو نماز توڑ کے پانی مانگے۔

Marfat.com

تیسری صورت اور اس کے شرعی مسائل

تیسری صورت یہ کہ اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور نہانے کے بعد سردی کے نقصان سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تیمم جائز ہے۔

چوتھی صورت اور اس کے شرعی مسائل

چوتھی صورت یہ کہ دشمن کا خوف ہو کہ اگر دیکھ لے گا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اسے قید کرا دے گا یا اس طرح سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے جو بے آبروئی کرے گا تو تیمم جائز ہے۔

پانچویں صورت اور اس کے شرعی مسائل

پانچویں صورت یہ کہ جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمم جائز ہے۔

چھٹی صورت اور اس کے شرعی مسائل

چھٹی صورت یہ کہ پیاسا کا خوف ہو یعنی پانی تو ہے لیکن اگر اس پانی کو وضو یا غسل میں خرچ کر دے گا تو یہ خود یا دوسرا مسلمان یا اس کا یا دوسرے مسلمان کا جانور (چاہے جانور ایسا کتا ہی کیوں نہ ہو جس کا پالنا جائز ہے) پیاسا رہ جائے گا اور یہ پیاس خواہ ابھی موجود ہو یا آگے چل کر ہو گی کہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتا نہیں تو تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱: پانی موجود ہے مگر آٹا گوندھنے کی ضرورت ہے جب بھی تیمم جائز ہے۔ شوربے کی ضرورت کے لئے تیمم جائز نہیں۔

Marfat.com

مسئلہ نمبر۲: بدن یا کپڑے پر اتنی نجاست ہے کہ جتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز جائز نہیں اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وضو کرے یا نجاست دور کرے تو پانی سے نجاست دھوئے اور پھر دھونے کے بعد تیمم کرے۔ پاک کرنے سے پہلے تیمم نہ ہوگا اگر پہلے کر لیا ہے تو پھر کرے۔

ساتویں صورت اور اس کے شرعی مسائل

ساتویں صورت یہ کہ پانی مہنگا ہو یعنی وہاں جس بھاؤ بکتا ہے اس سے دوگنا دام مانگتا ہے تو تیمم جائز ہے اور اگر دام میں اتنا فرق نہ ہو یعنی دونے سے کم میں ملے تو تیمم جائز نہیں۔

اہم مسئلہ: پانی مول ملتا ہے اور اس کے پاس حاجت ضروریہ سے زیادہ دام نہیں تو بھی تیمم جائز ہے۔

آٹھویں صورت اور اس کے شرعی مسئلہ ئل

آٹھویں صورت یہ کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظر سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھٹ جائے گی تو تیمم جائز ہے۔

نویں صورت اور اس کے شرعی مسائل

نویں صورت یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی تو تیمم جائز ہے خواہ یوں کہ امام پڑھ کے فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آ جائے گا۔ دونوں صورتوں میں تیمم جائز ہے۔

اہم مسئلہ: اگر یہ سمجھے کہ وضو کرنے میں ظہر یا مغرب یا عشاء یا جمعہ کی پچھلی سنتوں کا یا چاشت کی نماز کا وقت جاتا رہے گا تو تیمم کر کے پڑھ لے۔

Marfat.com

دسویں صورت اور اس کے شرعی مسائل

دسویں صورت یہ کہ آدمی میت کا ولی نہ ہو اور ڈر ہو کہ وضو کرنے میں نماز جنازہ نہ ملے گی تو تیمم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۱: مسجد میں سو گیا اور نہانے کی ضرورت ہو گئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں تھا وہیں فوراً تیمم کر کے نکل آئے دیر کرنا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر۲: قرآن مجید چھونے کے لئے یا سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر کے لئے تیمم جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔

مسئلہ نمبر۳: وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر وضو یا غسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔

مسئلہ نمبر۴: عورت حیض یا نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔

مسئلہ نمبر۵: اتنا پانی ملا جس سے وضو ہو سکتا ہے اور نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وضو کر لینا چاہیے اور غسل کیلئے تیمم کرے۔

تیمم کرنے کا طریقہ

تیمم کی نیت سے بسم اللہ کہہ کر کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو دونوں ہاتھ مار کر الٹ لے اگر زیادہ گرد لگ گئی ہو تو ہاتھ جھاڑے اور اس سے سارے منہ کا مسح کرے پھر دوسری مرتبہ یوں ہاتھ مارے اور ناخن سے لے کر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرے، تیمم ہو گیا۔ تیمم میں سر اور پیر پر مسح نہیں کیا جاتا۔

Marfat.com

تیمّم کے تین فرائض

یاد رہے تیمّم میں صرف تین باتیں فرض ہوتی ہیں باقی سنت۔

پہلا فرض: نیت یعنی غسل یا وضو یا دونوں کی پاکی حاصل کرنے کا ارادہ۔ اگر تیمّم کی نیت ہاتھ مارنے کے بعد کی تو تیمّم نہ ہوگا۔ دل میں تیمّم کا ارادہ فرض ہے اور ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے مثلاً یوں کہے کہ تیمّم کرتا ہوں بے غسلی یا بے وضو کی ناپاکی دور ہونے اور نماز جائز ہونے کے لئے اور بسم اللہ کہہ کر مٹی پر ہاتھ مارے۔

دوسرا فرض: سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا کہ بال برابر کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے نہیں تو تیمّم نہ ہوگا۔

تیسرا فرض: دونوں ہاتھ کا کہنیوں تک کہنیوں سمیت مسح کرنا۔ اگر ذرہ برابر بھی کوئی جگہ چھوٹ گئی تو تیمّم نہ ہوگا۔

تیمّم کے اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱: داڑھی مونچھ اور بھنوؤں کے بالوں پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۲: منہ کی یہاں بھی وہی حد ہے جو وضو میں ہے لیکن منہ کے اندر تیمّم نہیں کیا جاتا۔ البتہ دونوں ہونٹ پر جتنا منہ بن کرنے کے بعد کھ رہتا ہے، مسح ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۳: ہاتھ جھاڑنے میں تالی نہ بجے بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ انگو سے انگوٹھا ٹکرائے زائد گرد جھڑ جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۴: اگر انگلیوں میں گردن پہنچی ہو تو خلال کرنا فرض ہے نہیں تو سنت اسی طرح داڑھی میں بھی۔

Marfat.com

مسئلہ نمبر۵: اگر ایک ہی تیمّم میں وضو اور غسل دونوں کی نیت کر لی جب بھی کافی ہے، دونوں کا ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر۶: غسل اور وضو دونوں کا تیمّم ایک ہی طرح ہوتا ہے۔

کن چیزوں سے تیمّم کیا جا سکتا ہے اور کن سے نہیں؟؟؟

یاد رہے تیمّم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمّم نہیں ہو سکتا۔

اہم شرعی مسائل:

مسئلہ نمبر۱: جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے، وہ زمین کی جنس سے ہے۔ اس سے تیمّم جائز ہے لہٰذا مٹی، گرد، ریت،، چونا، سرمہ، ہرتال، گندھک، مردہ سنگ، گیرو، پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جواہر سے تیمّم جائز ہے۔ اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔

مسئلہ نمبر۲: جس مٹی سے تیمّم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ محض خشک ہونے سے اثر نجاست جاتا رہا ہو۔

مسئلہ نمبر۳: جس چیز پر نجاست گری اور سوکھ گئی اس سے تیمّم نہیں ہو گا۔ اگرچہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو۔ البتہ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر۴: یہ وہم کہ کبھی نجس ہوئی ہو گی فضول ہے، اس کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ نمبر۵: راکھ سے تیمّم جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر۶: اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زیادہ ہو تو تیمّم جائز ہے نہیں

Marfat.com

تو نہیں۔

مسئلہ نمبر ۷: بھیگی مٹی سے تیمّم جائز ہے جب کہ مٹی غالب ہو۔

مسئلہ نمبر ۸: اگر کسی لکڑی یا کپڑے وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تیمّم جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۹: گچ کی دیوار پر تیمّم جائز ہے (بہار شریعت وغیرہ)۔

مسئلہ نمبر ۱۰: پکی اینٹ سے تیمّم جائز ہے (بہار وغیرہ)۔

مسئلہ نمبر ۱۱: زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اس سے تیمّم جائز ہے یونہی اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی جائز ہے۔

نواقض تیمّم

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمّم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی قدرت ہونے سے بھی تیمّم ٹوٹ جائے گا۔

لیکن آپ کی آسانی کے لیے ۱۰ بار رہ درج کر رہا ہوں

۱) پاخانہ

۲) پیشاب

۳) پیچھے سے ہوا کا نکلنا

۴) کیڑا

۵) پتھری کا آگے یا پیچھے کے مقام سے نکلنا

۶) ودی اور مذی

۷) منی کا نکلنا

۸) خون اور پیپ کا بہنا

Marfat.com

۹) زرد پانی کا نکل کر بہنا

۱۰) کھانے یا پانی یا پت یا جمے (پتلے خون کی تھوڑی سے قے بھی وضو توڑ دے گی) خون کی منہ (جنون، یعنی پاگل ہو جانا) بھر قے کرنا۔

۱۱) جنون، غشی (بے ہوشی، خواہ نشہ کھانے سے ہو یا بیماری سے) طاری ہونا

۱۲) بے ہوشی طاری ہونا

۱۳) اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں علاوہ نماز جنازہ کے کسی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ خود آواز سن لے۔ اس سے نماز و وضو دونوں جاتے رہیں گے۔

۱۴) قہقہہ لگانا۔ (بالغ آدمی کا رکوع و سجود والی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ آس پاس والے سنیں)

۱۵) نیند (اس طرح سو جانا کہ جسم کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں)

۱۶) مباشرت فاحشہ (یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت آپس میں ملائیں اور کپڑا وغیرہ بیچ میں نہ ہو۔

۱۹) دُکھتی آنکھ سے آنسو بہنا (اور یہ آنسو ناپاک ہے)

اہم شرعی مسائل۔

مسئلہ نمبر۱:۔ کسی ایسے مقام پر گزرا کہ پانی ایک میل کے اندر تھا، تیمم ٹوٹ گیا۔ پانی تک پہنچنا ضروری نہیں البتہ سونے کی حالت میں پانی پر گزرنے سے نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ نمبر۲:۔ مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ نہانا نقصان نہ کرے گا تو تیمم جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر۳:۔ اتنا پانی ملا کہ اعضاء وضو صرف ایک ایک بار دھو سکتا ہے تو تیمم جاتا رہا اور اس سے کم تو نہیں۔ یونہی غسل کے تیمم کرنے والے کو اتنا پانی ملا کہ غسل کے فرائض کو بھی کافی نہیں تو تیمم نہ گیا ورنہ تیمم جاتا رہا۔

مسئلہ نمبر۴:۔ کسی نے غسل اور وضو دونوں کے لئے ایک ہی تیمم کیا تھا پھر وضو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی یا اتنا پانی پایا جس سے صرف وضو کر سکتا ہے یا بیمار تھا اور اب تندرست ہو گیا کہ وضو نقصان نہ کرے گا اور غسل سے ضرر ہو گا تو صرف وضو کے حق میں تیمم جاتا رہا۔ غسل کے حق میں باقی ہے۔

﴿موزوں پر مسح﴾

☆ یاد رہے کہ یہاں موزے سے مراد چمڑے کا موزہ ہے نہ کہ جراب وغیرہ

☆ جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے موزوں پر مسح کرے تو جائز ہے۔

اہم مسئلہ: جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا۔

مسح کی شرائط

نمبر۱) موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو ایک انگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے، ایڑی نہ کھلی ہو۔

نمبر۲) پاؤں سے چپٹ ہو کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

Marfat.com

نمبر۳) چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا ہو اور باقی حصہ کسی اور دبیز چیز کا جیسے کرمچ وغیرہ۔

اہم مسئلہ: ہندوستان میں جو عموماً سوتی یا اونی موزے پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں انکو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے

نمبر۴) وضو کر کے پہنا ہو یعنی اگر موزہ بے وضو پہنا تھا تو مسح نہیں کر سکتا۔

اہم مسئلہ: تیمم کر کے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں۔

نمبر۵) نہ حالت جنابت میں پہنا ہو نہ بعد پہننے کے جنب ہوا ہو۔

نمبر۶) مدت کے اندر ہو اور اس کی مدت مقیم کے لئے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن تین رات۔

اہم مسئلہ: موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اس وقت سے اس مدت کا شمار ہوگا مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔

نمبر۷) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین انگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو۔

اہم مسئلہ: موزہ پھٹ گیا یا سیون کھول گئی اور ویسے پہنے رہنے کے حالت میں تین انگل پاؤں ظاہر نہیں ہوتا مگر چلنے میں تین انگل دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز نہیں یعنی پھٹے موزہ میں تین انگل سے کم پاؤں کھلے تو مسح جائز ہے اور تین انگل یا اس سے زیادہ کھلے تو جائز نہیں۔

Marfat.com

اہم مسئلہ: ٹخنے کے اوپر موزہ چاہے کتنا ہی پھٹا ہو کچھ حرج نہیں مسح ہو سکتا ہے۔ پھٹنے کا اعتبار ٹخنے سے نیچے کے حصوں میں ہے۔

موزہ پر مسح کا طریقہ

موزہ پر مسح کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ تر کر کے داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں داہنے پاؤں کے موزہ کی پیٹھ کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کھینچے کم سے کم تین انگل کھینچے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے اور بائیں ہاتھ سے بائیں پیر پر اسی طرح کرے۔

موزہ پر مسح کے فرائض

موزہ پر مسح کے دو فرض ہیں:۔

نمبر۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔

نمبر۲) مسح موزے کی پیٹھ پر ہونا۔

موزہ پر مسح کی سنتیں

موزہ پر مسح کی تین سنتیں ہیں:۔

نمبر۱) ☆ ہاتھ کی پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا۔

نمبر۲) ☆ انگلیوں کو کھینچ کر پنڈلی تک لے جانا۔

نمبر۳) ☆ مسح کرتے وقت انگلیوں کو کھلی رکھنا۔

اہم مسئلہ: عمامہ برقع نقاب اور دستانہ پر مسح جائز نہیں۔

اہم مسئلہ: انگریزی بوٹ جوتے پر مسح جائز ہے اگر ٹخنے سے چھپے ہوں۔

(بہار شریعت)

Marfat.com

نواقض مسح

موزہ پر مسح جن چیزوں سے ٹوٹتا ہے وہ درج ذیل ہیں:۔

نمبر۱) جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔

نمبر۲) مسح کی مدت پوری ہو جانے سے مسح جاتا رہتا ہے اور اس صورت میں صرف پاؤں دھو لینا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی ضرورت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کر لے۔

نمبر۳) موزہ اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے چاہے ایک ہی اتارا ہو۔

اہم مسئلہ: وضو کی جگہوں میں پھٹن ہو یا پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہو اور پانی بہانا نقصان کرتا ہو یا سخت تکلیف ہوتی ہو تو بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور جو یہ بھی مضر ہو تو معاف ہے اور اگر اس میں کوئی دوا بھر لی تو اس کا نکالنا ضرور نہیں اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔

﴿خواتین کے لیے طہارت کے اہم مسائل﴾

حیض

حیض کی شرعی تعریف:

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ ہونے کی وجہ سے نہ ہو اسے حیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو استحاضہ اور بچہ ہونے کے بعد ہو تو نفاس کہتے ہیں۔

Marfat.com

حیض کے شرعی مسائل

مسئلہ نمبر۱:۔ حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں ہیں۔ یعنی پورے بہتر گھنٹے ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔

مسئلہ نمبر۲:۔ بہتر گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔ ہاں اگر صبح کو کرن چمکتے ہی شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تہ حیض ہے اور اس صورت میں بہتر گھنٹہ پورا ہونا ضروری نہیں البتہ کسی اور وقت شروع ہو تو گھنٹوں ہی سے شمار ہوگا اور چوبیس گھنٹہ کا ایک دن رات لیا جائے گا۔ (بہارشریعت)

مسئلہ نمبر۳:۔ دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے، بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے اسے حیض آ چکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہوا، استحاضہ ہے۔ اسے یوں سمجھو کہ پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تو کل حیض ہے اور اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن استحاضہ کے اور اگر ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن آیا کبھی پانچ دن آیا تو پچھلی بار جتنے دن آیا اتنے ہی دن حیض کے سمجھے جائیں باقی استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر۴:۔ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جبھی حیض ہو بلکہ اگر بعض وقت آئے جب بھی حیض ہے۔

Marfat.com

حیض کب آتا ہے؟

کم سے کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہو گا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن سال کی عمر ہے۔ اس عمر والی کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے ہیں۔ (عالمگیری)

چند اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱:۔ نو برس کی عمر سے پہلے جو خون آیا وہ استحاضہ ہے۔ یونہی پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے وہ استحاضہ ہے۔ البتہ اگر پچپن برس کی عمر کے بعد خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲:۔ حمل والی کو جو خون آیا استحاضہ ہے۔ یونہی بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی بچہ آدھے سے زیادہ باہر نہیں نکلا تو وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳:۔ دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے یونہی نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۴:۔ حیض اس وقت شمار کیا جائے گا جب کہ خون فرج خارج میں آ گیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے خون فرج خارج میں نہیں آیا داخل ہی میں رکا رہا تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہو گی، نمازیں پڑھے گی، روزہ رکھے گی۔

حیض کے مختلف رنگ اور متعلقہ مسائل

مسئلہ نمبر ۱: حیض کے چھ رنگ ہیں۔ سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، مٹیالا۔ سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے اور اگر دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لئے جو دن عادت کے ہیں اتنے دن حیض کے اور عادت کے بعد والے استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حیض باقی استحاضہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳:۔ جس عورت کو عمر بھر خون آیا ہی نہیں یا مگر تین دن سے کم آیا تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی اور اگر ایک بار تین دن رات خون آیا پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن رات حیض کے ہیں۔ باقی ہمیشہ کے لئے پاک۔

﴿نفاس﴾

نفاس کی شرعی تعریف

نفاس یعنی وہ خون جو بچہ جننے کے بعد آتا ہے (متون) اس کی کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں۔ آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ نفاس کا زمانہ چالیس دن رات ہے۔

نفاس کے شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ۱ نفاس کا شمار اس وقت سے ہوگا جب کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا۔

Marfat.com

تنبیہ: اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اور اس کا مطلب آدھے سے زیادہ بچہ باہر آجانا ہے۔

مسئلہ نمبر۲ کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو ان دونوں صورتوں میں چالیس دن رات نفاس ہے۔ باقی استحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہے تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا دن زیادہ آیا وہ استحاضہ ہے جیسے عادت تیس دن کی تھی، اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے اور پندرہ استحاضہ کے ہیں۔

مسئلہ نمبر۳:۔ بچہ پیدا ہونے سے پہلے جو خون آیا کچھ بعد کو تو پہلے والا استحاضہ ہے بعد والا نفاس ہے۔ لیکن یہ اس صورت میں ہے جب کوئی عضو بن چکا ہو ورنہ پہلے والا اگر حیض ہوسکتا ہے تو حیض ہے نہیں تو استحاضہ۔

مسئلہ نمبر۴:۔ چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے۔ اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔

مسئلہ نمبر۵:۔ اس کے رنگ کے بارے میں وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے۔

حیض ونفاس کے احکام

مسئلہ نمبر۱:۔ حیض ونفاس کی حالت میں نماز پڑھنا روزہ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر۲:۔ ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں۔ ان کی قضا بھی نہیں۔ البتہ روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر۳:۔ نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الٰہی درود شریف اور دوسرے وظیفے پڑھ لیا کرے جتنی دیر نماز پڑھا کرتی تھی تا کہ عادت رہے۔

مسئلہ نمبر۴:۔ حیض و نفاس والی کو قرآن مجید دیکھ کر ہو یا زبانی اور اس کا چھونا اگر چہ جلد یا چولی یا حاشیہ کو انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے، یہ سب حرام ہیں۔ (ہندیہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر۵:۔ کاغذ کے پرچہ پر کوئی آیت لکھی ہو اس کا چھونا بھی حرام ہے۔

مسئلہ نمبر۶:۔ قرآن مجید جزدان میں ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔ (ہندیہ)

مسئلہ نمبر۷:۔ اس حالت میں قرآن مجید اور دینی کتابوں کے چھونے کے سب احکام وہی ہیں جو بے غسل والے کے ہیں جس کا بیان غسل میں گزرا۔

مسئلہ نمبر۸:۔ معلّمہ کو حیض و نفاس ہو تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھا دے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر۹:۔ اس حالت میں دعائے قنوت پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر۱۰:۔ قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار، کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے بلکہ مستحب ہے۔ وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے اور ویسے بھی حرج نہیں۔ اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر۱۱:۔ جماع اس حالت میں حرام ہے البتہ لیٹنے بیٹھنے ساتھ کھانے پینے اور بوسہ لینے میں حرج نہیں۔

Marfat.com

﴿استحاضہ﴾

استحاضہ کی شرعی تعریف

وہ خون جو عورت کے آگے کے مقام سے نکلے اور حیض ونفاس کا نہ ہو وہ استحاضہ ہے۔

اہم مسائل

مسئلہ نمبر۱: استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ معاف ہے نہ ایسی عورت سے جماع حرام ہے۔

مسئلہ نمبر۲: استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا۔ ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اس ایک پورے وقت کے اندر تک وضو نہ جائے گا۔

مسئلہ نمبر۳: اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے تو معذور نہیں۔

﴿معذور﴾

شرعی معذور کی علامات ومسائل

مسئلہ نمبر۱: ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ

Marfat.com

وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے یعنی پورے وقت
میں اتنی دیر بھی بیماری نہیں رکی کہ وضو کے ساتھ فرض ادا کر سکے۔

☆ معذور کا حکم یہ ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں
چاہے اس وضو سے پڑھے۔

☆ اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا۔ مثالیں

☆ قطرے کی بیماری

☆ دست کا آنا

☆ ہوا کا خارج ہونا

☆ دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا

☆ پھوڑے

☆ ناسور سے ہر وقت رطوبت بہنا

☆ کان،

☆ ناف،

☆ پستان سے پانی نکلنا

کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں۔

☆ ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت
کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا۔

☆ جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر نماز کے وقت میں ایک ایک بار میں
بھی وہ چیز پائی جائے گی معذور ہی رہے گا۔

مثال سے وضاحت

☆ عورت کو نماز کا ایک پورا وقت ایسا گزر گیا جس میں استحاضہ نے اتنی مہلت نہیں دی کہ طہارت کر کے فرض پڑھ لیتی اور دوسرے وقت میں اتنی مہلت ملتی ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب اس دوسری نماز کے وقت میں بھی ایک آدھ دفعہ خون آ جاتا ہے تو اب بھی معذور ہے یعنی عذر ثابت ہونے کے بعد یہ ضروری نہیں ہے کہ آئندہ ہر وقت میں کثرت سے بار بار وضو توڑنے والی چیز پائی جائے، عذر ثابت ہونے کے لئے کثرت و تکرار درکار ہے لیکن اتنی کثرت کی ایک فرض بھی وضو کے ساتھ ادا نہ ہو سکے۔ بعد کی ہر نماز کے وقت میں اتنی کثرت ضروری نہیں بلکہ ایک بار بھی کافی ہے۔

مسئلہ نمبر۲: فرض نماز کا وقت گزر جانے سے معذور کا وضو جاتا رہتا ہے جیسے کسی معذور نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو سورج ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا۔ اور کسی نے سورج نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔

مسئلہ نمبر۳: معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب سے معذور ہے۔ ہاں اگر کوئی دوسری چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا۔ مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے ہوا نکلنے سے اس کا وضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے اس کا قطرہ نکلنے سے وضو جاتا رہے گا۔

مسئلہ نمبر۴: اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا رہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا۔ تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔

Marfat.com

مسئلہ نمبر۵: معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب سے کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درہم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں۔ اسی سے پڑھے اگرچہ جانماز بھی آلودہ ہو جائے کچھ حرج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے اور دھو کر پڑھنے کا موقع ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس نہ ہو جائے گا تو دھونا واجب ہے اور درہم سے کم ہے اور موقع ہے تو دھونا سنت اور اگر موقع نہیں تو ہر صورت میں معاف ہے۔

مسئلہ نمبر۶: کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں تو نہ اس کی وجہ سے وضو ٹوٹے نہ معذور ہو نہ وہ رطوبت ناپاک ہے۔

﴿نجاست کے مسائل﴾

نجس اشیاء کی اقسام

نجس کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم

ایسی چیزیں ہیں کہ وہ خود نجس ہیں جن کو ناپاکی اور نجاست کہتے ہیں جیسے شراب، پاخانہ، گوبر ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل حالت کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں پاک نہیں ہو سکتیں۔ شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو

جائے تو اب پاک ہے۔ یا اپلا جب تک راکھ نہ ہو جائے ناپاک ہے جب راکھ ہو گیا تو یہ راکھ پاک ہے۔ (مغنیہ وغیرہ)

دوسری قسم

ایسی چیزیں ہیں جو خود تو نجس نہیں لیکن نجاست کے لگنے سے ناپاک ہو گئیں جیسے کپڑے پر شراب لگ گئی تو اب کپڑا نجس ہو گیا۔ ایسی چیزوں کے پاک کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ بعض چیزیں دھونے سے پاک ہوں گی بعض سوکھنے سے بعض رگڑنے پونچھنے سے بعض جلنے سے پاک ہوں گی بعض دباغت و ذبح سے پاک ہوں گی۔

ایک اہم سوال

کیا پانی کے سوا دوسری مائع اشیاء سے بھی پاکی حاصل کی جا سکتی ہے؟

جواب: یاد رکھیں پاک پانی اور ہر پاک پتلی بہنے والی چیز جس سے نجاست دور ہو سکے اس سے ناپاک چیزوں کو پاک کر سکتے ہیں جیسے سرکہ، گلاب، چائے، کیلے کے درخت کا پانی وغیرہ۔

نجاست پاک کرنے کے متفرق طریقے اور شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ۱: تھوک سے اگر نجاست دور ہو جائے تو اس سے بھی چیز پاک ہو جائے گی جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر قے کی پھر کئی بار دودھ پیا یہاں تک کہ قے کا اثر جاتا رہا۔ تو پستان پاک ہو گیا۔ (قاضی خاں وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲: شوربا، دودھ، تیل سے دھونے سے پاک نہ ہو گا اس لئے کہ ان سب سے نجاست دور نہ ہو گی۔

مسئلہ نمبر۳: نجاست اگر دلدار ہے جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ تو دھونے میں کوئی گنتی کی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے۔ اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی بار دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر۴: اگر نجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ حصہ اثر یا رنگ یا بو باقی ہے تو اسے بھی دور کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر اس کا اثر مشکل سے جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھولیا پاک ہو گیا۔ صابن یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری و مینہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر۵: کپڑے یا ہاتھ پر نجس رنگ لگا یا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھوئے کہ صاف پانی گرنے لگے، پاک ہو جائے گا اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔ (عالمگیری و مینہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر۶: زعفران یا کوئی رنگ کپڑا رنگنے کے لئے گھولا تھا۔ اس میں کسی بچے نے پیشاب کر دیا اور کوئی نجاست پڑ گئی تو اس سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھو ڈالیں، پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر۷: کپڑے یا بدن پر ناپاک تیل لگا تھا تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو، اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابن یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے، پاک نہ ہو گا۔ (مینہ و بہار)

مسئلہ نمبر۸: اگر چھری میں خون لگ گیا یا سری میں خون بھر گیا اور اسے آگ میں ڈال

Marfat.com

دیا یہاں تک کہ خون جل گیا تو چھری اور سری پاک ہوگئی۔ (مبنہ و بزازیہ)

مسئلہ نمبر ۹: نجاست اگر پتلی ہے تو تین مرتبہ دھونے اور تین مرتبہ اچھی طرح نچوڑنے سے پاک ہوگا۔ اچھی طرح نچوڑنے کا یہ مطلب ہے کہ ہر شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔ (عالمگیری و قاضی خاں)

مسئلہ نمبر ۱۰: اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے۔ نچوڑے تو وہ ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اس کے حق میں پاک اور اس دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں۔ ہاں اگر یہ دھوتا اور اتنا ہی نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔

مسئلہ نمبر ۱۱: پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑ کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی۔ اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔

مسئلہ ۱۲: پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا۔ پھر اگر پہلی بار نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔ یونہی اگر کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ دوبارہ دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے

Marfat.com

بعد اس سے وہ پاک کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر۱۳: کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔

مسئلہ نمبر۱۴: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے یعنی ان کا پیشاب کپڑے یا بدن پر لگا تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا تب پاک ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر۱۵: اگر کوئی چیز ایسی ہے جو نچوڑنے کے قابل نہیں جیسے چٹائی، جوتا، برتن وغیرہ اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے یونہی دوبار اور دھوئیں، تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی۔ اسی طرح جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب سے نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یونہی پاک کیا جائے۔

مسئلہ نمبر۱۶: اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہو جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے تانبے پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔

مسئلہ نمبر۱۷: ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر۱۸: پکایا ہوا چمڑا ناپاک ہو گیا تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑیں ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ (عالمگیری وقاضی خاں)

Marfat.com

مسئلہ نمبر ۱۹:۔ اگر لوہے کی چیز ہے جیسے چھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار ہو۔ اگر وہ نجس ہو جائے تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی اور اس صورت میں نجاست کے دلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں۔ یونہی چاندی، سونے، پیتل، گلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے۔ پونچھنے سے پاک نہ ہونگی۔

مسئلہ نمبر ۲۰: آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں، کپڑے یا پتی سے اس قدر پونچھ لئے جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے تو پاک ہو جاتی ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۱: ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے تو پاک ہو گئی مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں۔ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲۲: جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہو گئی اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہو گی۔ (بزازیہ)

مسئلہ نمبر ۲۳: یاد رہے: سور کے سوا ہر مردار جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے چاہے اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکی کر لی ہو یا فقط دھوپ یا ہوا یا دھول میں سکھا لیا ہو کہ اس کی تمام تری مٹ کر بدبو جاتی رہی ہو تو دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی۔ اس پر نماز درست ہے۔ (ہدایہ شرح وقایہ، عالمگیریہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر۲۴:۔ سور کے سوا ہر جانور، حلال ہو یا حرام، جب کہ ذبح کے قابل ہو اور بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہو جائے گا بلکہ حرام ہی رہے گا۔ پاک ہونا اور بات ہے، حرام ہونا اور بات ہے۔ دیکھو مٹی پاک ہے بلکہ پاک کرنے والی ہے لیکن حد ضرر تک مٹی کھانا حرام ہے۔ (عینہ وہدایہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر۲۵:۔ شہد ناپاک ہو جائے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ پانی اس میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ سب پانی جل جائے اور جتنا شہد تھا اتنا رہ جائے۔ تین مرتبہ اسی طرح پکائیں تو شہد پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر۲۶:۔ اسی مذکورہ طریقے سے نجس تیل بھی پاک کرلیں۔ تیل پاک کرنے کا ایک اور طریقہ یہ بھی ہے کہ جتنا تیل ہو، اتنا ہی اس میں پانی ڈال کر خوب ہلائیں۔ پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں۔ اس طرح تین بار کریں، تیل پاک ہو جائے گا۔ (عینہ وعالمگیری)

مسئلہ نمبر۲۷:۔ اگر گھی نجس ہو جائے تو پگھلا کر انہی طریقوں میں سے کسی طریقہ سے پاک کرلیں۔

مسئلہ نمبر۲۸:۔ جو کپڑا دو تہہ کا ہو، اگر ایک تہہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لئے گئے ہوں تو دوسری تہہ پر نماز جائز ہے۔

مسئلہ نمبر۲۹:۔ لکڑی کا تختہ ایک رخ سے نجس ہو گیا تو اگر اتنا موٹا ہے کہ موٹائی میں چر سکے تو الٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (عینہ)

Marfat.com

مسئلہ نمبر ۳۰:۔ جو زمین گوبر سے لیپی گئی اگر چہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں۔ ہاں اگر سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھا لیا تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۱:۔ درخت اور گھاس اور دیوار ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہے یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے۔ یونہی درخت یا گھاس سوکھنے سے پہلے کاٹ لیں تو طہارت کے لئے دھونا ضروری ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

☆.....☆.....☆

فصل دوئم

نماز کی دوسری شرط

﴿ستر عورت (شرمگاہ کا چھپانا)﴾

ستر کی شرعی مقدار اور دیگر شرعی مسائل

عموماً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نمازی کے لئے کم سے کم کتنا بدن ڈھکا رہنا ضروری ہے؟

ستر کی شرعی مقدار اور مسائل میں نے تفصیلاً درج کر دیے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱: مرد کے لئے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک، عورت (چھپانے کی چیز) ہے۔ یعنی اتنے بدن کا چھپانا فرض ہے ناف کا چھپانا فرض نہیں لیکن گھٹنا ڈھکنا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۲: آزاد (آزاد سے مراد جو غلام یا باندی نہ ہو اس کتاب میں جہاں جہاں آزاد کا لفظ آیا ہے اس سے مراد یہی ہے کہ شرعی طور پر غلام نہ ہو) عورتوں اور خنثیٰ مشکل کے لئے سارا بدن عورت ہے۔ سوائے منہ اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں۔ ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔

مسئلہ نمبر ۳: باندی (غلام عورت) کے لئے سارا پیٹ اور پیٹھ اور دونوں پہلو اور

ناف سے گھٹنوں تک عورت ہے۔

مسئلہ نمبر ۴: جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے کوئی عضو اگر چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہو جائے گی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا جب بھی نماز ہوگئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر کھلا رہا یا قصداً کھولا اگرچہ فوراً چھپا لیا، نماز جاتی رہی۔

مرد کے اعضائے عورت (پردہ کے مقام)

مرد کے بدن میں نو جگہیں ایسی ہوتی ہیں جن کا پردہ کرنا ضروری ہے اور ان کا پردہ ہی فطری حسن بھی ہوتا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ ذکر، انثیین، دونوں مل کر ایک

☆ دبر

ہر ایک سرین، ایک مستقل عورت ہے

☆ ہر ران، علیحدہ علیحدہ ایک عورت ہے

☆ ناف کے نیچے سے لے کر عضو تناسل کی جڑ تک اور اس کے سیدھے میں پیٹھ اور دونوں کروٹوں کی جانب سے مل کر ایک عورت ہے۔

☆ دبر و انثیین کے درمیان کی جگہ ایک مستقل عورت ہے۔ یہ جو اعضائے عورت گنائے گئے ہیں ان میں سے ہر ایک ایک عضو ہے یعنی ایک چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہو جائے گی۔

دو اہم مسائل:

نمبر ۱:۔ اگر چند اعضاء میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اس عضو کی چوتھائی سے کم ہے مگر مجموعہ ان کا ان کھلے ہوئے اعضاء میں جو سب سے چھوٹا ہے اس کی

Marfat.com

چوتھائی کے برابر ہے تو نماز نہ ہوئی مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ ان دونوں کا کان کی چوتھائی کے برابر ہے۔ لہٰذا نماز اس صورت میں نہ ہوگی۔ (عالمگیری وردالمختار)

نمبر۲:۔ نماز شروع کرتے وقت اگر کسی عضو کی چوتھائی کھلی رہی یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہا تو نماز شروع نہ ہوئی۔

عورت کے اعضائے عورت (پردے کے مقام)

یاد رہے آزاد عورتوں کے لئے علاوہ ان پانچ عضو کے جن کا بیان اوپر گزرا سارا بدن عورت ہے اور ان کا چھپانا ہی فطری حسن ہے۔

اس پردہ میں بدن کے تیس اعضا شامل ہیں۔ ان میں سے جس عضو کی چوتھائی کھل جائے، نماز کا وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا۔

۱) سر یعنی ماتھے کے اوپر سے گردن کے شروع تک۔

۲) بال جو لٹکتے ہوں۔

۴-۳) دونوں کان۔

۵) گردن۔

۷-۶) دونوں شانے۔

۹-۸) دونوں بازو کہنیوں سمیت۔

۱۱-۱۰) دونوں کلائیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچے تک۔

۱۲) سینہ یعنی گلے کے جوڑ سے دونوں پستان کے نیچے تک۔

۱۴-۱۳) دونوں ہاتھ کی پیٹھ۔

۱۶-۱۵) دونوں پستان۔

۱۷) پیٹ یعنی سینہ کی حد جو اوپر ذکر ہوئی۔ اس حد سے لے کر ناف کے نچلے کنارے تک یعنی ناف کا بھی پیٹ میں ہی شمار ہے۔

۱۸) پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب سینہ کے مقابل سے کمر تک۔

۱۹) دونوں شانوں کے بیچ میں جو جگہ ہے، بغل کے نیچے سینہ کی نچلی حد تک۔

۲۱-۲۰) دونوں سرین۔

۲۲) فرج۔

۲۳) دبر۔

۲۵-۲۴) دونوں رانیں یعنی ہر ران چڑھے سے گھٹنے تک یعنی گھٹنوں سمیت ایک عضو ہے گھٹنا ایک عضو نہیں۔

۲۶) ناف کے نیچے پیڑو اور اس سے ملی جو جگہ ہے اور ان کے مقابل پیٹھ کی طرف سب مل کر ایک عورت ہے۔

۲۸-۲۷) دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت۔

۳۰-۲۹) دونوں تلوے بعض علماء نے ہاتھ کی پیٹھ اور تلووں کو عورت میں داخل نہیں کیا۔

پردے کے متعلق چند اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱: عورت کا چہرہ اگرچہ عورت نہیں۔ لیکن غیر محرم (دادا، نانا، چچا، ماموں، رضاعت، یہ کہ مثلاً دودھ شریکی بھائی باپ ہو، مصاہرت یہ کہ سسر داماد ہو اور غیر محرم وہ لوگ ہیں جن سے ان تینوں رشتوں میں سے کوئی رشتہ نہ ہو جیسے دیور، جیٹھ، بہنوئی، نندوئی، خالو، پھوپھا اور چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے بیٹے وغیرہ۔ غیر محرم سے پردہ واجب ہے۔ محرم و غیر محرم کی تعریف کون لوگ محرم ہیں اور

Marfat.com

کون غیر محرم) کے سامنے منہ کھولنا منع ہے یونہی غیر محرم کو اس کا دیکھنا جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر۲: اگر کسی مرد کے پاس ستر کے لئے جائز کپڑا نہیں اور ریشمی ہے تو فرض ہے کہ اس سے ستر کرے اور اسی میں نماز پڑھے البتہ اور کپڑے ہوئے ہوئے مرد کو ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے اور ریشمی کپڑنے میں نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔

مسئلہ نمبر۳: اگر ننگے شخص کو چٹائی یا بچھونا مل جائے تو اسی سے ستر کرے، ننگا نہ پڑھے۔ یونہی اگر گھاس یا پتوں سے ستر کرسکتا ہے تو یہی کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۴: کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع وسجدہ اشارہ سے کرے چاہے دن ہو یا رات گھر میں ہو یا میدان میں۔ (ہدایہ، درمختار وردالمختار)

مسئلہ نمبر۵: اگر دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو مانگنا واجب ہے۔ (ردالمختار)

مسئلہ نمبر۶: اگر ناپاک کپڑے کے سوا کوئی اور کپڑا نہیں اور پاک کرنے کی کوئی صورت بھی نہیں تو ناپاک ہی کپڑے سے ستر کرے اور ننگا نہ پڑھے۔ (ہدایہ)

مسئلہ نمبر۷: اگر پورے ستر کے لئے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضا کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے اور اس کپڑے سے عورت غلیظہ یعنی آگا پیچھا چھپائے اور اتنا ہو کہ ایک ہی چھپا سکتا ہے تو ایک ہی کو چھپائے۔

مسئلہ نمبر۸: اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے چوتھائی ستر کھلتا ہے تو بیٹھ کر پڑھے۔ (درمختار، ردالمختار)

☆.....☆.....☆

فصل سوئم

نماز کی تیسری شرط..... وقت

﴿نمازوں کے اوقات اور شرعی مسائل﴾

نماز فجر کا وقت اور اس کے مسائل

شرعی فجر

فجر اسلامی اصطلاح میں صبح صادق سے لے کر سورج کی کرن چمکنے تک کے وقت کو کہا جاتا ہے۔

شرعی صبح صادق

صبح صادق ایک روشنی ہے جو سورج نکلنے سے پہلے سورج کے اوپر آسمان کے پوربی کناروں میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی ہے اور اجالا ہو جاتا ہے۔ اس روشنی کے ظاہر ہوتے ہی سحری کا وقت ختم اور نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اس روشنی کے پہلے بیچ آسمان میں ایک لمبی سفیدی پورب سے پچھم کی طرف اٹھتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ جس کے نیچے سارا افق سیاہ ہوتا ہے۔ صبح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر اتر دکھن دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے۔ یہ لمبی سفیدی صبح صادق کی سفیدی میں غائب ہو جاتی ہے۔ اس لمبی سفیدی کو صبح کاذب کہتے ہیں اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا۔ (قاضی خاں دبہار)

(نوٹ) صبح صادق کی روشنی میں ان شہروں میں جو ۲۷۔۲۸ درجہ یا اس کے قریب عرض بلد پر واقع ہیں (جیسے بریلی، لکھنو، کانپور وغیرہ) چھوٹے دنوں میں تقریباً سوا گھنٹہ اور گرمی میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ (کچھ کم وبیش) سورج نکلنے سے پہلے ظاہر ہوتی ہے۔

اہم مسئلہ: فجر کی نماز کے لئے تو صبح صادق کی سفیدی جب چمک کر ذرا پھیلنی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے اور عشاء پڑھنے اور سحری کھانے میں ابتدائے طلوع صبح صادق کا اعتبار کریں یعنی فجر اس وقت پڑھیں جب اچھی طرح روشن ہو جائے اور عشاء اور سحری کا وقت اسی دم ختم سمجھیں جب کہ صبح صادق کی سفیدی ذرا سی بھی شروع ہو۔

(عالمگیری وغیرہ)

نماز ظہر کا وقت اور اس کے مسائل

زوال کی شرعی تعریف

زوال یعنی سورج ڈھلنے سے لے کر اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دونا ہو جائے۔ مثلاً ٹھیک دوپہر کو کسی چیز کا سایہ چار انگل تھا اور وہ چیز آٹھ انگل کی ہے تو جب اس چیز کا سایہ کل بیس انگل کا ہو جائے تب ظہر کا وقت ختم ہوگا۔

سایہ اصلی کی شرعی تعریف:

سایہ اصلی وہ سایہ ہے جو ٹھیک دوپہر کے وقت ہوتا ہے جب آفتاب خط نصف النہار پر پہنچتا ہے یعنی ٹھیک بیچوں بیچ آسمان پر کہ پورب پچھم کا فاصلہ برابر ہوتا

Marfat.com

ہے تو یہ ٹھیک دوپہر ہوتی ہے اس جگہ سے ذرا پچھم کو جھکا اور ظہر کا وقت شروع ہوا۔

(نوٹ) سورج ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین پر ایک برابر لکڑی سیدھی اس طرح گاڑیں کہ پورب پچھم بالکل جھکی نہ ہو جتنا سورج اونچا ہوتا جائیگا اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا۔ جب کم ہونا رک جائے تو یہ ٹھیک دوپہر ہے اور یہ سایہ سایہ اصلی ہے اس کے بعد سایہ بڑھنا شروع ہوگا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سورج خط نصف النہار سے جھکا اور یہ ظہر کا وقت جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔

نماز عصر کا وقت اور اس کے مسائل

یاد رہے کہ ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔

(نوٹ) ان شہروں میں عصر کا وقت کم سے کم تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹہ (کچھ کم وبیش) جاڑوں میں یعنی نومبر سے فروری کے تیسرے ہفتہ تک تقریباً پونے چار مہینہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ رہتا ہے اور یہ قریب قریب سب سے چھوٹا وقت عصر ہے اور اپریل مئی میں تقریباً پونے دو گھنٹہ (کچھ کم وبیش مختلف تاریخوں میں) اور آخر مئی و جون میں تقریباً دو گھنٹہ کچھ کم وبیش مختلف تاریخوں میں پھر اگست ستمبر میں تقریباً پونے دو گھنٹہ اور آخر اکتوبر تک ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب آ جاتا ہے

(تنبیہ) یہ جو وقت لکھا گیا ہے وہ مختلف شہروں اور مختلف تاریخوں کے لحاظ سے دو چار چھ منٹ کم وبیش بھی ہوگا۔ یہ ایک موٹا اندازہ کرنے کے لئے لکھ دیا ہے۔ جن صاحبوں کو ہر مقام اور ہر تاریخ کا صحیح صحیح وقت معلوم کرنا ہو وہ ہماری الاوقات ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

نماز مغرب کا وقت اور اس کے مسائل

یاد رہے مغرب کا وقت سورج ڈوبنے کے بعد سے شفق جانے تک ہے۔

شفق کی شرعی تعریف

شفق سے مراد وہ سپیدی ہے جو سرخی جانے کے بعد پچھم سے صبح صادق کی سپیدی کی طرح اتر کر دکھن پھیلی رہتی ہے (ہدایہ، عالمگیری، خانیہ)۔

(نوٹ) یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم سوا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا ہے تقریباً۔ ہر روز جتنا وقت فجر کا ہوتا ہے، اتنا ہی مغرب کا بھی ہوتا ہے۔

نماز عشاء کا وقت اور اس کے مسائل

شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد سے لے کر صبح صادق شروع ہونے تک ہے۔ شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد ایک لمبی پورب پچھم پھیلی ہوئی سپیدی بھی ہوتی ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں وہ مثل صبح کاذب کے ہے۔ اس سے پہلے مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور اس کے ہوتے ہوئے بھی عشاء کا وقت ہو جاتا ہے۔

نماز وتر کا شرعی وقت:

وتر کا وقت وہی ہے جو عشاء کا وقت ہے۔ البتہ عشاء کی نماز سے پہلے نہیں پڑھی جا سکتی کہ ان میں ترتیب فرض ہے۔ اگر قصداً عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے وتر پڑھ لی تو وتر نہ ہوگی۔ عشاء کے بعد پھر پڑھنا ہوگا۔ ہاں اگر بھول کر وتر پڑھ لی یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہو گئی۔ (درمختار، عالمگیری)

اہم مسئلہ: جس خطہ زمین میں جن دنوں میں عشاء کا وقت آتا ہی نہیں تو وہاں ان دنوں میں عشاء اور وتر کی قضا پڑھی جائے۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

ادائیگی نماز کے مستحب اوقات

مسئلہ نمبر ۱: فجر میں تاخیر مستحب ہے یعنی جب خوب اجالا ہو جائے تب شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ چالیس سے ساٹھ آیت ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے اور سلام پھیرنے کے بعد پھر اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل سے چالیس سے ساٹھ آیت دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ آفتاب نکلنے کا شک ہو جائے۔ (قاضی خاں وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲: عورتوں کے لئے ہمیشہ فجر کی نماز اول وقت میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں۔ جب جماعت ہو چکے، تب پڑھیں۔

مسئلہ نمبر ۳: جاڑے کی ظہر میں جلدی مستحب ہے، گرمی کے دنوں میں دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے۔ خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ۔ البتہ اگر گرمیوں میں ظہر کی نماز جماعت اول وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لئے جماعت چھوڑنا جائز نہیں۔ موسم ربیع جاڑوں کے حکم میں ہے اور خریب گرمیوں کے حکم میں۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴: جمعہ کا مستحب وقت وہی ہے جو ظہر کے لئے مستحب ہے۔ (بحر)

مسئلہ نمبر ۵: عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود آفتاب کے گولہ میں زردی آ جائے کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بخار نگاہ جمنے لگے۔ دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶: بہتر یہ ہے کہ ظہر مثل اوّل میں پڑھے اور عصر مثل ثانی کے بعد۔ (غنیۃ)

Marfat.com

مسئلہ نمبر ۷: تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب میں یہ زردی اس وقت آ جاتی ہے جب غروب میں بیس منٹ باقی رہ جاتے ہیں تو اس قدر وقت کراہت ہے یونہی بعد طلوع بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ۸: تاخیر سے مراد۔ یہ ہے کہ وقت مستحب کے دو حصے کئے جائیں اور پچھلے حصہ میں نماز ادا کی جائے۔

مسئلہ نمبر ۹: بدلی کے دن کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گھ گئے تو مکروہ تحریمی۔ (درمختار، عالمگیری، فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۱۰: عشاء میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح۔ یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے کہ باعث تقلیل جماعت ہے۔

(بحر، درمختار، خانیہ)

مسئلہ نمبر ۱۱: عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سونا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲: عشاء کی نماز کے بعد دنیا کی باتیں کرنا، قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے۔ ضروری باتیں تلاوت قرآن شریف اور ذکر اور دینی مسائل اور بزرگوں کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں۔ یونہی صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک ذکر الٰہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳: جو شخص اپنے جاگنے پر بھروسا رکھتا ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے وہ سونے سے پہلے پڑھ لے۔ پھر اگر آخر رات میں

Marfat.com

آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے۔ وتر دوبارہ پڑھنا جائز نہیں۔ (قاضی خاں)

مسئلہ نمبر ۱۴: بدلی کے دن عصر اور عشاء میں تعجیل مستحب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر مستحب ہے۔

ادائیگی نماز کے مکروہ اوقات

طلوع وغروب ونصف النہار (نصف النہار، دوپہر، طلوع، نکلنا، غروب، ڈوبنا) ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض، واجب نہ نفل۔ نہ ادا، نہ قضا۔ نہ سجدہ تلاوت نہ سجدہ سہو۔ البتہ اس روز کی عصر کی نماز اگر نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے مگر اتنی دیر کرنا حرام ہے۔

طلوع کی اصطلاحی تعریف

طلوع سے مراد سورج کا کنارہ نکلنے سے لے کر پورا نکل آنے کے بعد اس وقت تک ہے کہ اس پر آنکھ چندھیانے لگے اور اتنا کل وقت بیس منٹ ہے۔

نصف النہار اور ضحویٰ کبریٰ کے مسائل

مسئلہ نمبر ۱: نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے لے کر نصف النہار حقیقی یعنی سورج ڈھلنے تک ہے جس کو ضحوہ کبریٰ کہتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲: نصف النہار شرعی معلوم کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ آج جس وقت سے صبح صادق شروع ہوئی اس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک جتنے گھنٹے ہوں ان کے دو حصہ کرو پہلے حصہ کے ختم پر نصف النہار شرعی شروع ہو جائے گی اور سورج ڈھلتے ہی ختم ہو جائے گی۔ مثلاً آج ۲۰ مارچ کو چھ بجے شام کو سورج ڈوبا اور تقریباً چھ ہی بجے نکلا۔ ۱۲ بجے

دن کو ٹھیک دوپہر ہوئی اور ساڑھے چار بجے صبح کو صبح صادق ہوئی تو کل صبح صادق سے سورج ڈوبنے تک ساڑھے تیرہ گھنٹے ہوئے جس کا آدھا پونے سات گھنٹہ ہوا۔ اب صبح صادق کے شروع یعنی ساڑھے چار بجے سے یہ پونے سات گھنٹہ وقت گزرنے دو تو سوا گیارہ بج جائیں گے۔ اب سوا گیارہ بجے نصف النہار شرعی یعنی صحوہ کبریٰ شروع ہوا اور ٹھیک بارہ بجتے ہی جب سورج پچھم کو ڈھلا ضحویٰ کبریٰ ختم ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آج پون گھنٹہ یعنی سوا گیارہ بجے دن سے بارہ بجے تک نصف النہار شرعی رہا یہ اتنا پون گھنٹہ کا وقت ناجائز وقت ہے۔

(نوٹ): ان شہروں کے لحاظ سے یہ ایک تقریبی مثال ہے۔ مختلف مقامات و مختلف زمانوں میں کم و بیش بھی ہو گا۔ ہر جگہ اور ہر دن کا اسی قاعدے سے ٹھیک ٹھیک ضحوہ کبریٰ نکالیں۔

مسئلہ نمبر ۳: جنازہ اگر اوقات ممنوعہ میں لایا گیا تو اسی وقت پڑھیں، جب کوئی کراہت نہ ہو۔ کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور دیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آ گیا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴: ان تینوں وقتوں میں تلاوت قرآن مجید بہتر نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔ (عالمگیری)

نوافل کی ادائیگی کے لیے ممانعت کے اوقات

یاد رہے بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے۔ ان اوقات کو تفصیلاً نیچے لکھ دیا گیا ہے۔

Marfat.com

۱) صبح صادق سے سورج نکلنے تک کوئی نفل جائز نہیں سوا فجر کی دو رکعت سنت کے۔

۲) اپنے مذہب کی جماعت کے لئے اقامت ہوئی تو اقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ اگر نماز فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ میں شرکت ہو گی تو حکم ہے کہ جماعت سے دور الگ فجر کی سنت پڑھ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور اگر یہ جانتا ہے کہ سنت پڑھوں گا تو جماعت نہ ملے گی اور سنت کے خیال سے جماعت چھوڑی تو یہ ناجائز اور گناہ ہے اور فجر کے سو باقی نمازوں میں اگرچہ یہ جانے کی سنت پڑھ کے جماعت مل جائے گی، سنت پڑھنا جائز نہیں جب کہ جماعت کے لئے اقامت ہوئی۔

۳) نماز عصر پڑھنے کے بعد سے آفتاب زرد ہونے تک نفل پڑھنا منع ہے۔

۴) سورج ڈوبنے سے لے کر مغرب کی فرض پڑھنے تک نفل جائز نہیں۔
(عالمگیری، درمختار)

۵) جس وقت امام اپنی جگہ سے جمعہ کے خطبہ کے لئے کھڑا ہوا اس وقت سے لے کر فرض جمعہ ختم ہونے تک نفل منع ہے۔

۶) عین خطبہ کے وقت اگرچہ پہلا ہو یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا عیدین کا خطبہ ہو یا کسوف و استسقا و حج و نکاح کا ہو۔ ہر نماز حتیٰ کہ قضا بھی جائز نہیں مگر صاحب ترتیب کے لئے جمعہ کے خطبہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔ (درمختار)

اہم مسئلہ: جمعہ کی سنتیں شروع کر دی تھیں کہ امام خطبہ کے لئے اپنی جگہ سے اٹھا تو چاروں رکعتیں پورا کر لیں۔ (عالمگیری)

Marfat.com

۷) عیدین کی نماز سے پہلے نفل مکروہ ہے چاہے گھر میں پڑھے یا عیدگاہ میں یا مسجد میں۔ (عالمگیری، درمختار)

۸) عیدین کی نماز کے بعد نفل مکروہ ہے جب کہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھے گھر پر پڑھنا مکروہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

۹) عرفات میں جو ظہر وعصر ملا کر پڑھتے ہیں ان کے بیچ میں اور بعد میں بھی نفل وسنت مکروہ ہے۔

۱۰) مزدلفہ میں جو مغرب وعشاء جمع کئے جاتے ہیں، فقط ان کے بیچ میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے۔ بعد میں مکروہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

۱۱) فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر وظہر مکروہ ہے۔

۱۲) جس بات سے دل بٹے اور اس کو دور کر سکتا ہو تو اسے بلا دور کئے ہر نماز مکروہ ہے جیسے پیشاب یا پاخانہ یا ریاح کا غلبہ ہو تو ایسی حالت میں نماز مکروہ ہے۔ البتہ اگر وقت جاتا ہو تو پڑھ لے اور ایسی نماز پھر دہرائے۔ یونہی کھانا سامنے آ گیا اور اس کی خواہش ہو یا اور کوئی ایسی بات ہو جس سے دل کو اطمینان نہ ہو اور خشوع میں فرق آئے تو ایسی صورت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

اہم مسئلہ: فجر اور ظہر کے پورے وقت اول سے آخر تک بلا کراہت ہیں یعنی یہ نمازیں اپنے وقت کے جس حصہ میں پڑھی جائیں بالکل مکروہ نہیں۔ (بحرالرائق، بہار شریعت)

Marfat.com

اذان

اذان واقامت احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں

قیامت کے دن مقام مؤذن

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُئَوذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (مسلم شریف)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ ''کنایت ست از بزرگی و گردن فرازی ایشاں دران رُوز (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۳۱۲) یعنی اس حدیث میں قیامت کے دن مؤذنوں کی بزرگی اور اعلیٰ منصب سے کنایہ کیا گیا ہے۔

دوزخ سے نجات

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِباً كُتِبَ لَهٗ بَرَائَةٌ مِّنَ النَّارِ. (ترمذی. ابن ماجه)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صرف ثواب کی غرض سے سات برس اذان کہے اس کے لیے دوزخ سے نجات لکھی جاتی ہے۔

Marfat.com

اذان اور تکبیر کا فرق

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلَ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلَ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَايَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِىْ (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان و تکبیر کے درمیان اتنا فاصلہ رکھو کہ فارغ ہو جائے کھانے والا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے اور قضائے حاجت کرنے والا اپنی حاجت کو رفع کرنے سے اور تاوقتیکہ مجھے دیکھ نہ لو نماز کے لیے نہ کھڑے ہو۔

اذان کا جواب

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ قَالَ اِنِّىْ لِعِنْدَ مُعَاوِيَةَ اِذَا اَذَّنَ مُئَوِّذِنُهٗ فَقَالَ مُعَاوِيَةَ كَمَا قَالَ مُئَوِّذِنُهٗ حَتّٰى اِذَا قَالَ حَىَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ حَىَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَاقَالَ الْمُئَوِّذِنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ (احمد. مشکوٰۃ)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے موذن نے اذان پڑھی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی وہی الفاظ کہے جو موذن نے کہے۔ یہاں تک کہ جب موذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا اور جب

مؤذن نے حی علی الفلاح کہا تو حضرت معاویہ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کہا اور اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہی کہا جو موذن نے کہا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ اسی طرح فرماتے تھے۔

اذان کا ثواب حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں:

اذان کا ثواب حدیثوں میں بہت آیا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے میں کتنا ثواب ہے، اس پر آپس میں تلوار چلتی۔ (رواہ احمد)

اہم مسئلہ: اذان شعائر اسلام سے ہے کہ اگر کسی شہر یا گاؤں یا محلّہ کے لوگ اذان دینا چھوڑ دیں تو بادشاہ اسلام ان پر جبر کرے اور نہ مانیں تو قتال کرے۔ (قاضی خان)

﴿اذان کے شرعی مسائل﴾

اذان کے الفاظ مع طریقہ

خارج مسجد اونچی جگہ قبلہ رخ کھڑے ہوکر کانوں کے سوراخوں میں انگلیاں ڈال کر یا کانوں پر ہاتھ رکھ کر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہے یہ دونوں مل کر ایک کلمہ ہوا۔

پھر ذرا ٹھہر کر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہے یہ دونوں مل کر ایک کلمہ ہوا۔

پھر دو دفعہ (اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کہے۔

پھر دو دفعہ (اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ) کہے۔

Marfat.com

پھر داہنے طرف منہ پھیر کر دوبار (حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ) کہے۔

پھر بائیں طرف منہ کرے اور (حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ) دوبار کہے۔

پھر قبلہ کو منہ کر لے اور (اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہے یہ بھی ایک کلمہ ہوا۔

پھر ایک بار (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کہے۔

اذان کے بعد کی دُعا:

اذان ختم کرنے کے بعد پہلے درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے:۔

سننے والے کے لیے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ سننے کے بعد پہلے درود شریف پڑھے پھر مندرجہ ذیل دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ.

اہم مسئلہ:

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دوبارہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ بھی کہے کہ مستحب ہے اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔

اذان کے متعلق شرعی مسائل

مسئلہ نمبر۱: یاد رہے اذان پانچوں وقت کی فرض نماز کے وقت کہنی لازم ہے۔

مسئلہ نمبر۲: جمعہ کے لیے بھی اذان کہنا لازم ہے۔

Marfat.com

مسئلہ نمبر۳: اس وقت جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کے لئے اذان سنت موکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب کے ہے۔

مسئلہ نمبر۴: یہ بھی یاد رہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے۔ (خانیہ، ہندیہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۵: مسجد میں بلا اذان واقامت کے جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۶: اگر کوئی شخص گھر میں نماز پڑھے اور اذان نہ کہے تو کراہت نہیں۔ اس لئے کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لئے کافی ہے لیکن کہہ لینا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر۷: وقت ہونے کے بعد اذان کہی جائے اگر وقت سے پہلے کہی گئی تو وقت ہونے پر پھر کہی جائے۔ (قاضی خاں، شرح وقایہ، عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر۸: اذان کا وقت وہی ہے جو نماز کا ہے۔

مسئلہ نمبر۹: اذان کا مستحب وقت وہی ہے جو نماز کا مستحب وقت ہے۔

مسئلہ نمبر۱۰: اگر اول وقت اذان ہوئی اور آخر وقت میں نماز تو بھی سنت اذان ادا ہوگئی۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۱: فرض نمازوں کے سوا کسی نماز کے لئے اذان نہیں نہ وتر میں، نہ جنازہ میں، نہ عیدین میں، نہ نذر میں، نہ سنن دواتب میں، نہ تراویح میں، نہ استسقاء میں، نہ چاشت میں، نہ کسوف وخسوف میں، نہ نفل نمازوں میں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر۱۲: عورتوں کو اذان واقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر کہیں گی، گنہگار ہوں گی اور ان کی اذان پھر سے کہی جائے۔

Marfat.com

مسئلہ نمبر۱۳: عورتیں اپنی نماز ادا پڑھیں یا قضا اس کے لئے اذان واقامت مکروہ ہے۔ اگرچہ جماعت سے پڑھیں حالانکہ ان کی جماعت خود مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۱۴: سمجھدار بچہ اور اندھے اور بے وضو کی اذان صحیح ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۵: مگر بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔ (مراقی الفلاح)

مسئلہ نمبر۱۶: جمعہ کے دن شہر میں ظہر کی نماز کے لئے اذان ناجائز ہے۔ اگرچہ ظہر پڑھنے والے معذور ہوں جن پر جمعہ فرض نہ ہو۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۷: اذان وہ کہے جو نماز کے وقتوں کو پہچانتا ہو۔ اور وقت نہ پہچانتا ہو تو اس ثواب کے لائق نہیں جو موذن کے لئے ہے۔ (بزازیہ، عالمگیری، غنیہ، قاضی خاں)

مسئلہ نمبر۱۸: اگر مؤذن ہی امام بھی ہو تو بہتر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۹: اذان کے بیچ میں بات چیت کرنا منع ہے اگر کچھ بات کی تو پھر سے اذان کہے۔ (صغیری)

مسئلہ نمبر۲۰: اذان میں لحن حرام ہے یعنی گانے کے طور پر اذان دینا یا اللہ کے الف کو مد کے ساتھ کہنا یا اکبر کے الف کو کھینچ کر آکبر کہنا یا اکبر کی ب کو کھینچ کر اکبار کر دینا۔ یہ سب حرام ہے۔ البتہ اچھی اور اونچی آواز سے اذان کہنا بہتر ہے۔ (ہندیہ ودرمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر۲۱: اگر اذان آہستہ ہوئی تو پھر اذان کہی جائے اور پہلی جماعت، جماعت اولیٰ نہیں۔ (قاضی خاں)

مسئلہ نمبر۲۲: اذان مینارے یہ پر کہی جائے یا خارج مسجد کہی جائے، مسجد میں اذان نہ کہے۔ (خلاصہ، عالمگیری وقاضی خاں)

Marfat.com

اذان کے جواب

جب اذان سنے تو جواب دینے کا حکم ہے یعنی موذن جو کلمہ کہے اس کے بعد سننے والا بھی وہی کلمہ کہے۔

مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے بلکہ اتنا اور بڑھائے مَاشَاءَ اللّٰہِ کَانَ وَمَالَمْ یَشَاءْ لَمْ یَکُنْ۔ (ردالمختار و عالمگیری)

اور فجر کی اذان میں جب اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سنے تو اس کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔ (درمختار وردالمختار)

﴿اَذان سُننے کا ادب﴾

چار اہم مسائل

- مسئلہ نمبر ۱: جب بھی اذان کا جواب دے۔ حیض و نفاس والی عورت پر اور خطبہ سننے والے اور نماز جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول ہے یا قضائے حاجت میں ہو ان پر واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲: جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لئے سلام کلام اور سلام کا جواب تمام اشغال موقوف کر دے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے تو تلاوت روک دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے اور یہی اقامت میں بھی کرے۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳ جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا

ہونے کا خوف ہے۔(فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ نمبر ۴ راستہ چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے، سنے اور جواب دے۔(عالمگیری، بزازیہ)

﴿اقامت﴾

اقامت کے شرعی مسائل واحکام:

اقامت مثل اذان کے ہے یعنی جو احکام اذان کے بیان کیے گئے وہی سب اقامت کے بھی ہیں۔البتہ چند باتوں میں فرق ہے۔

مسئلہ نمبر ۱: اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ دو بار کہیں اور اس میں کچھ آواز اونچی ہو مگر اتنی نہیں کہ جتنی اذان میں ہوتی ہے بلکہ اتنی ہو کہ سب حاضرین تک آواز پہنچ جائے۔

مسئلہ نمبر ۲: اقامت کے کلمات جلد جلد کہیں درمیان میں سکتہ نہ کریں نہ کانوں پر ہاتھ رکھیں نہ کانوں میں انگلیاں ڈالیں۔

مسئلہ نمبر ۳: صبح کی اقامت میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نہ کہے۔اقامت مسجد کے اندر کہی جائے۔

مسئلہ نمبر ۴: اگر امام نے اقامت کہی تو قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ کے وقت آگے بڑھ کر مصلیٰ پر چلا جائے۔(درمختار وردالمحتار، غنیۃ، عالمگیری) وغیرہ)۔

مسئلہ نمبر ۵: اقامت میں بھی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے وقت داہنے بائیں منہ پھیرے (درمختار)۔

مسئلہ نمبر ۶: اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کر

مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہا جائے اس وقت کھڑا ہو یونہی جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں جب مکبر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے اس وقت اٹھیں یہی حکم امام کے لئے بھی ہے۔ (عالمگیری)

(نوٹ):۔ آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ جب تک امام مصلی پر کھڑا نہ ہو جائے اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی۔ یہ خلاف سنت ہے۔

مسئلہ نمبر ۷: اذان کے بیچ میں اور اسی طرح اقامت کے بیچ میں بولنا ناجائز ہے اگر کوئی شخص مؤذن و مکبّر کو سلام کرے تو اس کا جواب نہ دیں اور اذان و اقامت کے ختم ہونے کے بعد بھی جواب دینا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

﴿اقامت کے جواب﴾

آٹھ اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱: اقامت کا جواب مستحب ہے اِس کا جواب بھی اذان کے جواب کی طرح ہے۔ فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا دَامِتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۲: یا یہ کہے اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَجَعَلْنَا مِنْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اَحْیَاءً اَوْ اَمْوَاتًا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ۳: اگر اذان کے وقت جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو اب دے لے۔ (درمختار)

Marfat.com

مسئلہ نمبر۴: خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔(درمختار)

مسئلہ نمبر۵ اذان واقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔

مسئلہ نمبر۶ اذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر۷ مغرب میں وقفہ تین چھوٹی یا ایک بڑی آیت پڑھنے کے برابر ہو۔

مسئلہ نمبر۸ باقی نمازوں میں اذان واقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ جماعت کے پابند ہیں وہ آ جائیں مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقت کراہت آ جائے۔

☆.....☆.....☆

فصل چہارم

نماز کی چوتھی شرط

﴿استقبال قبلہ﴾

نماز کی چوتھی شرط استقبالِ قبلہ

یاد رہے نماز کی چوتھی شرط استقبال قبلہ ہے۔ یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔

اہم مسئلہ: نماز اللہ ہی کے لئے پڑھی جائے اور اسی کے لئے سجدہ کیا جائے نہ کہ کعبہ کو۔ اگر معاذ اللہ کسی نے کعبہ کے لئے سجدہ کیا تو حرام و گناہ کبیرہ کیا اور اگر کعبہ کی عبادت کی نیت کی جب تو کھلا کافر ہے۔ اس لئے کہ خدا کے سوا کسی اور کی عبادت کفر ہے۔ (درمختار و افادات رضویہ)

غیر قبلہ نماز کی ادائیگی کی صورتیں مع شرعی مسائل

مسئلہ نمبر۱: جو شخص قبلہ کی طرف منہ کرنے سے مجبور ہو تو وہ جس رخ نماز پڑھ سکے، پڑھ لے اور بعد میں نماز دہرانے کی ضرورت نہیں۔ (مینہ)

مسئلہ نمبر۲: بیمار میں اتنی طاقت نہیں کہ منہ کعبہ شریف کی طرف کر سکے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو اس کا منہ کعبہ کی طرف کرا دے تو جس رخ پڑھے

نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر۳: کسی کے پاس اپنا یا امانت کا مال ہے اور جانتا ہے کہ قبلہ رو ہونے میں چوری ہو جائے گی تو جس طرف چاہے، پڑھے۔

مسئلہ نمبر۴: شریر جانور پر سوار ہے کہ اترنے نہیں دیتا یا اتر تو جائے گا مگر بے مددگار کے سوار نہ ہونے دے گا یا یہ بوڑھا ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا اور کوئی ایسا نہیں جو سوار کرا دے تو جس رخ بھی نماز پڑھے ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر۵: اگر سواری روکنے پر قادر ہے تو روک کر پڑھے اور ممکن ہو تو قبلہ کو منہ کرے ورنہ جیسے بھی ہو سکے پڑھے۔ اگر سواری روکنے میں قافلہ نظر سے چھپ جائے گا تو سواری ٹھہرانا بھی ضروری نہیں چلتے ہی پڑھے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۶: چلتی کشتی میں نماز پڑھے تو تحریمہ کے وقت قبلہ کو منہ کرے اور جیسے کشتی گھومتی جائے خود بھی قبلہ کو منہ پھیرتا رہے چاہے فرض نماز ہو یا نفل۔ (غنیۃ)

قبلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں احکام

مسئلہ نمبر۱: اگر قبلہ نہ معلوم ہوا اور کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو سوچے جدھر قبلہ ہونے پر دل جمے اسی طرف نماز پڑھے اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر۲: تحری کر کے یعنی سوچ کر نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف

Marfat.com

نماز نہیں پڑھی تو دہرانے کی ضرورت نہیں، یہ نماز ہوگئی۔ (منیہ)

مسئلہ نمبر۳: تحری کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور درمیان میں اگرچہ سجدہ سہو میں ہو، رائے بدل گئی یا غلطی معلوم ہوئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جتنی پڑھ چکا ہے اس میں خرابی نہ آئے گی۔ اسی طرح اگر چار رکعتیں چار طرف میں پڑھی، جائز ہے اور اگر فوراً نہ گھوما اور تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر دیر کی تو نماز نہ ہوئی۔

(درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر۴: نمازی نے قبلہ سے بلاعذر قصداً سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہوگیا، نماز جاتی رہی اور اگر بلاقصد پھر گیا اور تین تسبیح کا وقفہ نہ ہوا تو نماز ہوگئی۔ (منیہ و بحر)

مسئلہ نمبر۵: اگر صرف منہ قبلہ سے پھرا تو واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کرے نماز نہ جائے گی۔ مگر بلاعذر پھیرنا مکروہ ہے۔ (منیہ)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل پنجم

نماز کی پانچویں شرط.....نیت کرنا

نیت کی شرعی تعریف

نیت سے مراد دل کا پکا ارادہ ہے محض تصور و خیال کافی نہیں جب تک ارادہ نہ ہو۔

نیت کے متعلق چار اہم مسائل

مسئلہ نمبر۱: اگر زبان سے بھی کہہ لے تو اچھا ہے مثلاً یوں کہ نیت کی میں نے دو رکعت فرض فجر کی اللہ تعالیٰ کے سامنے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

مسئلہ نمبر۲: مقتدی کو اقتداء کی نیت بھی ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر۳: امام نے امام ہونے کی نیت نہ کی جب بھی مقتدیوں کی نماز اس کے پیچھے صحیح ہے لیکن ثواب جماعت نہ پائے گا۔

مسئلہ نمبر۴: نماز جنازہ کی نیت یہ ہے۔ نیت کی میں نے نماز کی اللہ کیلئے اور درود پاک نبی کریم ﷺ کے لیے اور دعا کی اس میت کیلئے، اللہ اکبر۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل ششم

نماز کی چھٹی شرط

﴿تکبیر تحریمہ﴾

تکبیر تحریمہ شرعی تعریف

نیت کے فوراً بعد جو اللہ اکبر کہی جاتی ہے اس کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ اس تکبیر کے کہتے ہی نماز شروع ہو جاتی ہے، اور یہ تکبیر کہنا فرض ہے کیونکہ اس کے بغیر نماز شروع نہیں ہوتی۔

اہم مسئلہ:

مقتدی نے امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہہ لی تو جماعت میں شامل نہ ہوا۔

﴿نماز کا طریقہ.....آسان انداز میں﴾

نماز کا طریقہ

اب جب کہ نماز کی چھ شرائط یعنی (طہارت، ستر عورت، وقت، استقبال قبلہ،) ان سب کا مخفف ہے طساونت۔

Marfat.com

ط = سے طہارت

س = سے ستر

ا = سے استقبالک قبلہ

و = وقت

ن = نیت

ت = تکبیر تحریمہ

نیت اور تکبیر تحریمہ کے مسائل بیان ہو چکے تو نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلے باوضو ہو۔

قیام کا طریقہ

☆ پھر قبلہ کی طرف منہ کرے۔

☆ پھر اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پنجوں میں چار انگل (انگلیوں) کا فاصلہ رہے۔

☆ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے اسطرح کہ انگوٹھے کانوں کی لو سے چھو جائیں اور باقی انگلیاں اپنے حال پر رہیں اس طرح کہ نہ بالکل ملی ہوں اور نہ بہت پھیلی ہوں اور یاد رہے ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو۔

☆ پھر جس وقت کی جو نماز پڑھنی ہو دل میں اس کا پکا ارادہ کرے مطلب نیت کرے۔

☆ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لا کر ناف کے نیچے باندھ لے اور ہاتھ اس طرح باندھے کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور درمیان کی تینوں انگلیاں بائیں کلائی کی پیٹھ اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کلائی کے اغل

بغل میں ہو مطلب اس طرح محسوس ہو کے ان سے کلائی تھامی ہوئی ہے۔

☆ پھر ثناء پڑھے یعنی:۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

☆ پھر تعوذ پڑھے یعنی:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

☆ پھر تسمیہ پڑھے یعنی:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

☆ پھر الحمد پوری پڑھے اور ختم پر آہستہ سے آمین کہے۔

☆ پھر اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھیں یا ایسی ایک آیت پڑھے جو تین آیتوں کے برابر ہو۔

رکوع کا طریقہ

☆ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں اس طرح جائے کہ گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو۔ اونچا نیچا نہ ہو اور نظر پاؤں کی طرف ہو

☆ پھر کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہے۔

☆ یاد رہے ایک مرتبہ تسبیح کہنا فرض ہے اور اس سے زیادہ مرتبہ سنت ہے۔

☆ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور جو منفرد یعنی اکیلا ہو تو اس کے بعد رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے۔

سجدہ کا طریقہ

☆ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے۔

☆ پھر ہاتھ۔

☆ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے۔

☆ پھر سر بھی اس طرح کہ پہلے ناک پھر ماتھا اور یاد رہے کہ ناک کی ہڈی زمین پر جم جائے اور نظر ناک کی طرف رہے اور بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور پاؤں کی سب انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے اس طرح کہ انگلیوں کا سارا پیٹ زمین پر جمارہے اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔

☆ پھر کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے۔

قعدہ کا طریقہ

☆ پھر سر اٹھائے اس طرح کہ پہلے پیشانی۔

☆ پھر ناک۔

☆ پھر منہ۔

☆ پھر ہاتھ۔

☆ اور پھر داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے۔

☆ پھر ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے اور وہ اس طرح کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں اور انگلیوں کا سرا گھٹنے کے پاس ہو۔

☆ پھر ذرا ٹھہر کر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے یہ سجدہ بھی پہلے کی طرح کرے۔

☆ پھر سر اٹھائے اور ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے۔

☆ یاد رہے کہ اٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ زمین پر نہ ٹیکے۔ اس طرح ایک رکعت پوری ہو گی۔

دوسری رکعت کا اہم مسئلہ

☆ اب پھر صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر اَلْحَمْدُ اور پھر سورۃ پڑھے اور پہلے کی طرح رکوع اور سجدہ کرے۔

التحیات کا طریقہ

☆ پھر جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے تو داہنا قدم کھڑا کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے

☆ پھر اس طرح التحیات پڑھے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ o اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھے۔

☆ یاد رہے اس کو تشہد کہتے ہیں۔

☆ پھر جب کلمہ لا کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ (درمیان) کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی ہتھیلی سے ملا دے۔

☆ پھر جب لفظ لا پر پہنچے تو کلمہ کی انگلی (شہادت والی انگلی) اٹھائے لیکن یاد

رکھے اِدھر اُدھر نہ ہلائے۔

☆ پھر جب الا کے کلمہ پر پہنچے تو انگلی گرادے۔

☆ پھر سب انگلیاں فوراً سیدھی کرلے۔

درود اور سلام کا طریقہ

☆ اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر یاد رکھے فرض کی ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورۃ ملانا ضروری نہیں۔ اور رہا مسئلہ پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرنی ہو اس میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ○ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ○

☆ پھر یہ والی دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَ الِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ

☆ یا اور کوئی دعائے ماثور پڑھے۔

☆ یا پھر یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

☆ اور اس کو بغیر اَللّٰھُمَّ کے نہ پڑھے۔

☆ پھر داہنے شانہ (کندھا) کی طرف منہ کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے۔

☆ پھر اسی طرح بائیں طرف منہ کر کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے۔

☆ اس طرح نماز ختم ہوگئی۔

نماز کے بعد دُعا کا طریقہ

☆ اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کوئی دُعا مانگے مثلاً

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

یااَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَالسَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط (آمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ)

اور منہ پر ہاتھ پھیرے۔

Marfat.com

(نوٹ): چند اہم مسائل

نمبر ۱: نماز کا یہ طریقہ امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے۔

نمبر ۲: اور اگر نمازی مقتدی ہو یعنی جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے پڑھتا ہو تو قرات نہ کرے یعنی الحمد اور سورۃ نہ پڑھے چاہے امام زور سے قرأت کرتا ہو یا آہستہ۔

نمبر ۳: امام کے پیچھے کسی نماز میں قرات جائز نہیں۔

نمبر ۴: اگر نمازی عورت ہو تو تکبیر تحریمہ کے وقت مونڈھے تک ہاتھ اٹھائے اور بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کے اوپر داہنی ہتھیلی رکھے اور رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے، زور نہ دے اور ہاتھ کی انگلیاں ملی رہیں اور پیٹھ اور پاؤں جھکے رہیں۔ مردوں کی طرح خوب سیدھی نہ کر دے اور سجدہ میں سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے ملا دے اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دے اور دونوں پاؤں پیچھے نکال دے اور قعدہ میں دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے۔ اور بائیں سرین پر بیٹھے اور ہاتھ بیچ ران پر رکھے۔

نمبر ۵: حضرت امام غزالی نے فرمایا کہ جب التحیات پڑھنے بیٹھے تو اپنے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک صورت کو حاضر کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال دل میں جما کر کہے **السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته** اور یقین جانے کہ یہ سلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچتا ہے اور حضور اس کا جواب اس سے بڑھ کر دیتے ہیں۔ (احیاء العلوم جلد اول) منہ ۱۲

Marfat.com

نمبر ٦: سلام میں اکیلا نمازی اپنے داہنے سلام میں ان فرشتوں پر سلام کی نیت رکھے جو داہنی طرف اور بائیں طرف سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے اور اگر نمازی امام ہو تو ان سب کے ساتھ داہنے طرف کے مرد مقتدیوں کی بھی نیت کرے اور اسی طرح بائیں سلام میں بائیں طرف کے انہیں سب کی نیت کرے اور اگر مقتدی ہو تو ان سب کے ساتھ امام کو بھی شامل کرے۔ اسی طرف کے سلام میں جس طرف امام پڑھے اور اگر امام سامنے پڑھے تو دونوں سلام امام کو شامل رکھے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

باب 5

ذِکر و دُعا کا بیان

فصل اوّل

فرض نماز کے بعد ذکر کی شرعی حیثیت

اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کی تخلیق فرمائی تو اس کی جسمانی اور روحانی نشوونما کا بھی بندوبست فرما دیا۔ روحانی نشوونما کیلئے نظام عبادات مقرر فرمایا اور اس کے بعد انسان کو ذکر کی تلقین فرمائی کہ اس دنیا کی مصیبتوں اور پریشانیوں سے بچنا چاہتے ہو تو مجھ خدائے بزرگ و برتر کو یاد کر لیا کرو جو تمہارا خالق و مالک ہے۔ اگر زندگی میں تمہیں ایک راستہ بتا دوں جو تمہارے خزاں رسیدہ باغ کو دوبارہ بہر آشنا کر دے گا، جو تمہارے دلوں کی ویران کھیتوں کو دوبارہ سرسبز و شاداب بنا دے گا، جو تمہارے حزن والم کو فرحت وسکون کی لذتوں سے بدل دے گا وہ راستہ میرے ذکر کا راستہ ہے۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (القرآن)

ترجمہ: خبردار اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی دل اطمینان کی دولت حاصل کرتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا اس ذکر کا وقت مقرر ہے، کیا کوئی ایسی قید ہے کہ فلاں وقت ذکر فکر وہ ہے اور فلاں وقت مستحب آیئے دلائل کی روشنی میں جائزہ

Marfat.com

لیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یایھا الذین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا. (القرآن)

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیماً وقعوا وعلی جنوبکم (القرآن)

ترجمہ: پس جب تم نماز ادا کر چکو تو تم اللہ کا ذکر کرو کھڑے ہو کر۔ بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے ہوئے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لم یعذر اللہ تعالیٰ امداض فی ترک ذکرہ الا المغلوب علی عقلہ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کے ترک کرنے پر کسی کو معذور نہیں جانتا مگر جس کی عقل ختم ہو چکی ہو۔

(بحوالہ تفسیر روح المعانی جلد نمبر ۵، ص ۱۳۷، مطبوعہ بیروت)

تفسیر مظہری میں ہے: یعنی

فدوموا علی الذکر والتسبیح والتحمید والتحلیل والتکبیر وغیر ذالک فی جمیع الاحوال: عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ ﷺ یذکر اللہ علی کل احیانہ

(تفسیر مظہری صفحہ نمبر ۲۲۴ جلد نمبر ۲ مطبوعہ کوئٹہ)

ترجمہ: آیت سے مراد یہ ہے کہ ذکر پر دوام اختیار کرو۔ ہر احوال میں تسبیح، تحمید اور تکبیر اور اس کے علاوہ اذکار کے ساتھ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ ذکر نہ صرف جائز بلکہ مستحب اور مستحسن ہے۔

بعض حضرات نماز کے بعد ذکر کو مکروہ سمجھتے ہیں، ان کے لیے یہ حدیث

Marfat.com

طیبہ ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

كان رسول الله ﷺ اذا سلم لا يقعد الا مقدار مايقول اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت ياذوالجلال والاكرام (الحديث)

ترجمہ: جب آپ فرض نماز سے سلام پھیرتے تو اللهم انت السلام ومنك السلام تبارکت یا ذوالجلال والاکرام کی مقدار بیٹھتے۔

اگر کتب حدیث کا عمیق نظر سے مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختلف معمولات رہے ہیں۔ اہل علم کیلئے ضروری ہے کہ وہ احادیث میں بمطابق مراتب مطابقت کا حسن تلاش کریں اور کسی ایک حدیث طیبہ کو بنیاد بنا کر مستحبات کو نظر انداز نہ کریں۔ ذکر کے جواز کے بارے چند مزید احادیث نزد قارئین ہیں:

عن عبدالله بن زبير قال كان رسول الله ﷺ اذا سلم من صلاته يقول بصوته الا على لا اله الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئى قدير. لاحول ولا قوة الا بالله لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا الله مخلصين له الدين وله كره الكفرون. (الحديث)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے کہتے لا الہ الا اللہ آخر حدیث تک

مولانا عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں لکھتے ہیں۔ ایں حدیث صریح است در جہر بذکر کہ آہا آواز بلندی خواند

''یہ حدیث ذکر بالجہر میں صریح ہے کہ حضور ﷺ بلند آواز سے پڑھتے تھے۔'' اس کے بعد لکھتے ہیں کہ افضل اخفاء ہے بعض کے نزدیک لیکن حقیقت یہ ہے کہ ''اوقات مختلف است گاہے ذوق حضور در اخفاء است و بدوگاہے درجہ شوق و گرامی افروید جہر بذکر مشروع است'' بلاشبہ مختلف اوقات میں انسان کی کیفیات مختلف ہوتی ہیں۔ کبھی اخفاء میں ذوق و شوق نصیب ہوتا ہے اور کبھی جہر میں لذت نصیب ہوتی ہے۔'' (اشعۃ اللمعات صفحہ ۴۱۹ جلد اول)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كان رسول الله ﷺ اذا اراد ان ينصرى من صلاته استغفر ثلاث مرات ثم قال اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذوالجلال والاكرام

حضور ﷺ جب نماز سے انصراف کا ارادہ فرماتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے پھر کہتے۔

اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذوالجلال والاكرام ، (الترمذی)

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن وروى انه كان يقول سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلم على المرسلين والحمد لله رب العالمين

(ترمذی جلد ۱، صفحہ ۳۹)

اخرجه ابويعلى بحواله تحفته الاحوذی صفحہ ۱۷۵ جلد ۲

وقدروی عن النبی ﷺ انه کان یقول بعد التسلیم لا اله الا الله وحده لاشریك له الملك وله الحمد یعنی وهمیت وهوعلی کل شئی قدیر. اللهم لامانع لما اعطیت ولا معطی لماصنعت ولاینفع ذا ابعد منك الجد

ترجمہ: روایت کیا جاتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد یہ الفاظ فرماتے۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک سے لے کر آخر تک

(ترمذی صفحہ ۳۹، جلد نمبر ۱ مطبوعہ اسلام آباد)

امام بخاریؒ نے اسی حدیث کو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ان الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

ان النبی کان یقول فی دبر کل صلوٰة مکتوبة لا اله الا الله..... الخ

ترجمہ: کہ حضور ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے آخر حدیث تک

(صفحہ نمبر ۱۱۷، جلد ۱ مطبوعہ اسلام آباد)

یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ ایسی نماز کے بعد ذکر جائز نہیں جہاں فرض کے بعد سنتیں ہوں۔

ای من الصلوٰة المکتوبة التی بعدهاسنة

لیکن مرقاۃ میں ہی اسی حدیث کی شرح ملا علی قادری لکھتے ہیں:

کان یقول فی دبر کل صلوٰة مکتوبة

سے مراد ہر فرض نماز ہے اگرچہ اس کے بعد سنتیں ہوں۔

(مرقاۃ جلد نمبر ۲ صفحہ ۳۵۸ مطبوعہ ملتان)

ان تمام احادیث سے پتہ چلا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختلف

Marfat.com

معمولات رہے ہیں کبھی آپ کم ذکر فرماتے ہیں کبھی زیادہ ذکر کا نہ کرنا کہیں نہیں ہے کہ ذکر بعد از صلوٰۃ کو مکروہ یا بدعت کہا جا سکے۔

اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی عمرو ان ابا معبد مولی ابن عباس اخبره ان ابن عباس اخبره ان رفع الصوت بالذکر حسین ینصرف الناس من المکتوبة کان علی عهد النبی ﷺ کنت اعلم اذا الصرفوا بذالك اذا سمعة

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابو معبد کو بتایا کہ حضور ﷺ کے عہد ہمسایوں میں نماز کے بعد بلند ذکر کرنے کا معمول تھا۔ جب میں اس ذکر کو سنتا تو جان لیتا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز سے فارغ ہو گئے ہیں۔

(مسلم شریف صفحہ ۲۱ جلد ۱ بخاری شریف صفحہ ۱۱۶، جلد ۱ اسلام آباد)

اس حدیث کی شرح میں امام نووی لکھتے ہیں:

هذا دلی لماقاله بعض السلف انه یستحب رفع الصوت بالتکبیر والذکر عقب المکتوبة

یہ دلی ہے سلف میں ان لوگوں کیلئے جو فرض نماز کے بعد بلند آواز سے تکبیر اور ذکر کو مستحب سمجھتے ہیں۔

(مسلم مع شرمه الکامل صفحه ۲۱۷ جد ۱)

اس حدیث کی شرح میں احناف کے بطل جلیل علامہ بدر الدین عینیؒ لکھتے ہیں

استدل به بعض السلف علی استحباب رفع الصواب بالتکبیر واذکر عقب الصلوٰة المکتوبة

اس حدیث طیبہ سے بعض سلف نے فرض نماز کے بعد تکبیر اور ذکر بلجہر کا

استدلال کیا ہے۔

(عمدہ القاری، جلد ۵ صفحہ ۱۹۷)

امام بیہقی نے ذکر بعداز صلوٰۃ کے استحباب پر بھی احادیث نقل کی ہیں اس سلسلہ میں صرف ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں:

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من سبح الله فی دبر كل صلوٰة ثلاثا وثلثين وكبر الله ثلاثا وثلاثين وحمدالله ثلاثا وثلاثين فتلك تسع وتسعون ثم قال تمام المأة لا اله الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد وهوعلى كل شئى قدير غفرت له خطاياه وان كانت مثل زبرالبحر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہا اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہا اور ۳۳ مرتبہ الحمدللہ کہا یہ ننانوے مرتبہ ہے اور سو کا ہندسہ اس کلمہ سے پورا کیا۔ **لا اله الا الله وحده لاشريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شئى قدير.** اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں۔ (السنن الکبری صفحہ ۱۸۷، جلد ۲ مطبوعہ دارالفکر)

نماز مغرب کے بارے میں ایک روایت نقل کی جاتی ہے۔

عجلوا الركعتين بعدالمغرب فانهما ترفعان مع المكتوبة

مغرب کے بعد دو سنتیں جلدی پڑھو کیونکہ یہ فرض کے ساتھ ہی اٹھائی جاتی ہیں۔

اس حدیث طیبہ سے، مراد مغرب کے بعد سنتوں کی فضیلت بیان کرنا ہے اور ان کی ادائیگی پر ترغیب دلانا ہے نہ کہ یہ مراد ہے کہ مغرب کے فرائض کے فوراً بعد سنتیں پڑھنے کا حکم ہے اسکی وضاحت ایک اور حدیث سے ہوتی ہے جس کو ابو نعیم

Marfat.com

اصبہانی نے اپنی کتاب ''کتاب الیوم واللیلۃ'' میں روایت کیا ہے۔

من قال حين ينصرف من صلاة الغداة قبل ان يتكلم لا اله الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد وهوعلى كل شئى قدير عشر مدات اعطى بهن سبع فصال وكتب له عشر هسنات ومعى عنه بهن عشر حسنات واضع له بهن عشر درجات وكن له عدل عشر نسمات وكن له عصمة من الشيطن وحرزا من المكروه ولا يدحقه فى يومه ذالك ذنب الا الشرك بالله ومن فالهن حين ينصرف من صلوٰة المغرب اعطى مثل ذالك

جس نے صبح کی نماز کے بعد گفتگو سے پہلے یہ کلمات **لا اله الا الله وحده لاشريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئى قدير** دس مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ انکی وجہ سے اسے دس فضیلتیں عطا کرے گا اس کیلئے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کیلئے دس قیدی آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور شیطان سے اسکی حفاظت ہوگی اور مکروہ سے بچ جائے گا اور اس دن اس کو کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا، مگر یہ کہ شرک کرے اور جس نے یہ کلمات مغرب سے اسلام پھیرنے کے بعد کہے اس کو اس کی مثل عطا کیا جائے گا۔

(بحوالہ عمدۃ القاری جلد ۵ صفحہ ۲۰۷)

اس سے معلوم ہوا کہ اوپر والی حدیث طیبہ میں سنت ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے کہ فرض کے ساتھ متصل کرنے کی۔

عن ابى امامه من قرأ اية الكرسى وقل هو الله احد، دبر كل صلوٰة مكتوبة لم يمنعه من دخول الجنة الا الموت

حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی اور سورۃ اخلاص

Marfat.com

پڑھی اس کے جنت میں داخل ہونے صرف موت ہی حائل ہے۔
(بحوالہ عمدہ القاری جلد ۲۰۷۵)

احناف کا مسلک:

صاحبِ ردالمختار کی روشنی میں احناف کا مسلک بھی وہی ہے جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور احادیث طیبہ میں مختلف اذکار کا جو ذکر ہے اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اتنی مقدار میں اذکار کرنا اور فرض اور سنت کے درمیان بیٹھنا مکروہ نہیں ہے ردالمختار میں ہے:

ویستحب ان یستغفر ثلاثا ویقرأ آیة الکرسی والمعوذات ویسبح وبحمد ویکبر ثلاثا ولثین ویهلل تمام المائة ویدعو ویختم بسبحان ربك

ترجمہ: اور مستحب یہ ہے کہ تین مرتبہ استغفار کہے اور آیت الکرسی اور معوذات (اخلاص، معوذتان) پڑھے اور تسبیح، تمہید اور تکبیر تینتیس مرتبہ پڑھے اور تحلیل کے ساتھ ۱۰۰ کا عدد پورا کرے اور دعا مانگے اور سبحان ربک الخ کے ساتھ ختم کرے۔
(ردالمختار جلد ا صفحہ ۵۳۰)

صاحب نورالایضاح کا قول

نورالایضاح میں ہے:

وعن شمس الائمة العلوانی لاباس بقرأة الاوراد بین الفریفة والسنة

شمس الائمہ علوانی کہتے ہیں فرض اور سنت کے درمیان احادیث میں مذکورہ اذکار پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
(نور الایضاح صفحہ ۸۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

Marfat.com

شرح نورالایضاح کی روشنی میں

قال الکمال وھذا ھو الذی ثبت عنه ﷺ من الاذکار التی توخرعنه السنة ویفصل به بینھا وبین الفرائض.

کمال کہتے ہیں، یہ وہ اذکار ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہیں جن سے سنتیں مؤخر کی جاتی ہیں اور ان سے سنتوں اور فرض کے درمیان فاصلہ کیا جاتا ہے۔

(مراقی الفلاح صفحہ نمبر ۱۱۶ مطبوعہ کوئٹہ)

تمام آئمہ احناف کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فرض نماز کے بعد سنتیں گھروں میں پڑھنا افضل ہے، اب فرض نماز کے بعد گھر جانے تک جو فاصلہ آ رہا ہے اگر اس میں کوئی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو وہ مکروہ نہیں ہوگا۔

والاحسن فی السنن ادائوھا فی المنزل الا التراویح

سنتوں میں افضل یہ ہے کہ گھر میں ادا کی جائیں سوائے تراویح کے۔

(تبین الحقائق جلد ۱ ص ۴۲۹)

وضاحت

احناف جس بات کو وہ سمجھتے ہیں کہ خاص طور پر امام سلام پھیرنے کے بعد اپنی جگہ نہ بیٹھے کیونکہ اس سے بعد میں آنے والوں کیلئے معاملہ مشتبہ ہو جاتا ہے کیونکہ ہوسکتا ہے وہ امام کو نماز میں سمجھ کر اس کی اقتدا کرنے لگ جائیں۔ بدائع الصنائع میں ہے۔

لان المکث یوجب اشتباه الامر علی الداخل فلایمکت ولکن یقوم وینغی عن ذالك المکان واما المامون فبعض مشائیخنا قالوا لاحرج علیھم فی ترك الانتقال لانعدام الا شتباه علی الداخل.

Marfat.com

ترجمہ: کیونکہ امام کا بیٹھے رہنا داخل ہونے والے پر معاملے کے مشتبہ ہونے کا موجب بنتا ہے پس وہ نہ بیٹھے بلکہ کھڑا ہو جائے اور اس مکان سے ہٹ جائے۔ جہاں تک مقتدیوں کا تعلق ہے تو ہمارے بعض مشائخ کہتے ہیں کہ ان کے نہ ہٹنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ان کی وجہ سے داخل ہونے والا اشتباہ میں نہیں پڑتا۔

(بدائع الصنائع جلد ا صفحہ ۳۴۹)

احناف کی کتب میں جہاں فرائض اور سنن کے درمیان فعل اور قعود مکروہ ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد فعل طویل ہے نہ کہ فعل قلی (را۔ بحوالہ فتاویٰ رضویہ جلد۴) اور آیت الکرسی اور مغرب کے بعد دس مرتبہ کلمہ توحید پڑھنا اسی طرح تسبیح، تمہید اور تکبیر فعل قلیل ہیں نہ کہ فعل طویل جس طرح کہ ردالمختار کی عبارت سے ظاہر ہے اور یہی عبارت نورالیضاح میں بھی ہے۔

(نور الایضاح صفحہ ۸۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاھور)

اشعۃ اللمعات میں ہے:

ترجمہ: یہاں اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ تقدیم روایت بعدیت رروایت کے منافی نہیں کیونکہ بعض دعاؤں اور اذکار کے بارے میں احادیث موجود ہیں ایک روایت میں ہے کہ نماز فجر اور مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے جائیں۔

لا اله الا الله وحده لاشريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شئى قدير.

(اشعته اللمعات صفحه ۴۱۸، جلد ا مطبوعه سكهر)

اذکار کی حکمت

فرض نماز کے بعد اذکار میں حکمت یہ ہے کہ شیطان جو ہمارا دشمن ہے اور ہر ممکن کوشش کرتا ہے کہ ہمیں راہ راست سے بھٹکا دے، وہ نمازی کے دل میں تکبر

Marfat.com

غرور ڈالنے کی کوشش کرتا ہے تو شیطان کے اس مکر سے بچنے کیلئے ضروری ہے کیونکہ بلند آواز سے ذکر کرنے سے شیطان دور بھاگتا ہے اسی لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تین مرتبہ استغفار فرمایا کرتے تھے۔

عن ثوبان كان رسول الله ﷺ اذا اراد ان ينصرف من صلاته استغفر ثلاث مرات

جب حضور ﷺ سلام پھیرنے کا ارادہ فرماتے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے۔

(ترمذی شریف، واللہ ورسولہ اعلم بالصواب)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل دوم

دُعا کی فضیلت احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں

اللہ عزوجل کے حضور دعا کرنے کی فضیلت کا بیان

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر دیا۔ لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جس کو میں ہدایت دوں۔ سو تم مجھ سے ہدایت طلب کرو۔ میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں۔ پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو۔ میں تم کو کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں لہٰذا تم مجھ سے لباس مانگو۔ میں تم کو لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشتا ہوں تم مجھ سے بخشش طلب کرو، میں تم کو بخش دوں گا۔

(صحیح مسلم، جلد۴، ص۱۹۹، رقم۲۵۷۷)

دعاء میں اصرار کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو دعا میں اصرار کرے اور یہ نہ کہے کہ اے اللہ، اگر تو چاہے تو مجھے دے دے کیونکہ خدا کا کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے۔

(سنن الکبریٰ للنسائی، جلد۶، ص۱۵۱، رقم ۱۰۴۲۰)

Marfat.com

دعا، عبادت کا مغز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔

(سنن ترمذی، جلد۵، ص۴۵۶، رقم۳۳۷۱)

تقدیر کا بدل

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا کے علاوہ کوئی چیز تقدیر کو بدل نہیں سکتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کر سکتی۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد۵، ص۲۷۷، رقم۲۲۴۴۰)

دعا عین عبادت

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا عین عبادت ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور دلیل) یہ آیت تلاوت فرمائی:۔

> اور تمہارے رب نے فرمایا ہے کہ تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا بیشک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

(سنن ابو داؤد، جلد۵، ص۳۸۴، رقم۳۲۷۴)

دُعا پسند خدا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ کوئی چیز محترم و مکرم نہیں ہے۔

(صحیح ابن حبان، جلد۳، ص۱۵۱، رقم۸۷۰)

Marfat.com

حدیث قدسی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور امید رکھے گا جو کچھ بھی تو کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں بخش دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کے برابر گناہ بھی لے کر میرے پاس آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً میں زمین بھر کے برابر تجھے بخشش عطا کروں گا۔

(سنن الدارمی، جلد۲، ص۴۱۴، رقم۲۷۸۸)

صداقتِ قلب ضروری ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں فرماتا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد۲، ص۱۷۷، رقم۱۸۱۷)

رحمت و عافیت کا دروازہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس کے لئے دروازہ کھولا گیا اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھولا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگی جاتی ہے اس میں سے اسے عافیت (کا سوال) زیادہ پسند ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا دعا اس مصیبت کے لئے بھی نافع ہے جو اتر چکی

Marfat.com

ہے اور اس کے لئے بھی جو ابھی تک نہیں اتری۔ پس اے اللہ کے بندو، دعا کو لازم پکڑو۔

(مستدرك للحاكم، جلد۱، ص۶۷۵، رقم۱۸۳۳)

حیا، صفتِ الٰہی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حیادار کریم ہے وہ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ کوئی شخص اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے تو وہ اسے خالی اور نامراد واپس لوٹا دے۔

(سنن الکبریٰ للبیهقی، جلد۲، ص۲۱۱، رقم۹۲۶۵)

خوشحالی کے اوقات میں دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے وہ خوشحالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے۔

(سنن الکبریٰ للنسائی، جلد۶، ص۴۵۰، رقم۱۱۴۶۴)

مستجاب الدعوات.....تین اشخاص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین دعائیں ایسی ہیں کہ جن کی قبولیت میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے۔ باپ کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد۲، ص۵۱۷، رقم۱۰۷۱۹)

ممکن میں سے ایک کی رہنمائی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

جب کوئی بھی مسلمان دعا کرتا ہے بشرطیکہ جس میں گناہ یا قطع رحمی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا کرتا ہے یا تو اس کی دعا جلدی قبول کر لیتا ہے یا آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس سے اس قسم کی کوئی تکلیف دور کر دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ پھر تو ہم زیادہ سے زیادہ دعا کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بھی زیادہ سے زیادہ قبول کرتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، جلد۶، ص۲۲، رقم ۲۹۱۷۰)

دشمن سے حفاظت اور رزق میں اضافہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دشمن سے بچائے اور تمہارے رزق میں اضافہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ سے دن رات دعا کرتے رہو کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

(مسند ابو یعلیٰ، جلد۳، ص۳۴۶، رقم۱۸۲۱)

عبد اور معبود کے تعلق کا حسن

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اور اللہ اس پر ناراض ہونے کی وجہ سے اس سے منہ موڑ لیتا ہے وہ پھر پکارتا ہے اللہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے میرے بندے نے میرے سوا کسی اور کو پکارنے سے انکار کر دیا وہ مجھے ہی پکارتا ہے حالانکہ میں نے اس سے منہ موڑ لیا تھا۔ لہٰذا میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس کی دعا قبول فرمالی۔

(کتاب الدعاء للطبرانی، جلد۱، ص۲۸، رقم

Marfat.com

مقبولیت کے اوقات

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کے آخری حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

(مصنف عبدالرزاق، جلد۲، ص ۴۲۴، رقم ۳۹۴۴)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا معمول

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو اس کے بعد یوں فرماتے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہیں دے گی۔

(صحیح مسلم، جلد۱، ص ۴۱۴، رقم ۵۹۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طلب پناہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے:۔

"اے اللہ میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ ذلت کی زندگی کی طرف لوٹایا جاؤں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

(صحیح ابن خزیمہ، جلد۱، ص ۳۶۸، رقم ۷۴۶)

Marfat.com

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحت

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا۔ اے معاذ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا:۔

اے اللہ اپنے ذکر و شکر اور اچھی طرح عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما۔

(صحیح ابن حبان، جلد۵، ص۳۶۵، رقم۲۰۲۱)

دیدارِ خدا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات میرا رب میرے پاس نہایت احسن صورت میں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا اے محمد! جب آپ نماز ادا کر چکیں تو یہ دعا مانگیں:۔ ''اے اللہ میں تجھ سے اچھے اعمال کے اپنانے، برے اعمال کو چھوڑنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس سے پہلے ہی اپنے پاس بلا لے۔''

(مسند عبد بن حمید، جلد۱، ص۲۲۸، رقم۷۸۲)

بعد سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (حالت نماز میں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوتا تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو فرماتے:۔

Marfat.com

اے اللہ میری عمر کا آخری حصہ بہترین بنا دے۔ اے میرے اللہ میرے اعمال کا خاتمہ اپنی رضا پر کر۔ اے اللہ میرے دنوں میں سے بہترین دن اس کو بنا جس دن میں تیرے ساتھ ملاقات کروں۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، جلد۹، ص۱۵۷، رقم۹۴۱۱)

بعد نماز حضور ﷺ کا معمول

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی تو دیکھا کہ آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو میں آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنتا:۔

''اے میرے اللہ! میری تمام خطائیں اور گناہ بخش دے۔ اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت و اطاعت کے لئے) ہشاش بشاش رکھ اور مجھے اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ اور مجھے نیک اعمال اور اخلاق کی رہنمائی عطا فرما بے شک نیک اعمال اور اخلاق کی ہدایت تیرے سوا کوئی نہیں دیتا اور برے اعمال اور اخلاق سے تیرے سوا کوئی نہیں بچاتا۔''

(المستدرک للحاکم، جلد۳، ص۵۲۲، رقم۵۹۴۲)

حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ حلفاً بیان فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا کو چیر دیا۔ ہم نے تورات میں دیکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو آپ یوں دعا فرماتے:۔

Marfat.com

اے اللہ وہ دین جس سے میرا بچاؤ ہے اسے درست فرما دے اور میری دنیا جس میں میرا رزق ہے اس کی اصلاح فرما۔ اے اللہ میں تیرے غضب سے تیری رضامندی کی پناہ طلب کرتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں تو جو کچھ عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور مالدار کا مال تیرے نزدیک کسی کام نہ آئے گا۔

(صحیح ابن خزیمہ، جلد۱، ص۳۶۲، رقم۷۴۵)

ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا معمول

ابو زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد کہا کرتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی غالب آنے والا اور قوت رکھنے والا نہیں اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ اسی کے لئے تمام نعمتیں ہیں اور اسی کے لئے فضل اور تمام اچھی تعریفیں ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا دین خالص ہے اگرچہ کافروں کو یہ ناگوار گزرے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، جلد۶، ص۳۳، رقم۲۹۴۶۲)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل سوم

چھل رَبَّنَا

کلامِ پاک میں مختلف جگہ رَبَّنَا آیا ہے۔ انسان اس کو اگر خشوع اور خضوع سے پڑھے تو دل کی ایک عجیب کیفیت محسوس کرے گا۔ اس کے پڑھنے کا سب سے اچھا وقت فجر کے پہلے یا فجر کے بعد ہے۔

وظیفہ پڑھنے سے پہلے یہ درود شریف پڑھا جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○

پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی، شیطان مردود سے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔

۱. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ط اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ○

اے پروردگار ہمارے! قبول کر ہم سے۔ بے شک تُو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔

۲. رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ص وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ○

اے پروردگار ہمارے! اور کر ہم کو حکم بردار اپنا اور ہماری اولاد میں بھی کر ایک جماعت

فرمانبردار اپنی اور بتلا ہم کو قاعدے حج کرنے کے اور ہم کو معاف کر، بے شک تُو ہی ہے توبہ
قبول کرنے والا مہربان۔

۳. رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○

اے رب ہمارے دے ہم کو دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے

۴. رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ○

اے رب ہمارے ڈال دے ہمارے دلوں میں صبر اور جمائے رکھ ہمارے پاؤں اور مدد کر
ہماری اس کافر قوم پر۔

۵. رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا

اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھولیں یا چُوکیں۔

۶. رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج

اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا رکھا تھا ہم سے اگلے لوگوں پر۔

۷. رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا ز وَاغْفِرْ لَنَا ز
وَارْحَمْنَا ز اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ○

اے رب ہمارے اور نہ اٹھوا ہم سے وہ بوجھ کہ جس کی ہم کو طاقت نہیں۔ اور درگزر کر ہم سے۔
اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر۔ تُو ہی ہمارا رب ہے۔ مدد کر ہماری کافروں پر۔

۸. رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج
اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ○ (آل عمران ۳/۸)

اے رب نہ پھیر ہمارے دلوں کو جب تو ہم کو ہدایت کر چکا اور عنایت کر ہم کو اپنے پاس سے
رحمت تو ہی سب کچھ دینے والا ہے۔

Marfat.com

۹. رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ (۳/۹)

اے رب تُو جمع کرنے والا ہے لوگوں کو ایک دن جس میں کچھ شبہ نہیں۔ بے شک اللہ خلاف نہیں کرتا اپنا وعدہ۔

۱۰. رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (۳/۱۶)

اے رب ہمارے ہم ایمان لائے ہیں سو بخش دے ہمکو گناہ ہمارے، اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

۱۱. رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (۳/۵۳)

اے رب ہم نے یقین کیا اس چیز کا جو تُو نے اتاری اور ہم تابع ہوئے رسول کے سو تُو لکھ دے ہم کو ماننے والوں میں۔

۱۲. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (۳/۱۴۷)

اے ربّ ہمارے بخش ہمارے گناہ اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہمارے کام میں اور ثابت رکھ قدم ہمارے اور مدد دے ہم کو قومِ کفار پر۔

۱۳. رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (۳/۱۹۱)

اے رب ہمارے تُو نے یہ بے نہیں بنایا تو پاک ہے سب عیبوں سے سو ہم کو بچا دوزخ کے عذاب سے۔

۱۴. رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ (۳/۱۹۲)

اے رب ہمارے جس کو تُو نے دوزخ میں ڈالا سو اس کو رُسوا کر دیا۔ اور نہیں کوئی گنہگاروں کا مددگار۔

۱۵. رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۭ ق صلے (۳/۱۹۳)

Marfat.com

اے رب ہمارے ہم نے سنا کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے ایمان لانے کو کہ ایمان لاؤ اپنے
رب پر سو ہم ایمان لے آئے۔

۱۶. رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ○ (۳/۱۹۳)

اے رب ہمارے اب بخش دے گناہ ہمارے اور دور کر دے ہم سے برائیاں ہماری اور موت
دے ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ

۱۷. رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○ (۳/۱۹۴)

اے رب ہمارے اور دے ہم کو جو وعدہ کیا تُو نے ہم سے اپنے رسولوں کے واسطے اور رُسوا نہ
کر ہم کو قیامت کے دن۔ بے شک تُو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

۱۸. رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ (۵/۸۳)

اے ربّ ہمارے ہم ایمان لائے۔ سو تُو لکھ ہم کو ماننے والوں کے ساتھ۔

۱۹. رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا
وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ (۵/۱۱۴)

اے رب ہمارے اتار ہم پر خوان بھرا ہوا آسمان سے کہ وہ دن عید رہے ہمارے پہلوں اور
پچھلوں کے واسطے اور نشانی ہو تیری طرف سے اور روزی دے ہم کو اور تُو ہی ہے سب سے
بہتر روزی دینے والا۔

۲۰. رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۖ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ ○ (اعراف ۷/۲۳)

اے رب ہمارے ظلم کیا ہم نے اپنی جان پر۔ اور اگر تُو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم
ضرور ہو جائیں گے تباہ۔

Marfat.com

۲۱. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ (۷/۴۷)

اے رب ہمارے مت کر ہم کو گنہگار لوگوں کے ساتھ

۲۲. رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ○ (۷/۸۹)

اے ہمارے رب فیصلہ کر ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ اور تُو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

۲۳. رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○ (۷/۱۲۶)

اے ہمارے رب دہانے کھول دے ہم پر صبر کے اور ہم کو مار مسلمان

۲۴. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ (یونس ۱۰/۸۵)

اے رب ہمارے نہ آزما ہم پر زور اس ظالم قوم کا اور چھڑا دے ہم کو مہربانی فرما کر ان کافر لوگوں سے۔ اور چھڑا دے ہم کو مہربانی فرما کر اُن کافر لوگوں سے۔

۲۵. رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ط وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ○ (سورہ ابراھیم ۱۴/۳۸)

اے رب ہمارے تُو تو جانتا ہے جو کچھ ہم کرتے ہیں چھپا کر اور جو کچھ کرتے ہیں دکھا کر اور مخفی نہیں اللہ پر کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں۔

۲۶. رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ (۱۴/۴۰)

اے رب میرے اور قبول کر میری دُعا

۲۷. رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ (۱۴/۴۱)

اے ہمارے رب بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن قائم ہو حساب۔

Marfat.com

۲۸. رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ○ (الکہف ۱۸/۱۰)

اے رب دے ہم کو اپنے پاس سے بخشش اور پوری کر دے ہمارے کام کی درستی۔

۲۹. رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ○ (سورہ طٰہٰ ۲۰/۴۵)

اے رب ہمارے! ہم ڈرتے ہیں کہ بھبک پڑے ہم پر یا جوش میں آ جائے۔

۳۰. رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ○ (۲۰/۵۰)

رب ہمارا وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی صورت عطا کی پھر راہ سجھائی۔

۳۱. رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○

(سورہ مومنون ۱۰۹/۲۳)

اے رب ہمارے ہم یقین لائے سو معاف کر ہم کو اور رحم کر ہم پر اور تُو سب رحم والوں سے بہتر ہے۔

۳۲. رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ق صلے اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ○
اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○ (الفرقان ۲۵،۶۵/۳۵)

اے رب ہٹا ہم سے دوزخ کا عذاب۔ بے شک اس کا عذاب چمٹنے والا ہے اور بُری جگہ ہے ٹھہرنے کی اور بُری جگہ ہے رہنے کی۔

۳۳. رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ
اِمَامًا ○ (۲۵/۷۴)

اے رب دے ہم کو ہماری عورتوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھ کی ٹھنڈک اور کر ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا۔

۳۴. رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ○ (فاطر ۳۵/۳۴)

ہمارا رب بخشنے والا قدردان ہے۔

Marfat.com

۳۵. رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ○ (سورہ مومن ۷/۴۰)

اے پروردگار ہمارے ہر چیز سمائی ہوئی ہے تیری بخشش اور خبر میں، سو معاف کر ان کو جو توبہ کریں اور چلیں تیری راہ پر، اور بچا ان کو آگ کے عذاب سے۔

۳۶. رَبَّنَا وَادْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ط وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ط وَذٰلِكَ هُوَالْفَوْزُا الْعَظِيْمُ○ (سورہ مومن ۸،۹/۴۰)

اے رب ہمارے اور داخل کر ان کو سدا بسنے کے باغوں میں جن کا وعدہ کیا تُو نے ان سے اور جو کوئی نیک ہوان کے باپوں میں اور عورتوں میں اور اولاد میں بے شک تُو ہی ہے زبردست حکمت والا۔ اور بچا ان کو برائیوں سے اور جس کو تُو بچائے برائیوں سے اُس دن اُس پر مہربانی کی تُو نے اور جو ہے یہی ہے بڑا مراد پانی۔

۳۷. رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○ (سورہ حشر ۱۰/۵۹)

اے رب بخش ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے داخل ہوئے ایمان میں اور نہ رکھ ہمارے دلوں میں بَر ایمان والوں کا۔ اے رب تُو ہی ہے نرمی والا مہربان۔

۳۸. رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ○ (سورہ ممتحنہ ۴/۶۰)

اے رب ہمارے ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوئے اور تیری طرف ہے سب کو پھر آنا۔

۳۹. رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (۶۰/۵)

اے رب ہمارے مت جانچ ہم پر کافروں کو اور ہم کو معاف کر اے رب ہمارے تُو ہی ہے زبردست حکمت والا۔

۴۰. رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (تحریم ۶۶/۸)

اے رب ہمارے پوری کر دے ہم کو ہماری روشنی اور معاف کر ہم کو۔ بے شک تُو سب کچھ کر سکتا ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (۳۷/۱۸۰،۱۸۱)

پاک ذات ہے تیرے رب کی وہ پروردگار عزت والا پاک ہے اُن باتوں سے جو بیان کرتے ہیں اور سلام ہے رسولوں پر۔ اور سب خوبی ہے اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

باب 6

فرض، واجب، سنت اور مستحب کے احکام

اوپر میں نے نماز کا کامل طریقہ بیان کر دیا ہے لیکن وہاں میں نے فرض، واجب، سنت اور مستحب کو الگ الگ نہیں بیان کیا لہٰذا یاد رہے کہ اس طریقہ میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اسکے بغیر نماز ہو گی ہی نہیں، بعض واجب ہیں کہ اس کو قصداً چھونا گناہ اور نماز کا پھر سے پڑھنا واجب اور بھول کر چھوٹنے سے سجدہ سہو واجب اور بعض سنت موکدہ ہیں کہ جس کو چھوڑنے کی عادت گناہ ہے اور بعض مستحب ہیں کہ جسکا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔ فرض، واجب، سنت، مستحب یعنی اصطلاحاتِ دین کی تعریفیں جاننا ضروری ہے۔ جو کہ درج ذیل ہیں:

فرض:۔

وہ ہے جو شریعت کی یقینی دلیل سے ثابت ہو اس کا کرنا ضروری اور بلا کسی عذر کے اس کو چھوڑنے والا فاسق اور جہنمی اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ جیسے نماز روزہ اور حج وزکوٰۃ وغیرہ۔

فرض کی قسمیں

فرض کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ فرض عین

۲۔ فرض کفایہ۔

Marfat.com

فرض عین: وہ ہے جس کا ادا کرنا ہر عاقل و بالغ مسلمان پر ضروری ہے جیسے نماز پنجگانہ وغیرہ۔

فرض کفایہ: وہ ہے جس کا ادا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کر لینے سے سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے جیسے نماز جنازہ وغیرہ۔

واجب:۔

واجب وہ ہے جو شریعت کی ظنی دلیل سے ثابت ہو اس کا کرنا ضروری ہے اور اس کو بلا کسی تاویل اور بغیر کسی عذر کے چھوڑ دینے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے لیکن اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں بلکہ گمراہ اور بدمذہب ہے۔

سنت موکدہ:۔

سنت موکدہ وہ ہے جس کو حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو البتہ بیان جواز کے لیے چھوڑ بھی دیا ہو اس کو ادا کرنے میں بہت بڑا ثواب اور اس کو کبھی اتفاقیہ طور پر چھوڑ دینے سے اللہ اور رسول ﷺ کا عتاب اور اس کو چھوڑ دینے کی عادت ڈالنے والے پر جہنم کا عذاب ہوگا۔

مثلاً نماز فجر کی دو رکعت سنت اور نماز ظہر کی چار رکعت فرض سے پہلے اور دو رکعت فرض کے بعد سنتیں اور نماز مغرب کی دو رکعت سنت اور نماز عشاء کی دو رکعت سنت ہے۔ یہ نماز پنجگانہ کی بارہ رکعت سنتیں سب سنت موکدہ ہیں۔

سنت غیر موکدہ:۔

سنت غیر موکدہ وہ ہے جس کو حضور اقدس ﷺ نے کیا ہوا اور بغیر کسی عذر

Marfat.com

کے کبھی کبھی اس کو چھوڑ بھی دیا ہو اس کو ادا کرنے والا ثواب پائے گا اور اس کو چھوڑنے والا عذاب کا مستحق نہیں۔ مثلاً عصر کے پہلے کی چار رکعت سنت، اور عشاء کی چار رکعت سنت کہ یہ سب سنت غیر موکدہ ہیں سنت غیر موکدہ کو سنت زائدہ بھی کہتے ہیں۔

مستحب:۔

ہر وہ کام جو شریعت کی نظر میں پسندیدہ ہو اس کو چھوڑ دینا شریعت کی نظر میں برا بھی نہ ہو خواہ اس کام کو رسول اللہ ﷺ نے کیا ہو یا اس کی ترغیب دی ہو یا علماء صالحین نے اس کو پسند فرمایا ہو اگرچہ حدیثوں میں اس کا ذکر نہ آیا ہو یہ سب مستحب ہیں۔ مستحب کو کرنا ثواب اور اس کو چھوڑ دینے پر نہ کوئی عذاب ہے نہ کوئی عتاب۔ جیسے وضو کرنے میں قبلہ رو ہو کر بیٹھنا، نماز میں بحالت قیام سجدہ گاہ پر نظر رکھنا، خطبہ میں خلفاء راشدین وغیرہ کا ذکر میلاد شریف پیران کبار کے وظائف وغیرہ۔ مستحب کو مندوب بھی کہتے ہیں۔

مباح:۔

وہ ہے جس کا کرنا اور چھوڑ دینا دونوں برابر ہو جس کے کرنے میں نہ کوئی ثواب ہو اور چھوڑنے میں نہ کوئی عذاب ہو جیسے لذیذ غذاؤں کا کھانا، اور نفیس کپڑوں کا پہننا وغیرہ۔

حرام:۔

حرام وہ ہے جس کا ثبوت یقینی شرعی دلیل سے ہو اس کا چھوڑنا ضروری اور باعث ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصد کرنے والا فاسق و جہنمی ہے اور گناہ

Marfat.com

کبیرہ کا مرتکب ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ حرام فرض کا مقابل ہے یعنی فرض کا کرنا ضروری ہے اور حرام کا چھوڑنا ضروری ہے۔ نیز فرض کا انکار اور حرام کا اقرار بھی دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ جیسے نماز کا نہ پڑھنا تو گناہ ہے مگر آج کل جیسے یہ کہا جاتا ہے کہ نماز میں کیا رکھا ہے یا نماز کا کوئی فائدہ نہیں یا نماز پڑھ کے کون سے تیر مار لینے ہیں۔ یہ اور ان جیسے دیگر جملے جن سے فرض کی فرضیت کے انکار کا صراحتاً یا مبہم طور پر انکار نظر آتا ہے نعوذ باللہ من ذالک ایسی باتیں بندے کو دائرہ اسلام سے باہر نکال دیتی ہیں یقیناً یہ تمام باتیں قوتِ ایمانی کی کمزوری اور اسلام کے بنیادی عقائد پر پختگی نہ ہونے کا نتیجہ ہے کیونکہ جب بندہ مومن کے بنیادی عقائد درست ہوں تو اُس کا زاویہ فکر ریاکاری یا ظاہری منفعت سے خالی ہوتا ہے بلکہ اُس کی نظر اُس کی فکر اُس کی سوچ اُس کا تدبر سب کے پیش نظر رضائے الٰہی ہوتی ہے۔

مکروہ تحریمی:۔

مکروہ تحریمی وہ ہے جو شریعت کی ظنی دلیل سے ثابت ہو اس کا چھوڑنا لازم اور باعث ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصداً کرنے والا فاسق و جہنمی اور گناہ کبیرہ حرام کے کرنے سے کم ہے چند بار اس کو کر لینا گناہ کبیرہ ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ یہ واجب کا مقابل ہے یعنی واجب کو کرنا لازم ہے اور مکروہ تحریمی کو چھوڑنا لازم ہے۔

مکروہ تنزیہی:۔

وہ ہے جس کا کرنا شریعت کو پسند نہیں مگر اس کے کرنے والے پر عذاب نہیں ہوگا یہ سنت غیر موکدہ کا مقابل ہے۔

Marfat.com

نوٹ: یاد رہے مکروہ کا لفظ کراہت سے نکلا ہے اور کراہت ناپسندیدگی کو کہتے ہیں۔یقیناً جب کسی کام میں کراہت کے اسباب پائے جائیں تو اُس کام کو کرنے، دیکھنے، سننے یا سہنے میں بھی ظاہری و باطنی اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔بالکل اسی طرح کہ جب ہمارے سامنے کوئی مکروہ کام کیا جاتا ہے تو ہم نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔اب ذرا اسی بات کو نماز میں دیکھیں۔کہ کیا نماز میں مکروہ کام کرنے سے نماز کا حسن قائم رہے گا؟ نماز کے فوائد حاصل ہوں گے؟ نماز کے ظاہری و باطنی اثرات مرتب ہوں گے یقیناً نہیں۔کیونکہ مکروہ کام کرنے سے نماز کے حسن کی کاملیت ہی ختم ہو جاتی ہے اور وہ نماز تنھی عن الفواحشات والمنکر کے مقصد عظیمہ سے خالی ہو جاتی ہے۔ایسی نماز کو بے روح نماز کہا جا سکتا ہے یا محض فرض کی ادائیگی کہہ سکتے ہیں۔

اساءت:۔

اساءت وہ ہے جس کا کرنا برا اور کبھی اتفاقیہ کر لینے والا لائق عتاب اور اس کو کرنے کی عادت بنا لینے والا مستحق عذاب ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ یہ سنت موکدہ کا مقابل ہے یعنی سنت موکدہ کا کرنا ثواب اور چھوڑنا برا ہے اور اساءت کا چھوڑنا ثواب اور کرنا برا ہے۔

خلافِ اولیٰ:۔

خلافِ اولیٰ وہ ہے جس کو چھوڑ دینا بہتر تھا لیکن اگر کر لیا تو کچھ مضائقہ نہیں یہ مستحب کا مقابل ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل اوّل

نماز کے فرائض

نماز کے اندر سات فرائض ہیں

فرض نمبر ۱) تکبیر تحریمہ (تکبیر تحریمہ میں خاص لفظ اللہ اکبر فرض نہیں۔ فرض تو اتنا ہے کہ خالص تعظیم الٰہی کے الفاظ ہوں مثلاً اللہ اعظم، اللہ الکبیر الرحمان، اکبر کہا جب بھی فرض ادا ہو گیا مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے) یعنی پہلی اللہ اکبر جس سے نماز شروع ہوتی ہے۔

فرض نمبر ۲) قیام یعنی اتنی دیر کھڑا رہنا جتنی دیر میں فرض قرآت (قرآت سے مراد قرآن شریف پڑھنا) ادا ہو۔

فرض نمبر ۳) قرآت یعنی کم سے کم ایک آیت پڑھنا۔

فرض نمبر ۴) رکوع یعنی اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائیں۔

فرض نمبر ۵) سجود یعنی ماتھے کا زمین پر جمنا اس طرح کہ کم سے کم پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگا ہو (لہٰذا اگر اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے یا صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی تو نماز نہ ہوگی)

فرض نمبر ۶) قعدہ اخیرہ یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری التحیات رسولہٗ تک پڑھی جا سکے۔

فرض نمبر ۷) خروج بصنعہ یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد اپنے ارادہ و عمل سے نماز ختم کر دینا خواہ سلام و کلام سے ہو یا کسی دوسرے عمل سے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل دوم

نماز کے واجبات

نمبر۱:۔ تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا

نمبر۲:۔ پوری الحمدللہ پڑھنا۔

نمبر۳:۔ سورۃ یا آیات ملانا، فرض نماز میں دو پہلی رکعتوں میں قرات کرنا۔

نمبر۴:۔ الحمد اور اس کے ساتھ سورۃ یا آیت ملانا۔

نمبر۵:۔ فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر اور سنت کی ہر رکعت میں سورۃ یا آیت سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا۔

نمبر۶:۔ الحمد اور سورۃ کے درمیان آمین اور بسم اللہ کے سوا کچھ اور نہ پڑھنا۔

نمبر۷:۔ قرات ختم کر کے فوراً رکوع کرنا،

نمبر۸:۔ ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں سجدوں سے بیچ کوئی رکن نہ آنے پائے۔

نمبر۹:۔ تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجود، قومہ، جلسہ میں کم سے کم ایک بار سبحان اللہ کے برابر ٹھہرنا

نمبر۱۰:۔ قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہو جانا۔

نمبر۱۱:۔ سجدہ میں ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا

Marfat.com

نمبر۱۲:۔ جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا،

نمبر۱۳:۔ قعدہ اولیٰ اگر چہ نماز نفل ہو۔

نمبر۱۴:۔ فرض اور وتر اور سنن رواتب میں قعدہ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا۔

نمبر۱۵:۔ دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا یونہی جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد واجب ہے۔ ایک لفظ بھی اگر چھوڑے گا تو ترک واجب ہوگا۔

نمبر۱۶:۔ یاد رہے: دونوں سلام میں فقط لفظ السلام واجب ہے۔ علیکم ورحمتہ اللہ واجب نہیں۔

نمبر۱۷:۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا،

نمبر۱۸:۔ تکبیر قنوت،

نمبر۱۹:۔ عیدین کی چھ تکبیریں،

نمبر۲۰:۔ عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر

نمبر۲۱:۔ رکوع اور اس تکبیر کے لئے لفظ اللہ اکبر ہونا

نمبر۲۲:۔ ہر جہری نماز میں امام کو جہر سے قرات کرنا

نمبر۲۳:۔ اور غیر جہری میں آہستہ قرات کرنا۔

نمبر۲۴:۔ ہر فرض و واجب کا اس جگہ پر ادا ہونا ☆ نمبر۱ ☆

نمبر۲۵:۔ رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا

نمبر۲۶:۔ سجود کا ہر رکعت میں دو ہی بار ہونا۔

نمبر۲۷:۔ دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا

Marfat.com

نمبر۲۸:۔ چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا

نمبر۲۹:۔ آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا۔

نمبر۳۰:۔ سہو ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا۔

نمبر۳۱:۔ دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین بار سبحان اللہ کہنا کے برابر دیر نہ ہونا۔

نمبر۳۲:۔ امام جب قرأت کرے بلند آواز سے ہو یا آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا۔

نمبر۳۳:۔ سوا قرأت کے تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔

اہم مسئلہ

فرائض و واجبات کے علاوہ میں نے جو باتیں طریقہ نماز میں ذکر کی ہیں وہ یا تو سنت ہیں یا پھر مستحب ہیں۔

اور یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ ان کو قصداً نہ چھوڑا جائے اور اگر غلطی سے چھوٹ جائیں تو نہ سجدہ سہو کرنے کی ضرورت ہے نہ نماز دہرانے کی، البتہ اگر دہرائے تو یہ بہت اچھا ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل سوم

نماز کے مکروہات

مکروہ کی دو قسمیں ہیں

نمبر ۱ مکروہ تحریمی

نمبر ۲ مکروہ تنزیہی

نماز کے مکروہات تحریمی

نمبر ۱) کپڑے یا بدن یا داڑھی کے ساتھ کھیلنا مکروہ تحریمی ہے۔

نمبر ۲) کپڑا سمیٹنا جیسے سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا، اگرچہ گرد سے بچانے کے لئے ہو، مکروہ تحریمی ہے اور بلاوجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ ہے۔

نمبر ۳) کپڑا لٹکانا جیسے سر یا مونڈھے پر اسطرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، مکروہ تحریمی ہے۔

﴿مکروہاتِ تحریمی کے اہم مسائل﴾

نماز میں کپڑا لٹکانے کے مسائل

مسئلہ نمبر ۱:۔ اگر کرتے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالے بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دے تو یہ بھی مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار)

Marfat.com

مسئلہ نمبر۲:۔ کاندھے پر اس طرح رومال ڈالنا کہ ایک کنارہ پیٹ پر لٹکتا ہو اور دوسرا پیٹھ پر، یہ مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ نمبر۳:۔ رضائی یا چادر یا شال کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں۔ یہ ممنوع ومکروہ تحریمی ہے۔ ہاں اگر ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ہو اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں۔ (درمختار وردالمحتار)

آستین اوپر کرنا مکروہ

مسئلہ نمبر۴:۔ کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہو یا دامن سمیٹے نماز پڑھے، مکروہ تحریمی ہے۔ چاہے پہلے سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی۔ (درمختار)

مرد کا جوڑا باندھنا

مسئلہ نمبر۵:۔ مرد کو جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر نماز میں جوڑا باندھے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

کنکریاں ہٹانے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۶:۔ کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر سنت کے طور پر سجدہ نہ ادا ہوتا ہو تو ایک بار ہٹا سکتا ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب نہ ادا ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے چاہے کئی بار ہٹانا پڑے۔ (درمختار وردالمحتار)

نماز میں انگلی چٹکانے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۷:۔ انگلیاں چٹکانا انگلیوں کی قینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸:۔ نماز کے لئے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں۔

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۹:۔ کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہیے۔ (درمختار)

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا

مسئلہ نمبر ۱۰:۔ ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے چاہے تھوڑا ہی منہ پھرا ہو۔ اگر منہ نہ پھیرے صرف کنکھیوں سے ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے تو کراہت تنزیہی ہے اور نادراً کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً حرج نہیں۔ آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

تشہد میں بیٹھنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۱:۔ تشہد یا سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا (یعنی گھٹنوں کو سینہ سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر چوتڑ کے بل بیٹھنا) مرد کا سجدے میں کلائیوں کو بچھایا کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

کپڑا اوڑھنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۲:۔ کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو، مکروہ تحریمی ہے۔ یوں بھی بے ضرورت اس طرح لپٹنا نہ چاہیے اور خطرہ کی جگہ تو سخت ممنوع ہے یونہی ناک منہ چھپانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

بے ضرورت کھانسی اور جمائی کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۳:۔ بے ضرورت کھکھار نکالنا قصداً جمائی لینا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر جمائی خود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے۔ اگر روکے سے نہ رکے تو ہونٹ دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رکے تو ہاتھ منہ پر رکھ لے۔ قیام میں داہنا ہاتھ رکھے اور باقی حالتوں میں بایاں۔

مختصر لباس میں نماز

مسئلہ نمبر ۱۴:۔ صرف پائجامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھی اور کرتہ یا چادر موجود ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو دوسرا کپڑا نہیں تو معاف ہے۔

انتظار یا دکھاوے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۵:۔ کسی آنے والی کی خاطر نماز کو طول دینا مکروہ تحریمی ہے اور اگر جماعت پاجانے کے خیال سے ایک دو تسبیح کے برابر طول دیا تو کراہت نہیں۔ (عالمگیری)

قبر کے سامنے نماز پڑھنا

مسئلہ نمبر ۱۶:۔ قبر کا سامنے ہونا جب کہ کوئی چیز بیچ میں حائل نہ ہو تو وہ مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

غیر کی زمین میں نماز پڑھنے کے مسائل

مسئلہ نمبر ۱۷:۔ زمین مبغوض یا پرائے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہے یا جتے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار، عالمگیری)۔

مسئلہ نمبر ۱۸:۔ مقبرہ میں جو جگہ نماز کے لئے مقرر ہو اور اس جگہ میں قبر نہ ہو تو وہاں نماز پڑھنے میں حرج نہیں۔ کراہت اس وقت ہے کہ قبر سامنے ہو اور نمازی اور قبر کے درمیان کوئی چیز بقدر سترہ حائل نہ ہو۔ ورنہ اگر قبر داہنے یا بائیں یا پیچھے ہو یا سترہ کے برابر کوئی چیز حائل ہو تو کچھ بھی کراہت نہیں۔ (عالمگیری، غنیہ، قاضی خاں)

کفار کے عبادت خانوں میں جانے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۹:۔ کفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہے۔ بلکہ ان میں جانا بھی منع ہے۔

الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۲۰:۔ الٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یونہی انگرکھے کے بند نہ باندھنا اور اچکن شیروانی وغیرہ کے بٹن نہ لگنا اگر اس کے نیچے کرتہ وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو مکروہ تحریمی ہے اور اگر نیچے کرتہ وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی ہے۔ (بہار شریعت)

﴿مکروہاتِ تنزیہی کے اہم مسائل﴾

مکروہ تنزیہی کی تعریف

"مکروہ تنزیہی جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں لیکن کرنے پر سزا و عذاب بھی نہیں۔"

مسئلہ نمبر ۱:۔ سجدہ یا رکوع میں بلاضرورت تین تسبیح سے کم کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔ البتہ اگر وقت تنگ ہو یا ریل چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ اور کپڑے ہوں ورنہ کراہت نہیں۔

ننگے سر نماز پڑھنے کے مسائل

مسئلہ نمبر ۳:۔ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی سے بوجھ معلوم ہوتا ہے یا گرمی معلوم ہوتی ہے۔ اس وجہ سے ننگے سر پڑھنا ہے تو یہ مکروہ تنزیہی ہے اور اگر نماز کو حقیر خیال کر کے ننگے سر پڑھے مثلاً یہ سوچے کہ نماز کوئی مہتم بالشان چیز نہیں جس کے لئے ٹوپی عمامہ پہنا جائے تو یہ کفر ہے۔ اور اگر خشوع وخضوع کے لئے ننگے سر پڑھے تو مستحب ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار)

نماز میں ٹوپی گر جائے تو کیا کرے؟

مسئلہ نمبر ۴:۔ نماز میں ٹوپی گر پڑی، ٹوپی اٹھالینا افضل ہے جب کہ عمل کثیر سے نہ ہو۔ ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی اور بار بار اٹھائی پڑے تو چھوڑ دے اور نہ اٹھا لینے سے خضوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا افضل ہے۔

(درمختار، ردالمختار)

ماتھے سے مٹی وغیرہ اتارنا

مسئلہ نمبر ۵:۔ ماتھے سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے جب کہ نماز میں تشویش نہ ہو اور تکبر کی وجہ سے چھڑا رہا ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور اگر تکلیف دہ

Marfat.com

ہوں یا خیال بٹتا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً مضائقہ نہیں بلکہ چھڑا دینا چاہیے تاکہ ریا نہ آنے (ریا، معنی نمائش، دکھاوا، جو کام دوسروں کو دکھاوے کے لئے کیا جائے اس کو ریا کہتے ہیں۔ ریا حرام و گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ریا کو شرک اصغر فرمایا گیا جو عمل ریا سے کیا جائے اس پر ثواب کے بدلے عذاب ہوگا) پائے۔ (عالمگیری)

پیشانی سے پسینہ پونچھنا

مسئلہ نمبر ۶:۔ یونہی حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پونچھنا بلکہ ہر وہ عمل قلیل کہ نمازی کے لئے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو وہ مکروہ ہے۔
(عالمگیری)

ناک سے پانی پونچھنا

مسئلہ نمبر ۷:۔ نماز میں ناک سے پانی بہا تو اس کو پونچھ لینا زمین پر گرنے سے اچھا ہے اور اگر مسجد میں ہو تو پونچھنا ضروری ہے۔ مسجد میں نہ گرنے دے۔
(عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۸:۔ نماز میں بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں اور علاوہ نماز کے اس طرح بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (درمختار)

چوکڑی مارنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۹:۔ سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا بلا عذر مکروہ ہے۔ (غنیہ)

Marfat.com

سجدہ میں کیسے جائے؟

مسئلہ نمبر ۱۰:۔ رکوع میں سر کو پیٹھ سے اونچا یا نیچا رکھنا مکروہ ہے۔ (منیہ)

نماز میں مچھر مکھی مارنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۱:۔ اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے۔ مسئلہ: جوں یا مچھر جب ایذا پہنچاتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں جب کہ عمل کثیر سے نہ ہو۔ (غنیہ و بہار شریعت)

مسجد کی چھت پر نماز پڑھنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۲:۔ مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

چند غیر مکروہ صورتیں

مسئلہ نمبر ۱۳:۔ کوئی شخص کھڑا یا بیٹھا باتیں کر رہا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت نہیں جب کہ باتوں سے دل بٹنے کا خوف نہ ہو۔ مصحف شریف اور تلوار کے پیچھے اور سونے والے کے پیچھے نماز مکروہ نہیں۔
(درمختار، ردالمختار)

نمازی کے آگے آگ ہونے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۴:۔ جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے۔ شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔ (عالمگیری)

مکھی مچھر اڑانے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۵:۔ بغیر عذر ہاتھ سے مکھی مچھر اڑانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

مسئلہ نمبر۱۶:۔ ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے مثلاً زینت لہو ولعب وغیرہ۔

نماز کے لئے دوڑنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۱۷:۔ نماز کے لئے دوڑنا مکروہ ہے۔(ردالمحتار)

اس کا ثبوت حدیث سے بھی ملتا ہے:

"جب تم نماز کے لیے آؤ تو بھاگتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اس طرح چلتے آؤ کہ تم پُرسکون اور وقار طاری ہو۔"

☆.....☆.....☆

فصل چہارم

تصویر کے متعلق اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱:۔ جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ اگر تصویر نمازی کے سر پر ہو یعنی چھت میں بنی ہو یا لٹکی ہو یا سجدہ کی جگہ میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہوتا ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ یونہی نمازی کے آگے یا داہنے یا بائیں تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے۔ اگرچہ آگے اور دائیں بائیں ہونے سے کم۔

مسئلہ نمبر ۳:۔ اگر تصویر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں۔ (ہدایہ، فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۴:۔ اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے پہاڑ، دریا، درخت، پھول پتی وغیرہ تو کچھ حرج نہیں۔ (فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۵:۔ تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۶:۔ تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۷:۔ اگر تصویر ذلت کی جگہ میں ہو۔ جیسے جوتا اتارنے کی جگہ میں ہو یا

Marfat.com

ایسے فرش میں ہو جس کو پاؤں سے روندتے ہوں تو نماز میں کراہت نہیں جب کہ اس پر سجدہ نہ ہو اور گھر میں ہونے میں بھی کراہت نہیں۔(درمختار)

مسئلہ نمبر ۸:۔ اگر تصویر اتنی چھوٹی ہو کہ کھڑے ہو کر دیکھنے میں اس کے بدن کے حصہ الگ الگ نہ دکھائی دیں تو ایسی تصویر نمازی کے آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہونے میں نماز مکروہ نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۹:۔ اگر تصویر کا پورا چہرہ مٹا دیا تو کراہت جاتی رہی۔(ہدایہ وغیرہ)

عمومی تصویر کا حکم

مسئلہ نمبر ۱۰:۔ تصویر کے یہ احکام تو نماز کے ہیں۔ رہا تصویر کا رکھنا تو اس کے بارے میں حدیث میں ہے کہ جس گھر میں کتا یا تصویر ہو، اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ یعنی جب کہ توہین کے ساتھ نہ ہوں اور نہ اتنی چھوٹی ہوں کہ کھڑے ہو کر دیکھنے میں بدن کے حصے الگ الگ نہ دکھائی دیں (یعنی جب کہ تصویر ذلت کی جگہ میں ہو یا بہت چھوٹی ہو کہ دیکھنے میں بدن کے حصے الگ الگ نہ دکھائی دیتے ہوں تو ایسی تصویر کے گھر ہونے سے حرج نہیں)۔(فتح القدیر وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۱:۔ تصویر کا بنانا بنوانا دونوں حرام ہیں چاہے دستی ہو یا عکسی دونوں کا ایک حکم ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل پنجم

مفسداتِ نماز

﴿نماز توڑنے کے مسائل﴾

ذیل میں میں نے ان صورتوں کا ذکر کیا ہے جن صورتوں میں نماز توڑ دینا شرعاً جائز ہوتا ہے۔

مصیبت زدہ کی مدد کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۱:۔ کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو اسی نمازی کو پکارتا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو، آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہگیر کنوئیں میں گرا چاہتا ہے۔ ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے۔ جب کہ یہ نمازی اس کے بچانے کی قدرت رکھتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

زور سے پیشاب کا آنا

مسئلہ نمبر۲:۔ پیشاب پاخانہ معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن پر اتنی نجاست دیکھی کہ جتنی نجاست کے ہوتے نماز ناجائز ہے یا نمازی کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا تو ان تینوں صورتوں میں نماز توڑ دینا مستحب ہے جب کہ جماعت کا وقت نہ جاتا رہا۔ اور پیشاب پاخانہ جب بہت زور سے

Marfat.com

ہوتو جماعت چھوٹ جانے کا بھی خیال نہ کرے۔ ہاں وقت جانے کا خیال کیا جائے۔(ردالمختار)

سانپ کے کاٹنے کا خدشہ

مسئلہ نمبر۳:۔ سانپ وغیرہ مارنے کے لئے جب کہ کاٹنے کا صحیح ڈر ہوتو نماز توڑ دینا جائز ہے۔

اپنے مال مویشی پر حملہ کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۴:۔ کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے کے لئے یا بکریوں پر بھیڑیئے کے حملہ کرنے کے ڈر سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔

ایک درہم کے نقصان کا خدشہ

مسئلہ نمبر۵:۔ اپنے یا پرائے ایک درہم کے نقصان کا ڈر ہو۔ مثلاً دودھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جانے کا ڈر ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اچکا لے بھاگا۔ ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔(عالمگیری، درمختار)

ماں باپ کے پکارنے پر نماز توڑنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۶:۔ اگر نفل نماز میں ہو اور ماں باپ، دادا دادی وغیرہ اصول پکاریں اور ان کو اس کا نماز میں ہونا معلوم نہ ہوتو نماز توڑ دے اور جواب دے۔(درمختار، ردالمختار)

Marfat.com

﴿چند دیگر مفسداتِ نماز﴾

(وہ باتیں جن سے نماز فاسد (ٹوٹ) ہو جاتی ہے)

ایسی صورتیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ان سے متعلقہ مسائل بھی درج ذیل ہیں۔

مسئلہ نمبر۱:۔ کلام مفسد نماز ہے یعنی نماز میں بولنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے چاہے جان بوجھ کر بولے یا بھولے سے ایک آدھ بات بولے یا زیادہ۔

مسئلہ نمبر۲:۔ کلام وہی مفسد ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم سے کم خود سن سکے اگر کوئی مانع نہ ہو۔

مسئلہ نمبر۳:۔ کسی کو بھولے سے بھی سلام کیا تو نماز جاتی رہی چاہے خالی السلام ہی کہا ہو۔ علیکم نہ کہہ پایا ہو۔

مسئلہ نمبر۴:۔ زبان سے سلام کا جواب دیا تو نماز جاتی رہی اور ہاتھ یا سر کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر۵:۔ نماز میں چھینک آئے تو الحمدللہ نہ کہے۔ اگر کہہ دیا تو نماز نہ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۶:۔ خوشی کی خبر کے جواب میں الحمدللہ کہا یا بری خبر پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا یا تعجب کی خبر پر سبحان اللہ یا اللہ اکبر کہا تو نماز جاتی رہی۔ (نورالایضاح)

مسئلہ نمبر۷:۔ اگر خبر کے جواب کا ارادہ نہ کیا تو نہ گئی۔

مسئلہ نمبر ۸:۔ کھنکھارنے میں جب وہ حرف نکلے جیسے اخ تو یہ مفسد نماز ہے جب کہ نہ عذر ہو نہ صحیح غرض ہو۔ اگر عذر سے ہو جیسے طبیعت نے مجبور کیا یا صحیح غرض کیلئے ہو جیسے قرات میں آواز صاف کرنے کیلئے یا امام کو غلطی پر اطلاع دینے کیلئے یا دوسرے کو اپنے نماز میں ہونے کی اطلاع دینے کیلئے ہو تو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

مسئلہ نمبر ۹:۔ مقتدی نے اپنے امام کے سوا کسی اور کو لقمہ دیا، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۱۰:۔ امام نے اپنے مقتدی کے سوا کسی اور کا لقمہ لیا، نماز فاسد ہوگئی۔

مسئلہ نمبر ۱۱:۔ آہ، اوہ، اف، تف، یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حروف پیدا ہوئے ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ گئی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے، آواز اور حروف نہیں تو حرج نہیں۔ (عالمگیری، ردالمختار)

مسئلہ نمبر ۱۲:۔ مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ یونہی چھینک کھانسی جمائی ڈکار میں جتنے حرف مجبوراً (بے اختیار) نکلتے ہیں وہ معاف ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۳:۔ پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ مفسد نہیں مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر پھونکنے میں دو حرف پیدا ہوں جیسے اف، تف تو مفسد نماز ہے۔ (غنیۃ)

مسئلہ نمبر ۱۴:۔ نماز میں قرآن، قرآن شریف سے یا محراب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ہاں اگر پڑھتا تو ہے یاد سے اور نظر پڑتی ہے لکھے ہوئے پر حرج نہیں۔ (ردالمختار)

مسئلہ نمبر ۱۵:۔ عمل کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہو نہ نماز کی اصلاح کیلئے کیا گیا ہو

Marfat.com

مفسد نماز ہے۔ عمل قلیل مفسد نہیں جس کام کرنیوالے کو دور سے دیکھ کر اسکے نماز میں نہ ہونیکا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو یہ عمل قلیل ہے۔

مسئلہ نمبر۱۶:۔ کرتہ یا پاجامہ پہنا یا تہہ بند باندھا تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر۱۷:۔ نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے جان کر ہو یا بھول کر ہو تھوڑا ہو یا زیادہ ہو یہاں تک کہ اگر تل بلا چبائے نگل لیا یا کوئی بوند منہ میں گری اور نگل لی، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر۱۸:۔ موت، جنون، بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے اگر وقت میں آرام ہو جائے تو ادا پڑھے اور اگر وقت کے بعد آرام ہو تو قضا پڑھے۔ جب کہ جنون و بے ہوشی ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو یعنی نماز کے چھ وقت کامل تک برابر نہ رہا ہو کہ اگر چھ وقت کامل تک برابر رہے قضا واجب نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۹:۔ قصداً وضو توڑا یا کوئی سبب غسل کا پایا گیا، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر۲۰:۔ کسی رکن کو ترک کیا جب کہ اس کو اسی نماز میں ادا کر لیا ہو، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر۲۱:۔ بلا عذر نماز کی کسی شرط کو ترک کیا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ نمبر۲۲:۔ قعدہ اخیرہ کے بعد سجدہ نماز یا سجدہ تلاوت یاد آیا اور اس کو ادا کیا اور ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔

مسئلہ نمبر۲۳:۔ کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا اس کا اعادہ نہ کیا، نماز نہ ہوئی۔

نماز میں زہریلے حشرات مارنے کا شرعی حکم

مسئلہ نمبر۱:۔ سانپ یا بچھو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی ضرورت ہو۔ اگر مارنے میں تین قدم یا زیادہ چلنا پڑا یا تین ضرب یا زیادہ لگانا پڑی تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ نمبر۲:۔ نماز میں سانپ بچھو مارنے کی اجازت ہے اگر چہ نماز ٹوٹ جائے۔

مسئلہ نمبر۳:۔ سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے (مباح کے معنی جائز حلال جس پر شریعت کی طرف سے کوئی روک نہیں) جب سامنے گزرے اور تکلیف دینے کا ڈر ہو اور اگر کاٹنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۴:۔ ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا، پھر کھجایا، پھر ہاتھ ہٹا لیا، پھر کھجایا، پھر ہاتھ ہٹا لیا۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر کئی مرتبہ کھجایا تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا اور اس سے نماز نہ جائے گی۔ (عالمگیری، غنیۃ)

مسئلہ نمبر۵:۔ تکبیرات انتقال میں اللہ کے الف کو یا اکبر کے الف کو کھینچا اور اللہ یا اکبر کی ب کے بعد الف بڑھا دیا کہ اکبار ہو گیا تو ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ گئی اور اگر تکبیر تحریمہ میں ایسا کیا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۶:۔ قرأت یا اذکار نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں نماز توڑ دیتی ہے۔

مسئلہ نمبر۷:۔ نمازی کے آگے سے چاہے آدمی گزرے یا جانور نماز نہیں ٹوٹتی البتہ گزرنے والا بہت گنہگار ہوتا ہے۔ اگر نمازی کے سامنے سے جانے

والا جانتا کہ اس میں کیا گناہ ہے تو سو برس کھڑا رہنے بلکہ زمین میں دھنس جانے کو اچھا سمجھتا اور نمازی کے آگے سے نہ گزرتا۔

مسئلہ نمبر ۸:۔ اگر میدان میں نمازی کے سامنے سے تین گز چھوڑ کر آگے سے گزرتے تو حرج نہیں لیکن گھر اور مسجد میں ایسا نہیں کر سکتا۔

مسئلہ نمبر ۹:۔ نمازی کے آگے اگر سترہ ہو تو سترہ کے پیچھے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(تین گز جگہ یہ اصل میں اندازہ ہے موضع قدم مصلی سے لے کر اس کے موضع سجود تک کا اور موضع سجود سے یہاں مراد وہاں تک کی جگہ ہے جہاں تک حالت قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر کرنے سے نگاہ پھیلتی ہے۔ اتنی جگہ میدان میں چھوڑ کر اس کے بعد سے گزر سکتا ہے۔)

مکروہ تحریمی کی شرعی تعریف

مکروہ تحریمی وہ ہے جس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے لیکن حرام سے کم۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل ششم

سجدہ سہو

سجدہ سہو کا وجوب

یاد رہے جو چیزیں نماز میں واجب ہیں ان میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سجدہ سہو کا ادا کرنا واجب ہوتا ہے۔

سجدہ سہو کی ادائیگی کا طریقہ:

سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے آخر میں التحیات پڑھنے کے بعد داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے اور پھر شروع سے التحیات وغیرہ سب پڑھ کر سلام پھیر دے۔

﴿تین اہم مسائل﴾

واجب کا چھوٹ جانا

مسئلہ نمبر ۱:۔ اگر کوئی واجب چھوٹ گیا اور اس کے لئے سجدہ سہو نہ کیا اور نماز ختم کر دی تو نماز نہیں ہوگی لہٰذا نماز کا دہرانا واجب ہوگا۔

قصداً واجب کا چھوڑنا

مسئلہ نمبر ۲:۔ اگر قصداً کوئی واجب چھوڑ دیا تو سجدہ سہو کافی نہیں ہوگا بلکہ نماز دہرانا واجب ہے۔

Marfat.com

فرض نماز میں رہ جانا

مسئلہ نمبر۳:۔ جو باتیں نماز میں فرض ہیں اگر ان میں سے کسی کی ادائیگی رہ گئی تو نماز نہ ہوگی اور یہ بھی یاد رہے کہ سجدہ سہو سے بھی یہ کمی پوری نہیں ہو گی بلکہ پھر سے نماز پڑھنا فرض ہوگا لہٰذا اس صورت میں نماز دوبارہ پڑھنی لازم ہوگی اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کارگر ہوگا۔

سجدہ سہو کے وجوب اور عدم وجوب کے مسائل

یہاں میں ان باتوں کا تذکرہ کر رہا ہوں جن کے کرنے یا ہو جانے پر سجدہ سہو لازم ہوتا ہے یا نہیں ہوتا

سنت اور مستحب کے رہ جانے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۱:۔ وہ باتیں جو نماز میں سنت ہیں یا مستحب ہیں جیسے تعوذ، تسمیہ، آمین و تکبیرات انتقال (ایک حالت سے دوسری حالت میں جانے کے لیے تکبیر کا کہنا مثلاً قیام سے رکوع کے لیے جیسے تکبیر کہی جاتی ہے)، تسبیحات ان کے ترک سے بھی سجدہ سہو نہیں بلکہ نماز ہوگئی (ردالمختار، غنیۃ)۔ مگر نماز دہرا لینا بہتر ہے۔

کئی واجب چھوٹنے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۲:۔ ایک نماز میں کئی واجب چھوٹ گئے تو ایک بار وہی دو سجدے سہو کیے سب کے لئے کافی ہیں۔ چند بار سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں۔ (ردالمختار وغیرہ)۔

Marfat.com

تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہونا

مسئلہ نمبر ۳:۔ قعدہ اولیٰ میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے میں اتنی دیر کی کہ جتنی دیر میں اللھم صل علیٰ محمد پڑھ سکے تو سجدہ سہو واجب ہے چاہے کچھ پڑھے یا خاموش رہے۔ دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (درمختار وردالمحتار)

قرأت کرنے میں تاخیر

مسئلہ نمبر ۴:۔ قرأت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا اور اتنی دیر ہوئی کہ تین بار سبحان اللہ کہہ سکے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۵:۔ دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری)

تعدیل ارکان کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۶:۔ تعدیل ارکان بھول گیا سجدہ سہو واجب ہے۔ (ہندیہ)

التحیات کا پورا کرنا

مسئلہ نمبر ۷:۔ مقتدی التحیات نہ ختم کرنے پایا تھا کہ امام تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو مقتدی پر واجب ہے کہ اپنی التحیات پوری کر کے کھڑا ہو اگرچہ دیر ہو جائے۔

امام کی اتباع

مسئلہ نمبر ۸:۔ مقتدی نے رکوع یا سجدے میں تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے سر اٹھا لیا تو مقتدی بھی سر اٹھا لے اور باقی تسبیح چھوڑ دے۔

Marfat.com

بھول کر قعدہ کر لینا

مسئلہ نمبر۹:۔ جس شخص نے بھول کر قعدہ اولیٰ نہ کیا اور تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگا تو اگر ابھی اتنا کھڑا ہوا کہ قعدہ کے قریب ہے تو بیٹھ جائے اور قعدہ کرے۔ نماز صحیح ہے، سجدہ سہو بھی لازم نہ آیا اور اگر اٹھا کہ کھڑے ہونے کے قریب ہو گیا تو پھر کھڑا ہی ہو جائے اور اخیر میں سجدہ کرے۔ (شرح وقایہ، ہدایہ وغیرہ)۔

قعدہ اخیرہ کا بھول جانا

مسئلہ نمبر۱۰:۔ اگر قعدہ اخیرہ کرنا بھول گیا اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اسے چھوڑ دے اور بیٹھ جائے اور نماز پورے کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو فرض نماز جاتی رہی اگر چاہے تو ایک رکعت اور ملائے سوا مغرب کے اور یہ کل نفل ہو جائے گی فرض پھر پڑھے۔ (ہدایہ شرح وقایہ، ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر۱۱:۔ اگر قعدہ اخیرہ بقدر تشہد کر کے بھولے سے کھڑا ہو گیا تو بیٹھ جائے جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اور بیٹھ کر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرض جب بھی پورے ہو گئے۔ لیکن ایک رکعت اور ملائے اور سجدہ سہو کرے یہ دونوں رکعتیں نفل ہو جائیں گی لیکن مغرب میں نہ ملائے۔

(ھدایہ شرح وقایہ وغیرہ)

تین سجدے کرنا

مسئلہ نمبر۱۲:۔ ایک رکعت میں تین سجدے کئے یا دو رکوع کئے یا قعدہ اولیٰ بھول گیا

Marfat.com

تو سہو کا سجدہ کرے۔

نماز میں ترتیب کی فرضیت

مسئلہ نمبر ۱۳:۔ قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیر میں ترتیب فرض ہے لہٰذا اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو یہ رکوع جاتا رہا۔ اگر قیام کے بعد پھر رکوع کرے گا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ اسی طرح سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا تو نماز ہو جائے گی۔ ورنہ نہیں اسی طرح رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۱۴:۔ قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے یعنی جس کو پہلے ہونا چاہیے وہ پہلے ہوا اور جس کو پیچھے ہونا چاہیے وہ پیچھے ہوا اگر پہلے کا پیچھے اور پیچھے کا پہلے کر لیا تو نماز نہ ہوگی جیسے کسی نے رکوع سے پہلے سجدہ کر لیا تو نماز نہ ہوئی۔ ہاں اگر سجدہ کے بعد دوبارہ رکوع اور پھر سجدہ کرے یعنی ترتیب وار کر لے تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ اسی طرح اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا تو نماز نہ ہوئی۔ البتہ قیام کے بعد پھر رکوع کرے تو ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

نفل کا قعدہ اخیرہ

مسئلہ نمبر ۱۵:۔ نفل کا ہر قعدہ قعدہ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور واجب نماز مثلاً وتر فرض کے حکم میں ہے لہٰذا

Marfat.com

دعائے قنوت یا تکبیر قنوت بھول گیا تو سجدہ سہو کرے۔ تکبیر قنوت سے مراد وہ تکبیر ہے جو قرات کے بعد دعائے قنوت پڑھنے کے لئے کہی جاتی ہے۔ (عالمگیری)

عیدین کی تکبیریں

مسئلہ نمبر۱۶:۔ عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا یا زائد کہیں یا غیر محل میں کہیں ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل ہفتم

سجدہ تلاوت

سجدہ تلاوت کا حکم

یہ وہ سجدہ ہے جو آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے واجب ہو جاتا ہے

سجدہ تلاوت کا طریقہ

اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

﴿سجدہ تلاوت کے مسائل﴾

سجدہ تلاوت میں قیام

مسئلہ نمبر ۱:۔ سجدہ تلاوت میں پہلے پیچھے دونوں بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور پہلے کھڑے ہو کر پھر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہو جانا، یہ دونوں قیام مستحب ہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

تسبیح کا چھوڑنا

مسئلہ نمبر ۲:۔ اگر سجدہ تلاوت سے پہلے یا بعد میں کھڑا نہ ہو یا اللہ اکبر نہ کہا یا سبحان ربی الاعلیٰ نہ پڑھا تو بھی سجدہ ادا ہو جائے گا۔ مگر تکبیر چھوڑنا

چاہیے کہ سلف کے خلاف ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

ہاتھ نہ اُٹھانا

مسئلہ نمبر۳:۔ سجدہ تلاوت کے لئے اللہ اکبر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہد میں ہے، نہ سلام۔ (تنویر و بہار)

آیت سجدہ کی سماعت کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۴:۔ کل قرآن شریف میں ۱۴ آیتیں سجدہ تلاوت کی ہیں۔ ان میں سے جو آیت بھی پڑھی جائے گی، پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جائے گا، چاہے سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

سجدہ تلاوت کی شرائط

مسئلہ نمبر۵:۔ سجدہ تلاوت کے لئے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لئے ہیں مثلاً طہارت استقبال قبلہ، نیت، وقت، ستر عورت۔ لہٰذا اگر پانی پر قادر ہے تو تیمم کر کے سجدہ جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

نماز میں سجدہ تلاوت کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۶:۔ اگر آیت سجدہ نماز میں پڑھے تو سجدہ تلاوت فوراً کرنا نماز ہی میں واجب ہے اگر دیر کرے گا، گنہگار ہو گا۔ دیر کرنے سے مراد تین آیت سے زیادہ پڑھ لینا ہے لیکن اگر سورۃ کے آخر میں سجدہ واقع ہے تو سورۃ پوری کر کے سجدہ کرے گا جب بھی حرج نہیں مثلاً سورہ انشقاق میں سورۃ ختم کر کے سجدہ کرے جب بھی کچھ حرج نہیں۔

Marfat.com

سجدہ تلاوت بھول جانے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۷:۔ سجدہ کی آیت نماز میں پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک حرمت (حرمت نماز میں ہونے سے مراد یہ ہے کہ کوئی کام ایسا نہ کیا ہو جو منافی نماز ہے مثلاً وضو نہ توڑا ہو، کچھ نہ کھایا پیا ہو، کچھ بات نہ کی ہو تو باوجود سلام پھیر لینے کے ابھی حرمت نماز میں ہے) نماز میں ہی سجدہ کرے (اگرچہ سلام پھیر چکا ہو) اور سجدہ سہو بھی کرے۔ (درمختار و ردالمحتار)۔

نماز کا سجدہ نماز میں ہی ادا کرے

مسئلہ نمبر ۸:۔ نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے۔ نماز کے باہر نہیں ہوسکتا۔ اگر قصداً نہ کیا تھا تو گنہگار ہوا، توبہ لازم ہے۔ جب کہ آیت سجدہ کے بعد فوراً رکوع اور سجود نہ کیا ہو۔

مطلق نیت کی شرط

مسئلہ نمبر ۹:۔ سجدہ تلاوت کی نیت میں یہ شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے۔ بلکہ مطلقاً تلاوت کی نیت کافی ہے۔

مفسدات سجدہ تلاوت

مسئلہ نمبر ۱۰:۔ جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ تلاوت بھی فاسد ہو جائے گا۔ جیسے حدث عمد و کلام قہقہہ (درمختار وغیرہ)۔

سجدہ واجب نہیں ہوتا

مسئلہ نمبر ۱۱:۔ آیت سجدہ لکھنے یا اس کی شرط دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں۔ (قاضی خان، عالمگیری، غنیۃ

Marfat.com

پوری آیت کی تلاوت شرط نہیں

مسئلہ نمبر ۱۲:۔ سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہو وہ اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔ (درمختار)

سجدہ واجب نہیں

مسئلہ نمبر ۱۳:۔ آیہ سجدہ کے ہجے کرنے یا ہجے سننے سے سجدہ واجب نہ ہوگا۔
(عالمگیری، درمختار، قاضی خاں)

آیت سجدہ کا ترجمہ اور وجوب کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۴:۔ آیہ سجدہ کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا چاہے سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو کہ یہ آیہ سجدہ کا ترجمہ تھا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیہ سجدہ کا ترجمہ تھا اور اگر آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔ (قاضی خاں، عالمگیری، بہار)

حیض ونفاس والی عورت کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱۵ حیض ونفاس والی عورت نے آیہ سجدہ پڑھی تو خود اس پر سجدہ واجب نہ ہوگا البتہ اور سننے والوں پر واجب ہو جائے گا۔ (بہار)۔

مسئلہ نمبر ۱۶:۔ حیض ونفاس والی پر آیہ سجدہ سننے سے بھی سجدہ واجب نہیں ہوتا جیسا کہ پڑھنے سے نہیں ہوتا۔

جنبی ایور بے وضو کا حکم

مسئلہ نمبر ۱۷ جب نے یا بے وضو نے آیہ سجدہ پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے۔ نابالغ نے آیہ سجدہ پڑھی تو سننے والے پر سجدہ واجب ہے، نابالغ پر نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

اتباع امام ضروری

مسئلہ نمبر ۱۸:۔ امام نے آیہ سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تو مقتدی بھی اس کی پیروی میں سجدہ نہ کرے گا۔ اگر چہ آیہ سنی ہو۔ (غنیہ)

دعا کا پڑھنا

مسئلہ نمبر ۱۹:۔ جس وقت آیت سجدہ پڑھی گئی، اگر اس وقت کسی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو پڑھنے والے اور سننے والے کو یہ کہہ لینا مستحب ہے:۔

سمعنا واطعنا غفرانك ربنا واليك المصير. (ردالمختار).

مکروہ تحریمی کی ایک صورت

مسئلہ نمبر ۲۰:۔ پوری سورت پڑھنا اور سجدے کی آیت چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے۔ (قاضی خاں، درمختار وغیرہ).

مجلس کا معاملہ

مسئلہ نمبر ۲۱:۔ ایک مسجد میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اگر چہ چند آدمیوں سے سنا ہو۔ یونہی اگر ایک آیت پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے بھی سنی، ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

Marfat.com

مجلس بدلنے کی صورت میں سجدہ تلاوت کے مسائل

مسئلہ نمبر۲۲:۔ دو ایک لقمہ کھانے سے دو ایک گھونٹ پینے سے کھڑے ہو جانے سے دو ایک قدم چلنے سے سلام کا جواب دینے سے۔ دو ایک بات کرنے سے گھر کے ایک کونے سے دوسرے کونے کی طرف چلنے سے مجلس نہ بدلے گی۔ مطلب ایک ہی سجدہ کافی ہوگا۔

مسئلہ نمبر۲۳:۔ ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاہی محل تو ایسے مکان کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ مطلب جتنی بار آیت سجدہ سنی اتنی بار سجدہ تلاوت کی ادائیگی واجب ہوگی۔

مسئلہ نمبر۲۴:۔ کشتی میں ہے اور کشتی چل رہی ہے تو مجلس نہ بدلے گی۔ ریل کا بھی یہی حکم ہونا ہے۔

مسئلہ نمبر۲۵:۔ جانور پر سوار ہے اور جانور چل رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے ہاں اگر سواری پر نماز پڑھ رہا ہے تو نہ بدلے گی۔

مسئلہ نمبر۲۶:۔ تین لقمہ کھانے تین گھونٹ پینے تین لفظ بولنے تین قدم میدان میں چلنے سے نکاح کرنے خرید و فروخت کرنے لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جائے گی (مذکورہ تمام صورتیں اور ان کا حکم میں نے ان کتابوں سے لیا ہے۔ (عالمگیری، درمختار، غنیہ، بہار)

مسئلہ نمبر۲۷:۔ کسی مجلس میں دیر تک بیٹھنا، قرات، تسبیح، تہلیل، درس، وعظ میں مشغول ہونا مجلس کو نہیں بدلے گا اگر دونوں بار آیہ سجدہ پڑھنے کے درمیان کوئی دنیا کا کام کیا مثلاً کپڑا سینا وغیرہ تو مجلس بدل گئی۔ (ردالمحتار)

Marfat.com

مسئلہ نمبر ۲۸:۔ اگر سننے والے سجدے کے لئے آمادہ ہوں اور سجدہ ان پر بار نہ ہو تو آیۃ سجدہ زور سے پڑھنا بہتر ہے ورنہ آہستہ پڑھے اور اگر سننے والوں کا حال معلوم نہیں کہ آمادہ ہیں یا نہیں جب بھی آہستہ پڑھنا بہتر ہونا چاہیے۔ (ردالمحتار و بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ۲۹:۔ مرض کی حالت میں اشارہ سے بھی سجدہ ادا ہو جائے گا۔ یونہی سفر میں سواری پر اشارہ سے سجدہ ہو جائے گا۔ (عالمگیری وغیرہ)

سجدہ شکر کی ادائیگی کا طریقہ

اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے۔

اہم مسئلہ:

اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا کوئی کھوئی ہوئی چیز مل گئی یا بیمار نے تندرستی پائی یا مسافر واپس آیا یا اور کوئی نعمت ملی تو سجدہ شکر کرنا مستحب ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

باب 7

قرات

نماز میں قرأت کرنا واجب ہے جماعت کی صورت میں امام کی قرأت ہی مقتدیوں کی قرأت ہوتی ہے چونکہ امام تمام مقتدیوں کی طرف سے اللہ کی بارگاہ میں نمائندگی کر رہا ہوتا ہے لہٰذا امام کے پیچھے قرأت کرنا ممنوع ہے۔ قرأت کے اہم اور بنیادی مسائل درج ذیل ہیں۔

فصل اوّل

قرأت سے متعلق نو (۹) اہم مسائل

بلند آواز سے قرأت کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۱:۔ قرات میں اتنی آواز ہونی چاہیے کہ اگر بہرا نہ ہو اور شور وغل نہ ہو تو خود سن سکے۔ اگر اتنی آواز بھی نہ ہوئی تو نماز نہ ہوگی۔ اسی طرح جن معاملات میں بولنے کو دخل ہے سب میں اتنی آواز ضروری ہے مثلاً جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنے میں، طلاق دینے میں آیت سجدہ پڑھنے پر سجدہ تلاوت واجب ہونے میں اتنی آواز ضروری ہے کہ خود سن سکے۔ (مراقی الفلاح وغیرہ)

Marfat.com

جہر کا وجوب

مسئلہ نمبر۲:۔ فجر ومغرب وعشاء کی دو پہلی رکعتوں میں اور جمعہ وعیدین وتراویح اور رمضان کے وتر میں ایام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری رکعت میں اور عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ظہر وعصر کی سب رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

جہر کا مفہوم

مسئلہ نمبر۳:۔ جہر کے یہ معنی ہیں کہ اتنی زور سے پڑھے کہ کم از کم پہلی صف کے لوگ سن سکیں اور آہستہ یہ کہ خود سن سکے۔

خفا کا مفہوم

مسئلہ نمبر۴:۔ اس طرح پڑھنا کہ قریب کے دو ایک آدمی سن سکیں جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے۔(درمختار)

اختیار کا مفہوم

مسئلہ نمبر۵:۔ جہری نمازوں میں اکیلے کو اختیار ہے چاہے زور سے پڑھے چاہے آہستہ اور افضل جہر ہے۔

منفرد قضا کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۶:۔ اگر منفرد قضا پڑھے تو ہر نماز میں پڑھنا واجب ہے۔(درمختار)

Marfat.com

لاحق کے لیے مسبوق کا حکم

مسئلہ نمبر ۷:۔ آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص شامل ہو گیا تو جو باقی ہے اسے جہر سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اس کا اعادہ نہیں۔

رکوع میں دوبارہ لوٹنا

مسئلہ نمبر ۸:۔ سورۃ ملانا بھول گیا، رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورۃ ملائے پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔ اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (درمختار)

قرأت میں طوال وقصار کا مسئلہ

مسئلہ نمبر ۹:۔ حضر میں جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر وظہر میں طوال مفصل پڑھے اور عصر وعشاء میں اوساط مفصل پڑھے اور مغرب میں قصار مفصل چاہے امام ہو یا منفرد۔ (درمختار وغیرہ)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل دوم

طوال مفصل اور قصار مفصل سورتوں کے مسائل

مسئلہ نمبر ۱:۔ قرآن مجید میں سورۃ حجرات سے سورہ بروج تک کی سورتیں طوال مفصل کہلاتی ہیں اور سورہ بروج سے سورہ لم یکن الذین تک اوساط مفص اور لم یکن سے آخر تک قصار مفصل کہی جاتی ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ سفر میں اگر امن وقرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر وظہر میں سورۃ بروج یا اس کے مثل سورتیں پڑھے اور عصر عشاء میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قصار مفصل کی چھوٹی سورتیں پڑھے اور جلدی ہو تو ہر نماز میں جو چاہے پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳:۔ اضطراری حالت میں مثلاً وقت جاتے رہنے کا ڈر ہو یا چور یا دشمن کا خوف ہو تو جو چاہے پڑھے، چاہے سفر ہو یا حضر۔ یہاں تک کہ اگر واجبات کی مراعات نہیں کر سکتا تو اس کی بھی اجازت ہے مثلاً فجر کا وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے تو یہی کرے۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۴:۔ لیکن آفتاب بلند ہونے کے بعد ایسی نماز کا اعادہ کرے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ۵:۔ فجر کی سنت پڑھنے میں جماعت جانے کا ڈر ہو تو صرف واجبات پر

Marfat.com

اختصار کرے۔ ثناء وتعوذ کو چھوڑ دے اور رکوع وسجود میں ایک ایک بار تسبیح پر اکتفا کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۶:۔ وتر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلیٰ پڑھی اور دوسری میں قل یا ایھا الکٰفرون اور تیسری میں قل ھو اللّٰہ احد پڑھی۔ لہٰذا کبھی تبرکاً انہیں پڑھے اور کبھی پہلی رکعت میں سبح اسم کے بجائے انا انزلنا پڑھے۔

مسئلہ نمبر۷:۔ قرآن شریف الٹا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے مثلاً یہ کہ پہلی رکعت میں قل یاایھا الکٰفرون پڑھے اور دوسری میں الم تر کیف پڑھے۔ یہ ناجائز ہے لیکن اگر پڑھ دی تو کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر۸:۔ بچوں کو آسانی کے لئے پارہ عم خلاف ترتیب پڑھانے میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۹:۔ اگر بھول کر دوسری رکعت میں پہلے والی سورۃ شروع کر دی تو چاہے ابھی تک ایک ہی لفظ پڑھا ہو اسی کو پورا کرے۔ دوسری پڑھنے کی اجازت نہیں مثلاً پہلی رکعت میں قل یاایھا الکٰفرون پڑھی اور دوسری میں بھولے سے الم تر کیف شروع کر دی تو اسی کو پڑھے۔

مسئلہ نمبر۱۰:۔ درمیان سے ایک سورۃ چھوڑ کر پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر درمیان کی سورۃ پہلی سے بڑی ہو تو چھوڑ سکتا ہے۔ مثلاً والتین کے بعد انا انزلنا پڑھنے میں حرج نہیں اور اذا جاء کے بعد قل ھو اللہ پڑھنا نہ چاہیے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۱۱:۔ بہتر یہ ہے کہ فرض نمازوں میں پہلی رکعت کی قرات دوسری رکعت

سے کچھ زیادہ ہو اور فجر میں تو پہلی رکعت میں دو تہائی اور دوسری میں ایک تہائی ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۲:۔ جمعہ وعیدین کی پہلی رکعت میں سبح اسم دوسری میں ھل اتٰك پڑھنا سنت ہے۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳:۔ سنتوں اور نفلوں کی دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھیں۔ (منہ)۔

مسئلہ نمبر ۱۴:۔ نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورۃ پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورۃ کو بار بار پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ (غنیۃ)

☆.....☆.....☆

فصل سوم

قرأت میں غلطی ہونے سے متعلق مسائل

مسئلہ نمبر ۱:۔ اس میں قاعدہ کلمہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ جائیں تو نماز فاسد ہوگئی ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے اس پر کوشش کرنا ضروری ہے اور اگر لاپرواہی سے ہے جیسے آج کل کے اکثر حفاظ وعلماء کہ ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں تبدل حرف کر دیتے ہیں تو اگر معنی فاسد ہوں، نماز نہ ہوئی۔ اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھی ہوں ان کی قضا لازم ہے۔

مسئلہ نمبر ۳:۔ ط ت، س ث ص، ذ ز ظ، ا ء ع، ہ ح، ض ظ ذ، ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض تو س، ش ز ج، ق ک، میں بھی فرق نہیں کرتے۔ (بہار شریعت)

حروف صحیح ادا نہ کر سکنے کا شرعی حکم

مسئلہ نمبر ۱:۔ جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ حروف صحیح کرنے میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح پڑھنے والوں کے پیچھے پڑھ سکتا ہو تو جہاں تک ہو سکے ان کے پیچھے پڑھے یا وہ

آیتیں پڑھے جن کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں باتیں ممکن نہ ہوں تو کوشش کے زمانے میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اس کے پیچھے اس جیسوں کی بھی۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۲:۔ جس نے سبحان ربی العظیم میں عظیم کو عزیم، ظ کے بجائے ز، پڑھ دیا تو نماز جاتی رہی۔ لہٰذا جس سے عظیم صحیح ادا نہ ہو وہ سبحان ربی الکریم پڑھے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل چہارم

نماز کے علاوہ تلاوت قرآن شریف کے متعلق شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ۱:۔ قرآن شریف نہایت اچھی آواز سے پڑھنا چاہیے۔ لیکن گانے کی طرح نہیں کہ یہ ناجائز ہے بلکہ قوائد تجوید کی رعایت کرے (درورد)۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۳:۔ مستحب یہ ہے کہ باوضو قبلہ رو اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے اور تلاوت کے شروع میں اعوذ باللہ پڑھنا واجب ہے اور سورۃ کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے ورنہ مستحب اگر آیت پڑھنا چاہتا ہے اور اس آیت کے شروع میں ایسی ضمیر ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے جیسے هو اللّٰه الذی لا اله الا هو تو اس صورت میں اعوذ باللہ کے بعد بسم اللہ پڑھنے کا استحباب موکد ہے۔ بیچ میں کوئی دنیوی کام کرے تو بسم اللہ پھر پڑھ لے اور دینی کام کیا جیسے سلام کا جواب دیا یا اذان کا جواب دیا یا سبحان اللہ کہا یا کلمہ وغیرہ اذکار پڑھے تو اعوذ باللہ پڑھنا اس کے ذمہ نہیں (غنیۃ وغیرہ)۔

برأت سے تلاوت کا مسئلہ

مسئلہ ۴:۔ سورۃ برات سے اگر تلاوت شروع کی تو اعوذ باللہ، بسم اللہ کہہ لے۔

Marfat.com

ہاں اگر سورۃ برات تلاوت کی کہ بیچ میں آئی تو بسم اللہ پڑھنے کی ضرورت نہیں اور جو یہ مشہور ہے کہ اگر تلاوت ابتداء سورۃ برات سے کرے تب بھی بسم اللہ نہ پڑھے یہ بالکل غلط ہے اسی طرح یہ بھی بے اصل ہے کہ اس کے ابتداء میں تعوذ پڑھے درمیان تلاوت میں۔(بہار شریعت)

مسئلہ نمبر۵:۔ تین دن سے کم میں ایک ختم بہتر نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ نمبر۶:۔ جب ختم ہو تو تین بار قل ھو اللہ احد پڑھنا بہتر ہے۔

لیٹ کر قرآن پڑھنا

مسئلہ نمبر۷:۔ لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں جب کہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کھلا ہو، یونہی چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے جب کہ دل نہ بٹے ورنہ مکروہ ہے۔(غنیۃ)

غسل خانہ میں تلاوت کا حکم

مسئلہ نمبر۸:۔ غسل خانہ اور نجاست کی جگہوں میں قرآن شریف پڑھنا ناجا ہے۔(غنیۃ و بہار)

قرآن کا سننا فرض

مسئلہ نمبر۹:۔ جب بلند آواز سے قرآن شریف پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر فرض ہے جب کہ وہ مجمع سننے کی غرض سے حاضر ہو۔ ورنہ ایک کا کافی ہے اگر چہ اور اپنے کام میں ہوں۔(غنیۃ، فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت

Marfat.com

زور سے پڑھنا

مسئلہ نمبر ۱۰:۔ سب لوگ مجمع میں زور سے پڑھیں، یہ حرام ہے۔ اکثر عرس و فاتحہ کے موقع پر سب لوگ زور سے پڑھتے ہیں، یہ حرام ہے۔ اگر چند آدمی پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (درمختار و بہار وغیرہ)

لند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے

مسئلہ نمبر ۱۱:۔ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں لگے ہوں، زور سے پڑھنا ناجائز ہے۔ لوگ اگر نہ سنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے۔

تعظیمی قیام

مسئلہ نمبر ۱۲:۔ تلاوت کرنے میں کوئی معظم دینی بادشاہ اسلام یا عالم دین یا پیر یا استاد یا باپ آ جائے تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کو کھڑا ہو سکتا ہے۔ (غنیہ و بہار شریعت)

غلطی بتانا واجب ہے

مسئلہ نمبر ۱۳:۔ جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ بتا دے بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ (غنیہ و بہار)

آداب کتاب لاریب قرآن مجید فرقان حمید اور مسائل

مسئلہ نمبر ۱:۔ قرآن شریف زور سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی نمازی یا بیمار یا سونے والے کو تکلیف نہ پہنچے۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ دیواروں اور محرابوں پر قرآن مجید لکھنا اچھا نہیں۔

Marfat.com

مسئلہ نمبر ۳:۔ قرآن شریف پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے۔ قیامت کے دن اندھا کوڑھی ہو کر اٹھے گا۔

مسئلہ نمبر ۴:۔ قرآن شریف کی طرف پیٹھ نہ کی جائے نہ پاؤں پھیلائے جائیں نہ پاؤں اس سے اونچا کریں نہ یہ کرے کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآن شریف نیچے ہو۔

قرآن کے دفن کرنے کا حکم

مسئلہ نمبر ۵:۔ قرآن شریف پرانا بوسیدہ ہو گیا کہ پڑھنے کے قابل نہ رہا تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دیا جائے اور دفن کرنے میں اس کے لئے لحد بنائی جائے تا کہ اس پر مٹی نہ پڑے۔

مسئلہ نمبر ۶:۔ پرانے قرآن شریف کو جو پڑھنے کے قابل نہ رہا، جلایا نہ جائے دفن کیا جائے۔

مسئلہ نمبر ۷:۔ قرآن مجید جس صندوق میں ہو اس پر کپڑا وغیرہ نہ رکھا جائے۔

محض قرآن رکھنے کا حکم

مسئلہ نمبر ۸:۔ کسی نے محض خیر و برکت کے لئے قرآن مجید اپنے گھر میں چھوڑا ہے اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیت بھی ثواب ہے۔ (قاضی خاں)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

باب 8

فضائلِ قرآن اور احادیثِ نبویہ ﷺ

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری لاریب کتاب ہے جو اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ بحیثیت مسلمان ہمارا یہ عقیدہ ہے قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے اور نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد نہ تو کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی کتاب آئے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد بحیثیت ایک اُمتی ہوگی۔ اور وہ اسی دین پر عمل کریں گے اور اسی دین کی شریعت کی تبلیغ کریں گے۔ اور قرآن مجید کی تلاوت بے شک دلوں کا نور ہے صرف اس کی تلاوت کا ہی حکم نہیں بلکہ حقیقت میں یہ خداوند قدوس کی طرف سے اپنے بندوں کے نام ایک خط کی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ کا اپنے بندوں کے نام یہ پیغام انسانی زندگی کے لیے مکمل ضابطہء حیات ہے لیکن یہ ہماری کمزوری ہے کہ ہم محض اس کے حروف کی تلاوت کرتے ہیں اور ثواب کی لالچ میں اسے پڑھتے ہیں جب کہ اسے محض پڑھنے کا ہی نہیں بلکہ سمجھنے کا حکم آیا ہے۔ جس کا اعلان بارہا قرآنِ مجید میں **افلا یتفکرون** اور **افلا یتدبرون** کے ساتھ کیا گیا ہے۔ تلاوتِ قرآنِ مجید کے فضائل اور مسائل اس باب میں شامل کر دیے گئے ہیں۔ مزید معلوماتِ قرآن مجید کے موضوع پر مصنف کی ایک کتاب گلشنِ قرآن بھی بازار میں دستیاب ہے۔

﴿قرآن حکیم کے فضائل ایک نظر میں﴾

بہترین شخص

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(صحیح بخاری، جلد۳، ص۴۱۰، رقم۵۰۲۷)

دو آیتوں کے فضائل

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں کوئی شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ بطحان یا عقیق میں صبح کو جائے اور وہاں سے دو اونٹنیاں کوہان والی لائے، اس طرح کہ گناہ اور قطع رحم نہ ہو (یعنی جائز طور پر)۔ ہم نے عرض کی کہ یہ بات ہم سب کو پسند ہے۔ فرمایا پھر کیوں نہیں صبح کو مسجد میں جا کر کتاب اللہ کی دو آیتوں کو سیکھتے کہ یہ دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین تین سے بہتر چار چار سے بہتر۔

(صحیح مسلم، جلد۱، ص۴۰۲، رقم۲۵۱)

مومن اور منافق کی مثال

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو مومن قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے کہ خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہے اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا وہ کھجور کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو نہیں مگر مزہ شیریں ہے اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا وہ اندرائن کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں ہے اور مزہ بھی کڑوا ہے اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے وہ

پھول کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو ہے مگر مزا کڑوا ہے۔"

(صحیح بخاری، جلد ۳، ص ۵۳۵، رقم ۵۴۲۷)

کتاب اللہ سے عزت و ذلت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے بہت لوگوں کو بلند کرتا ہے اور بہتوں کو پست کرتا ہے۔

(صحیح مسلم، جلد ۱، ص ۴۰۸، رقم ۲۶۹)

فرشتے اور قاری قرآن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو قرآن پڑھنے میں ماہر ہے وہ کراماً کاتبین کے ساتھ ہے اور جو شخص رک رک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے یعنی اس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی تکلیف کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کے لئے دو اجر ہیں۔

(صحیح مسلم، جلد ۱، ص ۴۰۰، رقم ۲۴۴)

بندے کے لیے سفارش

سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی۔ ایک قرآن کہ یہ بندوں کے لئے جھگڑا کرے گا اس کے لئے ظاہر و باطن ہے اور امانت اور رشتہ پکارے گا کہ جس نے مجھے ملایا، اسے اللہ عزوجل ملائے گا اور جس نے مجھے کاٹا، اللہ عزوجل اسے کاٹے گا۔

(شرح السنۃ، جلد ۶، ص ۴۳۸، رقم ۳۳۲۷)

تلاوت قرآن اور جنت کی منازل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن

Marfat.com

پڑھتا جا اور (منازل کی جانب) چڑھتا جا اور ترتیل کے ساتھ پڑھ۔ جس طرح دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا۔ تیری آخری منزل وہ ہے جو آخری ایت تو تلاوت کرے گا۔

(سنن ابو داؤد، جلد۲، ص۱۰۴، رقم ۱۴۶۴)

ویران مکان کی مثل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے جوف میں کچھ قرآن نہیں ہے وہ ویران مکان کی مثل ہے۔

(سنن ترمذی، جلد۴، ص۴۱۹، رقم ۲۹۲۲)

فضیلت قرآن

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس کو قرآن نے میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول رکھا اسے میں اس سے بہتر عطا کروں گا جو مانگنے والوں کو عطا کرتا ہوں اور کلام اللہ کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ویسی ہی ہے جیسی اللہ عزوجل کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے۔

(سنن ترمذی، جلد۴، ص۴۲۵، رقم۲۹۳۵)

ایک حرف کی نیکیاں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کلام اللہ کا ایک حرف پڑھے گا اس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی، میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام دوسرا اور میم تیسرا حرف۔

(سنن ترمذی، جلد۴، ص۴۱۷، رقم۲۹۱۹)

والدین کے سر پر تاج

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے قرآن پڑھا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے اچھی ہے اگر وہ تمہارے گھروں میں ہوتا تو اب خود اس عمل کرنے والے کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے۔

(سنن ابو داؤد، جلد ۲، ص ۱۰۰، رقم ۱۴۵۳)

دو اشخاص کی شفاعت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کر لیا اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا، اس کے گھر والوں میں سے دس اشخاص کے بارے میں اللہ عزوجل اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا۔

(سنن ترمذی، جلد ۴، ص ۴۱۴، رقم ۲۹۱۴)

قرآن کی خوشبو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن سیکھو اور پڑھو کہ جس نے قرآن سیکھا اور پڑھا اور اس کے ساتھ قیام کیا اس کی مثال یہ ہے جیسے مشک سے بھری ہوئی تھیلی ہے جس کی خوشبو ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے اور جس نے سیکھا اور سو گیا یعنی قیام اللیل نہیں کیا اس کی مثال اس تھیلی کی سی ہے جس میں مشک بھری ہوئی ہے اور اس کا منہ باندھ دیا گیا ہے۔

(سنن ترمذی، جلد ۴، ص ۴۰۱، رقم ۲۸۸۵)

Marfat.com

زنگ سے چھٹکارا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دلوں کو بھی زنگ لگ جاتی ہے جس طرح لوہے کو پانی لگنے سے زنگ لگتی ہے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ، اس کی جلا کس چیز سے ہوگی۔ فرمایا کثرت سے موت کو یاد کرنے اور تلاوت قرآن سے۔

(شعب الایمان، جلد۲، ص۳۵۲، رقم۲۰۱۴)۲۰۲)

قرآن سے محبت کرو

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کو اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل کو الفت اور لگاؤ ہو اور جب دل اُچاٹ ہو جائے، کھڑے ہو جاؤ۔

(صحیح بخاری، جلد۳، ص۳۱۹، رقم۵۰۲۱)

اللہ کی نظر کرم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کو جتنی توجہ اس شخص کی طرف ہے جو خوش الحانی سے قرآن پڑھتا ہے کسی کی طرف اتنی توجہ نہیں۔

(صحیح بخاری، جلد۴، ص۵۶۹، رقم۷۴۸۲)

وہ ہم میں سے نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کو تغنی یعنی خوش آوازی سے، نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

(صحیح بخاری، جلد۴، ص۵۸۶، رقم۷۵۲۷)

Marfat.com

قرآن کے حسن میں اضافہ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی آوازوں سے قرآن کو خوبصورت کرو کیونکہ اچھی آواز قرآن کا حسن بڑھا دیتی ہے۔

(سنن دارمی، جلد۲، ص۵۶۵، رقم۳۵۰۱)

چند خاص احکام

حضرت عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے قرآن والو، قرآن کو تکیہ نہ بناؤ۔ یعنی سستی اور تغافل نہ برتو اور رات اور دن میں یا اس کا معاوضہ نہ لو اور جو کچھ اس میں ہے اسے غور کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب بہت بڑا ہے۔

(شعب الایمان، جلد۲، ص۳۵۰، رقم۲۰۰۹)

بعد میں آنے والی اقوام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم قرآن پڑھ رہے تھے اور ہمارے ساتھ اعرابی اور عجمی بھی تھے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ قرآن پڑھو تم سب اچھے ہو۔ بعد میں اقوام آئیں گی جو قرآن کو اس طرح سیدھا کریں گی جیسا تیر سیدھا ہوتا ہے اس کا بدلہ جلدی لینا چاہیں گے دیر میں نہیں لینا چاہیں گے۔

(سنن ابو داؤد، جلد۱، ص۳۱۷، رقم۸۳۰)

لحن سے بچو

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن کو عرب کے لحن اور آواز سے

Marfat.com

پڑھو۔ اہل عشق اور یہود و نصاریٰ کے لحن سے بچو۔ یعنی قواعد موسیقی کے مطابق گانے سے بچو اور میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآن کو ترجیع کے ساتھ پڑھے گی جیسے گانے اور نوحہ میں ترجیع ہوتی ہے۔ قرآن ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہیں اور ان کے بھی جن کو ان کی یہ بات پسند ہے۔

(شعب الایمان، جلد۲، ص۵۴۰، رقم۲۶۴۹)

سورہ فاتحہ کی عظمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ نماز میں تم کس طرح پڑھتے ہو۔ انہوں نے ام القرآن یعنی سورۃ فاتحہ کو پڑھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے نہ اس کی مثل تورات میں کوئی سورۃ اتاری گئی نہ انجیل میں، نہ زبور میں نہ قرآن میں۔ وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے ملا۔

(سنن ترمذی، جلد۲، ص۵۳۸، رقم۳۳۷۰)

دونوروں کی عطا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اوپر سے ایک آواز آئی۔ انہوں نے سر اٹھایا اور یہ کہا کہ آسمان کا یہ دروازہ آج ہی کھولا گیا۔ آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا۔ ایک فرشتہ اترا۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا تھا۔ اس نے سلام کیا اور یہ کہا کہ حضور ﷺ کو بشارت ہو کہ دو نور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیئے گئے اور حضور ﷺ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے۔ وہ دو نور یہ ہیں۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کا خاتمہ۔

(صحیح مسلم، جلد۱، ص ۴۰۳، رقم۲۵۴)

Marfat.com

شیطان بھاگتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو مقابر نہ بناؤ۔ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔

(صحیح مسلم، جلد ا، ص ۳۹۳، رقم ۲۱۲)

قران بطور شفیع

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لئے شفیع ہو کر آئے گا۔ دو چمکدار سورتیں بقرہ اور آل عمران کو پڑھو کہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا دو ابر ہیں یا دو سائبان ہیں یا صف بستہ پرندوں کی دو جماعتیں وہ دونوں اپنے اصحاب کی طرف سے جھگڑا کریں گی یعنی ان کی شفاعت کریں گی۔ سورۃ بقرہ کو پڑھو کہ اس کا لینا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور اہل باطل اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔

(صحیح مسلم، جلد ا، ص ۴۰۳، رقم ۲۵۲)

قرآن کی بڑی آیت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو المنذر تمہارے پاس قرآن کی سب سے بڑی آیت کون سی ہے۔ میں نے کہا اللہ و رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے ابو المنذر تمہیں معلوم ہے کہ قرآن کی کون سی آیت تمہارے پاس سب میں بڑی ہے۔ میں نے عرض کی:۔

اللّٰہ لَا الہ الا ھو الحی القیوم (آیت الکرسی)

Marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ ابوالمنذر تم کو علم مبارک ہو۔

(صحیح مسلم، جلد۱، ص۴۰۴، رقم۲۵۸)

سورہ بقرہ کی آخری دو آیات

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات جو شخص رات میں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہیں۔

(صحیح بخاری، جلد۳، ص۲۱، رقم۴۰۰۸)

دجال سے تحفظ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ کہف کی پہلی دس آیات جو شخص یاد کرے وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔

(صحیح مسلم، جلد۱، ص۴۰۴، رقم۲۵۷)

قرآن کی بڑی آیت

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ قرآن میں سب سے بڑی سورۃ کون سی ہے۔ فرمایا ''قل ھو اللہ احد'' عرض کیا گیا کہ قرآن میں سب سے بڑی آیت کون سی ہے۔

فرمایا: ''آیت الکرسی''۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کون سی آیت آپ کو اور آپ کی امت کو پہنچانا محبوب ہے۔ فرمایا سورۃ بقرہ کے خاتمہ کی آیت کہ وہ رحمت الٰہی کے خزانہ سے عرش الٰہی کے نیچے سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اس امت کو دی۔ دنیا اور آخرت کی کوئی خیر نہیں مگر یہ اس پر مشتمل ہے۔

(سنن دارمی، جلد۲، ص۵۴۰، رقم۳۳۸۰)

Marfat.com

شیطان سے حفاظت کا وظیفہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب لکھی اس میں سے دو آیات جو سورۃ بقرہ کے ختم پر ہیں نازل فرمائیں جس گھر میں تین راتوں تک پڑھی جائیں، شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا۔

(سنن ترمذی، جلد۴، ص۴۰۴، رقم۲۸۹۱)

قرآن کا دل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز کے لئے دل ہے اور قرآن کا دل سورۃ یٰسین ہے جس نے یٰسین پڑھی دس مرتبہ قرآن پڑھنا اللہ تعالیٰ اس کے لئے لکھے گا۔

(سنن ترمذی، جلد۴، ص۴۰۶، رقم۲۸۹۶)

گناہوں کی مغفرت کا وسیلہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ عزوجل کی رضا کے لئے یٰسین پڑھے گا اس کے اگلے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی لہٰذا اس کو اپنے مردوں کے پاس پڑھو۔

(شعب الایمان، جلد۲، ص۴۷۹، رقم۲۴۵۸)

سورہ ملک کی فضیلت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن میں تیس آیات کی ایک سورۃ ہے جو آدمی کے لئے شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی وہ "تبارك الذی بیده الملك" ہے۔

(سنن ترمذی، جلد۴، ص۴۰۸، رقم۲۹۰۰)

Marfat.com

سورہ تکاثر کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے کہ ہر روز ایک ہزار آیات پڑھو۔ لوگوں نے عرض کی اس کی استطاعت کون رکھتا ہے کہ ہر روز دو ہزار آیات پڑھا کرے تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر اس کی استطاعت نہیں تو "الھکم التکاثر" پڑھ لیا کرو۔

(شعب الایمان، جلد۲، ص۴۹۸، رقم۲۵۸۱)

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "قل ھو اللہ احد" تہائی قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔

(صحیح مسلم، جلد۱، ص۴۰۵، رقم۲۵۹)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

باب 9

جماعت، اقتداء اور امامت کے مسائل

فصل اوّل

جماعت

جماعت کی بہت تاکید ہے اور اس کا ثواب بہت زیادہ ہے یہاں تک کہ بے جماعت کی نماز سے جماعت والی نماز کا ثواب ستائیس گناہ ہے۔

اہم مسئلہ: مردوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے بلاعذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور سزا کے لائق ہے اور کئی بار ترک کرنیوالا فاسق مردود الشہادت (قدری، جو تقدیر کا منکر ہو۔ مشبہ، جو خدا کی ذات و صفات کو آدمی کی ذات وصفات کی طرح مانتا ہو۔ جہمی، جہم بن صفوان کے ماننے والوں کو کہتے ہیں ان کا قول ہے کہ بندے کو بالکل کسی طرح کی قدرت نہیں نہ موثرہ نہ کاسبہ بلکہ مثل جمادات کے ہے اور جنت و دوزخ لوگوں کے داخل ہونے کے بعد فنا ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ کچھ باقی نہ رہے گا سوائے اللہ تعالیٰ کے) ہے اور اس کی سخت سزا دی جائیگی اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔

Marfat.com

جماعت اور احادیث نبویہ ﷺ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

(بخاری. مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ نماز باجماعت کا ثواب تنہا پڑھنے کے مقابلے میں ستائیس درجہ زیادہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَاةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ جَمَعُوْا. (بخاری. مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں۔ اگر لوگ جانتے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا اجر وثواب ہے تو گھسٹتے ہوئے چل کر ان میں شریک ہوتے۔

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ. (مسلم)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا وہ آدھی رات تک عبادت میں کھڑا رہا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے ادا کی تو گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّ

Marfat.com

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطْبٍ فَیُحْطَبُ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَیُؤَذَّنُ هَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلاً فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا یَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ وَاُحَرِّقُ عَلَیْهِمْ بیوتهم. (بخاری. مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں جب لکڑیاں جمع ہو جائیں تو نماز کا حکم دوں کہ اس کی اذان دی جائے پھر کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے یہاں تک کہ ان کے گھروں کو جلا دوں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا مَافِی الْبُیُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّیَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَ اَمَرْتُ فِتْیَاتِیْ یُحَرِّقُوْنَ مَافِی الْبُیُوْتِ بِالنَّارِ. (احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشا کی نماز قائم کرتا اور اپنے جوانوں کو حکم دے دیتا کہ جو کچھ (بے نمازیوں کے) گھروں میں ہے آگ سے جلا دیں۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ ثَلٰثَةٍ فِیْ قَرْیَةٍ وَلَابَدْوٍ لَاتُقَامُ فِیْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ فَعَلَیْكَ بِالْجَمَاعَةِ. (احمد. ابوداؤد)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آبادی یا جنگل میں تین

Marfat.com

آدمی ہوں اور ان میں نماز جماعت سے نہ قائم کی جائے تو شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے۔
لہٰذا جماعت کو لازم جانو۔

جماعت کا شرط ہونا اور شرعی مسائل:

مسئلہ نمبر ۱:۔ جمعہ عیدین میں جماعت شرط ہے یعنی بغیر جماعت یہ نمازیں ہونگی ہی نہیں۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے یعنی محلّہ کے لوگوں نے جماعت سے پڑھی تو سب کے ذمہ سے جماعت چھوڑنے کی برائی جاتی رہی اور اگر سب نے جماعت چھوڑی تو سب نے برا کیا۔

مسئلہ نمبر ۳:۔ رمضان شریف کے وتر میں جماعت مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۴:۔ سنتوں اور نفلوں میں جماعت مکروہ ہے اور رمضان کے علاوہ وتر میں بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۵:۔ اگر جاننا ہے کہ اعضائے وضو میں تین تین بار دھوئیں رکعت چھوٹ جائے گی تو بہتر یہ ہے کہ تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر سمجھتا ہے کہ تین تین بار دھونے میں رکعت تو مل جائے گی مگر تکبیر اولیٰ نہ پائے گا تو تین تین بار دھوئے۔ (صغیری و بہار شریعت)

جماعت ثانیہ کے شرعی مسائل

مسئلہ نمبر ۱:۔ محلّہ کی مسجد میں جس کے لئے امام مقرر ہے، محلّہ کے امام نے اذا واقامت کے ساتھ سنت کے مطابق جماعت پڑھ لی ہے تو اب دوبارہ اذان واقامت کے ساتھ پہلے ہی کی طرح جماعت کرنا مکر ہے اور اگر بے اذان جماعت دوبارہ کی تو حرج نہیں جب کہ محرا

سے ہٹ کر ہو اور اگر پہلی جماعت بے اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی یا غیروں نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت جماعت ثانیہ نہ ہوگی۔ (درمختار وردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۲:۔ جس کی جماعت جاتی رہی اس پر یہ واجب نہیں کہ دوسری مسجد میں جماعت تلاش کر کے پڑھے البتہ اگر ایسا کرے تو مستحب ہے۔

جماعت سے رخصت کی صورتیں

دین اسلام نہ تو شدت رکھتا ہے نہ اس میں ایسے احکام ہیں جو حضرت انسان کی ظاہری و روحانی منفعت کے برعکس ہوں کیونکہ اسلام صرف مسجد میں سجدہ کرنے تک محیط نہیں ہے بلکہ دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے درج ذیل وہ عذر ہیں جن کی صورت میں بندہ جماعت چھوڑ سکتا ہے۔

نمبر۱:۔ ایسی بیماری کہ مسجد تک جانے میں مشقت ہو۔

نمبر۲:۔ سخت بارش،

نمبر۳:۔ بہت کیچڑ،

نمبر۴:۔ سخت سردی،

نمبر۵:۔ سخت اندھیری،

نمبر۶:۔ آندھی،

نمبر۷:۔ پاخانہ، پیشاب، ریاح کا بہت زور ہونا

نمبر۸:۔ ظالم کا خوف،

نمبر۹:۔ قافلہ چھوٹ جانے کا ڈر،

نمبر۱۰:۔ اندھا ہونا،

Marfat.com

نمبر۱۱:۔ اپاہج ہونا،

نمبر۱۲:۔ اتنا بوڑھا ہونا کہ مسجد تک جانے سے مجبور ہو،

نمبر۱۳:۔ مال یا کھانے کے ہلاک ہو جانے کا ڈر،

نمبر۱۴:۔ مفلس کو قرض خواہ کا ڈر

نمبر۱۵:۔ بیمار کی دیکھ بھال کہ یہ اگر چھوڑ کر چلا جائے گا تو اس کو تکلیف ہو گی یا گھبرائے گا۔

یہ سب جماعت چھوڑنے کے عذر ہیں۔

اہم مسئلہ: عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں۔ دن کی نماز ہو یا رات کی جمعہ کی ہو یا عیدین کی چاہے جوان ہوں یا بڑھیا، یونہی وعظ کی مجلس میں بھی جانا ناجائز ہے۔ (درمختار، بہار شریعت)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل دوم

اقتداء

اقتداء کے متعلق مسائل

اقتداء کی دو اہم صورتیں بنتی ہیں

ایک تو یہ کہ تنہا مقتدی ہے دوسری یہ کہ اقتداء کرنے والے کثیر ہیں اب ہر دو صورتوں میں مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے میں نے ہے دو صواتوں کے مسائل یہاں ذکر کر دیئے ہیں

مسئلہ نمبر ۱:۔ اکیلا مقتدی مرد اگر لڑکا ہو، امام کے برابر داہنی طرف کھڑا ہو۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۳:۔ دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں۔ برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے۔

مسئلہ نمبر ۴:۔ دو سے زیادہ کا امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار و بہار)

مسئلہ نمبر ۵:۔ ایک آدمی امام کے برابر کھڑا تھا پھر ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور یہ آنے والا اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۶:۔ اگر امام آگے نہ بڑھے تو یہ مقتدی پیچھے ہٹ آئے۔

مسئلہ نمبر ۷:۔ یا خود ہٹ آئے یا آنے والا اس کو پیچھے کھینچ لے لیکن جب مقتدی ایک ہو تو اس کے پیچھے آ جانا افضل ہے اور اگر دو ہوں تو امام کا

Marfat.com

آگے بڑھ جانا افضل ہے۔

مسئلہ نمبر ۸:۔ صفیں سیدھی ہوں اور لوگ مل کر کھڑے ہوں۔ بیچ میں جگہ نہ رہے اور سب کے مونڈھے برابر ہوں اور امام آگے بیچ میں ہو۔

مسئلہ نمبر ۹:۔ پہلی صف میں اور امام کے قریب کھڑا ہونا افضل ہے لیکن جنازہ میں پچھلی صف میں ہونا افضل ہے۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر ۱۰:۔ مقتدی کو تکبیر تحریمہ امام کے ساتھ یا بعد کہنا چاہیے۔ یہاں تک کہ اگر لفظ اللہ تو امام کے ساتھ کہا اور اکبر امام سے پہلے تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۱۱:۔ مقتدی کو کسی نماز میں قرات جائز نہیں نہ الحمد نہ سورۃ خواہ امام زور سے پڑھے یا آہستہ۔ امام کا پڑھنا مقتدی کے لئے کافی ہے۔ (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۲: صفوں کی ترتیب یوں ہونی چاہیے کہ اگلی صفوں میں مرد ہوں اور اس کے بعد لڑکے اور سب سے پیچھے عورتیں۔ (ہدایہ)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل سوم

امامت

یاد رہے ہر شخص امامت کا حقدار نہیں ہوتا جس طرح دیگر معاملات میں ہم کسی اہل کو کوئی ذمہ داری سونپتے ہیں عین اسی طرح امامت کے لیے اس کا اہل ہونا ضروری ہے اور امام گویا اپنے مقتدیوں کی طرف سے اپنے رب کی بارگاہ میں نمائندہ ہوتا ہے اور ہر آدمی اس کا اہل نہیں ہوتا کہ وہ نمائندگی کر سکے پس اس کے لیے ظاہری اور باطنی طور پہ کچھ شرائط ہوتی ہیں

﴿امامت کے مسائل احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں﴾

امام کے پیچھے کیا کیا جائے؟

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَئَالَ زَيْدَبْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْاِمَامَ فَقَالَ لَاقِرَاءَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِىْ شَىْءٍ. (مسلم جلد اول ص ۲۱۵)

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ امام کے ساتھ کسی بھی نماز میں قرأت جائز نہیں خواہ سری ہو یا جہری۔

Marfat.com

مقتدی خاموش رہے

عَنْ اَبِیْ مُوْسَیٰ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لِیَئُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا. (مسلم)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفیں سیدھی کرو پھر تم میں کوئی امامت کرے تو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تم چپ رہو۔

امام ومقتدی کی تلاوت کا حکم

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَۃَ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ مَنِیْعٍ وَابْنُ الْھَمَامِ ھٰذَا الْاِسْنَادُ صَحِیْحٌ عَلیٰ شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی تلاوت مقتدی ہی کی تلاوت ہے (موطا امام محمد ص ۹۹) حضرت محمد بن منیع اور امام بن الہمام نے فرمایا کہ یہ اسناد مسلم اور بخاری کی شرط پر صحیح ہے۔

امام کی تلاوت کافی ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ کَفَتْہُ قِرَائَتُہٗ.

(موطا امام محمد ص ۹۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی تلاوت اس کے لیے کافی ہے۔

امام کی اتباع ضروری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُئْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا. (طحاوی ص ۱۰۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام صرف اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے تو جب وہ تلاوت کرے تو تم خاموش رہو۔

مسلم شریف جلد اول ص ۱۷۵ میں ہے۔

فقال له ابو بكر فحديث ابی هريرة فقال هو صحيح يعنی واذا قرأفا نصتوا

یعنی ابوبکر نے سلیمان سے پوچھا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کیسی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ صحیح ہے یعنی یہ حدیث کہ جب امام تلاوت کرے تو تم خاموش رہو۔

امامت کی اہلیت کے مسائل

مسئلہ نمبر۱:۔ امام کے لیے سب سے پہلے چھ چیزیں ہونا ضروری ہیں۔

نمبر۱ مسلمان ہو

نمبر۲ مرد ہو

نمبر۳ عاقل ہو

نمبر۴ بالغ ہو

نمبر۵ نماز کے مسائل کا جاننے والا ہو

نمبر۶ غیر معذور ہونا چاہیے

(نوٹ) اگر امام میں ان چھ باتوں میں سے کوئی بات نہ پائی گئی تو اس کے

Marfat.com

پیچھے نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر۲:۔ معذور اپنے مثل معذور کا یا اپنے سے زائد عذر والے کا امام ہوسکتا ہے۔

مسئلہ نمبر۳:۔ اگر امام و مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں مثلاً ایک کو ریاح کا مرض ہے، دوسرے کو قطرے کا تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۴:۔ تیمم کرنے والا وضو کرنے والوں کا امام ہوسکتا ہے۔ (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر۵:۔ موزوں پر مسح کرنے والا پیر دھونے والوں کی امامت کرسکتا ہے۔ (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر۶:۔ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر پڑھنے والے کی اقتداء کرسکتا ہے۔ (ہدایہ شرح وقایہ)

مسئلہ نمبر۷:۔ وہ شخص جو رکوع و سجود کرتا ہے وہ اس کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا جو اشارے سے پڑھتا ہے لیکن اگر امام و مقتدی دونوں اشارے سے پڑھتے ہوں تو اقتداء جائز ہے۔ (ہدایہ شرح وقایہ)

مسئلہ نمبر۸: ننگا ستر چھپانے والے کا امام نہیں ہوسکتا۔ (ہدایہ شرح وقایہ)

بدمذہب کی امامت کے مسائل

مسئلہ نمبر۱:۔ بدمذہب جس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلیہ اس کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب اعادہ ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲:۔ فاسق اور معلن لوگ جو کے گناہ اعلانیہ طور پر کرتے ہیں۔اس کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

Marfat.com

نمبر۱: شرابی (عادی یا آج کل جو رواج بن چکا ہے جیسے ہمارے معاشرے کے کچھ حصوں میں نوجوان لڑکے شادی بیاہ کے مواقع اور اس کے علاوہ عید وغیرہ پر شوقیہ اور دانستہ طور پر شراب پیتے ہیں)

نمبر۲: جواری،

نمبر۳: زانی،

نمبر۴: سود خور،

نمبر۵: چغل خور وغیرہ

جو کبیرہ گناہ اعلانیہ کرتے ہیں، ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب اعادہ ہے۔ (ردالمحتار، درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۳: وہ بدمذہب جس کی بدمذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو۔

نمبر۱ رافضی

نمبر۱ اگرچہ صرف ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت یا صحابیت سے انکار کرتا ہو۔

نمبر۲ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شان اقدس میں تبرا کہتا ہو۔ (جہمی، مشبہ، قدری)

نمبر۳ وہ جو قرآن کو مخلوق بتاتا ہے۔

نمبر۴ وہ جو شفاعت کا انکاری ہو۔

نمبر۵ وہ جو دیدار الٰہی کا انکاری ہو۔

نمبر۶ وہ جو عذاب قبر کا انکاری ہو۔

نمبر۷ وہ جو کراماً کاتبین کا انکار کرتا ہے۔

ان سب کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری وغیرہ)

نوٹ:

اس سے سخت تر حکم ان لوگوں کا ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں بلکہ متبع سنت بنتے ہیں اور اس کے باوجود بعض ضروریات دین کو نہیں مانتے۔

اللہ و رسول کی توہین کرتے ہیں کم از کم توہین کرنے والوں کو مسلمان جانتے ہیں ان کے پیچھے بھی بالکل نماز جائز نہیں۔

فاسق کی امامت کے مسائل

مسئلہ نمبر ۱:۔ فاسق کی اقتداء نہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے۔اور باقی نمازوں میں دوسری مسجد میں چلا جائے اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتداء نہ کی جائے۔ دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔(غنیہ، ردالمختار، فتح القدیر)

مسئلہ نمبر ۲:۔ امام کا تنہا اونچی جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے اگر بلندی تھوڑی ہو تو مکروہ تنزیہی اور اگر بلندی زیادہ ہو تو مکروہ تحریمی۔(درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۳:۔ امام نیچے ہو اور مقتدی اونچی جگہ پر، یہ بھی مکروہ اور خلاف سنت ہے۔(درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۴:۔ مسبوق، اپنی چھوڑی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں منفرد ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل چہارم

مسبوق

مسبوق کی شرعی تعریف

مسبوق وہ ہے، جو جماعت میں اس وقت شامل ہوا جب کہ کچھ رکعتیں امام پڑھ چکا تھا اور آخر تک امام کے ساتھ رہا۔ منفرد کے معنی اکیلا پڑھنے والا جو جماعت کے ساتھ نہ پڑھے۔

مسبوق کے مسائل

مسئلہ نمبر ۱:۔ مسبوق نے امام کو قعدے میں پایا تو اس طرح شامل ہو کہ پہلے نیت کر کے کھڑا ہو اور سیدھے کھڑے رہنے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہہ کر پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدے میں جائے۔ اگر رکوع یا سجدہ میں پائے تب بھی یونہی کرے اگر پہلی تکبیر کہنے میں رکوع کی حد تک جھک گیا تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر ۲:۔ مسبوق چار رکعتوں والی نماز میں چوتھی رکعت میں جماعت میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور ایک رکعت الحمد اور سورۃ کے ساتھ پڑھ کر قعدہ نہ کرے بلکہ ایک رکعت اور پڑھے صرف الحمد کے سات اور اس آخری رکعت پر قعدہ وغیرہ کر کے نماز ختم کرے یعنی علاوہ امام کے ساتھ والے قعدہ کے اس کو

Marfat.com

دو قعدے اور ادا کرنے ہوں گے۔ ایک قعدہ ایک رکعت کے بعد اور دوسرا قعدہ کے بعد دو رکعت اور پڑھ کر۔

مسئلہ نمبر۳:۔ مسبوق مغرب کی تیسری رکعت میں شریک ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے الحمد و سورۃ کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کر کے پھر کھڑا ہو جائے اور الحمد و سورۃ پڑھ کر رکعت پوری کرے اور قعدہ اخیرہ کر کے نماز ختم کرے یعنی اپنی دونوں رکعتوں میں ہر رکعت پر قعدہ کرے اور دونوں رکعتوں میں الحمد اور سورۃ پڑھے۔ اس میں بھی دو قعدے ہوئے علاوہ امام کے قعدہ کے۔

مسئلہ نمبر۴:۔ چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں شامل ہوا تو امام کے بعد دو رکعت اور پڑھے اور ان دونوں میں الحمد اور سورہ ضرور پڑھے۔

مسئلہ نمبر۵:۔ پہلی رکعت چھوڑ گئی تو امام کے بعد ایک رکعت پڑھے الحمد اور سورہ کے ساتھ۔

مسئلہ نمبر۶:۔ مسبوق نے بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز نہ گئی پوری کرے اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا ہے تو سجدہ سہو بھی نہیں اور اگر امام کے ذرا بعد پھیرا تو سجدہ سہو واجب ہے اور اگر قصداً سلام پھیرا یہ سمجھ کر کہ مجھے بھی امام کیساتھ سلام پھیرنا چاہیے تو نماز جاتی رہی پھر سے پڑھے۔ (درمختار و ردالمحتار)

جماعت میں شریک ہونے کے مسائل

مسئلہ نمبر۱:۔ کسی نے چار رکعت والی فرض نماز اکیلے شروع کی اور ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کرنے پایا تھا کہ وہیں جماعت شروع ہوئی تو اپنی نماز

Marfat.com

توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور فجر اور مغرب میں تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ بھی کر لیا ہو تو بھی توڑ کر شریک جماعت ہو جائے۔

مسئلہ نمبر۲:۔ چار رکعت والی نماز میں اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا تو نہ توڑے بلکہ ایک رکعت اور پڑھ کر دو پر قعدہ کر کے سلام پھیر کے جماعت میں شامل ہو جائے۔

مسئلہ نمبر۳:۔ اگر تین رکعتیں پوری پڑھ لیں اور جماعت قائم ہوئی تو جماعت میں شامل نہیں ہو سکتا اپنی ہی چاروں پوری کرے اور بعد میں نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو جائے

مسئلہ نمبر۴:۔ یہاں ہی بات بھی قابل ذکر ہے کہ عصر میں شامل نہیں ہو سکتا اس لئے کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر۵:۔ چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت کا ابھی سجدہ نہ کیا تھا کہ جماعت ہوئی تو نماز توڑ دے اور جماعت میں شریک ہو جائے۔

مسئلہ نمبر۶:۔ نماز توڑنے کے لئے بیٹھنے کی ضرورت نہیں کھڑے کھڑے توڑنے کی نیت سے ایک طرف سلام پھیر دے۔

مسئلہ نمبر۷:۔ نفل یا سنت یا قضا شروع کی اور جماعت قائم ہوئی تو نماز نہ توڑے، پوری کر کے شامل ہو۔ البتہ اگر نفل چار رکعت کی نیت سے شروع کی تو دو رکعت پر توڑ دے، تیسری اور چوتھی رکعت میں ہو تو پوری کرے۔

مسئلہ نمبر۸:۔ جماعت میں ملنے کے لئے نماز توڑنے کا حکم اس وقت ہے جب کہ جماعت اس جگہ قائم ہو جہاں یہ پڑھ رہا ہے۔ اگر یہ گھر میں پڑھ رہا ہے اور مسجد میں جماعت قائم ہوئی، توڑنے کا حکم نہیں یا یہ کہ ایک مسجد میں پڑھ رہا اور جماعت دوسری مسجد میں قائم ہوئی تو توڑ نہیں سکتا۔

اگر چہ ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تب بھی نہیں توڑ سکتا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۹:۔ قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے۔ اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ یونہی رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا تو ہو جائے گی۔ ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۰:۔ جو چیزیں فرض ہیں ان میں امام کی پیروی مقتدی پر فرض ہے یعنی اگر فرض چیزوں سے کوئی چیز امام سے پہلے ادا کیا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔ جیسے امام سے پہلے سجدہ کر لیا اور امام ابھی سجدہ میں نہ آیا تھا کہ اس نے سر اٹھا لیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا تو نماز ہو گئی ورنہ نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۱:۔ مقتدی نے امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا تو سجدہ ہو گیا مگر مقتدی کو ایسا کرنا حرام ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۲:۔ مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ جب کہ صف میں جگہ موجود ہو اور اگر صف میں جگہ نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کسی صف میں سے کھینچ لے اور اس کے ساتھ کھڑا ہو تو یہ اچھا ہے مگر خیال رہے کہ جس کو کھینچے وہ اس مسئلہ کو جانتا ہو۔ کہیں اس کے کھینچنے سے اپنی نماز نہ توڑ دے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۳:۔ چاہیے یہ کہ یہ کسی کو اشارہ کرے اور اسے یہ چاہیے کہ پیچھے نہ ہٹے اس پر سے کراہت دور ہو جائے گی۔ (فتح القدیر و بہار شریعت)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل پنجم

جماعت کا طریقہ

جماعت کا طریقہ:

جماعت قائم کرنے کا مکمل طریقہ یہ ہے جس میں تقریبا فرائض، واجبات اور سنتوں کا ذکر بھی آجاتا ہے۔ اور میں نے اسے آسان انداز میں لکھ دیا ہے تا کہ قاری کو جماعت قائم کرنے کا مکمل طریقہ پڑھنے کو ایک ہی جگہ پر میسر آجائے اور کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

نمبر۱:۔ نماز کا جب مستحب وقت شروع ہو جائے تو اذان کہی جائے۔

نمبر۲:۔ اس کے بعد سب لوگ باوضو مسجد میں یا جہاں جماعت کرنی ہو، جمع ہوں۔

نمبر۳:۔ کوشش کیں کہ سنت گھر میں ادا کر کے آئیں۔

نمبر۴:۔ اگر سنت گھر سے پڑھ کر نہ آئے ہوں تو اس جگہ پر ادا کریں پھر سنت سے فارغ ہو کر صف بہ صف بیٹھ جائیں۔

نمبر۵:۔ اس وقت امام کو چاہیے کہ امام اپنی جگہ پر بیٹھ جائے۔

نمبر۶:۔ پھر جب نماز کی ادائیگی کا مقررہ وقت ہو جائے تو موذن کھڑا ہو اور اقامت کہے۔

نمبر۷:۔ دوسرے لوگ غور سے اقامت سنیں اور موذن کی اقامت کے مسنون جواب دیں۔

Marfat.com

نمبر۸:۔ پھر جب موذن حی علی الفلاح پر پہنچے تب امام اور مقتدی سب لوگ کھڑے ہو جائیں۔

نمبر۹:۔ اسوقت امام نماز اور امامت کی نیت کرے۔

نمبر۱۰:۔ اور مقتدی اپنی نماز کی اور امام کی اقتداء کی نیت کریں۔

نمبر۱۱:۔ جب امام اللہ اکبر کہے تو مقتدی بھی دل میں اللہ اکبر کہتے ہوئے امام کی اقتداء میں ہاتھ باندھ لے۔

نمبر۱۲:۔ ہاتھ باندھنے کے بعد امام آہستہ آواز میں ثناء پڑھے۔

نمبر۱۳:۔ مقتدی بھی اس نماز اور اقتداء کی نیت کرنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کے ہاتھ باندھ لے اور آہستہ آواز میں ثناء پڑھے۔

نمبر۱۴:۔ ثناء پڑھنے کے بعد خاموش ہو جائے۔

نمبر۱۵:۔ پھر امام بلند آواز سے قرات کرے یا آہستہ مقتدی کے لیے لازم ہے کے وہ خاموش رہے۔

نمبر۱۶:۔ پھر جب امام رکوع میں جائے تو مقتدی بھی رکوع کریں اور اسی طریقہ پر امام کے ساتھ پوری نماز ختم کریں۔

نمبر۱۷:۔ الحمد اور سورۃ کے سوا سب کچھ جو نمازوں میں پڑھا جاتا ہے پڑھیں۔

نمبر۱۸:۔ اگر کوئی شخص امام کے شروع کر دینے یا کچھ رکعتوں کے پڑھ لینے کے بعد آیا تو وہ بھی اس نماز اور اس امام کے پیچھے پڑھنے کی نیت سے شریک ہو جائے۔

نمبر۱۹:۔ پھر جب آخر میں امام سلام پھیرے سب سلام پھیریں لیکن جس نماز کچھ چھوٹ گئی ہے وہ سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہو جائے۔

Marfat.com

نمبر۲۰:۔ بعد میں آنے والا مقتدی اب اپنی چھوڑی ہوئی رکعتوں کو پورا کر کے سلام پھیرے۔

نمبر۲۱:۔ سلام کے بعد امام اپنے دائیں یا بائیں جانب یا مقتدیوں کی طرف گھوم جائے۔

نمبر۲۲:۔ اب اگر کچھ ذکر و اذکار کرنے ہوں تو وہ کر لیں اور پھر دونوں ہاتھ سینے کے سامنے پھیلا کر دُعا مانگے اور مقتدی بھی دعا مانگیں۔

نمبر۲۳:۔ امام اگر بلند آواز میں دعا مانگے تو مقتدی اس پر امین کہیں۔

نمبر۲۴:۔ مسنون دعاؤں کے علاوہ بھی دیگر دعائیں مانگ سکتے ہیں

نمبر۲۵:۔ اگر عربی کی دعائیں یاد نہ ہوں تو اپنی علاقائی زبان یا اردو میں بھی مانگ سکتے ہیں لیکن یاد رہے دعا عبادت کا مغز ہوتا ہے اس لیے نہایت ادب آداب سے گڑگڑا کر مانگیں

نمبر۲۶ :۔ دعا کے بعد اپنی جگہ سے ہٹ کر سنت اور نفل نمازیں پڑھیں۔

اہم مسئلہ: امام تکبیر تحریمہ قد قامت الصلوٰۃ سے ذرا پہلے کہے اور مقتدی امام کے تکبیر کے بعد تکبیر کہیں۔(عالمگیری)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل ششم

مفسداتِ نماز

(وہ باتیں جن سے نماز فاسد (ٹوٹ) ہو جاتی ہے)

ایسی صورتیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ان سے متعلقہ مسائل بھی درج ذیل ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱: کلام مفسد نماز ہے یعنی نماز میں بولنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے چاہے جان بوجھ کر بولے یا بھولے سے ایک آدھ بات بولے یا زیادہ۔

مسئلہ نمبر ۲: کلام وہی مفسد ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم سے کم خود سن سکے اگر کوئی مانع نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۳: کسی کو بھولے سے بھی سلام کیا تو نماز جاتی رہی چاہے خالی السلام ہی کہا ہو۔ علیکم نہ کہہ پایا ہو۔

مسئلہ نمبر ۴: زبان سے سلام کا جواب دیا تو نماز جاتی رہی اور ہاتھ یا سر کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۵: نماز میں چھینک آئے تو الحمدللہ نہ کہے۔ اگر کہہ دیا تو نماز نہ گئی۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۶: خوشی کی خبر کے جواب میں الحمدللہ کہا یا بری خبر پر انا للہ وانا الیہ

Marfat.com

راجعون پڑھا یا تعجب کی خبر پر سبحان اللہ یا اللہ اکبر کہا تو نماز جاتی رہی۔ (نورالایضاح)

مسئلہ نمبر۷: اگر خبر کے جواب کا ارادہ نہ کیا تو نہ گئی۔

مسئلہ نمبر۸: کھکھارنے میں جب وہ حرف نکلے جیسے اخ تو یہ مفسد نماز ہے جب کہ نہ عذر ہو نہ صحیح غرض ہو۔ اگر عذر سے ہو جیسے طبیعت نے مجبور کیا یا صحیح غرض کیلئے ہو جیسے قرات میں آواز صاف کرنے کیلئے یا امام کو غلطی پر اطلاع دینے کیلئے یا دوسرے کو اپنے نماز میں ہونے کی اطلاع دینے کیلئے ہو تو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

مسئلہ نمبر۹: مقتدی نے اپنے امام کے سوا کسی اور کو لقمہ دیا، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر۱۰: امام نے اپنے مقتدی کے سوا کسی اور کا لقمہ لیا، نماز فاسد ہوگئی۔

مسئلہ نمبر۱۱: آہ، اوہ، اف، تف، یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حروف پیدا ہوئے ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ گئی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے، آواز اور حروف نہیں تو حرج نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۲: مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ یونہی چھینک کھانسی جمائی ڈکار میں جتنے حرف مجبوراً (بے اختیار) نکلتے ہیں وہ معاف ہیں۔ (درمختار)

مسئلہ نمبر۱۳: پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ مفسد نہیں مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر پھونکنے میں دو حرف پیدا ہوں جیسے اف، تف تو مفسد نماز ہے۔ (غنیہ)

مسئلہ نمبر۱۴: نماز میں قرآن، قرآن شریف سے یا محراب وغیرہ سے دیکھ کر

پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ہاں اگر پڑھتا تو ہے یاد سے اور نظر پڑتی ہے لکھے ہوئے پر حرج نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵: عمل کثیر کہ نہ اعمال نماز سے ہو نہ نماز کی اصلاح کیلئے کیا گیا ہو مفسد نماز ہے۔ عمل قلیل مفسد نہیں جس کام کرنیوالے کو دور سے دیکھ کر اسکے نماز میں نہ ہونیکا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو یہ عمل قلیل ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶: کرتہ یا پاجامہ پہنا یا تہہ بند باندھا تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۱۷: نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے جان کر ہو یا بھول کر ہو تھوڑا ہو یا زیادہ ہو یہاں تک کہ اگر تل بلا چبائے نگل لیا یا کوئی بوند منہ میں گری اور نگل لی، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۱۸: موت، جنون، بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے اگر وقت میں آرام ہو جائے تو ادا پڑھے اور اگر وقت کے بعد آرام ہو تو قضا پڑھے۔ جب کہ جنون و بے ہوشی ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو یعنی نماز کے چھ وقت کامل تک برابر نہ رہا ہو کہ اگر چھ وقت کامل تک برابر رہے قضا واجب نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۹: قصداً وضو توڑا یا کوئی سبب غسل کا پایا گیا، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۲۰: کسی رکن کو ترک کیا جب کہ اس کو اسی نماز میں ادا کر لیا ہو، نماز جاتی رہی۔

مسئلہ نمبر ۲۱: بلا عذر نماز کی کسی شرط کو ترک کیا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ نمبر ۲۲: قعدہ اخیرہ کے بعد سجدہ نماز یا سجدہ تلاوت یاد آیا اور اس کو ادا کیا اور

Marfat.com

ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔

مسئلہ نمبر ۲۳: کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا اس کا اعادہ نہ کیا، نماز نہ ہوئی۔

نماز میں زہریلے حشرات مارنے کا شرعی حکم

مسئلہ نمبر ۱: سانپ یا بچھو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی ضرورت ہو۔ اگر مارنے میں تین قدم یا زیادہ چلنا پڑا یا تین ضرب یا زیادہ لگانا پڑی تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ نمبر ۲: نماز میں سانپ بچھو مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز ٹوٹ جائے۔

مسئلہ نمبر ۳: سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے (مباح کے معنی جائز حلال جس پر شریعت کی طرف سے کوئی روک نہیں) جب سامنے گزرے اور تکلیف دینے کا ڈر ہو اور اگر کاٹنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۴: ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا، پھر کھجایا، پھر ہاتھ ہٹا لیا، پھر کھجایا، پھر ہاتھ ہٹا لیا۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر کئی مرتبہ کھجایا تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا اور اس سے نماز نہ جائے گی۔ (عالمگیری، غنیہ)

مسئلہ نمبر ۵: تکبیرات انتقال میں اللہ کے الف کو یا اکبر کے الف کو کھینچا اور اللہ یا اکبر کی ب کے بعد الف بڑھا دیا کہ اکبار ہو گیا تو ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ گئی اور اگر تکبیر تحریمہ میں ایسا کیا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۶: قرأت یا اذکار نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں نماز

Marfat.com

توڑ دیتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۷: نمازی کے آگے سے چاہے آدمی گزرے یا جانور نماز نہیں ٹوٹتی البتہ گزرنے والا بہت گنہگار ہوتا ہے۔ اگر نمازی کے سامنے سے جانے والا جانتا کہ اس میں کیا گناہ ہے تو سو برس کھڑا رہنے بلکہ زمین میں دھنس جانے کو اچھا سمجھتا اور نمازی کے آگے سے نہ گزرتا۔

مسئلہ نمبر ۸: اگر میدان میں نمازی کے سامنے سے تین گز چھوڑ کر آگے سے گزرتے تو حرج نہیں لیکن گھر اور مسجد میں ایسا نہیں کر سکتا۔

مسئلہ نمبر ۹: نمازی کے آگے اگر سترہ ہو تو سترہ کے پیچھے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(تین گز جگہ یہ اصل میں اندازہ ہے موضع قدم مصلی سے لے کر اس کے موضع سجود تک کا اور موضع سجود سے یہاں مراد وہاں تک کی جگہ ہے جہاں تک حالت قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر کرنے سے نگاہ پھیلتی ہے۔ اتنی جگہ میدان میں چھوڑ کر اس کے بعد سے گزر سکتا ہے۔)

مکروہ تحریمی کی شرعی تعریف

مکروہ تحریمی وہ ہے جس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے لیکن حرام سے کم۔

☆.....☆.....☆

فصل ہفتم

سترہ

سترہ کا مفہوم

سترہ سے مراد ہر ایسی چیز ہے جس سے آڑ آ جائے مطلب نمازی اور کسی گزرنے والے کے درمیان واضح فاصلہ ہو جائے۔

سترہ کے متعلق اہم شرعی مسائل

مسئلہ نمبر۱: سترہ ایک ہاتھ اونچا اور ایک انگل موٹا ہو کافی ہے اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو۔(درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر۲: سترہ داہنی بھوؤں کے سامنے گاڑنا افضل ہے۔

مسئلہ نمبر۳: درخت، جانور اور آدمی وغیرہ کا بھی سترہ ہو سکتا ہے۔(غنیہ)

مسئلہ نمبر۴: امام کا سترہ مقتدی کے لئے بھی سترہ ہے مقتدیوں کے لئے علیحدہ سترے کی ضرورت نہیں لہٰذا اگر مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزر جائے جب کہ امام کے آگے سے نہ ہو تو حرج نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۵: نمازی اپنے آگے سے گزرنے والے کو اگر روکنا چاہے تو سبحان اللہ کہے یا زور سے قرات کرنے لگے یا ہاتھ سے اشارہ کر دے لیکن بار بار ایسا نہ کرے کہ عمل کثیر ہونے کی صورت میں نماز جاتی رہے گی۔(درمختار وردالمحتار)

☆.....☆.....☆

باب 10

مسجد

فطرت انسانی کا تقاضا ہے کہ جب مصائب و آلام کا پلندہ اسے آزمائشوں کی چکی میں خوب پیستا ہے تو وہ ان سے بھاگ کر سکون کی دولت کا متلاشی ہوتا ہے اسکی بڑی خواہش یہی ہوتی ہے کہ اسے وہ خوبصورت لمحات، ساعتیں میسر ہوں جن میں وہ ان دنیاوی جھنجھٹوں سے آزاد ہو اسکی فکر کی صلاحیتیں اپنی تمام قوتیں بروئے کار لا کر ایسا مقام تلاش کرنے لگتی ہیں بالآخر بندہ مومن کو ایک مقام ایسا نظر آتا ہے جہاں امن وسلامتی کے ساتھ ساتھ جسمانی و قلبی سکون بھی میسر آتا ہے، چنانچہ وہ بیت اللہ (مسجد) کا رخ کرتا ہے اور اپنے کریم کی بارگاہ میں آنسو بہاتا ہے جس سے اس پر توبہ کا دروازہ بھی کھل جاتا ہے تو رحمت الٰہی اس پر سکینہ بن کر چھم چھم برسنے لگتی ہے۔

فصل اوّل

قرآن و حدیث میں احترام مسجد کا حکم

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

ومن اظلم ممن منع مسجد الله ان یذکر فیها اسمه وسعی فی خرابها

(سورہ بقرہ ع ۱۴)

اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا تعالیٰ کی مسجدوں میں اس کا ذکر (اور عبادت) کئے جانے سے بندش کرے اور ان کے ویران ہونے میں کوشش کرے۔

Marfat.com

مساجد سے محبت کرنے والوں کی علامات

اللہ کریم نے مسجدوں کو آباد کرنے والوں کی علامات یوں بیان کیں۔

انما یعمر مسجد اللہ من امن باللہ والیوم الآخر واقام الصلوٰۃ واتی الذکوۃ ولم یخش الا اللہ فعسٰی اولئك ان یکونوا من المھتدین

(سورہ توبہ ع ۳)

''خدا کی مسجدوں کو تو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور بروز قیامت پر ایمان لاتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ یہی لوگ امید ہے کہ ہدایت یافتہ لوگوں میں (داخل) ہوں گے۔''

آیت کریمہ کی رو سے مسجدوں کو آباد کرنے کا حق مومنین کو ہے۔

مساجد کیسے آباد ہوتی ہیں؟

☆ یاد رہے مسجدوں کو آباد کرنے میں خوبصورت اعمال بھی شامل ہیں۔

☆ بندہ مسجد میں جھاڑو لگائے۔

☆ صفائی کا مکمل اہتمام کرے۔

☆ مسجد کو روشن کرنا۔

☆ مسجد میں دنیا کی باتوں سے پرہیز کرنا۔

☆ مسجد میں دنیاوی معاملات نہ کرنا۔

☆ مساجد میں ذکر اور دروس اسلامیہ کا اہتمام کرنا۔

☆ ہر وہ کام جو مکروہ ہو اس سے مساجد کو بچانا۔

یہ بھی مسجد کے آداب میں سے اور اسے آباد کرنے سے ہیں۔

Marfat.com

مسجد بنانے کی فضیلت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص خدا کیلئے مسجد بنائے خداوند تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ایک اور حدیث میں ہے:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کوئی مسجد بنا دے خواہ وہ قطاۃ پرندہ کے گھونسلہ کے برابر ہو یا اس سے بھی چھوٹی ہو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔

(عین ترغیب از ابن خزیمہ و ابن ماجہ)

مسجد بنانے میں حلال مال کا لگانا شرط ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کہ جو شخص عبادت کیلئے حلال مال سے کوئی عمارت (یعنی مسجد) بنائے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بنا دیتا ہے۔

(عین ترغیب از طبرانی اوسط)

مسجد کی صفائی حوروں کا مہر ہوتا ہے

حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد سے کوڑا کباڑ نکالنا بڑی آنکھوں والی حوروں کا مہر ہے۔

مسجد کی صفائی کے خاص اہتمام کا حکم

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم اپنے محلوں میں مسجدیں بنائیں، پاک وصاف رکھیں اور خوشبو لگائیں۔

(ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ

Marfat.com

پاک رکھنے سے مراد یہ کہ اس میں کوئی ناپاک چیز نہ جائے اور نہ ہی ناپاکی کی حالت میں مسجد میں داخل ہو اور صاف ستھرا رکھنے سے مراد صفائی کا خاص اہتمام کرنا ہے، فرش چٹائیاں دیواریں اور دیگر استعمال کی چیزوکو صاف کرتے رہنا تاکہ گرد کی کثرت سے گندگی ظاہر نہ ہو۔

مسجد میں خوشبو کا خاص اہتمام کیا جائے

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے (ایک طویل حدیث میں) روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجدوں کو جمعہ جمعہ (خوشبو کی) دھونی دیا کرو۔

(عین ترغیب اذابن ماجه و طبرانی کبیر)

جمعہ کی قید نہیں لیکن جمعہ کی ترغیب اس لئے اس دن نمازیوں کی کثرت ہوتی ہے۔

لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں نہ آئے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس بدبودار درخت میں سے کچھ کھائے (یعنی لہسن اور پیاز میں سے) تو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے، اس لئے کہ فرشتے بھی ایذاء پاتے ہیں جس چیز سے انسان اذیت پاتے ہیں۔

(بخاری و مسلم)

ایک حدیث میں ہے کہ اگر انھیں کھانا ہو تو پکا کر کھاؤ۔

مسجد میں تھوکنا منع ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے دفن کر دیا جائے۔

(بخاری و مسلم)

Marfat.com

صفائی کی فضیلت اور قرآن بھولنے کی وعید

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے ثواب میرے روبرو پیش کئے گئے یہاں تک کہ مسجد سے کوڑا اور خاک نکالنے اور صفائی کرنے کا ثواب بھی اور میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کئے گئے ہیں، ان گناہوں میں مجھے اس سے بڑا گناہ نظر نہیں آیا کہ کسی کو قرآن کی کوئی سورت یا آیت یاد ہو پھر اس نے اسے بھلا دیا ہو۔

(ترمذی و ابو داؤد)

مسجد میں جانا اور آنا دونوں باعث رحمت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جماعت کی مسجد کی طرف چلے تو اس کا ایک قدم ایک گناہ کو مٹاتا ہے اور ایک قدم اس کیلئے نیکی لکھتا ہے، جانے میں بھی لوٹنے میں بھی۔

(غیب از احمد مطبر انس و ابن حبان

ہر قدم پر نیکی ملتی ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسجد کے قریب کچھ مکانات خا ہوئے تو قبیلہ بنو سلمہ کے لوگوں نے ان میں اٹھ آنے کا ارادہ کر لیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حا معلوم ہوا تو آپ نے ان لوگوں سے پوچھا مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم مسجد کے قریب ا آنے کا ارادہ رکھتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے یہی ار کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے بنو سلمہ! تم اپنے گھروں میں ہی رہو (مسجد کی طرف آنے میں تمہارے نقش قدم (حساب میں) لکھے جائیں گے۔ (مسلم)

Marfat.com

گویا انسان جتنی دور سے چل کر آتا ہے اسی حساب سے اس کے قدم شمار ہوتے ہیں۔

عرش کے سائے میں قیام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جن کو خداوند تعالیٰ اس روز اپنے سائے میں رکھے گا جس روز خدا کے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا، ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہے، جب وہ مسجد سے باہر نکلتا ہے تو جب تک مسجد میں واپس نہ آ جائے بے چین رہتا ہے۔
(بخاری و مسلم)

مسجد میں داخل ہوتے وقت اور باہر نکلتے وقت دعا پڑھیں

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ یہ دعا کرے

اللھم افتح لی ابواب رحمتك

اے اللہ اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے

باہر نکلے تو یہ کہے

اللھم انی اسئلك من فضلك و رحمتك

اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔ (مسلم)

تحیۃ مسجد ادا کر لینے چاہئیں۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔ (مسلم)

سفر سے واپسی پر پہلا قدم مسجد میں رکھنا سنت ہے

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم (کی عادت مبارک تھی) کہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو عموماً چاشت کے وقت آتے اور سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر مسجد میں (تھوڑی دیر) بیٹھتے۔ (بخاری و مسلم)

گمشدہ چیز کا اعلان مسجد میں نہ کیا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ سنے کہ کوئی آدمی اپنی گمشدہ چیز کو مسجد میں ڈھونڈ رہا ہے تو اس کو چاہئے کہ یہ کہے خدا اس کی چیز اس کو واپس نہ دے اس لئے کہ مسجدیں اس کام کیلئے نہیں بنائی گئی ہیں۔ (مسلم)

مسجد میں تجارتی لین دین کرنا منع ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مسجد میں کسی کو خرید و فروخت کرتا ہوا دیکھو تو یوں کہہ دیا کرو کہ خدا تیری تجارت میں تجھے نفع نہ دے اور جب کسی کو کوئی گمشدہ چیز مسجد میں ڈھونڈتے دیکھو تو یوں کہہ دو خدا کرے تیری چیز نہ ملے۔ (ترمذی و داری)

رات میں مسجد جانے کی فضیلت

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگوں کو خوشخبری پہنچاؤ جو اندھیرے میں مسجدوں کی طرف جاتے ہیں کہ قیامت کے دن (اس کے سبب سے) انہیں کامل روشنی نصیب ہوگی۔ (ترمذی ابوداؤد و ابن ماجہ)

Marfat.com

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو مسجد کا خبر گیر دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے انما یعمر مسجداللہ من امن باللہ والیوم الآخر یعنی جو خدا پر اور روز قیامت پر ایمان لاتے ہیں۔ (ترمذی وابن ماجہ)

مسجدیں جنت کے باغ ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم بہشت کے باغوں میں جاؤ تو وہاں میوہ کھاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں۔

پوچھا گیا اور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا میوہ کیا ہے؟

فرمایا۔

سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر (ترمذی)

اللہ کے پسندیدہ مقامات وناپسندیدہ مقامات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین مساجد ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں (کیونکہ مسجدوں میں اکثر ذکر اللہ کیلئے حاضری ہوتی ہے اور بازاروں میں اکثر جھوٹ فریب غیبت وغیرہ) (مسلم)

مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے سے منع فرمایا

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ مسجدوں کے اندر دنیا کی باتیں کریں گے

Marfat.com

اس وقت تم ان لوگوں میں نہ بیٹھنا خدا کو ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں ہے۔ (بیہقی)

نوٹ: علماء فرماتے ہیں کہ مسجد میں دینوی جائز باتیں بھی نیکیاں برباد کر دیتی ہیں، دنیا کی قید سے معلوم ہوا کہ وہاں دینی باتیں جائز ہیں۔

مسجد میں اچھی بات سیکھنے کا ثواب

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسجد کی طرف جائے اور اس کا ارادہ صرف یہ ہو کہ کوئی اچھی بات (یعنی دین کی بات) سیکھے یا سکھائے اس کو حج کرنے والے کے برابر پورا ثواب ملے گا۔ (ترغیب از طبرانی)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اچھی جگہ مسجد ہے اور سب سے بُری جگہ بازار ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان ہے کہ مسجد مومن کے لیے جنت ہے اور منافق کے لیے قید خانہ کی مثل۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعا:

جب مسجد میں جائے تو پہلے درود شریف پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے:

رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك

مسجد سے نکلتے وقت کی دعا

جب مسجد سے نکلنے کا ارادہ کرے تو پہلے درود شریف پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے:

رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك.

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل دوم

آداب مسجد اور اس کے شرعی مسائل

قبلہ کے ادب کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۱:۔ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے۔ سونے میں ہو یا جاگتے میں۔ یونہی چھوٹے بچوں کا پاؤں قبلہ کی طرف کر کے لٹا دینا مکروہ ہے اور اس کی برائی لٹانے والے پر ہے۔ (درمختار)

مسجد کی چھت کے مسائل

مسئلہ نمبر۲:۔ مسجد کی چھت پر بھی گندگی کرنا حرام ہے۔ مسجد کی چھت کا بھی مسجد کی طرح ادب ہے۔ (غنیۃ)

مسئلہ نمبر۳:۔ مسجد کی چھت پر بلاضرورت چڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسجد کو راستہ بنانے کے مسائل

مسئلہ نمبر۴:۔ مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گزرنا ناجائز ہے۔

مسئلہ نمبر۵:۔ اگر اس کی عادت کرے تو گناہ ہے۔

مسئلہ نمبر۶:۔ اگر کوئی اس نیت سے مسجد میں گیا اور بیچ میں پہنچا تھا کہ پچھتایا تو جس دروازہ سے اس کو نکلنا ہے اس کے سوا دوسرے دروازے سے نکلے یا وہیں نماز پڑھے پھر نکلے اور وضو نہ ہو تو جس طرف سے آیا تھا واپس جائے۔ (درمختار، ردالمحتار)

Marfat.com

مسئلہ نمبر ۷:۔ مسجد کے اندر کسی برتن میں پیشاب کرنا یا فصد کا خون لینا بھی جائز نہیں۔

مسجد میں بچے اور پاگل کے جانے کے مسائل

مسئلہ نمبر ۸:۔ بچے کو اور پاگل کو جن سے گندگی کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے اور اگر نجاست کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے۔

مسجد یا بستر وغیرہ پر کچھ آیت وغیرہ لکھنے کے مسائل

مسئلہ نمبر ۹:۔ مسجد کی دیواروں اور محرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈر رہتا ہے کہ وہاں سے گرے اور پاؤں کے نیچے پڑے۔

مسئلہ نمبر ۱۰:۔ اسی مذکورہ بے ادبی کی وجہ سے تکیہ، فرش، بستر، دسترخوان، جانماز پر بھی آیت یا حدیث یا شعر وغیرہ کچھ لکھنا منع ہے۔

(عالمگیری و بہار شریعت)

مسجد میں کوئی گندی میل وغیرہ پھینکنے کے مسائل:

مسئلہ نمبر ۱۱:۔ مسجد میں وضو کرنا

مسجد کی دیواروں پر تھوکنا یا ناک ڈالنا

چٹائی پر یا چٹائی کے نیچے ناک تھوک میل وغیرہ ڈالنا سب منع ہے اور خلاف ادب ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲:۔ اگر ناک سنکنے یا تھوکنے کی ضرورت ہی پڑ جائے تو کپڑے میں لے لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۳:۔ مسجد میں نجاست لے کر جانا منع ہے۔ اگرچہ وہ نجاست مسجد میں نہ لگے

مسئلہ نمبر ۱۴:۔ اسی طرح جس کے بدن پر نجاست لگی ہو اس کو بھی مسجد میں جانا جائز نہیں۔ (ردالمحتار)

تعمیر مسجد کا ایک اہم مسئلہ

مسئلہ نمبر۱۵:۔ ناپاک تیل مسجد میں جلانا یا نجس گارا مسجد میں لگانا منع ہے۔

مسجد میں وضو کرنے کے شرعی صورتیں

مسئلہ نمبر۱۶:۔ مسجد میں کوئی جگہ وضو کے لئے شروع ہی سے مسجد بنوانے والے نے قبل تمام مسجدیت بنالی ہے جس میں نماز نہیں ہوتی تو وہاں وضو کر سکتا ہے۔ یونہی طشت وغیرہ کسی برتن میں وضو کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ پوری احتیاط سے ہو کہ کوئی چھینٹ مسجد میں نہ پڑے۔(عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۷:۔ وضو کے بعد منہ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھاڑتے ہیں یہ ناجائز ہے۔(بہار شریعت)

مسجد کے کوڑے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۱۸:۔ مسجد کا کوڑا جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالے جہاں بے ادبی ہو۔(درمختار)

مسجد میں درخت لگانے کا مسئلہ

مسئلہ نمبر۱۹:۔ مسجد میں پیڑ لگانے کی اجازت نہیں ہاں مسجد کو اس کی حاجت ہے کہ زمین میں تری ہے، ستون قائم نہیں رہتے تو اس تری کے جذب کرنے کے لئے پیڑ لگا سکتے ہیں۔(عالمگیری وغیرہ)

آداب مسجد اور چند اہم مسائل

مسئلہ نمبر۱:۔ مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس سائل کو دینا بھی منع ہے۔

مسئلہ نمبر۲:۔ مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنا منع ہے۔(مسلم وغیرہ)

مسئلہ نمبر۳:۔ بدبودار چیز کھا کر یا لگا کر مسجد میں جانا منع ہے۔

مسئلہ نمبر۴:۔ کچا لہسن، پیاز کھا کر مسجد میں جانا جائز نہیں جب تک کہ بُو باقی ہو۔

مسئلہ نمبر۵:۔ یہی مذکورہ حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بدبو ہے اس سے مسجد کو بچایا جائے اور اس کے بغیر دور کیے ہوئے مسجد میں نہ جائے۔

مسئلہ نمبر۶:۔ جو مریض کوئی بدبودار دوا مثل گندھک وغیرہ کے لگائے ہو تو وہ مسجد میں نہ جائے بلکہ کوڑھی یا کسی اور گندے مرض والے کو بھی مسجد جانا منع ہے۔

مسئلہ نمبر۷:۔ اس بدزبان کو بھی جو لوگوں کو زبان سے ایذا دیتا ہے، مسجد سے روکا جائے گا۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار وغیرہ)

مسجد میں گفتگو کرنے کے مسائل:

مسئلہ نمبر۸:۔ مباح باتیں بھی کرنے کی مسجد میں اجازت نہیں، نہ آواز بلند کرنا جائز ہے۔ (درمختار، صغیری)

مسئلہ نمبر۹:۔ مسجد کی صفائی کے لئے چمگادڑ اور کبوتر وغیرہ کے گھونسلے نوچنے میں حرج نہیں۔ (درمختار و بہار شریعت)

مسجد میں ادائیگی نماز کی فضیلت:

مسئلہ نمبر۱۱:۔ محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا اگرچہ جماعت تھوڑی ہو، جامع مسجد سے افضل ہے بلکہ اگر محلہ کی مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کہہ کے نماز پڑھ لے۔ یہ جامع مسجد کی جماعت سے افضل ہے۔ (صغیری وغیرہ)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

باب 11

وتر

وتر کی نماز واجب ہے اگر کسی وجہ سے وقت میں وتر نہیں پڑھا تو قضا واجب ہے۔ (عالمگیری، ہدایہ)

وتر کی نماز کا طریقہ

☆ وتر کی نماز کی تین رکعتیں ہیں ایک سلام سے مثل مغرب کے۔

☆ وتر کی نماز میں پہلا قعدہ واجب ہے یعنی دو رکعت پر بیٹھے اور صرف التحیات پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔

☆ پھر تیسری رکعت میں بھی الحمد اور سورۃ پڑھے۔

☆ اور اس تیسری رکعت میں سورۃ پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کانوں کی لو تک لے جائے۔

☆ پھر اللہ اکبر کہہ کر دعائے قنوت پڑھے۔

☆ اس کے بعد رکوع کرے اور باقی نماز کو پورا کرے۔

مسئلہ نمبر۲: دُعائے قنوت پڑھنا واجب ہے اور اس میں کسی خاص دعا کا پڑھنا واجب نہیں۔ البتہ بہتر وہ دعائیں ہیں جو حدیثوں میں آئیں۔ سب سے زیادہ مشہور دعائے قنوت یہ ہے:۔

Marfat.com

دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

دعائے قنوت کے شرعی مسائل

مسئلہ نمبر۱: جو دعائے قنوت نہ پڑھ سکے وہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

مسئلہ نمبر۲: جو اس دعا کے یاد کرنے یا زبانی پڑھنے سے بھی قاصر ہو سے وہ تین بار یہ دعا پڑھے اللّٰھم اغفرلی. (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۳: دُعائے قنوت ہمیشہ ہر شخص آہستہ پڑھے خواہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد، ادا ہو یا قضا، رمضان میں ہو یا اور دنوں میں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۴: وتر کے سوا اور کسی نماز میں دعائے قنوت نہ پڑھے۔ ہاں اگر حادثہ عظیمہ واقع ہو تو فجر میں بھی پڑھ سکتا ہے اور اس میں بھی ظاہر یہ ہے کہ رکوع سے پہلے پڑھے جیسا کہ وتر میں۔ (درمختار، بہار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۵: اگر قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑا ہو گیا تو پھر بیٹھنے کی اجازت نہیں بلکہ آخر میں سجدہ سہو کرے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۶: اگر قنوت بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو نہ رکوع میں پڑھے نہ

Marfat.com

قیام کی طرف لوٹ کر کھڑے ہو کر پڑھے بلکہ چھوڑ دے اور آخر میں سجدہ سہو کر کے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۷: وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قرات فرض ہے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ ملانا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۸: وتر کی تینوں رکعتوں میں سورتیں اس ترتیب سے پڑھے کیونکہ اس کو پسند کیا گیا ہے۔

☆ پہلی رکعت میں

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى یا اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھے

☆ دوسری رکعت میں

قُلْ یٰاۤ اَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ

☆ تیسری رکعت میں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے

☆ کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھ لے۔

مسئلہ نمبر ۱۰: وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہو سکتی۔ (درمختار وغیرہ)

صاحبِ ترتیب کا حکم

مسئلہ نمبر ۱۱: صاحب ترتیب کے لئے اگر یہ یاد ہے کہ نماز وتر نہیں پڑھی اور وقت میں گنجائش بھی ہے تو فجر کی نماز فاسد ہے خواہ شروع سے پہلے یاد آئے یا بیچ میں۔ (درمختار، بہار)

وتر کی نماز با جماعت ادائیگی کا مسئلہ سے

مسئلہ نمبر ۱۲: وتر کی نماز جماعت سے صرف رمضان شریف میں پڑھی جائے۔ علاوہ رمضان کے مکروہ ہے۔ (ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۳: اس مبارک مہینہ میں جماعت ہی سے پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴: جس نے عشاء کی فرض جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی وہ وتر تنہا پڑھے اگر چہ تراویح جماعت سے پڑھی۔

☆.....☆.....☆

باب 12

سنت نماز

سنت نماز کے شرعی مسائل

سنت کی قسمیں

سنت کی دو قسمیں ہیں:

نمبر۱۔ سنت موکدہ

نمبر۲۔ سنت غیر موکدہ

سنت موکدہ

سنت موکدہ وہ ہیں جن کی شرع میں تاکید آئی ہے۔

سنت موکدہ کا حکم

☆ اگر بلا عذر ایک بار بھی ترک کی جائے تو ملامت کے لائق ہے۔

☆ اگر ترک کی عادت کرے تو فاسق مردود الشہادۃ جہنم کے لائق۔

☆ اس کا ترک قریب حرام کے ہے۔

☆ اس کے چھوڑنے والے کے لئے شفاعت سے محروم ہو جانے کا ڈر ہے۔

☆ سنت موکدہ کو سنن الہدیٰ بھی کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

سنت موکدہ نمازیں

سنت موکدہ یہ ہیں۔

☆ دو رکعت فجر کی فرض نماز سے پہلے،:(سنت فجر سب سے زیادہ موکدہ ہے۔ یہاں تک کہ بعض علماء اس کو واجب کہتے ہیں۔لہٰذا یہ بلا عذر نہ بیٹھ کر ہو سکتی ہے، نہ سواری پر نہ چلتی گاڑی پر)(فتح القدیر وغیرہ)

☆ چار رکعت ظہر کی فرض سے پہلے،۲ رکعت ظہر کے فرض کے بعد

☆ دو رکعت بعد نماز مغرب

☆ دو رکعت بعد نماز عشاء

☆ جمعہ سے پہلے چار رکعت

☆ چار رکعت بعد نماز جمعہ اور دو رکعت مزید بعد نماز جمعہ۔(غنیۃ، بہار)

سنت غیر موکدہ

سنت غیر موکدہ وہ ہیں جن کی شریعت میں تاکید نہیں آئی۔
بعض سنتیں غیر موکدہ ہیں جن کو سنن الزوائد بھی کہتے ہیں۔

سنت نماز کے اہم شرعی مسائل

مسئلہ نمبر۱: فجر کی نماز قضا ہو گئی اور زوال سے پہلے قضا پڑھی تو اس کی سنت کی بھی قضا پڑھے ورنہ نہیں۔

مسئلہ نمبر۲: علاوہ فجر کے اور سنتیں قضا ہو گئیں تو ان کی قضا نہیں۔

مسئلہ نمبر۳: ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت چھوٹ گئی اور فرض پڑھ نماز لی تو اگر وقت باقی ہے تو بعد فرض کے پڑھے

مسئلہ نمبر۴: البتہ افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کے ان کو پڑھے (فتح القدیر، بہار)

مسئلہ نمبر۵: فجر کی سنت قضا ہو گئی اور فرض پڑھ لئے تو اب سنت کی قضا نہیں البتہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے اور طلوع سے پہلے تو ممنوع ہے۔ (ردالمحتار، بہار)

مسئلہ نمبر۶: فجر کی سنت کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قل یاایھا الکٰفرون اور دوسری میں الحمد کے بعد قل ھو اللہ احد پڑھنا سنت ہے۔

☆.....☆.....☆

فصل اوّل

نفل نمازیں

نفل

نفل نماز ایسی نماز ہے جس کا شرع میں پڑھنا لازم فرض یا واجب نہیں اگر نوافل کی ادائیگی کرے گا تو اس کے لیے ثواب ہے اور اگر نہیں ادا کیے جایں تو گناہ نہیں ہے۔

نفل نماز کے مسائل

مسئلہ نمبر۱: جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نفل یا سنت کا شروع کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر۲: البتہ فجر کی سنت کے بعد جب کہ یہ جانے کہ سنت ختم کر کے جماعت مل جائے گی اگر چہ قعدہ ہی پا جائے گا تو سنت پڑھ لے۔

مسئلہ نمبر۳: کہیں دور کنارے آڑ میں صف کے قریب پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ نمبر۴: اگر یہ جانے کہ نفل پڑھنے میں نماز فرض یا جماعت جاتی رہے گی نوافل پڑھنا ایسے وقت میں ناجائز ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل دوم

مستحب نمازیں

درج ذیل نمازیں مستحب نمازیں ہیں حدیث پاک میں ان کی ادائیگی کے بہت فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

☆ عشاء کے پہلے چار رکعت

☆ عصر کے پہلے چار رکعت

☆ عشاء کے بعد بھی چار رکعت

ان تمام کو ایک سلام کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے:

☆ یونہی ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے۔

ایک حدیث پاک میں اس کے پڑھنے والے پر آگ کے حرام ہونے کی خبر دے دی گئی ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل سوم

صلوٰۃ الاوابین

نماز مغرب کے بعد نوافل کی چھ رکعتیں ادا کرنا مستحب ہیں، ان کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں۔

نوٹ: یاد رہے کہ یہ رکعتیں ایک ساتھ چار اور دو کر کے بھی ادا کی جاسکتیں ہیں مگر دو دو رکعت کر کے ادا کرنا زیادہ افضل ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱: ظہر و مغرب و عشاء کے بعد جو مستحب ہے اس میں سنت موکدہ داخل ہے۔

☆ اس کی مثال یوں ہے۔ ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھیں تو سنت موکدہ و مستحب دونوں ادا ہو گئے۔

☆ ایک صورت یہ بھی ہے کہ موکدہ و مستحب دونوں کو ایک سلام کے ساتھ ادا کرے یعنی چار رکعت پر سلام پھیرے اور اس میں مطلق سنت کی نیت کافی ہے۔

☆ اس مذکورہ صورت میں موکدہ یا مستحب کی تصریح نہ کرے۔ دونوں ادا ہو جائیں گی۔ (فتح القدیر، بہار)

مسئلہ ۲: نفل و سنت کی سب رکعتوں میں قرات فرض ہے۔

Marfat.com

مسئلہ۳: سنت ونفل قصداً شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے کہ اگر توڑ دے گا تو قضا پڑھنی پڑے گی۔

مسئلہ۴: نفل بلاعذر بھی بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں دونا ثواب ہے۔(ہدایہ)

مسئلہ۵: نفل بیٹھ کر پڑھے تو اس طرح بیٹھے جیسے قعدہ میں بیٹھتے ہیں۔مگر قرات کی حالت میں ہاتھ باندھے رہے جیسے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں باندھا جاتا ہے۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ۶: وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھی جاتی ہے اس میں الحمد کے بعد پہلی رکعت میں اذا زلزلت الارض اور دوسری میں قل یاایھا الکٰفرون پڑھنا بہتر ہے۔

مسئلہ۷: سنت ونفل گھر میں پڑھنا بہتر ہے۔(ہدایہ وغیرہ)

مسئلہ۸: سنت وفرض کے درمیان بات نہ کرے کہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔(فتح القدیر)

مسئلہ۹: یہی حکم ہر اس کام کا ہے جو منافی تحریمہ ہے۔(تنویر و بہار)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل چہارم

تہجد

تہجد کی نماز نوافل نمازوں میں سب سے افضل اور کثیر فضائل والی نماز ہے۔اس کی ادائیگی پر تقریباً سب انبیاء نے دوام اختیار کیا اور نبی آخر الزمان ﷺ کے متعلق تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ بلاناغہ تہجد ادا فرماتے تھے۔ اولیاءؒ امت محمدی ﷺ نے تو خود کو تہجد کی ادائیگی کا پابند کرلیا اس کی وجہ یہ ہے کہ راتوں کی تنہائی میں اپنے کریم رب کو راضی کرنے میں جو لطف و چاشنی ہے وہ دن میں نہیں ملتی پھر تنہائی ہو اور اللہ کا در ہو اور سر سجدہ میں ہو اس لطف کا کیا کہنا خیر اس کا ذکر ہم نے تصوف کے موضوع پر اپنی کتاب'' درویش نگر کی باتیں ''میں خوب کیا ہے

نماز تہجد اور اس کے فضائل

فرض نمازوں کے علاوہ بھی کچھ نمازیں ہیں جن کا تعلق ہر بندے سے نہیں بلکہ یوں کہہ لی جیسے فرض نماز کی ادائیگی میں لذت نصیب ہونے لگتی ہے۔ جسے ان پانچ اوقات میں اپنے رب کی بارگاہ میں بعد عجز و نیاز قیام رکوع سجود کا لطف حاصل ہونے لگتا ہے وہ اس بات کی خواہش کرتا اس کا دل اس تمنا کو لئے مچلتا ہے کہ کچھ اور بھی ایسے خوبصورت لمحات میسر ہوں جن میں میں اپنے رب کے روبرو حاضر ہو جاؤں، کوئی گوشہ تنہائی ہو میں ہوں میرا رب ہو، میں اس کی حمد کا ورد کروں اور وہ میر

محبوب میرے سامنے ہو اور خود میری ان تسبیحوں پر نگاہ ناز دھرے ہوئے ہو وصل کے ان لمحات میں کوئی اور حائل نہ ہو۔ جی ہاں ایسے پاک باز دلوں کیلئے فرض نمازیں ان کے اوقات ان کی رکعات کم پڑ جاتی ہیں وہ وصل کے مزید لمحات تلاش کرتے ہیں انہی دلوں کے سکون کیلئے انہی روحوں کی عبادت کیلئے اللہ کریم عزوجل نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کو مختلف نفلی نمازوں کی دولت سے نوازا اور اسی دولت کے بل بوتے پر عشاق خدا اور رسول ﷺ اس بارگاہ عالی میں "**الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون**" کے رتبے حاصل کرتے ہیں۔

یہاں ہم صرف موضوع کی مناسبت سے نماز تہجد کا ذکر کریں گے۔ بہرحال نصف رات کو اٹھ کر پڑھی جانے والی نماز تہجد کہلاتی ہے اس نماز کا ثواب بھی بے شمار ہے اور روحانی فوائد بھی ان گنت ہیں، جملہ نفل نمازوں میں سب سے زیادہ ثواب اسی نماز کا ہے۔

تہجد کی رکعتیں

تہجد کی کم سے کم دو رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔
اس کے فضائل احادیث کی روشنی میں کثرت سے ملتے ہیں۔

گناہوں کا کفارہ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے آپ پر رات کے قیام کو لازم کرلو کہ یہ طریقہ ان نیک لوگوں کا ہے جو تم سے پہلے تھے اور رات کا قیام تمہارے لئے اللہ سے نزدیکی کا سبب ہے اور یہ گناہوں کا کفارہ ہے اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔ (ترمذی)

Marfat.com

اللہ کی خوشی کا سبب

ایک جگہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور ان سے راضی رہتا ہے۔ ایک تو وہ شخص جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے (تہجد کی) دوسرے وہ لوگ جو نماز کے صفوں کو درست کریں اور تیسرے وہ لوگ جو دشمن کے مقابلے پر لڑنے کیلئے صفوں کو ترتیب دیں۔ (شرح السنہ)

بہتر نماز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ فرض نمازوں کے بعد سب سے بہتر رات کی نماز ہے (تہجد کی نماز)

(مسند احمد)

مذکورہ بالا احادیث میں سابات کی واضح دلالت ملتی ہے کہ اللہ کریم کو رات میں اپنی بارگاہ میں سجدہ بجا لانے والے لوگ کس قدر پسند ہیں اور یہی وجہ ہے قیامت کے دن وہ جبینیں پرنور ہوں گی جو اندھیروں میں اپنے رب کی بارگاہ میں جھکتی ہیں۔

امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے اشراف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے اشراف (یعنی بلند مرتبہ) وہ لوگ ہیں جو قرآن مجید کو اٹھانے والے ہیں (یعنی عالم و حافظ) اور راتوں کو جاگنے والے (یعنی تہجد کی نماز ادا کرنے والے) (بیہقی شریف)

Marfat.com

تہجد لگاتار پڑھو

نماز تہجد کی ادائیگی کرنے والے کیلئے یہ بات بھی لازم جانی جاتی ہے کہ وہ اس سلسلہ کو توڑے نہ بلکہ اپنے رب سے یہ جو تعلق جوڑا ہے اسے اور مضبوط بنائے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

اے عبداللہ تو فلاں شخص کی مانند نہ ہو جو رات کو نماز پڑھتا تھا اور پھر اس کو چھوڑ دیا۔ (بخاری و مسلم)

گویا یہ حدیث اس بات کی طرف دلالت کر رہی ہے کہ جو شخص تہجد کا عادی ہو اسے چاہئے کہ بلا عذر اس نماز کو نہ چھوڑے اور اگر اس نے ایسے کیا تو اب گناہ گار ہوگا، بلکہ اپنے رب کی قربت حاصل کرنے کے بعد اس سے محروم ہونے لگے گا اور یقیناً ایک بندہ مومن کیلئے سب سے بڑھ کر اپنے رب کی قربت کا حصول ہی ہے۔

نفس سے بہترین جنگ کا ذریعہ

یہاں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ ایک حدیث بیان کئے دیتا ہوں جو یقیناً نفس سے جنگ کرنے میں مدد دے گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کی گدی پر تین گرہیں ڈال دیتا ہے اور ہر ایک گرہ پر وہ یہ پڑھ کر پھونک دیتا ہے کہ سو یا رہ ابھی تو رات بہت باقی ہے۔ اب اگر وہ سونے والا جاگ اٹھتا ہے اور خدا کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وہ وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اب جب وہ نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے، پس وہ شخص خوش و پاک نفس ہو جاتا ہے اور اگر وہ

Marfat.com

نہ جاگا تو وہ اس حالت میں صبح کو اٹھتا ہے کہ سست و پلید نفس ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

بیدار ہونے کے بعد کی دعا

یہاں بیداری کے بعد ذکر سے مراد جاگنے کی دعا بھی ہے، جو یہ ہے:

الحمدلله الذی احیانا بعد ماامانتا والیه النشور

بندہ مومن کوشش کرے کہ اس کے گھر کے تمام ہی افراد اس نعمت سے مالا مال ہوں اور رات کے اندھیرے میں جب سب لوگ محو خواب ہوں اور وہ اور اس کے اہل و عیال اپنے پہلو بستر سے جدا کریں اور اپنے کریم رب کی بارگاہ میں یہ خوبصورت آداب بندگی بجالائیں تو یقیناً اس گھر پر رحمت الٰہی چھم چھم برسے گی اور وہ گھر بقعہ نور بن جائے گا۔

ذکر اللہ والوں کی صف میں شمولیت

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت آدمی نے رات کے وقت اپنی بیوی کو جگایا اور دونوں نے نماز پڑھی یا دونوں نے دو رکعتیں اکٹھی پڑھیں تو یہ دونوں ''ذکر اللہ'' کرنے والے مردوں اور عورتوں میں لکھے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد و ابن ماجہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک احادیث کی روشنی میں

اب ذرا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں اور رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تہجد اور وتر کے متعلق استفسار کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا

Marfat.com

کیا معمول تھا، انہوں نے فرمایا حضور اکرم ﷺ عشاء کی نماز کے بعد شب کے نصف اوّل میں استراحت فرماتے تھے اس کے بعد تہجد پڑھتے رہتے تھے یہاں تک کہ اخیر شب ہو جاتی تب وتر پڑھتے۔

اس کے بعد اپنے بستر مبارک پر تشریف لے آتے اگر رغبت ہوتی تو اہل کے پاس تشریف لے جاتے یعنی صحبت کرتے پھر صبح کی اذان کے بعد فوراً اٹھ کر غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر نماز کیلئے تشریف لے جاتے۔

(عین شمائل ترمذی)

ایک دوسری حدیث بھی ہے جس سے ہمیں اپنے پیارے آقا و مولا ﷺ کا معمول مبارک معلوم ہوتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات (لڑکپن میں) اپنی خالہ میمونہ (ام المومنین رضی اللہ عنہا) کے یہاں سویا، حضور اقدس ﷺ اور ان کے اہل تکیہ کے طولانی حصہ پر سر رکھے سوئے تھے اور میں تکیہ کے چوڑان پر سر رکھے تھے حضور اقدس ﷺ اپنی اہل کے ساتھ تھوڑی باتیں فرمانے کے بعد سو گئے اور تقریباً نصف رات ہونے پر اپنے چہرہ مبارک پر ہاتھ پھیر کر نیند کے آثار دور فرمانے لگے، پھر سورہ آل عمران کی اخیر رکوع ان فی خلق السموات والاض کو تلاوت فرمایا۔

(یہاں یہ بات یاد رہے کہ جاگنے کے بعد تھوڑا سا قرآن تلاوت کر لینا سنت ہے اور ان آیات کا پڑھنا مستحب ہے)

اس کے بعد مشکیزہ کی طرف تشریف لے گئے جو پانی سے بھرا ہوا لٹک رہا تھا اور اس سے برتن میں پانی لے کر وضو کیا اور نماز کی نیت باندھ لی، حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ میں بھی وضو کر کے حضور اکرم ﷺ کی بائیں جانب برابر کھڑا ہو گیا۔ حضور اقدس ﷺ نے (اس لئے کہ مقتدی کو دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیے) میرے سر پر

Marfat.com

ہاتھ مبارک رکھ کر میرا کان مروڑا، پھر حضور اقدس ﷺ دو رکعت پڑھتے رہے۔

اس روایت کے راوی کہتے ہیں کہ حضور نے چھ مرتبہ دو دو رکعت ادا کی گویا بارہ رکعت نماز ادا کی۔ (ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک تہجد کی بارہ رکعتیں ہیں) پھر وتر پڑھ کر لیٹ گئے اور صبح نماز کیلئے جب بلال رضی اللہ عنہ بلانے آئے تو دو رکعت سنت مختصر قرأت سے پڑھ کر صبح کی نماز کیلئے تشریف لے گئے۔ (عین شمائل ترمذی)

تہجد کی رکعتوں کے بارے میں حضور ﷺ کا طریقہ مبارک

یہ بات یاد رہے کہ تہجد کی رکعتوں کی تعداد مختص نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کے معمولات میں مختلف تعداد نقل کی گئی ہے جو مختلف اوقات کے اعتبار سے ہے جب زیادہ گنجائش ہوتی تو آپ زیادہ پڑھ لیتے اور جب کم ہوتی تو آپ کم پڑھتے آپ سے دس رکعت چھ رکعت آٹھ رکعت بارہ رکعت اور صرف دو رکعت تک بھی نقل کی گئی ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کبھی کسی عارض کی وجہ سے رات کو تہجد نہیں پڑھ سکتے تھے تو دن میں (چاشت کے وقت) بارہ رکعتیں پڑھ لیا کرتے تھے۔ (عین شمائل ترمذی)

تہجد کا آغاز کریں تو دو رکعت نماز سے کریں تاکہ لمبی رکعتوں کے پڑھنے سے اکتا نہ جائیں اس میں بھی بندہ مومن کیلئے حکمت ہے، اللہ کریم ہمیں اپنی بارگاہ میں سجدوں کی کثرت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تہجد کے اہم مسائل

- عشاء پڑھ کر سو رہنے کے بعد جس وقت جاگے وہ تہجد کا وقت ہے۔
- ☆ مگر رات کے پچھلے تہائی حصہ میں پڑھنا افضل ہے۔
- ☆ تہجد سنت ہے اور بہ نیت سنت پڑھی جاتی ہے۔

Marfat.com

☆ کم سے کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں۔ (فتح القدیر، عالمگیری)

☆ دن کے نفل میں ایک سلام سے چار رکعت سے زیادہ اور رات کے نفل میں ایک سلام سے آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے

☆ افضل یہ ہے کہ دن ہو یا رات ہو چار رکعت پر سلام پھیر دے۔ (درمختار)

☆ جب دو رکعت سے زیادہ نفل کی نیت ہو تو ہر دو رکعت پر قعدہ کرنا ہوگا۔

☆ ایک ساتھ دو رکعت سے زائد نفل میں شرائط دشوار ہیں۔ اس لئے آسانی دو دو رکعت کر کے پڑھنے میں ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل پنجم

اشراق

نماز اشراق:

☆ یہ بھی سنت ہے۔

☆ فجر پڑھ کر درود شریف وغیرہ پڑھتا رہے جب سورج ذرا اونچا ہو جائے یعنی کم از کم نکلنے کے بعد بیس منٹ گزر جائیں تو دو رکعت پڑھے۔

فصل ششم

چاشت

نماز چاشت

☆ چاشت کی نماز بھی سنت ہے۔

☆ کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

☆ بارہ ہی افضل ہیں۔

☆ اس کا وقت سورج کے اچھی طرح اونچے ہونے کے بعد سے ضحوہ کبریٰ کے شروع ہونے تک ہے۔

☆ بہتر وقت چوتھائی دن چڑھے ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل ہفتم

استخارہ

نماز استخارہ:

احادیث کے مطابق جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل پڑھے۔

اس نفل نماز کی ادئیگی کا طریقہ اس طرح ہوگا۔

☆ نیت کے بعد عام نماز کی طرح تکبیر کہہ کہ الحمد پڑھے۔

☆ الحمد کے بعد قل یاایھا الکٰفرون پڑھے۔

☆ پھر رکوع وسجود عام نماز والے انداز میں ادا کرتے ہوئے پہلی رکعت پوری کرے۔

☆ دوسری رکعت میں الحمد کے بعد قل ھواللہ احد پڑھے۔

☆ پھر اس کو دعا پڑھ کر باوضو قبلہ رخ ہو کر درود شریف کا ورد کرتے ہوئے سو جائے۔

☆ ایک اہم بات کہ دعا کے شروع اور آخر میں سورۃ فاتحہ اور درود شریف بھی پڑھے۔

دعا اس طرح ہے:۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ ط فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ ط وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَاالْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ ط

دونوں جگہ الامر کی جگہ اپنی ضرورت کا نام لے جیسے پہلی جگہ ھٰذَا السَّفَرَ خَیْرٌ لِّیْ اور دوسری جگہ میں ھٰذَا السَّفَرَ شَرٌّ لِّیْ (ترمذی ج۱' ص۶۳ وکتب فقہ)

استخارہ کے شرعی مسائل

مسئلہ نمبر۱: نیک کاموں جیسے حج جہاد وغیرہ کے لئے استخارہ نہیں۔ ہاں ان کا وقت مقرر کرنے کے لئے ہوسکتا ہے۔(غنیۃ)

مسئلہ نمبر۲: بہتر یہ ہے کہ کم سے کم سات بار استخارہ کرے اور پھیر دیکھے جس بات پر دل جمے، اسی میں خیر ہے۔ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو اچھا ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو برا ہے۔ اس سے بچے۔(درمختار)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل ہشتم

نماز حاجت

حاجت کا مطلب ہے ضرورت۔ صحابہ کرامؓ کا معمول تھا جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو دو رکعت نماز ادا کرتے اور اللہ کریم کو حضور ﷺ کا وسیلہ پیش کر کے اپنی حاجت طلب کرتے۔

نماز حاجت پڑھنے کے مواقع

نماز حاجت ان مواقع پر پڑھی جاسکتی ہے۔

☆ جب کسی کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ سے ہو۔

☆ کوئی کام کسی بندے سے ہو

☆ مشکل پیش آئے۔

نماز حاجت کا طریقہ

☆ سب سے پہلے خوب احتیاط سے اچھی طرح وضو کریں۔

☆ اس کے دو یا چار رکعت نفل پڑھنے کی نیت کریں۔

☆ اس کی پہلی رکعت میں الحمد پڑھیں۔

☆ الحمد کے بعد بعد تین بار آیت الکرسی پڑھیں۔

☆ باقی رکوع وسجود عام نمازوں کی طرح کریں۔

☆ دوسری رکعت میں الحمد کے بعد ایک بار قل هو الله احد پڑھیں۔

☆ تیسری رکعت میں الحمد کے بعد ایک بار قل اعوذ برب الفلق

☆ چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد ایک بار قل اعوذ برب الناس پڑھے۔

☆ سلام کے بعد تین بار هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم .(القرآن)

☆ پھر تین بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَر وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

☆ پھر تین بار کوئی درود شریف پڑھے۔

☆ پھر یہ دعا پڑھے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَکِیْمُ الْکَرِیْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط وَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ ط لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

(ترمذی وردالمختار جلد۱' ص ۴۶۱)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کو مانگتا ہوں اس لئے کہ تو قدرت والا ہے اور مجھ میں قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں اس وقت اور آئندہ تو اس کو میرے لئے مقدر فرما دے اور آسانی کو پھر میرے لئے اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ میرے لئے یہ کام برا ہے میرے دین و معیشت و انجام کار میں اس وقت اور آئندہ تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لئے خیر کو جہاں بھی ہو مقدر فرما۔ پھر مجھے اس سے راضی کر۔

☆.....☆.....☆

باب 13

تراویح

نماز تراویح اور احادیث مبارکہ ﷺ کی روشنی میں

گناہوں کی بخشش

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صدق دل اور اعتقاد صحیح کے ساتھ رمضان میں قیام کرے یعنی تراویح پڑھے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ۲۰ رکعت

عَنْ سَائِبْ بِنْ یَزِیْدَ قَالَ کُنَّا نَقُوْمُ فِیْ زَمَنِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَالْوِتْرِ. (رواه البیهقی فی المعرفة)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم صحابۂ کرام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس (۲۰) رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔

(اس حدیث کے بارے میں مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد دوم ص ۱۷۵ میں ہے قال النووی فی الخلاصة اسناده صحیح یعنی امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہے۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تراویح

عَنْ يَزِيْدَبْنِ رُوْمَانَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَمَضَانَ بِثَلٰثٍ وَّ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (امام مالك)

حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ تیئس (۲۳) رکعت پڑھتے تھے یعنی بیس (۲۰) رکعت تراویح اور تین رکعت وتر۔

نماز تراویح کے مسائل

مسئلہ نمبر۱: تراویح وہ بیس رکعت سنت موکدہ نماز ہیں جو رمضان شریف میں پڑھی جاتی ہیں۔ عشاء کی فرض کے بعد ہر رات میں پڑھی جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر۲: تراویح کا وقت عشاء کے فرض پڑھنے کے بعد سے لے کر صبح صادق کے نکلنے تک ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ نمبر۳: تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگوں نے چھوڑ دی تو سب گنہگار ہوئے اور اگر کسی ایک نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں۔ (ہدایہ، قاضی خاں)

مسئلہ نمبر۴: مستحب یہ ہے کہ تہائی رات تک تاخیر کریں اور اگر آدھی رات کے بعد پڑھیں تو بھی کراہت نہیں۔ (درمختار، بہار شریعت)

مسئلہ نمبر۵: تراویح جس طرح مردوں کے لئے سنت موکدہ ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی سنت موکدہ ہے۔ اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔ (قاضی خاں)

Marfat.com

مسئلہ نمبر۶: تراویح کی بیس رکعتیں دو دو رکعت کر کے دس سلام پھیرے۔ اس میں ہر چار رکعت پڑھ لینے کے بعد اتنی دیر تک آرام لینے کے لئے بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی ہیں۔ اس آرام کرنے کے لئے بیٹھنے کو ترویحہ کہتے ہیں۔(عالمگیری، قاضی خاں)

مسئلہ نمبر۷: تراویح کے ختم پر پانچواں ترویحہ بھی مستحب ہے۔ اگر لوگوں پر پانچواں ترویحہ گراں ہو تو نہ کیا جائے۔(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر۸: تراویح میں اختیار ہے کہ چپ بیٹھا رہے یا کچھ کلمہ و تسبیح و قرآن شریف و درود شریف پڑھتا رہے اور تنہا تنہا نفل بھی پڑھ سکتا ہے، جماعت سے مکروہ ہے۔(قاضی خاں)

مسئلہ نمبر۹: جس نے عشاء کی فرض نماز نہیں پڑھی وہ نہ تراویح پڑھ سکتا ہے نہ وتر جب تک فرض ادا نہ کر لے۔

مسئلہ نمبر۱۰: جس نے عشاء کی فرض نماز تنہا پڑھی اور تراویح جماعت سے تو وہ وتر تنہا پڑھے۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۱: اگر عشاء کی فرض نماز جماعت سے پڑھی اور تراویح تنہا پڑھی تو وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۲: جس کی کچھ رکعتیں تراویح کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کے لئے کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کرے جب کہ فرض جماعت سے پڑھ چکا ہو تب اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے۔(عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۳: لوگوں نے تراویح پڑھ لی اب دوبارہ پڑھنا چاہتے ہیں تو تنہا تنہا پڑھ سکتے ہیں۔ جماعت کی اجازت نہیں۔(عالمگیری)

Marfat.com

مسئلہ نمبر۱۴: ایک امام دو مسجدوں میں تراویح پڑھاتا ہے اگر دونوں میں پوری پوری پڑھائی تو ناجائز ہے اور اگر مقتدی نے دونوں مسجدوں میں پوری پڑھیں تو حرج نہیں مگر دوسری میں وتر پڑھنا جائز نہیں۔ جب کہ پہلی میں پڑھ چکا ہو۔(عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۵: تراویح مسجد میں جماعت سے پڑھنا افضل ہے اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو جماعت چھوڑنے کا گناہ نہ ہوا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔(عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۶: نابالغ کے پیچھے بالغوں کی تراویح نہ ہوگی۔(صاحب ہدایہ نے اسی کو مختار بنایا۔ فتح القدیر نے اسے ہی ہوالمختار کہا۔ عالمگیری میں اسی کی صحت پر زور دیا کہ **المختار انه لا یجو زوهو الاصح وهو قول العامة هو ظاهر الروایة** کہا اور ہدایہ محیط بحر سے اپنی تائید لائے **ومشی علیه استاذی صدر الشریعة فی بهار شریعت** وقال یہی صحیح ہے۔)

مسئلہ نمبر۱۷: مہینہ بھر کی کل تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت موکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین ختم افضل۔ لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم کو نہ چھوڑے۔(درمختار)

مسئلہ نمبر۱۸: حافظ کو اجرت دے کر تراویح پڑھوانا ناجائز ہے۔ دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں۔

مسئلہ نمبر۱۹: اُجرت صرف یہی نہیں ہے کہ پیشتر سے مقرر کرلیں کہ یہ لیں گے یہ دیں گے بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ اس سے طے نہ ہوا، یہ بھی ناجائز ہے کہ المعروف کالمشروط

Marfat.com

مسئلہ نمبر۲۰: ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا یا نہیں لوں گا، پھر پڑھے اور لوگ، حافظ کو کچھ بطور خدمت و مدد کے دیں تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (بہارشریعت)

مسئلہ نمبر۲۱: شبینہ یعنی ایک رات میں پورا قرآن مجید تراویح میں ختم کرنا۔ جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رواج ہے کہ حافظ اس قدر جلد پڑھتے ہیں کہ الفاظ تک سمجھ میں نہیں آتے۔ حروف کو مخارج سے ادا کرنے کا تو ذکر ہی کیا سننے والوں کی بھی یہ حالت کہ کوئی بیٹھا ہے تو کوئی لیٹا کوئی سوتا ہے تو کوئی اونگھتا، جہاں امام نے رکوع کی تکبیر کہی جھٹ نیت باندھ رکوع میں جا ملے۔ ایسا شبینہ ناجائز ہے۔ اگر حافظ اپنی تیزی و روانی کی نام آوری کے لئے ایسا کرے تو ریا کا گناہ الگ۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

باب 14

مریض کی نماز

مریض کی نماز کا طریقہ

☆ جو شخص بیماری کی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکتا ہو، وہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔

☆ بیٹھے بیٹھے رکوع کرے یعنی آگے کو خوب جھک کر سبحان ربی العظیم کہے اور پھر سیدھا ہو جائے۔

☆ پھر جیسے سجدہ کیا جاتا ہے ویسے سجدہ کرے۔

☆ اگر بیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو چت لیٹ کر پڑھے۔

☆ اس طرح لیٹے کہ پاؤں قبلہ کی طرف ہوں اور گھٹنے کھڑے رہیں اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ کچھ رکھ لے تا کہ سر اونچا ہو کہ منہ قبلہ کے سامنے ہو جائے۔

☆ اس صورت میں رکوع اور سجدہ اشارہ سے کرے۔ یعنی سر کو جتنا جھکا سکتا ہے اتنا تو سجدہ کے لئے جھکائے اور اس سے کچھ کم رکوع کے لئے جھکائے۔

☆ اسی طرح داہنی یا بائیں کروٹ پر بھی قبلہ کو منہ کر کے پڑھ سکتا ہے۔

مریض کو نماز کی رخصت کی صورتیں مع مسائل

مسئلہ نمبر ۱: بیمار جب سر سے بھی اشارہ نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے۔ اس

ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوں یا دل کے اشارے سے پڑھے۔

مسئلہ نمبر۲: اگر چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط ہے۔ فدیہ کی بھی حاجت نہیں

مسئلہ نمبر۳: اگر ایسی حالت کے چھ وقت سے کم گزرے تو صحت کے بعد قضا فرض ہے۔ چاہے اتنی ہی صحت ہوئی کہ سر کے اشارے سے پڑھ سکے۔ (درمختار، بہار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۴: جس بیمار کا یہ حال ہو گیا کہ رکعتوں اور سجدوں کی گنتی یاد نہیں رک سکتا تو اس پر نماز کا ادا کرنا ضروری نہیں۔ (درمختار وغیرہ)۔

مسئلہ نمبر۵: سب فرض نمازوں میں اور وتر اور دونوں عید کی نماز میں اور فجر کی سنت میں قیام فرض ہے۔ اگر بلا صحیح عذر کے یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھے گا تو نہ ہوں گی۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۶: قیام چونکہ فرض ہے اس لئے بلا صحیح شرعی عذر کے ترک نہ کیا جائے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر۷: یہاں تک کہ اگر عصا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ اسی طرح کھڑا ہو کر پڑھے۔

مسئلہ نمبر۸: اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ نماز کھڑے ہو کر شروع کرے پھر بیٹھ کر پوری کرے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر۹: ذرا سا بخار، دردسر، زکام یا اس طرح کی معمولی خفیف تکلیفیں جن میں لوگ چلتے پھرتے رہتے ہیں۔ ہرگز عذر نہیں۔ ایسی معمولی تکلیفوں میں جو نمازیں بیٹھ کر پڑھی گئیں وہ نہ ہوئیں ان کی قضا لازم ہے۔ (غنیہ، بہار شریعت وغیرہ)

Marfat.com

مسئلہ نمبر ۱۰: ☆ جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے۔

☆ زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں۔

تو اسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے جب کہ اور طریقہ سے اس کی روک نہ کر سکے۔

مسئلہ نمبر ۱۱: اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کیلئے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے گا اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر ہی میں پڑھے، جماعت گھر میں کر سکے تو جماعت سے ورنہ تنہا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۲: بیمار اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو قرات بالکل نہ کر سکے تو بیٹھ کر پڑھے لیکن اگر کھڑے ہو کر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی دیر کھڑے کھڑے پڑھ سکتا ہے اتنی کھڑے کھڑے پڑھے باقی بیٹھ کر۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۳: مریض کے نیچے نجس بچھونا بچھا ہے اور حالت یہ ہے کہ بدلا بھی جائے تو پڑھتے پڑھتے بقدر مانع ناپاک ہو جائے گا تو اسی پر نماز پڑھے۔

مسئلہ نمبر ۱۴: یونہی اگر بدلا جائے تو اس قدر جلدی نجس تو نہ ہو گا مگر بدلنے میں مریض کو سخت تکلیف ہو گی تو اسی نجس ہی پر پڑھ لے۔

(عالمگیری، درمختار، ردالمختار، بہار)

مسئلہ نمبر ۱۵: پانی میں ڈوب رہا اگر اس وقت بھی بغیر عمل کثیر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے مثلاً تیراک ہے یا لکڑی وغیرہ کا سہارا پا جائے تو پڑھنا فرض ہے ورنہ معذور ہے بچ جائے تو قضا پڑھے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار)

☆.....☆.....☆

باب 15

قضاء نماز

قضاء نماز اور توبہ

☆ بلا عذر شرعی نماز قضاء کر دینا بہت سخت گناہ ہے۔

☆ اس پر فرض ہے کہ اس کی قرض پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے۔

☆ توبہ حج مقبول سے تاخیر کا گناہ معاف ہو جائے گا۔ (درمختار)

☆ توبہ جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے جو ذمہ میں باقی ہے اس کو تو ادا نہ کرے توبہ کئے جائے یہ توبہ نہیں۔

☆ اس لئے کہ جو اس کے ذمہ تھی اس کا پڑھنا ثواب بھی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو توبہ کہاں ہوئی۔ (ردالمحتار)

☆ حدیث میں آیا ہے کہ گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب سے ٹھٹھا کرتا ہے۔

قضاء کی شرعی تعریف:

جس بات کا بندوں کو حکم ہے اسے وقت میں کرنے کو ادا کہتے ہیں اور وقت نکل جانے کے بعد کرنے کو قضاء کہتے ہیں۔

Marfat.com

قضاء نماز کے اہم مسائل

مسئلہ نمبر۱: وقت میں تحریمہ باندھ لیا تو نماز قضاء نہ ہوئی بلکہ ادا ہے مگر فجر اور جمعہ وعیدین کی نماز میں سلام سے پہلے اگر وقت نکل گیا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار، بہارشریعت)

مسئلہ نمبر۲: سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہوگئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے۔ البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں لیکن جاگتے ہی اور یاد آنے پر اگر مکروہ وقت نہ ہوتو اسی وقت پڑھ لے دیر کرنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۳: فرض کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب ہے اور سنت کی قضا سنت یعنی وہ سنتیں جن کی قضا ہے جیسے فجر کی سنت جبکہ فرض بھی فوت ہو گیا ہواور جیسے ظہر کی پہلی سنت جبکہ ظہر کا وقت باقی ہو۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

قضاء نماز کا وقت:

مسئلہ نمبر۴: قضاء کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں۔ عمر میں جب پڑھے گا، بری الذمہ (بری الذمہ ہو جائے گا یعنی سر سے بوجھ اتر جائے گا، اس کے سر اس کا پڑھنا باقی نہ رہے گا) ہو جائے گا لیکن اگر طلوع وغروب و زوال کے وقت پڑھی تو نہیں اس لئے کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۵: جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی۔

مسئلہ نمبر۶: مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھے۔

Marfat.com

مسئلہ نمبر ۷: جو اقامت کی حالت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی کی قضاء چار رکعت ہے اگرچہ سفر میں پڑھے۔

☆ البتہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

☆ مثلاً جس وقت فوت ہوئی تھی اس وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا اور اب کھڑا نہیں ہو سکتا تو بیٹھ کر پڑھے۔

☆ اس وقت اشارہ ہی سے پڑھ سکتا ہے تو اشارے سے پڑھے اور صحت کے بعد اس کا اعادہ (اعادہ، پھر سے ٹھیک ٹھیک پڑھنا جیسا کہ ہونا چاہیے) نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

قضا نماز کی معافی کی صورتیں

مسئلہ نمبر ۸: ایسا مریض (مریض، بیمار) کہ اشارے سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئی ان کی قضا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۹: : مجنون کی حالت جنون میں جو نمازیں فوت ہوئیں اچھے ہونے کے بعد ان کی قضا واجب نہیں جب کہ جنون نماز کے چھ وقت کامل تک برابر رہا ہو۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۱۰: اگر وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ مختصر طور پر پڑھے تو دونوں پڑھ سکتا ہے اور عمدہ طریقے سے پڑھے تو دونوں نمازوں کی گنجائش نہیں تو اس صورت میں بھی ترتیب فرض ہے اور بمقدار جواز جہاں تک اختصار کر سکتا ہے کر لے۔ (عالمگیری)

Marfat.com

قضاء نمازوں میں ترتیب کے وجوب کے مسائل

مسئلہ نمبر۱۱: صاحب ترتیب یعنی جس کے ذمہ قضا نمازیں چھ سے کم ہیں اگر وہ قضا نماز کے یاد ہوتے ہوئے اور وقت میں گنجائش ہوتے ہوئے وقتی نماز پڑھے گا تو اس کی وقتی نماز نہ ہوگی۔

☆ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نماز موقوف رہے گی۔

☆ اگر وقتی پڑھتا گیا اور قضا رہنے دی تو جب دونوں ملکر چھ ہو جائیں گی یعنی چھٹی کا وقت ختم ہو جائے گا تو سب صحیح ہو جائیگی

☆ اگر اس درمیان میں قضا پڑھ لی تو سب گئیں۔ سب کو پھر سے پڑھے۔

مسئلہ نمبر۱۲: فوت نمازوں اور وقتی نماز میں ترتیب ضروری ہے

☆ جب کہ فوت نمازیں چھ سے کم ہوں یعنی پہلے قضا نمازیں پڑھ لے پھر وقتی پڑھے

☆ جیسے آج کسی کی فجر وظہر وعشر ومغرب قضا ہو گئیں تو وہ عشاء کی نماز نہیں پڑھ سکتا

☆ جب تک کہ ترتیب واران چاروں کی قضا نہ پڑھ لے۔

مسئلہ نمبر۱۳: اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور سب قضائیں پڑھ لے تو وقتی نماز اور قضا نمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے۔

☆ باقی میں ترتیب ساقط ہے۔

☆ جیسے نماز عشاء اور وتر دونوں قضا ہو گئیں

☆ فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے۔

☆ تو وتر کی قضا پڑھ کے فجر کی پڑھ لے

☆ اگر چھ رکعت کی گنجائش ہے تو عشاء کی قضا پڑھ کر فجر پڑھے۔ (شرح وقایہ)

Marfat.com

مسئلہ نمبر ۱۴: چھ نمازیں جس کی قضا ہوگئی کہ چھٹی کا وقت ختم ہوگیا اس پر ترتیب فرض نہیں۔

☆ اب اگرچہ باوجود وقت کی گنجائش اور قضا کی یاد کے وقتی پڑھے گا، وقتی ہو جائیگا چاہے قضا نمازیں جو اس کے ذمہ ہیں سب ایک ساتھ قضا ہوئیں۔

☆ جیسے ایک دم سے چھ وقتوں کی نہ پڑھی یا سب ایک دم سے نہ ہوں بلکہ متفرق طور پر قضا ہوئیں۔

☆ جیسے چھ دن فجر نہ پڑھی اور باقی نمازیں پڑھتا رہا لیکن ان کے پڑھتے وقت وہ فجر کی قضائیں بھولا رہا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۵: جب چھ نمازیں قضا ہوگئیں کہ چھٹی کا وقت بھی جاتا رہا تو ترتیب فرض نہ رہی چاہے

☆ وہ سب پرانی ہوں یا بعض نئی بعض پرانی

☆ جیسے ایک مہینہ کی نماز نہ پڑھی پھر پڑھنی شروع کی پھر ایک وقت کی قضا ہوگئی تو اس کے بعد کی نماز ہو جائے گی۔

☆ اس لئے کہ اس کے ذمہ چھ نمازوں سے زیادہ ہیں جن کی وجہ سے ترتیب جاتی رہتی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱۶: جب چھ نمازوں کے قضا ہونے کی وجہ سے ترتیب ساقط ہوگئی تو اب اگر ان قضاؤں میں سے بعض پڑھ لیں کہ قضا چھ سے کم رہ گئیں تو ابھی ترتیب والا نہ ہوگا جب تک چھ کی قضا نہ پڑھ لے

☆ جب سب کی قضا پڑھ لے گا تب پھر صاحب ترتیب ہو جائے گا۔

(شرح وقایہ، عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)۔

مسئلہ نمبر ۱۷: چھ یا اس سے زیادہ قضا نمازیں جس طرح اس قضا و ادا میں ترتیب کو

Marfat.com

ساقط کر دیتی ہیں اسی طرح قضاؤں میں بھی ترتیب کو ساقط کر دیتی ہیں۔

☆ قضاؤں میں بھی آپس میں ترتیب نہیں رہتی آگے پیچھے پڑھی جا سکتی ہے۔

☆ جیسے کسی نے ایک مہینہ تک نماز نہ پڑھی۔

☆ پھر اس مہینہ کی نمازوں کی قضا اس طرح پر پڑھی کہ پہلے تیس فجر کی قضا پڑھی

☆ پھر اس کے بعد تیس ظہر کی قضا پڑھی

☆ اسی طرح پانچوں وقت کی قضا پڑھی تو اس طرح قضا پڑھنا بھی صحیح ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ نمبر۱۸: جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اگرچہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کے حقوق اور اپنی ضروریات کی وجہ سے تاخیر کر سکتا ہے لہٰذا کاروبار بھی کرے۔

☆ اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ سب پوری ہو جائیں۔(درمختار)

مسئلہ نمبر۱۹: قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے تاکہ بری الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت موکدہ کی نہ چھوڑے۔

مسئلہ نمبر۲۰: جس کے ذمہ برسوں کی نمازیں قضا ہوں اور ٹھیک یاد نہ ہو کہ کتنے دن سے کون کون سی نماز قضا ہوئی تو وہ یوں نیت کر کے پڑھے

☆ کہ سب سے پہلی فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اس کو ادا کرتا ہوں

☆ یا سب میں پہلی ظہر عصر جس کی قضا پڑھنا چاہے اس کی نیت کرے

☆ اسی طرح سب نمازوں کی قضا پڑھ ڈالے۔ یہاں تک کہ یقین ہو جائے کہ سب ادا ہو گئیں۔

بلوغت کی عمر اور نماز

مسئلہ نمبر۲۱: آدمی چاہے عورت ہو یا مرد جب سے بالغ ہوتا ہے اسی وقت سے اس پر نماز روزہ وغیرہ فرض ہو جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر۲۲: عورت کم سے کم نو برس میں اور زیادہ سے زیادہ پندرہ برس میں بالغ ہو جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر۲۳: مرد کم سے کم بارہ برس میں اور زیادہ سے زیادہ پندرہ برس میں بالغ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر۲۴: پندرہ برس کی عمر والے کو چاہے مرد ہو یا عورت، شرع میں بالغ مانا جاتا ہے۔

مسئلہ نمبر۲۵: چاہے بالغ ہونے کی نشانیاں پائی جاتی ہوں یا نہ پائی جاتی ہوں۔

دور حاضر میں پیش کیا جانے والا اہم عذر

ان پڑھ یا گنوار ہونا یا عورت ہونا کوئی عذر نہیں سب پر شرع کی ضروری باتیں سیکھنا فرض ہیں۔ اگر اپنے فرائض و واجبات کو نہ جانے گا تو گنہگار اور عذاب میں گرفتار ہوگا۔

﴿نماز کا فدیہ﴾

نماز کا فدیہ ادا کرنے کے مسائل

مسئلہ نمبر۱: جس کی نمازیں قضا ہو گئیں اور وہ مر گیا تو اگر فدیہ دینے کی وصیت کر گیا اور مال بھی چھوڑا تو تہائی مال سے ہر فرض اور وتر کے بدلے

Marfat.com

آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جو صدقہ کریں۔

مسئلہ نمبر۲: اگر مال نہ چھوڑا اور وارث فدیہ دینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پاس سے یا قرض لے کر مسکین کو صدقہ دے دیں۔

مسئلہ نمبر۳: جب مسکین مال پر قبضہ کر لے تو اپنی طرف سے وارث کو ہبہ کر دے

مسئلہ نمبر۴: وارث بھی اس پر قبضہ کرے پھر یہ وارث مسکین کو دے دے یونہی لوٹ پھیر کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ سب نمازوں کا فدیہ ادا ہو جائے۔

مسئلہ نمبر۵: اگر مال چھوڑا لیکن کافی نہیں ہے جب بھی یہی کریں۔

مسئلہ نمبر۶: اگر مرنے والے نے فدیہ دینے کی وصیت نہ کی اور ولی اپنی طرف سے بطور احسان فدیہ دینا چاہے تو دے۔

مسئلہ نمبر۷: جس کی نمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھیرے تو اچھی ہے۔

مسئلہ نمبر۸: کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہیے اور کرے تو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رکعتیں بھی پڑھے۔

مسئلہ نمبر۹: وتر میں قنوت پڑھ کر تیسری رکعت کے بعد قعدہ کرے اور ایک رکعت اور ملائے کہ چار ہو جائیں۔ (عالمگیری)

قضائے عمری کچھ نہیں:

یاد رکھیں..... بعض لوگ شب قدر یا آخر رمضان میں جو نماز قضائے عمری کے نام سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضاؤں کے لئے یہ کافی ہے یہ بالکل غلط اور باطل محض ہے۔

☆.....☆.....☆

باب 16

مسافر کی نماز

شرعی مسافر

شرع میں مسافر وہ ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔

مذکورہ تعریف کی وضاحت

☆ دن سے مراد سال کا سب سے چھوٹا دن ہے۔

☆ تین دن کی راہ سے یہ مطلب نہیں کہ صبح سے شام تک چلے بلکہ دن کا اکثر حصہ مراد ہے: مثلاً شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلا پھر ٹھہر گیا پھر دوسرے اور تیسرے دن یونہی کیا تو اتنی دور تک کی راہ کو مسافر سفر کہیں گے۔

☆ دوپہر کے بعد تک چلنے میں بھی برابر چلنا مراد نہیں بلکہ عادتاً جتنا آرام لینا چاہیے اتنا درمیان میں ٹھہرتا بھی جائے۔

☆ چلنے سے مراد درمیانی چال ہے نہ تیز نہ سست۔

☆ خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار ہے

☆ پہاڑی راستہ میں اسی حساب سے جو اس کے لئے مناسب ہو۔

☆ دریا میں کشتی کی چال اس وقت کی جب کہ ہوا نہ بالکل رکی ہو نہ تیز ہو۔

(درمختار، عالمگیری وغیرہ)

☆ کوس کا اعتبار نہیں کہ کوس کہیں چھوٹے ہوتے ہیں کہیں بڑے

☆ بلکہ اعتبار تین منزلوں کا ہے۔

☆ خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ستاون میل تین فرلانگ ہے۔

(فتاوی رضویہ، بہار شریعت)

قصر کی مسافت/قصر کے مسائل

مسئلہ نمبر۱: تین دن کی راہ کو تیز سواری پر دو دن یا کم میں طے کرے تو مسافر ہے اور تین دن سے کم کے راستہ کو زیادہ دنوں میں طے کیا تو مسافر نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲: خشکی کے صاف راستہ میں ساڑھے ستاون میل کی راہ ریل یا موٹر وغیرہ سے ایک گھنٹہ میں طے ہو جاتی ہے تو اس ریل یا موٹر وغیرہ کا سوار ایک ہی گھنٹے کے سفر میں شرعی مسافر ہو جائے گا۔ اور قصر وغیرہ سفر کے احکام اس پر جاری ہوں گے۔

(کماھو القیاس و اظاھر المتیا درمن کلام الفتح وردالمختار).

مسئلہ نمبر۳: خالی سفر کی نیت سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے یعنی شہر میں ہو تو شہر سے باہر ہو جائے۔ گاؤں میں ہو تو گاؤں سے باہر ہو جائے اور شہر والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے ملی ہے اس سے بھی باہر ہو جائے۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۴: اسٹیشن جہاں آبادی سے باہر ہوں تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا جب کہ مسافت (مسافت، دوری) سفر تک جانے کا ارادہ ہو۔

مسئلہ نمبر۵: سفر کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ کے ارادے سے نکلا اور وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ کر لیا اور یہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے تو اس طرح مسافر نہ ہوگا چاہے ساری دنیا گھوم آئے مسافر نہ ہوگا۔ جب تک ایک جگہ سے پورے تین دن کی راہ کا ارادہ نہ کرے۔(درمختار)

مسئلہ نمبر۶: سفر کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کا ارادہ متصل سفر کا ہو لہٰذا اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو یہ تین دن کی راہ کا متصل ارادہ نہ ہوا تو مسافر نہ ہوا۔(فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل اوّل

مسافر کے لیے احکام ومسائل

قصر کی شرح

☆ مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے۔

☆ مغرب اور فجر میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں۔ صرف ظہر، عصر، عشاء کے فرض میں قصر ہے۔

☆ اگر مسافر قصر نہ کرے تو گنہگار ہوگا۔

﴿سنتیں اور قصر کے مسائل﴾

مسئلہ نمبر۱: سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی۔ البتہ خوف اور رواداری کی حالت میں سنتیں چھوڑ سکتا ہے۔ معاف ہیں لیکن سنت کی قصر نہیں کرسکتا۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۲: مسافر نے بجائے قصر چار رکعت پڑھی تو اگر دو رکعت پر قعدہ کیا تو نماز ہوگئی اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ نمبر۳: مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا کسی آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرلے۔ یہ اس وقت ہے جب تین دن کی راہ چل چکا ہو اور اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کرلیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں۔ (عالمگیری، درمختار)

Marfat.com

نیت اقامت کی شرطیں:

☆: نیت اقامت صحیح ہونے کے لئے چھ شرطیں ہیں۔یعنی جب چھ باتیں ہوں گی تب مقیم ہوگا ورنہ نہیں:۔

۱) چلنا ترک کرے اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں۔

۲) جہاں ٹھہرے وہ جگہ ٹھہرنے کے لائق ہو، جنگل یا دریا یا غیر آباد ٹاپو میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں ہوا۔

۳) پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو، اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔

۴) یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو اگر دو جگہوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو مثلاً ایک دس دن دوسرے میں پانچ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو مقیم نہ ہوگا۔

۵) اپنا ارادہ مستقل رکھتا ہو کسی کا تابع نہ ہو۔اس کی نیت اقامت کر لی تو مقیم نہ ہوا اور پہنچنے کے بعد نیت کی تو ہو گیا اگر چہ ابھی مکان وغیرہ کی تلاش میں پھر رہا ہو۔(عالمگیری، ردالمحتار)

۶): جو شخص کسی کا تابع ہو اس کی نیت کا اعتبار نہیں بلکہ جس کے تابع ہے اس کی نیت کا اعتبار ہے۔

☆ جیسے شوہر کی نیت کا اعتبار ہے، عورت کی نیت کا اعتبار نہیں۔

☆ آقا کی نیت کا اعتبار ہے غلام کی نیت کا نہیں۔

☆ فوج کے افسر کی نیت کا اعتبار ہے اور سپاہی نیت کا نہیں۔

☆ تو اگر مثلاً شوہر نے اقامت کی نیت کی تو اس کی عورت بھی مقیم ہے۔

☆ اگر عورت نے اقامت کی نیت کی اور شوہر نے نہ کی تو عورت مقیم نہ ہوئی، اسی طرح دوسروں کا حکم ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل دوم

مسافر مقیم اقتداء

مسافر مقیم کب ایک دوسرے کی اقتداء کر سکتے ہیں؟

مسئلہ نمبر۱: مقیم مسافر کی اقتداء کر سکتا ہے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان رکعتوں میں قرات بالکل نہ کرے بلکہ اتنی دیر چپ کھڑا رہے جتنی دیر میں سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ نمبر۲: اگر مسافر ہو تو اس کو چاہیے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے کہہ دے کہ میں مسافر ہوں اور بعد میں سلام پھیرتے ہی یہ کہہ دے کہ تم لوگ اپنی نماز پوری کرلو، میں مسافر ہوں۔

مسئلہ نمبر۳: مسافر نے مقیم کی اقتداء کی تو اس مسافر مقتدی پر بھی قعدہ اولیٰ واجب ہو گیا، فرض نہ رہا۔ تو اگر امام نے قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور مقیم نے مسافر کی اقتداء کی تو اس مقیم مقتدی پر بھی قعدہ اولیٰ فرض ہو گیا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۴: مسافر جب اپنے وطن اصلی میں پہنچ گیا تو سفر ختم ہو گیا اگرچہ اقامت کی نیت نہ کی ہو۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل سوم

وطن اصلی

وطن اصلی کی تعریف اور اس کے مسائل

☆ وطن اصلی وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے۔

☆ یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں۔

☆ یا وہاں سکونت کر لی ہے۔

☆ اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔

☆ وطن اقامت وہ جگہ ہے جہاں مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کیا۔ (عالمگیری و بہار)

مسئلہ نمبر۱: وطن اقامت دوسرے وطن اقامت کو باطل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی، دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ (عالمگیری، بہار)

مسئلہ نمبر۲: اگر وطن اقامت سے وطن اصلی میں پہنچ گیا یا وطن اقامت سے سفر کر گیا تو اب یہ وطن اقامت وطن اقامت نہ رہا۔ یعنی اگر اس میں پھر آیا اور پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو مسافر ہی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۳: مسافر نے کہیں شادی کر لی اگر چہ وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو مقیم ہو گیا اور دو شہروں میں اس کی دو عورتیں رہتی ہیں تو دونوں

Marfat.com

جگہ پہنچتے ہی مقیم ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر۴: عورت بیاہ کر سسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگی تو میکا اس کے لئے وطن اصلی نہ رہا یعنی اگر سسرال تین منزل پر ہے اور سسرال سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے۔ اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔ (بہار شریعت)

عورت اور بغیر محرم سفر کا حکم

مسئلہ نمبر۵: عورت کو بغیر محرم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا ناجائز ہے

مسئلہ نمبر۶: بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی نابالغ بچہ یا معتوہ کیساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی۔ ساتھ میں بالغ محرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ (عالمگیری بہار وغیرہ)

مسئلہ نمبر: محرم کیلئے ضروری ہے کہ سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو۔ (بہار شریعت)

محرم کی تعریف

☆ عورت کا محرم وہ مرد ہے جس سے اس عورت کا نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو۔

☆ چاہے نسب کی وجہ سے حرام ہو جیسے باپ، بھائی، بیٹا، پوتا، نواسا، بھتیجا، بھانجا وغیرہ۔

☆ چاہے دودھ کی وجہ سے حرام ہو جیسے دودھ شریکی بھائی، بیٹا وغیرہ۔

☆ چاہے نکاح کے رشتہ کی وجہ سے حرام ہو۔ جیسے سسر شوہر کا بیٹا وغیر، سنہ، معتوہ، کم عقل، بوکھل بورہا، مذکورہ بالا اوپر بیان کیا ہوا ہے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل چہارم

سواری پر نماز

سواریوں پر نماز کی ادائیگی کے احکام اور مسائل

مسئلہ نمبر۱: چاہے شرعی مسافر ہو یا نہ ہو جب سواری پر کہیں جا رہا ہو تو شہر کی حدوں سے نکل کر سواری پر بھی نفل پڑھ سکتا ہے

مسئلہ نمبر۲: سواری پر بیٹھے بیٹھے اشارے سے پڑھے۔

مسئلہ نمبر۳: سجدے کے لئے رکوع سے زیادہ جھکے۔

مسئلہ نمبر۴: سر زین پر نہ رکھے۔

مسئلہ نمبر۵: اگر زین پر سجدہ کیا یا کوئی چیز آگے رکھ کر اس پر سجدہ کیا تو جائز نہیں

مسئلہ نمبر۶: جس طرف سواری جاتی ہو اسی طرف منہ کر کے پڑھے۔

مسئلہ نمبر۷: دوسری طرف منہ کر کے پڑھنا جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر۸: یہاں تک کہ تکبیر تحریمہ کے وقت بھی قبلہ کو منہ ہونا ضروری نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۹: سواری پر نفل پڑھنے کی حالت میں اگر عمل قلیل سے سواری کو ہانکا مثلاً ایک پاؤں سے ایڑ لگائی یا ہاتھ میں کوڑا ہے اس سے ڈرایا تو حرج نہیں اور بلا ضرورت جائز نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۱۰: فرض اور واجب نمازیں اور فجر کی سنت اور جنازے کی نماز اور منت کی نماز اور وہ سجدہ تلاوت جس کی آیت زمین پر پڑھی اور وہ نفل جس کو

زمین پر شروع کر کے توڑ دیا، یہ سب نمازیں سواری پر بلا عذر جائز نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۱: عذر کی صورت میں بھی ان سب کی ادا کے لئے یہ شرط ہے کہ اگر ہو سکے تو سواری کو قبلہ رخ کھڑا کر کے پڑھے ورنہ جیسے بن پڑے، ادا کرے۔ (درمختار)

﴿سواری پر نماز کا جواز﴾

سواری پر جن عذروں سے ان سب مذکورہ بالا نمازوں کا پڑھنا جائز ہو جاتا ہے وہ عذر یہ ہیں:

۱) پانی برس رہا ہو۔

۲) اتنی کیچڑ ہے کہ اتر کر پڑھے گا تو منہ دھنس جائے گا یا کیچڑ میں بھر جائے گا یا جو کپڑا بچھائے گا وہ بالکل لتھڑا جائے گا۔ اور اس صورت میں اگر سواری نہ ہو تو کھڑے کھڑے اشارے سے پڑھے۔

۳) ساتھی چلے جائیں گے۔

۴) سواری کا جانور شریر ہے، سوار ہونے میں دشواری ہو گی۔ مددگار کی ضرورت ہو گی اور مددگار موجود نہیں۔

۵) مرض میں زیادہ ہو گی۔

۶) جان کا خطرہ ہو۔

۷) مال یا عورت کو آبرو کا ڈر ہو۔ (درمختار، ردالمحتار)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل پنجم

چلتی گاڑی پر نماز

چلتی گاڑی پر نماز پڑھنے کے مسائل

مسئلہ نمبر۱: چلتی ریل پر بھی فرض اور واجب اور فجر کی سنت نہیں ہو سکتی۔

مسئلہ نمبر۲: اس لئے جب اسٹیشن پر گاڑی رکے اس وقت یہ نمازیں پڑھے۔

مسئلہ نمبر۳: اگر دیکھے کہ وقت جاتا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لے۔

مسئلہ نمبر۴: پھر جب موقع ملے تو اعادہ کرے (کہ جہاں من جہت العباد) کوئی شرط یا رکن مقصود ہوگا یہی حکم ہے۔ (بہار شریعت)۔

مسئلہ نمبر۵: چلتی ریل کو چلتی کشتی اور جہاز کے حکم میں تصور کرنا غلطی ہے۔

مسئلہ نمبر۶: اس لئے کہ کشتی اگر ٹھہرائی بھی جائے جب بھی زمین پر نہ ٹھہرے گی اور ریل گاڑی ایسی نہیں۔

مسئلہ نمبر۷: کشتی پر بھی اسی وقت نماز جائز ہے جب وہ بیچ دریا میں ہو اگر کنارے پر ہو اور خشکی پر آ سکتا ہو تو اس پر بھی جائز نہیں۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل ششم

کشتی یا جہاز پر نماز

کشتی یا جہاز پر نماز کی ادائیگی کے مسائل

مسئلہ نمبر۸: چلتی ہوئی کشتی یا جہاز میں بلاعذر بیٹھ کر نماز صحیح نہیں جب کہ اتر کر خشکی میں پڑھ سکے۔

مسئلہ نمبر۹: اگر کشتی زمین پر بیٹھ گئی ہو تو اترنے کی ضرورت نہیں اسی پر پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر۱۰: کشتی کنارے پر بندھی ہے اور اتر سکتا ہے تو اتر کر خشکی میں پڑھے اور اگر نہ اتر سکے تو کشتی ہی میں کھڑے ہو کر پڑھے۔

مسئلہ نمبر۱۱: اگر کشتی بیچ دریا میں لنگر ڈالے ہوئے ہے تو بیٹھ کر اس وقت پڑھ سکتے ہیں جب کہ ہوا کے تیز جھونکے لگتے ہوں کہ کھڑے ہونے میں چکر آنے کا ڈر ہو اور اگر ہوا سے زیادہ حرکت نہ ہو تو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے۔

مسئلہ نمبر۱۲: اور کشتی پر نماز پڑھنے میں قبلہ رو ہونا لازم ہے

مسئلہ نمبر۱۳: جب کشتی گھوم جائے تو نمازی بھی گھوم جائے کہ قبلہ کو منہ رہے

مسئلہ نمبر۱۴: اگر اتنی تیز گردش ہے کہ قبلہ کو منہ کرنے سے عاجز ہے تو اس وقت ملتوی رکھے ہاں اگر وقت جاتا دیکھے تو پڑھ لے۔

(غنیة، درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

☆.....☆.....☆

باب 17

اجتماعی عبادات

فصل اول

جمعہ

☆ جمعہ فرض عین ہے اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ موکد ہے اس کا منکر کافر ہے۔ (درمختار وغیرہ)

☆ حدیث میں ہے جس نے تین جمعے برابر چھوڑے اس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا وہ منافق ہے۔ وہ اللہ سے بے علاقہ ہے۔

(ابن خزیمہ و حبان و رزین و امام شافعی)

شرائط جمعہ:

جمعہ پڑھنے کے لئے چھ شرطیں ہیں کہ اگر ان میں کوئی شرط نہ پائی گئی تو جمعہ ہوگا ہی نہیں۔

(۱) مصر یا فنائے مصر۔

(۲) بادشاہ۔

(۳) وقت ظہر۔

(۴) خطبہ۔

(۵) جماعت۔

(۶) اذن عام: (،عام اجازت)

Marfat.com

پہلی شرط: مصر وفنائے مصر

☆ مصر سے وہ جگہ مراد ہے جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں۔

☆ وہ ضلع یا پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں۔

☆ وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے دبدبہ وسطوت کے سبب سے مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف پر پوری قوت وقدرت ہو۔ اگرچہ ناانصافی کرتا اور بدلہ نہ لیتا ہو۔

☆ فنائے مصر سے وہ جگہ مراد ہے جو مصر کے آس پاس مصر کی مصلحتوں کے لئے ہو۔

☆ جیسے قبرستان۔

☆ گھڑ دوڑ کا میدان۔

☆ فوج کے رہنے کی جگہ۔

☆ کچہری۔

☆ اسٹیشن۔

کہ یہ چیزیں شہر سے باہر ہوں تو فنائے مصر میں ان کا شمار ہے۔

☆ ان جگہوں میں جمعہ جائز ہے لہٰذا جمعہ یا شہر میں پڑھا جائے یا قصبہ میں یا ان کی فنا میں اور گاؤں میں جائز نہیں۔ (غنیہ، بہار شریعت وغیرہ)

اہم مسئلہ: مصر کے لئے وہاں کا حاکم رہنا ضرر ہے اگر بطور دورہ وہاں آ گیا تو وہ جگہ مصر نہ ہوگی نہ وہاں جمعہ قائم کیا جائے گا۔ (درمختار و بہار شریعت)

☆ گاؤں کا رہنے والا شہر میں آیا اور جمعہ کے دن یہیں رہنے کا ارادہ ہے تو جمعہ فرض ہے۔

Marfat.com

﴿شہر میں جمعہ کا مسئلہ﴾

ایک شہر میں مختلف جگہ پر ادائیگی جمعہ کا مسئلہ

☆ شہر میں کئی جگہ جمعہ ہوسکتا ہے

☆ چاہے شہر چھوٹا ہو یا بڑا

☆ اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ میں (درمختار وغیرہ)

☆ مگر بلاضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے کہ جمعہ شعائر اسلام سے اور جامع جماعات ہے۔

☆ بہت سی مسجدوں میں ہونے سے وہ شوکت اسلامی باقی نہیں رہتی جو اجتماع میں ہوتی ہے۔

☆ دفع حرج کیلئے تعدد جائز رکھا گیا ہے۔

☆ تو خواہ مخواہ جماعت پراگندہ کرنا اور محلّہ محلّہ جمعہ قائم کرنا نہ چاہیے۔

جمعہ کی امامت کا مسئلہ: جمعہ کون قائم کرسکتا ہے:

☆ ایک بہت ضروری بات جس کی طرف لوگوں کی بالکل توجہ نہیں یہ ہے کہ جمعہ کو اور نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا نیا جمعہ قائم کرلیا۔ اور جس نے چاہا پڑھا دیا۔ یہ ناجائز ہے۔

☆ اس لئے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے۔

☆ جہاں سلطنت اسلامی نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا عالم فقیہ سنی صحیح العقیدہ ہو وہ احکام شرعیہ جاری کرنے میں سلطان اسلام کے قائم مقام ہے۔ لہٰذا

Marfat.com

وہی جمعہ قائم کرے۔

☆ بغیر اس کی اجازت کے نہیں ہوسکتا۔

اگر یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں لیکن عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطور کسی کو امام نہیں بنا سکتے۔ نہ یہ ہوسکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کر لیں۔ ایسا جمعہ کہیں سے ثابت نہیں۔ (بہار شریعت)

دوسری شرط..... بادشاہ کا ہونا

☆ بادشاہ سے مراد سلطان اسلام یا اس کا نائب ہے جس کو سلطان نے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا۔

☆ سلطان عادل ہو یا ظالم جمعہ قائم کرسکتا ہے۔

☆ یونہی اگر زبردستی بادشاہ بن بیٹھا یعنی شرعاً اس کو حق امامت نہ ہو، مثلاً قریشی نہ ہو یا اور کوئی شرط نہ ہو تو یہ بھی جمعہ قائم کرسکتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار وغیرہ)

تیسری شرط..... وقت

☆ جمعہ کا وقت، وقت ظہر ہے یعنی جو وقت ظہر کا ہے اس وقت کے اندر جمعہ ہونا چاہیے۔

☆ اگر جمعہ کی نماز میں اگرچہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آ گیا تو جمعہ باطل ہوگیا ظہر کی قضا پڑھیں۔ (عامہ کتب)

چوتھی شرط: خطبہ

☆ جمعہ کے خطبہ میں شرط یہ ہے کہ وقت میں ہو اور نماز سے پہلے ہو۔

☆ ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لئے ضروری ہے۔

Marfat.com

☆ یعنی کم سے کم خطیب کے سوا تین مرد ہوں۔

☆ اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سن سکیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو۔

☆ اگر زوال سے پہلے خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد پڑھا یا تنہا پڑھا یا عورتوں بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا۔

اہم مسئلہ: خطبہ اور نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں۔

(درمختار و بہار شریعت).

خطبہ کی شرعی تعریف

☆ :خطبہ ذکر الٰہی کا نام ہے لہٰذا اگر صرف ایک بار الحمد للہ یا سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ کہا تو فرض ادا ہو گیا۔

☆ لیکن خطبہ کو اتنا مختصر کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

اہم مسئلہ: سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں اگر دونوں مل کر طوال مفصل سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے۔ خصوصاً جاڑے میں۔

(غنیة، درمختار، بهار)

خطبہ کی سنتیں

☆ خطبہ میں یہ چیزیں سنت ہیں۔

☆ خطیب کا پاک ہونا،

☆ کھڑا ہونا،

☆ خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا،

☆ خطیب کا منبر پر ہونا

Marfat.com

☆ سامعین کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ کئے رہنا،

☆ حاضرین کا امام کی طرف متوجہ رہنا،

☆ خطبہ سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ پڑھنا۔

☆ اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں۔

☆ الحمد سے شروع کرنا۔

☆ اللہ عزوجل کی ثناء کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی شہادت دینا۔

☆ حضور ﷺ پر درود بھیجنا،

☆ کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا،

☆ پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا،

☆ دوسرے میں حمد و ثناء و شہادت و درود کا اعادہ کرنا

☆ دوسرے میں مسلمانوں کے لئے دعا کرنا

☆ دونوں خطبے ہلکے ہونا۔

☆ دونوں خطبوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا

☆ مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے کے پست ہو۔

☆ خلفائے راشدین و عمین مکرمین حضرت حمزہ و عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر ہو۔

☆ بہتر یہ ہے کہ دوسرا خطبہ اس سے شروع کریں:۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ط وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ط مَنْ

Marfat.com

يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

☆ مرد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف منہ کرے۔

☆ اگر داہنے بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جائے۔

☆ امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لئے لوگوں کی گردنیں پھلانگے۔

☆ اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور جگہ باقی ہے تو آگے جا سکتا ہے۔

☆ اگر خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے۔

☆ خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔

(عالمگیری، درمختار، غنیة، بهار وغیره).

اہم مسئلہ نمبر۱: بادشاہ اسلام کی ایسی تعریف جو اس میں نہ ہو حرام ہے۔ مثلاً مالک رقاب الامم، کہنا یہ محض جھوٹ اور حرام ہے۔

(درمختار)

اہم مسئلہ نمبر۲: خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا یا خطبہ پڑھنے میں بات کرنا مکروہ ہے۔

اہم مسئلہ نمبر۳: البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم دیا یا بری بات سے منع کیا تو اس میں حرج نہیں۔

(عالمگیری، بهار)

اہم مسئلہ نمبر۴: عربی کے سوا کسی دوسری زبان میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ

Marfat.com

دوسری زبان خطبہ میں ملانا خلاف سنت متوارثہ ہے۔

اہم مسئلہ نمبر۵: یونہی خطبہ میں اشعار پڑھنا بھی نہ چاہیے اگرچہ عربی زبان ہی کے ہوں۔

اہم مسئلہ نمبر۶: ہاں دو ایک شعر پند ونصائح کے اگر کبھی پڑھ لے تو حرج نہیں۔
(بہار شریعت)

پانچویں شرط: جماعت

☆ جماعت کا قائم کرنا بھی جمعہ کی شرائط میں شامل ہے اگر جماعت نہ ہو تو جمعہ نہیں ہوگا۔

☆ تنہا آدمی ظہر کی نماز ادا کرے گا۔

☆ امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد ہونے چاہئیں۔ ورنہ جمعہ نہ ہوگا۔
(ھدایہ شرح وقایہ، عالمگیری، قاضی خان).

اہم مسئلہ: اگر تین غلام یا مسافر یا بیمار یا گونگے یا ان پڑھ مقتدی ہوں تو جمعہ ہو جائے گا اور اگر صرف عورتیں یا بچے ہوں تو نہیں۔
(عالمگیری، ردالمختار)

چھٹی شرط: اذن عام:

☆ اس کا یہ مطلب ہے کہ مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے تا کہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو۔

☆ اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہو گئے دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا، جمعہ نہ ہوا۔ (عالمگیری)

☆ عورتوں کو اگر مسجد جامع سے روکا جائے تو اذن عام کے خلاف ہوگا۔ کہ ان کے آنے میں خوف فتنہ ہے۔ (ردالمحتار)

Marfat.com

وجوب جمعہ کی شرائط

☆ جمعہ واجب ہونے کے لئے گیارہ شرطیں ہیں۔

☆ ان میں سے اگر ایک بھی نہ پائی گئی تو فرض نہیں۔

☆ پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا۔

☆ مرد عاقل بالغ کے لئے جمعہ پڑھنا افضل ہے اور عورت کے لئے ظہر افضل۔

☆ گیارہ شرطیں یہ ہیں:۔

۱) شہر میں مقیم ہونا۔

۲) صحت۔

☆ مریض پر جمعہ فرض نہیں۔

مریض کی شرعی تعریف

☆ مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجد جمعہ تک نہ جا سکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا۔(غنیۃ)

بوڑھے شخص کا حکم

شیخ فانی مریض کے حکم میں ہے۔(قاضی خاں، درمختار و فتح القدیر)

☆ جو شخص بیمار کا تیماردار ہو اور جانتا ہے کہ جمعہ کو جائے گا تو مریض وقتوں میں پڑ جائے گا اور اس کا کوئی پرسان حال نہ ہوگا تو اس تیماردار پر جمعہ فرض نہیں۔(درمختار و بہار)

۳) آزاد ہونا۔

☆ غلام پر جمعہ فرض نہیں اور اس کا آقا منع کر سکتا ہے۔(عالمگیری و قاضی خاں)

Marfat.com

☆ نوکر اور مزدور کو جمعہ پڑھنے سے نہیں روک سکتا البتہ اگر جامع مسجد دور ہے تو جتنا حرج ہوا ہے اس کی مزدوری میں کم کر سکتا ہے اور مزدور اس کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری)

۴) مرد ہونا۔

☆ عورت پر جمعہ فرض نہیں۔

۵) بالغ ہونا۔

۶) عاقل ہونا۔

☆ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کے لئے نہیں بلکہ ہر عبادت کے واجب ہونے کے لئے عقل و بلوغ شرط ہے۔

۷) انکھیارا ہونا۔

☆ اندھے پر جمعہ فرض نہیں مگر اس اندھے پر فرض ہے جو شہر کی تمام گلی کوچوں میں بلاتکلف پھرتا ہے اور بلا پوچھے اور بلا مددگار کے جس مسجد میں چاہے، پہنچ جاتا ہے۔ (درمختار و بہار)

۸) چلنے پر قادر ہونا۔

☆ اپاہج پر جمعہ فرض نہیں لیکن ایسا لنگڑا جو مسجد تک جا سکتا ہے اس پر جمعہ فرض ہے۔ (درمختار وغیرہ)

۹) قید میں نہ ہونا۔

☆ قیدی پر جمعہ فرض نہیں لیکن اگر کسی دین کی وجہ سے قید کیا گیا اور مالدار ہے یعنی ادا کر سکتا ہے تو اس پر فرض ہے۔

۱۰) خوف نہ ہونا۔

☆ اگر بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا ڈر ہے یا مفلس قرض دار کو قید ہونے کا

Marfat.com

ڈر ہے تو اس پر فرض نہیں۔ (ردالمحتار)

۱۱) موسم کا خراب ہونا۔

☆ آندھی یا پانی یا اولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی یہ چیز اگر اتنی سخت ہے کہ اس سے نقصان کا خوف ہو تو جمعہ فرض نہیں۔

چند اہم شرعی مسائل

مسئلہ نمبر۱: جمعہ کی امامت ہر وہ مرد کر سکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہو سکتا ہے اگرچہ اس پر جمعہ فرض نہ ہو۔ جیسے مریض مسافر غلام۔

(درمختار، ھدایہ، قاضی خاں، فتح القدیر)

☆ جب کہ سلطان اسلام یا اس کا نائب یا جس کو اس نے اجازت دی، بیمار ہو یا مسافر تو یہ سب نماز جمعہ پڑھا سکتے ہیں۔

☆ اگر انہی تینوں نے کسی مریض یا مسافر یا غلام یا کسی لائق امامت کو اجازت دی ہو تو وہ پڑھا سکتے ہیں۔

☆ بضرورت عام لوگوں نے کسی ایسے کو امام مقرر کیا ہو جو امامت کر سکتا ہو تو وہ پڑھا سکتا ہے چاہے مرض و مسافر و غلام ہی کیوں نہ ہو،

☆ یاد رہے یہ نہیں کہ بطور خود جس کا جی چاہے جمعہ پڑھا دے کہ یوں جمعہ نہ ہوگا۔

مسئلہ نمبر۲: جس پر جمعہ فرض ہے اسے شہر میں جمعہ ہو جانے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ نمبر۳: مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں ان لوگوں کو بھی جمعہ کے دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے خواہ ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں، جماعت ان کے لئے بھی منع ہے۔ (درمختار)

Marfat.com

مسئلہ نمبر۴: علماء فرماتے ہیں جن مسجدوں میں جمعہ نہیں ہوتا انہیں جمعہ کے دن ظہر کے وقت بند رکھیں۔ (درمختار و بہار)

مسئلہ نمبر۵: گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان و اقامت کے ساتھ باجماعت پڑھیں۔ (عالمگیری و بہار)

مسئلہ نمبر۶: نماز جمعہ کے لئے پہلے جانا

☆ مسواک کرنا

☆ اچھے اور سفید کپڑے پہننا

☆ تیل اور خوشبو لگانا

☆ پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت ہے۔ (عالمگیری، غنیہ وغیرہ)

خطبہ جمعہ اور مسائل:

مسئلہ نمبر۱: جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہو اس وقت سے ختم نماز تک نماز و اذکار اور ہر قسم کا کلام منع ہے۔

مسئلہ نمبر۲: البتہ صاحب ترتیب اپنی قضا نماز پڑھ لے۔

مسئلہ نمبر۳: یونہی جو شخص سنت یا نفل پڑھ رہا ہے جلدی جلدی پوری کرے۔ (درمختار و بہار)

مسئلہ نمبر۴: جو چیزیں نماز میں حرام ہیں جیسے کھانا پینا، سلام و جواب سلام وغیرہ یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں۔

مسئلہ نمبر۵: یہاں تک کہ امر بالمعروف ہاں خطیب امر بالمعروف کر سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر۶: جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے۔

مسئلہ نمبر۷: جو لوگ امام سے دور ہوں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی، انہیں

Marfat.com

بھی چپ رہنا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۸: اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارہ سے منع کر سکتے ہیں، زبان سے ناجائز ہے۔ (درمختار و بہار)

مسئلہ نمبر ۹: خطبہ سننے کی حالت میں دیکھا کہ اندھا کنوئیں میں گرا چاہتا ہے یا کسی کو بچھو وغیرہ کاٹنا چاہتا ہے تو زبان سے کہہ سکتے ہیں اگر اشارہ یا دبانے سے بتا سکیں تو اس صورت میں بھی زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار)

مسئلہ نمبر ۱۰: خطیب نے مسلمانوں کے لئے دعا کی تو سامعین کو ہاتھ اٹھانا یا آمین کہنا منع ہے۔ اگر ایسا کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔

مسئلہ نمبر ۱۱: خطبہ میں درود شریف پڑھتے وقت خطیب کا دائیں بائیں منہ کرنا بدعت ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۲: حضور اقدس ﷺ کا نام پاک خطیب نے لیا تو حاضرین دل میں درود شریف پڑھیں، زبان سے پڑھنے کی اس وقت اجازت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳: یونہی صحابہ کرام کے ذکر پر اس وقت رضی اللہ تعالیٰ عنہ زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار و بہار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۱۴: خطبہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے جیسے عیدین و نکاح وغیرہ کا خطبہ۔ (درمختار و بہار)

جمعہ کے لیے تیاری کرنے کے مسائل

جمعہ کے لیے تیار ہونے اور تمام سنتوں اور فرائض کے بجا لانے کو دینی اصطلاع میں سعی کرنا کہتے ہیں، اس کے متعلق احکام اور مسائل درج ذیل ہیں۔

Marfat.com

مسئلہ نمبر ۱: پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے

مسئلہ نمبر ۲: بیع وشراء (خرید وفروخت کرنا) وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۳: یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید وفروخت کی تو یہ بھی ناجائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۴: رہی بات مسجد کی تو مسجد میں خرید وفروخت تو سخت گناہ ہے۔

مسئلہ نمبر ۵: کھانا کھا رہا تھا کہ اذان جمعہ کی آواز آئی اگر یہ ڈر ہو کہ کھائے گا تو جمعہ جاتا رہے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے۔

مسئلہ نمبر ۶: جمعہ کے لئے اطمینان ووقار کے ساتھ جائے۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر ۷: خطیب جب منبر پر بیٹھے تو اس کے سامنے دوبارہ اذان دی جائے، سامنے سے یہ مراد نہیں کہ مسجد کے اندر منبر کے پاس ہو۔ اس لئے کہ مسجد کے اندر اذان کہنے کو فقہائے کرام مکروہ فرماتے ہیں۔ (خلاصہ، عالمگیری، قاضی خاں)

مسئلہ نمبر ۸: اذان ثانی بھی بلند آواز سے کہیں کہ اس سے بھی اعلان مقصود ہے۔

مسئلہ نمبر ۹: جس نے پہلی نہ سنی اسے سن کر حاضر ہو (بحر وغیرہ)۔

مسئلہ نمبر ۱۰: خطبہ ختم ہو جائے تو فوراً اقامت کہی جائے۔

مسئلہ نمبر ۱۱: خطبہ واقامت کے درمیان دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار، بہار)

مسئلہ نمبر ۱۲: جس نے خطبہ پڑھا وہی نماز پڑھائے، دوسرا نہ پڑھائے۔

مسئلہ نمبر ۱۳: اگر دوسرے نے پڑھا دی جب بھی ہو جائے گی جب کہ وہ ماذون (جس کو اجازت دی گئی) ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۴: نماز جمعہ میں بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور دوسری میں سورہ منافقون یا پہلی میں سبح اسم اور دوسری میں ہل اتٰک پڑھے۔

Marfat.com

مسئلہ نمبر ۱۵: ہمیشہ اسی کو نہ پڑھے۔ کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھے۔

مسئلہ نمبر ۱۶: جمعہ کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادی شہر سے باہر ہو گیا تو حرج نہیں ورنہ ممنوع ہے۔ (درمختار، بہار وغیرہ)

نوٹ: جمعہ کے دن روحیں جمع ہوتی ہیں لہٰذا زیارت قبور کرنی چاہیے۔ (درمختار، بہار)

خطبہ جمعہ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلِيِّ الذَّاتِ عَظِيْمِ الصِّفَاتِ سَمِيِّ السِّمَاتِ كَبِيْرِ الشَّانِ ○ جَلِيْلِ الْقَدْرِ رَفِيْعِ الذِّكْرِ مُطَاعِ الْاَمْرِ جَلِيِّ الْبُرْهَانِ ○ فَخِيْمِ الْاِسْمِ غَزِيْرِ الْعِلْمِ وَسِيْعِ الْحِلْمِ كَثِيْرِ الْغُفْرَانِ ○ جَمِيْلِ الثَّنَآءِ جَزِيْلِ الْعَطَآءِ مُجِيْبِ الدَّعَآءِ عَمِيْمِ الْاِحْسَانِ ○ سَرِيْعِ الْحِسَابِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ اَلِيْمِ الْعَذَابِ عَزِيْزِ السُّلْطَانِ ○ وَنَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ فِى الْخَلْقِ وَالْاَمْرِ ○ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمَبْعُوْثُ اِلَى الْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ ○ اَلْمَنْعُوْتُ بِشَرْحِ الصَّدْرِ وَرَفْعِ الذِّكْرِ ○ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ هُمْ خُلَاصَةُ الْعَرَبِ الْعُرَبَآءِ وَخَيْرُ الْخَلَآئِقِ بَعْدَ الْاَنْبِيَآءِ ○ اَنَا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ

Marfat.com

وجـحّـدُوا اللّٰهَ فَاِنَّ التَّوْحِيْدَ رَاْسُ الطَّاعَاتِ o وَاتَّقُوا اللّٰهَ
فَاِنَّ التَّقْوٰى مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ o وَعَلَيْكُمْ بِالسُّنَّةَ فَاِنَّ السُّنَّةَ
تَهْدِىْ اِلَى الْاِطَاعَةِ وَمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ
وَاهْتَدٰى o وَاِيَّاكُمْ وَالْبِدْعَةَ ط فَاِنَّ الْبِدْعَةَ تَهْدِىْ اِلَى
الْمَعْصِيَةِ ط وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ وَ غَوٰى o
وَلْيَكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ لِصِّدْقَ يُنْجِىْ وَالْكَذِابَ يُهْلِكُ o
وَعَلَيْكُمْ بِالْاِحْسَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ o وَلَا
تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ لرَّاحِمِيْنَ o وَلَا تُحِبُّوا
الدُّنْيَا فَتَكُوْنُوْا مِنَ الْخٰسِرِيْنَ o اَلَا وَاِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ
حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا ط فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِى الطَّلَبِ
وَتَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ o وَادْعُوْهُ فَاِنَّ
رَبَّكُمْ مُّجِيْبُ الدَّاعِيْنَ o وَاسْتَغْفِرُوْهُ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ
وَّبَنِيْنَ o اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o وَقَالَ رَبُّكُمْ
ادْعُوْنِىْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِىْ
سَيَدْ خُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ o بَارِكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى
الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ o وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ o

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِسَآئِرِ الْمُسْلِمِیْنَ ○ وَاسْتَغْفِرُوْہُ ط اِنَّہٗ ھُوَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○

خطبہ عید الفطر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ○ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ الدَّیَّانِ ○ ذِی الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ ○ ذِی الْکَرَمِ وَالْمَغْفِرَۃِ وَالْاِمْتِنَانِ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ اُرْسِلَ حِیْنَ شَاعَ الْکُفْرُ فِی الْبُلْدَانِ ○ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ مَا لَمَعَ الْقَمَرَانِ وَتَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ○ اَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوْا اَنَّ یَوْمَکُمْ ھٰذَا یَوْمُ عِیْدٍ لِلّٰہِ عَلَیْکُمْ فِیْہِ عَوَآئِدُ الْاِحْسَانِ ○ وَرَجَآءُ نَیْلِ الدَّرَجَاتِ وَالْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ

Marfat.com

اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
o وَقَـدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ
عِیْـدًا وَّھٰذَا مِیْدُنَا o اَللّٰـہُ اَکْبَـرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُo وَقَـالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَـلَّـی اللّٰـہُ عَـلَیْـہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدِھِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ
فِطْرِھِمْ بَاھٰی بِھِمْ مَلَآئِکَتَہٗ فَقَالَ یَا مَلَآئِکَتِیْ مَاجَزَآءُ اَجِیْرٍ
وَّفّٰی عَمَلَہٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآءُہٗ اَنْ یُّوَفّٰی اَجْرُہٗ قَالَ مَلَآئِکَتِیْ
عَبِیْـدِیْ وَاِمَآئِیْ قَضَوْا فَرِیْضَتِیْ عَلَیْھِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا یَعُجُّوْنَ
اِلَـی الـدُّعَآءِ وَ عِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکَرَمِیْ وَ عُلُوِّیْ وَ ارْتِفَاعِ
مَـکَـانِیْ لَاُجِیْبَنَّھُمْ فَیَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ وَبَدَّلْتُ
سَیِّاٰتِـکُمْ حَسَنَاتٍ ط قَـالَ فَیَـرْجِـعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّھُمْ o اَللّٰہُ
اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط
وَلِلّٰـہِ الْـحَمْدُo وَھٰـذَا الَّـذِیْ ذُکِـرَ فِـیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ کَانَ
فَضْلُہٗ ط وَاَمَّـآ اَحْکَامُہٗ مِنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَالصَّلٰوةِ وَالْخُطْبَةِ
الَّتِیْ قَبْلَہٗ o نَـجْعَمْ بَقِیَتِ الْمَسْئَلَتَانِ o فَنَذْکُرُھُمَا الْاٰنَ o
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ

Marfat.com

اَکْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ o اَلْاَوَّلُ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ
صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ o
اَلثَّانِيَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يُكَبِّرُ بَيْنَ اَضْعَافِ
الْخُطْبَةِ يُكْثِرُ التَّكْبِيْرَ فِيْ خُطْبَةِ الْعِيْدَيْنِ o اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ
اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
o اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى o
وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى o

خطبہ عید الاضحیٰ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ
اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ o اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ لِكُلِّ اُمَّةٍ
مَّنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ
الْاَنْعَامِ o وَعَلَّمَ التَّوْحِيْدَ وَاَمَرَ بِالْاِسْلَامِ o اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ
اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ o
وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ
سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ هَدَانَآ اِلٰى دَارِ

السَّلَامِ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ○ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ الَّذِیْنَ قَامُوْا بِاِقَامَۃِ الْاَحْکَامِ○ وَبَذَلُوْٓا اَنْفُسَھُمْ
وَاَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَالَھُمْ مِّنْ کِرَامٍ○ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا
کَثِیْرًا○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ○ اَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ یَوْمَکُمْ ھٰذَا
یَوْمُ عِیْدٍ شَرَعَ لَکُمْ مَّا فِیْہِ مَعَ اَعْمَالٍ اُخَرَ قَدْ سَبَقَتْ فِی
الْخُطْبَۃِ قَبْلَ ھٰذَا الْعَشْرِ ذَبْحُ الْاُضْحِیَّۃِ بِالْاِخْلَاصِ
وَصِدْقِ النِّیَّۃِ○ وَبَیَّنَ نَبِیُّہٗ وَصَفِیُّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وُجُوْبَھَا وَفَضَآئِلَھَا○ وَدَوَّنَ عُلَمَآءُ اُمَّتِہٖ مِنْ سُنَنِیَّۃٍ فِیْ
کُتُبِ الْفِقْہِ مَسَآئِلَھَا○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ○ فَقَدْ قَالَ عَلَیْہِ
الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَاعَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَّوْمَ النَّحْرِ
اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّہٗ لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
بِقُرُوْنِھَا وَاَشْعَارِھَا وَاَظْلَافِھَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ
بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

Marfat.com

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ
الْحَمْدُ o وَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذِہِ الْاَضَاحِیُّ قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ
اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِیْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ
بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالِ بِکُلِّ
شَعْرَۃٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ o وَقَالَ عَلَیْہِ
الصَّلٰوۃَ وَالسَّلَامُ مَنْ وَّجَدَ سَعَۃً لِّاَنْ یُّضَحِّیَ فَلَمْ یُضَحِّ فَلَا
یَحْضُرْ مُصَلَّانَا o اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ o وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ الْاَضَاحِیُّ
یَوْمَانِ بَعْدَ یَوْمِ الْاَضْحٰی o وَعَنْ عَلِیٍّ مِّثْلُہٗ وَھٰذَا بَعْضٌ مِّنَ
الْفَضَآئِلِ o وَتَعَلَّمُوْا مِنَ الْعُلَمَآءِ الْمَسَآئِلَ o اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ
الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَادِمَآءُ ھَا وَلٰکِنْ
یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ط کَذٰلِکَ سَخَّرَھَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ
عَلٰی مَا ھَدٰنکُمْ ط وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ o

جمعہ۔عیدالفطر،عیدالاضحیٰ اور نمازِ استسقاء کے لیے دوسرا خطبہ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ط وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ط مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا م بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ط مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ط اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ ط وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ ط وَاَصْدَقُهُمْ حَيَآءً عُثْمَانُ ط وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ ط وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ط وَ حَمْزَةُ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ ط

Marfat.com

رِضْوَانُ اللّٰهِ تعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا ط اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ اَتَتَّخِذُوْهُمْ مِّنْ م بَعْدِیْ غَرَضًا فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ ط وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ ط وَ خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ط وَالسُّلْطٰنُ (الْمُسْلِمُ) ظِلُّ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ ط مَنْ اَهَانَ سُلْطٰنَ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبُغْیِ ج یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ o فَاذْكُرُوا اللّٰهَ یَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ یَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تعَالٰی اَعْلٰی وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ o

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل دوم

عیدین

عیدین کا لفظ عربی کا لفظ ہے اور یہ تثنیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے مطلب دو کے لیے اور یہاں اس سے مراد دو عیدیں ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ اب ان کے مسائل درج ذیل ہیں

مسئلہ نمبر۱: عید الفطر اور عید قربان کی نماز واجب ہے

مسئلہ نمبر۲: یاد رہے سب پر واجب نہیں بلکہ انہیں پر جن پر جمعہ واجب ہے

مسئلہ نمبر۳: اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت ہے اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہوا اور عیدین میں نہ پڑھا تو نماز ہو گئی مگر برا کیا۔

مسئلہ نمبر۴: دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے ہے اور عیدین کا نماز کے بعد۔

مسئلہ نمبر۵: اگر عیدین کا خطبہ نماز سے پہلے پڑھ لیا تو برا کیا۔ مگر نماز ہو گئی۔

مسئلہ نمبر۶: اس صورت میں نماز لوٹائی نہیں جائے گی اور خطبہ کا بھی اعادہ نہیں

مسئلہ نمبر۷: عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت، صرف دو بار اتنا کہنے کی اجازت ہے۔ الصلوٰۃ جامعۃ۔ (قاضی خاں، عالمگیری، درمختار وغیرہ)۔

مسئلہ نمبر۸: بلاوجہ عید کی نماز چھوڑنا گمراہی و بدعت ہے۔ (جوہرہ نیرہ و بہار)

مسئلہ نمبر۹: گاؤں میں عید کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(درمختار و بہار)

وجوب عید کی شرائط

☆ عید واجب ہونے کے لئے گیارہ شرطیں ہیں۔

☆ ان میں سے اگر ایک بھی نہ پائی گئی تو فرض نہیں۔

☆ پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا۔

☆ مرد عاقل بالغ کے لئے عید پڑھنا افضل ہے۔

☆ گیارہ شرطیں یہ ہیں:۔

۱) شہر میں مقیم ہونا۔

۲) صحت،

☆ مریض پر عید فرض نہیں۔

مریض کی شرعی تعریف

☆ مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجد جمعہ تک نہ جا سکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا۔(غنیہ)

بوڑھے شخص کا حکم

شیخ فانی مریض کے حکم میں ہے۔

☆ جو شخص بیمار کا تیماردار ہو اور جانتا ہے کہ عید کو جائے گا تو مریض دقتوں میں پڑ جائے گا اور اس کا کوئی پرسان حال نہ ہوگا تو اس تیماردار پر عید فرض نہیں۔

۳) آزاد ہونا،

Marfat.com

☆ غلام پر عید فرض نہیں اور اس کا آقا منع کر سکتا ہے۔

☆ نوکر اور مزدور کو عید پڑھنے سے نہیں روک سکتا البتہ اگر جامع مسجد دور ہے تو جتنا حرج ہوا ہے اس کی مزدوری میں کم کر سکتا ہے اور مزدور اس کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتا

۴) مرد ہونا،

☆ عورت پر عید فرض نہیں۔

۵) بالغ ہونا۔

۶) عاقل ہونا،

☆ یہ دونوں شرطیں خاص عید کے لئے نہیں بلکہ ہر عبادت کے واجب ہونے کے لئے عقل و بلوغ شرط ہے۔

۷) انکھیارا ہونا،

☆ اندھے پر عید فرض نہیں مگر اس اندھے پر فرض ہے جو شہر کی تمام گلی کوچوں میں بلا تکلف پھرتا ہے اور بلا پوچھے اور بلا مددگار کے جس مسجد میں چاہے، پہنچ جاتا ہے

۸) چلنے پر قادر ہونا

☆ اپاہج پر عید فرض نہیں لیکن ایسا لنگڑا جو مسجد تک جا سکتا ہے اس پر عید فرض ہے۔

۹) قید میں نہ ہونا،

☆ قیدی پر عید فرض نہیں لیکن اگر کسی دین کی وجہ سے قید کیا گیا اور مالدار ہے یعنی ادا کر سکتا ہے تو اس پر فرض ہے۔

۱۰) خوف نہ ہونا،

Marfat.com

☆ اگر بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا ڈر ہے یا مفلس قرض دار کو قید ہونے کا ڈر ہے تو اس پر فرض نہیں

۱۱) موسم کا خراب ہونا

☆ آندھی یا پانی یا اولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی یہ چیز اگر اتنی سخت ہے کہ اس سے نقصان کا خوف ہو تو عید فرض نہیں۔

عید کے دن کے مستحب کام

عید کے دن یہ باتیں مستحب ہیں:۔

۱) حجامت بنوانا۔

۲) ناخن کٹوانا۔

۳) غسل کرنا۔

۴) مسواک کرنا۔

۵) اچھے کپڑے پہننا، نیا ہو تو نیا ورنہ دھلا انگوٹھی پہننا۔

۶) خوشبو لگانا۔

۷) صبح کی نماز محلّہ کی مسجد میں پڑھنا۔

۸) عیدگاہ جلد چلے جانا۔

۹) نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا۔

۱۰) عیدگاہ کو پیدل جانا۔

۱۱) دوسرے راستہ سے واپس آنا۔

۱۲) عید کی نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھا لینا۔

۱۳) تین پانچ سات یا کم وبیش مگر طاق ہوں۔

Marfat.com

☆ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے،

☆ نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہو

☆ لیکن اگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب کیا جائے گا۔(درمختار وغیرہ)

☆ خوشی ظاہر کرنا ضروری ہے۔

۱۴) کثرت سے صدقہ دینا۔

۱۵) عیدگاہ کو اطمینان و وقار سے اور نیچی نگاہ کئے جانا۔

۱۶) آپس میں مبارک باد دینا۔

☆ یہ سب باتیں مستحب ہیں۔

چند اہم مسائل

مسئلہ نمبر۱: راستہ میں بلند آواز سے تکبیر نہ کہے۔(درمختار، ردالمحتار، بہار)

مسئلہ نمبر۲: عیدگاہ سواری پر جانے میں حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو اس کے لئے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی میں سواری پر آنے میں حرج نہیں۔(جوہرہ، عالمگیری، بہار)

مسئلہ نمبر۳: عیدین کی نماز کا وقت اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب کہ سورج ایک نیزہ کے برابر اونچا ہو جائے اور ضحوہ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک رہتا ہے۔

مسئلہ نمبر۴: لیکن عید الفطر میں دیر کرنا اور عید الاضحیٰ میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر۵: اگر سلام پھیرنے کے پہلے زوال ہو گیا تو نماز جاتی رہی۔(ہدایہ، قاضی خاں، درمختار)

Marfat.com

مسئلہ نمبر ۶: زوال سے مراد نصف النہار شرعی ہے۔

نماز عید کا طریقہ

☆ دو رکعت واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے

☆ پھر اللہ اکبر کہہ کے ہاتھ باندھ لے۔

☆ پھر ثناء پڑھے،

☆ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے،

☆ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر چھوڑ دے۔

☆ پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔

☆ یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے، اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے۔ پھر چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے۔

☆ اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لئے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں۔

☆ جب چوتھی تکبیر پر ہاتھ باندھ لئے تو امام اعوذ باللہ، بسم اللہ آہستہ پڑھ کر زور سے الحمد اور سورۃ پڑھے۔

☆ پھر رکوع کر کے ایک رکعت پوری کرے۔

☆ جب دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو پہلے الحمد اور سورۃ پڑھے۔

☆ پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ باندھے۔

☆ چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے۔

Marfat.com

☆ اس سے معلوم ہو گیا کہ عیدین زائد تکبیر چھ ہوئیں۔

☆ تین تکبیریں پہلی رکعت میں قرات سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین تکبیریں دوسری رکعت میں قرات کے بعد اور رکوع کی تکبیر سے پہلے اور ان چھ تکبیروں میں ہاتھ اٹھائے جائیں گے۔

☆ ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح پڑھنے کے برابر سکتہ کرے۔

☆ عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ جمعہ پڑھے۔

☆ دوسری میں سورۃ منافقون یا پہلی میں سبح اسم اور دوسری میں ھل اتٰك. (درمختار و بہار)

☆ نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے۔

☆ جمعہ کے خطبے میں جو چیزیں سنت ہیں وہ عیدین کے خطبے میں بھی سنت ہیں اور جو باتیں جمعہ کے خطبہ میں مکروہ ہیں وہ عیدین کے خطبے میں بھی مکروہ ہیں۔

☆ صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے قبل خطیب کا بیٹھنا سنت ہے اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے۔

☆ دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے قبل نو بار اور دوسرے خطبہ سے قبل سات بار اور منبر سے اترنے کے پہلے چودہ بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، بہار)۔

چند اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱: پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد کوئی شامل ہوا تو اسی وقت

Marfat.com

تین تکبیریں کہہ لے۔ اگرچہ امام نے قرأت شروع کر دی ہو۔
(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ نمبر۲: امام کو رکوع میں پایا تو پہلے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے، پھر دیکھے کہ اگر عید کی تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو عید کی تکبیریں بھی کہے اور تب رکوع میں شامل ہو اور اگر یہ سمجھے کہ عید کی تکبیریں کہتے کہتے امام رکوع سے سر اٹھا لے گا تو اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں شریک ہو جائے اور رکوع میں بلا ہاتھ اٹھائے عید کی تکبیریں کہے۔ پھر اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھا لیا تو امام کے ساتھ سر اٹھائے اور باقی تکبیریں چھوڑ دے کہ یہ ساقط ہو گئیں۔ اب ان کو نہ کہے گا۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر۳: دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اس وقت کہے جب اپنی چھوڑی ہوئی رکعت پوری کرنے کھڑا ہو۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر۴: امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی چھوڑی ہوئی رکعت پڑھے اس وقت کہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر۵: آخر رکعت میں سلام پھیرنے سے پہلے شریک ہوا تو اپنی دونوں رکعتیں تکبیروں کے ساتھ پوری کرے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر۶: کسی عذر کی وجہ سے عید کے دن نماز نہ ہو سکی۔ مثلاً سخت بارش ہوئی یا ابر کے سبب سے چاند نہیں دیکھا گیا اور گواہی ایسے وقت گزری کہ نماز نہ ہو سکی یا ابر تھا اور نماز ایسے وقت ختم ہوئی کہ زوال ہو چکا تھا تو دوسرے دن پڑھی جائے اور دوسرے دن بھی نہ ہوئی تو عید الفطر کی نماز تیسرے دن نہیں ہو سکتی۔ اور دوسرے دن بھی نماز کا وہی وقت

Marfat.com

ہے جو پہلے دن تھا یعنی ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک اور اگر بلا عذر عید الفطر کی نماز پہلے دن نہ پڑھی تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے۔ (قاضی خاں، عالمگیری، درمختار، بہار)

مسئلہ نمبر ۷: عید الاضحیٰ تمام احکام میں عید الفطر کی طرح ہے صرف بعض باتوں میں فرق ہے اس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرے اور کھا لیا تو کراہت نہیں اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا جائے اور عید الاضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے بارہویں تک بلا کراہت موخر کر سکتے ہیں۔ بارہویں کے بعد پھر نہیں ہوسکتی اور بلا عذر دسویں کے بعد مکروہ ہے۔ (قاضی خاں، عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۸: قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے نہ ناخن کٹوائے۔ (ردالمحتار و بہار)

مسئلہ نمبر ۹: بعد نماز عید مصافحہ معانقہ کرنا جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے۔ (وشاخ الجید و بہار شریعت)

تکبیر تشریق

تکبیر تشریق نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک پانچوں وقت کی ہر فرض نماز کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور تین بار کہنا افضل ہے اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں

اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر و للہ الحمد

(تنویر الابصار، بہار وغیرہ)

Marfat.com

مسئلہ نمبر۱۰: تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بنا نہ کر سکے۔ اگر مسجد سے باہر ہو گیا یا قصداً وضو توڑ دیا یا کلام کیا اگرچہ سہواً تو تکبیر ساقط ہو گئی اور بلا قصد وضو ٹوٹ گیا، کہہ لے۔ (ردالمختار، درمختار، بہار)

تکبیر تشریق کے وجوب کے مسائل

مسئلہ نمبر۱۱: تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے مقیم کی اقتداء کی اگرچہ وہ اقتداء کرنے والا عورت یا مسافر گاؤں کا رہنے والا ہو۔ اور یہ لوگ اگر مقیم کی اقتداء نہ کریں تو ان پر واجب نہیں۔ (درمختار و بہار)

مسئلہ نمبر۱۲: تکبیر تشریق ان ایام میں جمعہ کے بعد بھی واجب ہے اور نفل و سنت و وتر کے بعد نہیں۔ البتہ نماز عید کے بعد بھی کہہ لے۔ (درمختار)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل سوم

گہن کی نماز

سورج گہن:

☆ سورج گہن کی نماز سنت موکدہ ہے۔

☆ چاند گہن کی نماز مستحب ہے۔

☆ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے۔

☆ اگر جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا جمعہ کی تمام شرطیں اس کے لئے بھی ہیں۔

☆ وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جمعہ کر سکتا ہے۔

☆ وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں، گھر میں یا مسجد میں۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ نمبر ۱: گہن کی نماز اس وقت پڑھیں جب سورج میں گہن لگا ہو۔ گہن چھوٹنے کے بعد نہیں اور گہن چھوٹنا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے اس وقت بھی شروع کر سکتے ہیں اور گہن کی حالت میں اس پر ابر آ جائے جب بھی نماز پڑھیں۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ نمبر ۲: ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت ممنوع ہے تو نماز نہ پڑھیں بلکہ دعا میں مشغول رہیں اور اسی حالت میں ڈوب جائے تو دعا ختم کر دیں اور مغرب کی نماز پڑھیں۔ (جوہرہ، ردالمحتار)

Marfat.com

مسئلہ نمبر۳: گہن کی نماز نفل کی طرح دو رکعت پڑھیں یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے کریں جیسے اور نمازوں میں کرتے ہیں۔

مسئلہ نمبر۴: گہن کی نماز میں نہ اذان ہے نہ اقامت نہ بلند آواز سے قرات اور نماز کے بعد دعا کریں۔ یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے اور دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ خواہ دو رکعت پر سلام پھیریں یا چار رکعت پر۔ (ردالمحتار، درمختار، فتح القدیر)

مسئلہ نمبر۵: اگر لوگ جمع نہ ہوئے تو ان لفظوں سے پکاریں۔ الصلوٰۃ جامعۃ (درمختار و فتح القدیر)

مسئلہ نمبر۶: افضل یہ ہے کہ عیدگار یا جامع مسجد میں اس کی جماعت قائم کی جائے اور اگر دوسری جگہ قائم کرے جب بھی حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ نمبر۷: اگر یاد ہو تو سورہ بقرہ اور آل عمران کی برابر بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع و سجود میں بھی طول دیں اور بعد نماز دعا میں مشغول رہیں یہاں تک کہ پورا آفتاب کھل جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کریں اور دعا میں طول دیں خواہ امام قبلہ رو دعا کرے یا مقتدیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور یہ بہتر ہے اور سب مقتدی آمین کہیں اگر دعا کے وقت عصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے دعا کیلئے منبر پر نہ جائے۔ (درمختار، بہار، فتح القدیر)

مسئلہ نمبر۸: سورج گہن اور جنازہ دونوں کا اجتماع ہو تو پہلے جنازہ پڑھے۔ (جوہرہ، بہار)

مسئلہ نمبر۹: چاند گہن کی نماز میں جماعت نہیں۔ امام موجود ہو یا نہ ہو، بہر حال تنہا تنہا پڑھیں۔ (درمختار، ہدایہ، عالمگیری، فتح القدیر)

مسئلہ نمبر۱۰: امام کے علاوہ دو تین آدمی جماعت کر سکتے ہیں۔ (بہار شریعت)

Marfat.com

فصل چہارم

خوف ومصیبت کے وقت نماز

خوف ومصیبت کی نماز درج ذیل مواقع پر پڑھی جاسکتی ہے:

☆ تیز آندھی آئے

☆ دن میں سخت اندھیری چھا جائے

☆ رات میں خوفناک روشنی ہو

☆ لگاتار کثرت سے مینہ برسے

☆ اولے پڑھیں

☆ آسمان سرخ ہو جائے

☆ بجلیاں گریں

☆ بکثرت تارے ٹوٹیں

☆ طاعون وغیرہ وباء پھیلے

☆ زلزلے آئیں

☆ دشمن کا خوف ہو

☆ ان کے علاوہ اور کوئی دہشت ناک بات پائی جائے ان سب کے لئے رکعت نماز مستحب ہے۔(عالمگیری، درمختار وغیرہ)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

باب 18

نماز جنازہ اور اس کے مسائل

فصل اوّل

جنازہ اور نماز جنازہ احادیث کی روشنی میں

دفن میں جلدی کرنا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْرَعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَیْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰی ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ. (بخاری. مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنازہ کے لیے جانے میں جلدی کرو اس لیے کہ اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہے تو اسے خیر کی (منزل) کی طرف جلد پہنچانا چاہیے اور اگر بدکار کا جنازہ ہے تو بُرے کو اپنی گردنوں سے جلد اتار دینا چاہیے۔

جنازہ کے ساتھ چلنے کا ثواب

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهٗ حَتّٰی یُصَلّٰی

Marfat.com

عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تَدْفَنَ فَإِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ. (بخاری. مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایمان کا تقاضا سمجھ کر اور حصولِ ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ ساتھ چلے یہاں تک کہ اس کی نماز پڑھے اور اس کے دفن سے فارغ ہو تو وہ دو قیراط ثواب لے کر واپس لوٹتا ہے جس میں سے ہر قیراط اُحد (پہاڑ) کے برابر ہے اور جو شخص صرف جنازہ کی نماز پڑھ کر واپس آ جائے اور دفن میں شریک نہ ہو تو وہ ایک قیراط کا ثواب لے کر واپس ہوتا ہے۔

میت کا اچھا یا بُرا ذکر کرنا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ (بخاری. مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چند صحابہ کرام ایک جنازہ کے قریب سے گزرے تو خیر کے ساتھ اس کا ذکر کیا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ واجب ہو گئی پھر لوگوں کا دوسرے جنازہ پر گزر ہوا تو برائی کے ساتھ اس کا ذکر کیا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا واجب ہو گئی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا چیز واجب ہو گئی! فرمایا جس میت کا تم لوگوں نے بھلائی کے ساتھ ذکر کیا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم لوگوں نے برائی کی اس کیلئے دوزخ واجب ہو گئی تم لوگ زمین پر خدائے تعالیٰ کے گواہ ہو۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ

(مراد ثنائے اہل خیر وصلاح وصدق تقویٰ بے مدخلیت غرض نفسانی ست کہ آن علامت بودن مردست از اہل جنت والا اگر بعضے از فساق و فجار بغرضے از اغراض یکے از اہل فسق بستانید یا یکے صالحے رانکوہش کنند قطع بداں نتواں کرد)

(یعنی اہلِ خیر وصلاح اور صدق وتقویٰ والوں کی ایسی تعریف مراد ہے جس میں نفسانی غرض شامل نہ ہو اس لیے کہ ایسی ہی تعریف آدمی کے جنتی ہونے کی نشانی ہے ورنہ اگر بعض فاسق و فاجر کسی غرض سے کسی فاسق کی تعریف کریں یا کسی نیک صالح آدمی کی برائی کریں تو اس کی وجہ سے (جنتی یا جہنمی ہونے کا) یقین نہیں کر سکتے)۔ اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۶۸۲

مُردوں کو گالی دینے کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتِ. (بخاری شریف)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مُردوں کو گالی نہ دو۔

نیکیوں کا اظہار اور بدیوں کو چھپاؤ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ. (ابو داؤد. ترمذی)

Marfat.com

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مُردوں کی نیکیوں کا چرچا کرو اور ان کی برائیوں سے چشم پوشی کرو۔

حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ ایں مخصوص ست بمسلمانان وصالحان وآنکہ آشکارا فسق نکنند و ظلم نہ کنند

(یعنی یہ حکم ان نیک مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہے جو علانیہ فسق وظلم نہیں کرتے ہیں) (اشعۃ اللمعات جلد اول)

جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَيْسَ قَدْقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ. (نسائی شریف)

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ حضرت امام حسن بن علی وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قریب سے گزرا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نہیں کھڑے ہوئے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حضور ﷺ ایک یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں۔ لیکن پھر اس کے بعد بیٹھے رہتے تھے (اور کھڑے نہ ہوتے تھے)۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل دوم

بیماری اللہ کی نعمت و رحمت

اللہ اپنے بندوں سے بے شمار پیار کرتا ہے اس کا اپنے بندوں کے لیے کوئی بھی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا اگر وہ اپنے بندوں کو کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے تو وہ فی الحقیقت مصیبت نہیں ہوتی بلکہ اس کی طرف سے اپنے بندوں کی آزمائش ہوتی ہے۔اسطرح اگر غور وفکر کیا جائے تو بیماری بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے اس کے بے شمار فوائد ہیں۔اگر چہ آدمی کو دیکھنے میں اس سے تکلیف پہنچی ہے مگر دراصل راحت و آرام کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہری بدنی بیماری جس کو آدمی بیماری اور مصیبت سمجھتا ہے حقیقت میں روحانی بیماریوں کا ایک زبردست علاج ہے۔

حقیقی اصلی بیماری تو روحانی بیماریاں ہیں جن کا حقیقت میں انسان کو نقصان ہو رہا ہوتا ہے لیکن انسان ان کے نقصان کو نقصان نہیں سمجھتا اور بعض اوقات اسی لا پرواہی میں اپنی آخرت برباد کر بیٹھتا ہے لہذا انسان کو چاہیے کہ اس ظاہری بیماری اور مصیبت کو بھی نعمت کی طرح خوشی خوشی قبول کرے نہیں تو کم سے کم اتنا تو ضروری ہے کہ صبر واستقلال سے کام لے اور گھبراہٹ اور بے صبری کر کے ملتے ہوئے ثواب کو ہاتھ سے نہ کھوئے کہ بے صبری سے آئی ہوئی مصیبت ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اور بڑھ جاتی ہے۔پھر اس بڑے ثواب سے محرومی دوسری مصیبت ہے اکثر ہوتا یوں ہے بہت سے نادان بیماری میں نہایت بے جا کلمہ بول اٹھتے ہیں بلکہ بعض کفر تک پہنچ جاتے ہیں معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کی طرف ظلم کی نسبت کر دیتے ہیں تو اس کا بھی شرعی حکم

یاد رکھیں:

(نسبة الجور الی الله تعالیٰ کفر)

یعنی خدا کی طرف ظلم کی نسبت کرنا کفر ہے)۔(عالمگیری وغیرہ)

☆ جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان کو جو تکلیف وہم وحزن اذیب وغم پہنچے یہاں تک کہ کانٹا جو اس کے چبھے، اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔(بخاری ومسلم وغیرہما)

☆ جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان کو جو تکلیف پہنچی ہے، بیماری ہو یا اس کے سوا کچھ اور تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو گرا دیتا ہے۔ جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

☆ جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ بندہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے علم میں کوئی مرتبہ مقرر ہوتا ہے اور بندہ اعمال کے سبب سے اس رتبہ کو نہ پہنچا تو بدن یا مال یا اولاد میں اس کو آزماتا ہے پھر اسے صبر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے اس رتبہ کو پہنچا دیتا ہے جو اس کیلئے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔(احمد، ابوداؤد وغیرہ)

☆ جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب قیامت کے دن بلا والوں کو ثواب دیا جائے گا تو عافیت (آرام) والے تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالیں کاٹی جاتیں۔(ترمذی)

مریض کی عیادت سنت خیر الانام ﷺ

بیمار کو دیکھنے کے لئے جانا آپ ﷺ کی (مریض کی عیادت کو جانا) سنت

Marfat.com

ہے۔ احادیث میں اس فعل خیر کے بے شمار فضائل ملتے ہیں۔ پھر اس سنت کی ادائیگی سے نہ صرف ثواب حاصل ہوتا ہے بلکہ معاشرے میں محبت و اتفاق کی دولت میں بھی اضافہ ہوتا ہے جس سے نہ صرف بھائی چارہ کو فروغ ملتا ہے بلکہ معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ یہاں سید خیر الانام ﷺ کی ایک بہت پیاری حدیث لکھ رہا ہوں جو بندہ مومن کے لیے ایک انعام سے اور خوشخبری سے کم نہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس آنے تک برابر جنت کے پھول چنتے میں رہا۔ (بخاری و مسلم)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل سوم

بیمار کی عیادت کے فضائل احادیث کی روشنی میں

عبادت کا ثواب

عَنْ عَلِّيٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهٗ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَ كَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ. (ترمذی. ابوداؤد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر (۷۰) ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جو شام کے وقت عیادت کرتا ہے اس کے لیے (۷۰) ستر ہزار فرشتے صبح تک دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہے۔

دوزخ سے دُوری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوَضُوْءَ وَاَعَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سِتِّيْنَ خَرِيْفًا. (احمد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اچھا وضو کیا اور محض ثواب حاصل کرنے کی غرض سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی تو اس کو ساٹھ برس کی مسافت کے فاصلے پر دوزخ سے دور کر دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا نَادَیٰ مُنَادٍمِنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّءْ تَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا. (ابن ماجه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیمار کی عیادت کو جاتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ تو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا۔ اور جنت کی ایک منزل کو تو نے (اپنا) ٹھکانا بنالیا۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا لَمْ یَزَلْ یَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰی یَجْلِسَ فَاِذَا جَلَسَ اِغْتَمَسَ فِیْهَا. (احمد. مالك)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مریض کی عیادت کو جاتا ہے تو وہ رحمت کے دریا میں غوطہ زن رہتا ہے جب تک کہ بیٹھ نہیں جاتا اور جب بیٹھ جاتا ہے تو غریق دریائے رحمت ہو جاتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِیْ اَجَلِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَایَرُدُّ شَیْئًا وَ یَطِیْبُ بِنَفْسِهٖ. (ترمذی ابن ماجه)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم بیمار کی مزاج پرسی کو جاؤ تو موت کے بارے میں اس کا رنج وغم دور کرو اگرچہ اس سے اس کی موت کا وقت نہیں ٹل سکتا لیکن اس کا دل خوش ہو جائے گا۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

Marfat.com

تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْعِیَادَةِ سُرْعَةُ الْقِیَامِ. (بیهقی. مشکوٰة)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرسلا منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین عیادت یہ ہے کہ مزاج پرسی کے بعد فوراً اُٹھ جائے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا فَیَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ اِلَّا شُفِیَ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ قَدْ حَضَرَ اَجَلُهٗ. (ابوداؤد. ترمذی)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑھے۔ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ (یعنی اللہ بزرگ و برتر ہے دعا کرتا ہوں جو عرش عظیم کا مالک ہے کہ تجھے شفا بخشے۔) اگر موت کا وقت نہیں آ گیا تو اسے ضرور شفا ہوگی۔

چند اہم شرعی مسائل

مسئلہ نمبر۱: اگر معلوم ہے کہ عیادت کر جاؤں گا تو مریض کو پسند نہ ہوگا تو ایسی حالت میں عیادت نہ کرے۔ (درود)

مسئلہ نمبر۲: اگر عیادت کو گیا اور مرض کی سختی دیکھی تو مریض کے سامنے یہ ظاہر نہ کرے کہ تمہاری حالت خراب ہے اور نہ سرہلائے جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے۔ مریض کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہئیں جو اس کے دل کو بھلی معلوم ہوں۔ اس کی مزاج پرسی کرے اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھے مگر جبکہ وہ خود اس کی خواہش کرے۔ (درود)

Marfat.com

مسئلہ نمبر۳: فاسق کی عیادت بھی جائز ہے کیونکہ عیادت حقوق اسلام سے ہے اور فاسق بھی مسلم ہے۔ یہودی یا نصرانی اگر ذمی ہو تو اس کی عیادت بھی جائز ہے۔(درود)

مسئلہ نمبر۴: مجوسی کی عیادت کو جائے یا نہ جائے اس میں علماء کو اختلاف ہے یعنی جبکہ ذمی ہو۔(عنایہ)

مسئلہ نمبر۵: ہنود مجوسی کے حکم میں ہیں ان کے احکام وہی ہیں جو مجوسیوں کیلئے ہیں۔ اہل کتاب جیسے ان کے احکام نہیں۔ ہندوستان کے یہودی نصرانی مجوسی بت پرست ان میں کوئی بھی ذمی نہیں۔(بہار شریعت)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل چہارم

''کل نفس ذائقۃ الموت''

دنیا ایک فانی گھر ہے اسے بقا نہیں ہے ہر ایک کو جو اس میں آیا ہے اسے یہاں سے گزرنا ہے کسی کو بھی یہاں قرار نہیں ہے آخر ایک دن دنیا چھوٹنی ہے، موت آنی ہے۔ جب یہاں سے جانا ہے تو وہاں کی تیاری کرنی چاہیے جہاں ہمیشہ رہنا ہے اور اس وقت کو ہمیشہ دھیان میں رکھنا چاہیے۔لازم ہے جب مسافر سفر کا ارادہ کرتا ہے تو وہ سفر کا سامان تیار کرتا ہے سفر کے اسباب بھی حاصل کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر، بلکہ راہ چلتا یعنی مسافر جس طرح ایک اجنبی شخص ہوتا ہے اور راہ گیر راستہ کے کھیل تماشوں میں نہیں لگتا کہ راہ کھوئی ہو گی اور منزل مقصود تک نہ پہنچا جائے گا۔ اسی طرح مسلمان کو چاہیے کہ دنیا میں نہ پھنسے اور نہ ایسے تعلقات پیدا کرے کہ اصلی مقصد کے حاصل کرنے میں آڑے آئیں اور موت کو کثرت سے یاد کرے کہ موت کی یاد دنیوی تعلقات کی جڑ کاٹتی ہے۔ جو آدمی موت پر یقین رکھتا ہے اس کے تمام اعمال خود بخود سیدھے ہو جاتے ہیں۔ جب اسے اس بات پر کامل اعتقاد حاصل ہو جائے کہ میں نے اپنے رب کو جواب دہ ہونا ہے تو وہ ایسے تمام کاموں سے پرہیز کرتا ہے جن کی وجہ سے اسے آخرت میں اپنے رب کی بارگاہ میں شرمندگی اٹھانی پڑے۔ جن کی وجہ سے اس کا رب ناراض ہو۔

Marfat.com

حدیث شریف میں ہے کہ اذکرھا ذم اللذات الموت۔یعنی لذتوں کی کاٹنے والی موت کو کثرت سے یاد کرو۔مگر کسی مصیبت پر موت کی آرزو نہ کرے کہ اس کی ممانعت ہے اور ناچار کرنی ہی ہے تو یوں کہے کہ الٰہی مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لئے خیر ہو اور موت دے جب موت میرے لئے بہتر ہو۔(بخاری و مسلم)

یاد رہے بندہ مومن کو اپنی سوچ بھی :لا تقنطوا من الرحمۃاللہ: کے مقام ناز تک بلند رکھنی چاہیے اور کہ اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھے اس کی رحمت کا امیدوار رہے۔حدیث میں فرمایا گیا کہ کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھتا ہو کہ ارشاد الٰہی ہے انا عند ظن عبدی میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان رکھتا ہے، میں اسی طرح اس کے ساتھ پیش آتا ہوں۔

حضورﷺ ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے اور وہ جوان مرنے کے قریب تھے۔حضورﷺ نے فرمایا تم خود کو کس حال میں پاتے ہو، عرض کی یا رسول اللہﷺ !اللہ سے امید ہے اور اپنے گناہوں سے ڈر۔حضورﷺ نے فرمایا یہ دونوں یعنی امید اور ڈر اس موقع پر جس بندے کے دل میں ہوں گے اللہ اسے وہ دے گا جس کی امید رکھتا ہے اور اس سے امن میں رکھے گا جس سے ڈرتا ہے۔روح قبض ہونے کا وقت بہت سخت وقت ہے اسی پر سارے عمل کا دارومدار ہے۔بلکہ ایمان کے تمام اخروی نتائج اسی پر مرتب ہوتے ہیں۔اور شیطان لعین ایمان لینے کی فکر میں ہوتا ہے۔جس کو اللہ تعالیٰ اس کے مکر سے بچائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے، وہ مراد کو پہنچا۔ ایک حدیث میں ہے کہ آپﷺ نے فرمایا کہ جس کا آخر کلام لا الٰہ الا اللہ ہو یعنی کلمہ طیبہ وہ جنت میں داخل ہوا۔

Marfat.com

موت کے وقت کے مسائل

☆ اہم مسئلہ: جب کسی کی موت کا وقت قریب آئے اور اس پر نزاع کی علامات پائی جائیں تو اس وقت یہ افعال سرانجام دیں۔

☆ سنت یہ ہے کہ داہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کریں

☆ یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قبلہ کو منہ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کو قدرے اونچا رکھیں اور قبلہ کو منہ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے، چھوڑ دیں۔

(هدایه، عالمگیری، درمختار).

☆.....☆.....☆

فصل پنجم

تلقین کا طریقہ، مسائل

☆ جان کنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی، اسے تلقین کریں۔

☆ اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں۔ اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله

☆ مگر اسے اس کے کہنے کا حکم نہ دیں۔

(عالمگیری، فتح القدیر، جوهره نیره وغیره)

☆ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں۔

☆ ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہو۔ (عالمگیری، جوہرہ)

☆ تلقین کرنے والا کوئی نیک شخص ہو ایسا نہ ہو جس کو اس کے مرنے کی خوشی ہو اور اس کے پاس اس وقت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے اور اس وقت وہاں سورۃ یاسین شریف کی تلاوت اور خوشبو ہونا مستحب ہے۔ جیسے لوبان اگر بتیاں سُلگا دیں۔ (عالمگیری)

☆ موت کے وقت حیض و نفاس والی عورتیں اس کے پاس حاضر ہو سکتی ہیں۔ (قاضی خاں، فتح القدیر، عالمگیری)

☆ جس کا حیض و نفاس منقطع ہو گیا اور ابھی غسل نہیں کیا اسے اور جنب کو آنا نہ چاہیے اور کوشش کرے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کتا نہ ہو۔ اگر یہ

Marfat.com

چیزیں ہوں تو فوراً نکال دی جائیں کہ جہاں یہ ہوتی ہیں، رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ اس کی نزع کے وقت اپنے اور اس کے لئے دعائے خیر کرتے رہیں۔ کوئی برا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے، فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ نزع میں سختی دیکھیں تو سورۃ یاسین وسورۃ رعد پڑھیں۔ (بہارشریعت)

☆ مرتے وقت معاذ اللہ اس کی زبان سے کلمہ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے کہ ہوسکتا ہے کہ موت کی تکلیف کی وجہ سے عقل جاتی رہی اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔ (درمختار، فتح القدیر، عالمگیری)

☆ بہت ممکن ہے کہ اس کی پوری بات سمجھ میں نہ آئی کہ ایسی سختی کی حالت میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کرے مشکل ہوتا ہے۔ (بہارشریعت)

☆ جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں یہ کام اس کے گھر والوں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو، باپ یا بیٹا، وہ کرے۔
(عالمگیری، جوھرہ نیرہ)

میت کی آنکھیں بند کرتے وقت کی دعا:

☆: آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھے:۔

بسم اللہ وعلی ملة رسول اللہ اللّٰھم یسر علیه امره وسهل علی
ما بعده واسعده بلقائك واجعل ما خرج الیه خیراً مما خرج ع
(درمختار، عالمگیری، فتح القد

☆ مردہ کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا کوئی اور بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے۔(عالمگیری)

☆ مگر ضرورت سے زیادہ بھاری نہ ہو کہ تکلیف کا باعث بنے۔(درمختار)۔

☆ میت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپا لیں اور اس کو چارپائی یا تخت وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھیں کہ زمین کی سیل نہ پہنچے۔(عالمگیری)

☆ غسل وکفن دفن میں جلدی چاہیے کہ حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔(جوہرہ، فتح القدیر)

میت کا قرض

☆ میت کے ذمہ قرض یا جس قسم کے دین ہوں جلد سے جلد ادا کر دیں کہ حدیث میں ہے کہ میت اپنے دین میں مقید ہے۔ایک روایت میں ہے اس کی روح معلق رہتی ہے جب تک دین نہ ادا کیا جائے۔

☆ عورت مرگئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے تو بائیں جانب سے پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے۔

☆ عورت زندہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ مرگیا اور عورت کی جان پر بنی ہے تو بچہ کاٹ کر نکالا جائے اور بچہ بھی زندہ ہو تو کیسی ہی تکلیف ہو بچہ کاٹ کر نکالنا جائز نہیں۔(عالمگیری، درمختار، بہار)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل ششم

میت کو نہلانے کا طریقہ اور احکام شرعی

حکم

میت کو نہلانا فرض کفایہ ہے بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب سے ساقط ہو گیا۔ (عالمگیری)

نہلانے کا مکمل طریقہ

☆ جس چارپائی یا تخت یا تختہ پر نہلانے کا ارادہ ہو اس کو تین یا پانچ یا سات بار دھونی دیں۔ (یعنی جس چیز میں وہ خوشبو سلگتی ہو اسے اتنی بار چارپائی وغیرہ کے گرد پھرائیں)

☆ پھر اس تختہ پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنے تک کسی کپڑے سے چھپا دیں۔

☆ پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے

☆ پھر نماز کے ایسا وضو کرائے اس کا طریقہ یہ ہوگا۔

☆ پہلے منہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں۔

☆ پھر سر کا مسح کریں۔

☆ پھر پاؤں دھوئیں۔

☆ یاد رہے میت کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے۔

☆ ہاں کوئی کپڑا یا روئی کی پھریری جگہ کر دانتوں اور مسوڑھوں اور ہونٹوں

Marfat.com

ننھنوں پر پھیر دیں۔

☆ پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیرو سے دھوئیں۔

☆ یاد رہے اگر گل خیرو نہ ہو تو پاک صابن اسلامی کارخانے کا بنا ہوا یا بیسن یا کسی اور چیز سے دھوئیں۔

☆ اگر ان سب میں سے کچھ بھی میسر نہیں ہے۔تو خالی پانی سے بھی غسل کافی ہوگا۔

☆ پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کا پانی بہائیں۔

☆ پانی اسطرح بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے۔

☆ پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر یونہی پانی بہائیں۔

☆ بیری کے پتے کا جوش دیا ہوا پانی نہ ہو تو خالص پانی نیم گرم کافی ہے۔

☆ پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں۔

☆ اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں۔

☆ اس صورت میں یاد رہے۔وضو و غسل دوبارہ نہ کرائیں

☆ پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں۔

☆ پھر اس کے بدن کو کسی کپڑے سے دھیرے دھیرے پونچھ دیں۔لیکن یاد رہے یہ کپڑا بھی پاک ہو۔

اہم شرعی احکام

☆ ایک بار سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت جہاں غسل دیں۔

☆ مستحب یہ ہے کہ پردہ کر لیں کہ سوائے نہلانے والوں اور مددگاروں کے دوسرا نہ دیکھے۔

☆ نہلاتے وقت چاہے اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا قبلہ کی

Marfat.com

طرف پاؤں کر کے یا جو آسان ہو کریں۔(عالمگیری)

☆ میت کو نہلائے اور عورت کو عورت نہلائے تو بہتر ہے۔

☆ اگر چھوٹا لڑکا ہے تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے

☆ اگر چھوٹی لڑکی ہے تو اس کو مرد بھی نہلا سکتا ہے۔

☆ یاد رہے اس جگہ چھوٹے سے مراد یہ کہ حد شہوت کو نہ پہنچے ہوں

☆ (حد شہوت لڑکوں میں یہ ہے کہ اس کا دل عورتوں کی طرف رغبت کرے اور لڑکی میں حد شہوت یہ ہے کہ اسے دیکھ کر مرد کو اس کی طرف میلان پیدا ہو اور اس کا اندازہ لڑکے میں بارہ سال اور لڑکی میں نو برس ہے۔)
(بہار شریعت)(عالمگیری و بہار)

☆ عورت (بیوی) مر جائے تو شوہر نہ اسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے البتہ دیکھنے کی ممانعت نہیں۔(درمختار)

☆ شوہر عورت کے جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے قبر میں اتار سکتا ہے۔منہ بھی دیکھ سکتا ہے البتہ نہلانا اور بلا حائل کپڑا بدن کو ہاتھ لگانا منع ہے۔(بہار شریعت)۔

☆ مرد کا انتقال ہوا اور وہاں نہ کوئی مرد ہے نہ اس کی بی بی تو جو عورت وہاں موجود ہے اسے تیمم کرائے۔ پھر اگر عورت محرم ہے یا اس کی باندی تو تیمم میں ہاتھ پر کپڑا لپیٹنے کی حاجت نہیں اور اجنبی ہو تو کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائے۔(عالمگیری)

☆ ایسی جگہ مرا کہ وہاں پانی نہیں ملتا تو تیمم کرائیں اور نماز جنازہ پڑھیں اور نماز کے بعد اگر دفن سے پہلے پانی مل جائے تو نہلا کر نماز پھر سے پڑھیں۔(عالمگیری، درمختار)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل ششم

کافر مردہ کے متعلق اسلامی احکام

مسئلہ ۱: کافر مردے کے لئے غسل و دفن نہیں بلکہ ایک چیتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں داب دیں۔ یہ بھی جب کریں کہ اس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا اسے لے نہ جائے ورنہ مسلمان ہاتھ نہ لگائے نہ اس کے جنازے میں جائے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ ۲: میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں سینہ پر رکھنا کافروں کا طریقہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۳: بعض جگہ ناف کے نیچے اس طرح رکھتے ہیں جیسے نماز کے قیام میں، یہ بھی نہ کریں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ ۴: میت کے غسل کے لئے کورے گھڑے کی ضرورت نہیں گھر کے استعمال کے برتن سے بھی غسل دے سکتے ہیں۔

مسئلہ ۵: بعض لوگ جو یہ جہالت کرتے ہیں کہ غسل کے بعد ان گھڑوں بدھنوں کو توڑ ڈالتے ہیں یہ ناجائز و حرام ہے کہ مال برباد کرتا ہے اور فضول خرچی میں آتا ہے۔ غریبوں کو دے دیں یا اپنے کام میں لائیں۔

مسئلہ ۶: اگر یہ برتن نجس ہو گئے ہوں تو پاک کر لیں اور اگر یہ خیال کریں کہ گھر میں رکھنا نحوست ہے تو یہ نری نادانی اور جہالت ہے۔ بعض لوگ گھڑے کا پانی پھینک دیتے ہیں یہ بھی حرام ہے۔ (بہار شریعت)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل ہفتم

کفن اور اس کے متعلقات

کفن کے تین درجے:

☆ میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔(فتح القدیر)

☆ کفن کے تین درجے ہیں

(۱) ضرورت۔

(۲) کفایت۔

(۳) سنت۔

سنت کفن

☆ مرد کے لئے کفن سنت تین کپڑے ہیں۔
لفافہ، ازار، قمیض۔

☆ عورت کے لئے کفن سنت پانچ کپڑے ہیں۔
لفافہ، ازار، قمیض، اوڑھنی اور سینہ بند۔

کفایت کفن

☆ کفن کفایت مرد کے لئے دو کپڑے ہیں۔
لفافہ وازار۔

Marfat.com

☆ عورت کے لئے کفن کفایت تین کپڑے ہیں۔
لفافہ، ازار، اوڑھنی یا لفافہ، قمیص اور اوڑھنی۔

کفن ضرورت

☆ کفن ضرورت مرد وعورت دونوں کے لئے جو میسر آئے اور کم سے کم اتنا ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے۔ (ہدایہ، درمختار، عالمگیری، قاضی خاں، کنز)

اہم مسئلہ: لفافہ یعنی چادر ایسی ہونی چاہیے کہ میت کے قد سے اتنی زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں اور ازار یعنی تہبند چوٹی سے قدم تک ہو یعنی لفافہ سے اتنا چھوٹا جو باندھنے کے لئے لفافہ میں زیادہ تھا اور قمیص جس کو کفنی کہتے ہیں۔

☆ گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک کی ہو اور کفنی آگے پیچھے دونوں طرف برابر ہو اور جاہلوں میں جو رواج ہے کہ پیچھے کم رکھتے ہیں، یہ غلطی ہے۔

☆ چاک اور آستین کفنی میں نہ ہوں۔

☆ مرد اور عورت کی کفنی میں فرق ہے۔

☆ مرد کی کفنی مونڈھے پر چیریں اور عورت کیلئے سینہ کی طرف اوڑھنی ۳ ہاتھ کی ہونی چاہیے یعنی ڈیڑھ گز کی۔

☆ سینہ بند پستان سے ناف تک ہو اور بہتر یہ ہے کہ رات تک ہو۔
(عالمگیری، ردالمختار، بہار).

اہم مسئلہ: بلا ضرورت کفن کفایت سے کم کرنا ناجائز مکروہ ہے۔
(درمختار وبہار).

Marfat.com

﴿کفن کیسا ہونا چاہیے؟﴾

اچھا کفن

☆ مسئلہ: کفن اچھا ہونا چاہیے یعنی مرد عید و جمعہ کے لئے جیسا کپڑا پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اس قیمت کا ہونا چاہیے۔

☆ حدیث شریف میں ہے، مردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور اچھے کفن سے تفاخر کرتے ہیں یعنی خوش ہوتے ہیں۔

سفید کفن

☆ سفید کفن بہتر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے مردے سفید کپڑوں میں کفناؤ۔ (عالمگیری، غنیہ، ردالمحتار)

ممنوع کفن

مسئلہ: کسم یا زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کے لئے منع ہے اور عورت کے لئے جائز ہے یعنی جو کپڑا زندگی میں پہن سکتا ہے اس کا کفن دیا جا سکتا ہے اور جس کا پہننا زندگی میں ناجائز ہے، اس کا نہیں پہن سکتا۔ (عالمگیری و بہار)

پرانے کفن کا مسئلہ

مسئلہ: کفن پرانے کپڑے کا بھی دے سکتے ہیں۔ (عالمگیری، جوہرہ)

Marfat.com

﴿بچوں کا کفن کیسا ہونا چاہیے؟﴾

نو برس کی لڑکی کا کفن

☆ نو برس یا اس سے زیادہ عمر کی لڑکی کو عورت کے برابر پورا کفن دیا جائے۔

بارہ برس کی لڑکی کا کفن

☆ بارہ برس یا اس سے زیادہ عمر کے لڑکے کو مرد کے برابر کفن دیں۔

نو برس سے کم عمر کا کفن

☆ نو برس سے چھوٹی لڑکی کو دو کپڑا اور بارہ برس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے دیئے جائیں تو اچھا ہے۔

بہتر کفن کی صورت

بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں۔ چاہے ایک ہی دن کا بچہ ہو۔
(قاضی خاں، ردالمختار، بہار وغیرہ).

﴿کفن کی خریداری کس کے ذمہ اور طریقہ﴾

مسئلہ: میت نے اگر کچھ مال چھوڑا کفن اسی کے مال سے ہونا چاہیے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: دین، وصیت، میراث ان سب پر کفن مقدم ہے۔ یعنی میت کے مال سے پہلے کفن دیا جائے گا، پھر باقی سے قرض ادا کیا جائے گا، پھر جو باقی بچے گا اس کے تہائی سے وصیت پوری کی جائے گی، پھر باقی سے وارثوں

Marfat.com

کو ملے گا۔ (جوہرہ)

مسئلہ: میت نے مال نہ چھوڑا تو کفن اس کے ذمہ ہے جس کے ذمہ زندگی میں نفقہ تھا اور اگر کوئی ایسا نہیں جس پر نفقہ واجب ہوتا ہے یا ہے مگر نادار ہے تو بیت المال سے دیا جائے گا اور بیت المال بھی وہاں نہ ہو جیسے یہاں ہندوستان میں تو وہاں کے مسلمانوں پر کفن دینا فرض ہے، اگر معلوم تھا اور نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے۔ اگر ان لوگوں کے پاس بھی نہیں تو ایک کپڑے کے برابر اور لوگوں سے سوال کر لیں۔ (درمختار، جوہرہ نیرہ، بہار)

مسئلہ: عورت نے اگر مال چھوڑا لیکن اس کا کفن شوہر کے ذمہ ہے۔ بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی ہو جس سے عورت کا نفقہ شوہر پر سے ساقط ہو جاتا ہے اور اگر شوہر اور اس کی عورت مالدار ہے جب بھی عورت پر کفن واجب نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ: یہ جو کہا گیا کہ فلاں پر کفن واجب ہے اس سے مراد کفن شرعی ہے یونہی باقی سب سامان تجہیز جیسے خوشبو اور غسال اور لے جانے والوں کی اجرت اور دفن کے مصارف سب میں شرعی مقدار مراد ہے باقی اور باتیں جو میت کے مال سے کی گئیں اگر وارث بالغ ہوں اور سب وارثوں نے اجازت بھی دے دی ہو تو جائز ہے ورنہ خرچ کرنے والے کے ذمہ ہے۔ (ردالمحتار و بہار)

﴿کفن کیسے پہنایا جائے (مکمل طریقہ)﴾

☆ میت کو غسل دینے کے بعد بدن کسی پاک کپڑے سے آہستہ سے پونچھ لیں تاکہ کفن تر نہ ہو۔

Marfat.com

☆ کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے لیں۔

☆ اس سے زیادہ نہیں۔

☆ پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر، پھر تہبند، پھر کفنی۔

☆ پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں

☆ پھر داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں اور مواضع سجود یعنی ماتھے، ناک، ہاتھ، گھٹنے، قدم پر کافور لگائیں۔

☆ پھر ازار تہبند لپیٹیں۔

☆ پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے پھر لفافہ لپیٹیں۔

☆ پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے تاکہ داہنا اوپر رہے اور سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں کہ اڑنے کا ڈر نہ رہے۔

☆ عورت کو کفنی پہنا کر اس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں۔

☆ اوڑھنی آدھی پیٹھ کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب کے ڈال دیں کہ سینہ پر رہے کہ اس کی لمبائی آدھی پیٹھ سے سینہ تک ہے اور چوڑائی ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے

☆ یہ جو لوگ کیا کرتے ہیں کہ زندگی کی طرح اڑہاتے ہیں۔ یہ محض بے جا و خلاف سنت ہے۔

☆ پھر بدستور ازار ولفافہ لپیٹیں۔

☆ پھر سب کے اوپر سینہ بند پستان کے اوپر سے ران تک لا کر باندھیں۔

(عالمگیری، درمختار، بہار)

☆.....☆.....☆

فصل نہم

جنازہ لے کر کیسے چلا جائے (مکمل طریقہ)

مسئلہ: جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے ہر شخص کو چاہیے کہ عبادت میں کوتاہی نہ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا۔ (جوہرہ دبہار)

مسئلہ: سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے اور پوری سنت یہ ہے کہ پہلے داہنے سرہانے کو کندھا دے پھر داہنی پائینتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائینتی اور دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے۔ حدیث میں ہے کہ جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے، اللہ تعالیٰ اس کی حتمی مغفرت فرما دے گا (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)۔ مسئلہ: جنازہ لے کر چلنے میں چار پائی ہاتھ سے پکڑ کر مونڈھے پر رکھے۔ اسباب کی طرح گردن یا پیٹھ پر لادنا مکروہ ہے۔ چوپایہ پر بھی جنازہ لادنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: چھوٹے بچے کو اگر ایک آدمی ہاتھ پر اٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں، لیکن ہاتھوں ہاتھ ایک کے بعد دوسرا لیتا رہے۔

مسئلہ: جنازہ معتدل تیزی سے لے جائیں مگر نہ اس طرح کہ میت کو جھٹکا (مجمع الانہار، درمختار، ردالمحتار، قاضی خان، ہدایہ، وقایہ، فتح القدیر، عالمگ

Marfat.com

مسئلہ: ساتھ جانے والوں کے لئے افضل یہ ہے کہ جنازہ کے پیچھے چلیں۔ داہنے بائیں نہ چلیں اور اگر کوئی چلے تو اسے چاہیے کہ اتنی دور رہے کہ ساتھیوں میں نہ گنا جائے اور سب کے سب آگے ہوں تو مکروہ ہے۔(عالمگیری، ردالمحتار، بہار)

مسئلہ: جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور سواری پر ہو تو آگے چلنا مکروہ اور آگے ہو تو جنازہ سے دور ہو۔(عالمگیری، صغیری)

مسئلہ: جنازہ لے کر چلنے میں سرہانہ آگے ہونا چاہیے۔(عالمگیری، بحر وغیرہ)

مسئلہ: جنازہ کے ساتھ آگ لے جانا منع ہے۔(عالمگیری و بحر)

جنازہ کے ساتھ جانے کا ثواب:

مسئلہ: میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار ہو یا کوئی نیک شخص ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا نفل پڑھنے سے افضل ہے۔(عالمگیری و بحر)

مسئلہ: جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو اسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہیے اور نماز کے بعد اولیاء میت سے اجازت لے کر واپس ہو سکتا ہے اور دفن کے بعد اجازت کی ضرورت نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ: جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو دنیا کی باتیں کرنا ہنسنا منع ہے۔(درمختار)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل دہم

نماز جنازہ اور اس کے مسائل

☆ جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے کہ ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی، گنہگار رہوا۔

☆ اس کی فرضیت کا جو انکار کرے، کافر ہے۔ (قانون شریعت)

مسئلہ: اس کے لئے جماعت شرط نہیں۔ ایک شخص بھی پڑھ لے، فرض ادا ہو گیا۔ (عالمگیری)

﴿نماز جنازہ کا طریقہ﴾

☆ سب سے پہلے نماز جنازہ کی نیت کرے۔

نماز جنازہ کی نیت:

☆ نماز جنازہ کی یوں نیت کرے، نیت کی میں نے نماز کی اللہ کے لئے اور دعا کی اس میت کے لئے اللہ اکبر۔

☆ نیت کرنے کے بعد کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے

☆ پھر ناف کے نیچے حسب دستور باندھ لے اور ثناء پڑھے۔

Marfat.com

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُ كَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

☆ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے

☆ اب درود شریف پڑھے۔

☆ بہتر وہی درود ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

☆ اگر کوئی دوسرا درود پڑھا جب بھی حرج نہیں۔

☆ پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنے اور میت کے لئے اور تمام مومنین و مومنات کے لئے یہ دعا پڑھے۔

﴿نماز جنازہ کی دُعا﴾

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ط اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط

☆ پھر اللہ اکبر کہہ کے سلام پھیر دے۔

☆ مسئلہ: جس کو یہ دعا یاد نہ ہو وہ اور کوئی دعائے ماثور پڑھ لے جیسے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالِدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَاءُ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَّ الرَّاحِمِيْنَ.

Marfat.com

☆ مسئلہ: نماز جنازہ کی چاروں تکبیروں میں سے صرف پہلی تکبیر پر ہاتھ اٹھائیں اور باقی میں نہیں اور چوتھی تکبیر کہتے ہی بغیر کچھ پڑھے ہاتھ کھول کر سلام پھیریں۔

☆ مسئلہ: میت اگر پاگل یا نابالغ ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَّنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط

اور لڑکی ہو تو

اجعلها اور شافعةً و مشفعةً کہیں

مسئلہ: مجنون سے ایسا پاگل مراد ہے کہ بالغ ہونے سے پہلے ہی پاگل ہو گیا۔ (غنیہ، بہار)

مسئلہ: سلام میں میت اور فرشتوں اور حاضرین نماز کی نیت رہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ: تکبیر و سلام کو امام جہر کے ساتھ کہے باقی تمام چیزیں آہستہ پڑھے۔

مسئلہ: نماز جنازہ میں رکن یعنی فرض دو ہیں۔ چاروں تکبیریں اور قیام اور سنت موکدہ تین چیزیں ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی ثناء، درود شریف اور میت کے لئے دعا۔

مسئلہ: چونکہ قیام فرض ہے لہٰذا بغیر عذر بیٹھ کر یا سواری پر نماز جنازہ پڑھی تو ہوئی اور اگر ولی میت یا امام بیمار تھا اس لئے بیٹھ کر پڑھائی اور مقتدیوں نے کھڑے ہو کر پڑھی تو نماز ہو گئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ: جس کی بعض تکبیریں چھوٹ گئیں وہ اپنی چھوٹی ہوئی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ ڈر ہو کہ دعائیں پڑھے گا تو

Marfat.com

کرنے سے پہلے لوگ میت کو کندھے تک اٹھالیں گے تو صرف تکبیریں کہہ لے دعائیں چھوڑ دے۔ (درمختار)

مسئلہ: جو شخص چوتھی تکبیر کے بعد آیا تو جب تک امام نے سلام نہ پھیرا، شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر کہہ لے۔ (درمختار)

مسئلہ: جن چیزوں سے تمام نمازیں فاسد ہوتی ہیں، نماز جنازہ بھی ان سے فاسد ہو جاتی ہے۔ سوائے ایک بات کے کہ عورت مرد کے مساوی ہو جائے تو نماز جنازہ فاسد نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ: جنازہ کی نماز کی بھی وہی شرطیں ہیں جو اور نمازوں کی ہیں۔
یعنی (۱) طہارت (نمازی کے بدن کے کپڑے اور نماز کی جگہ کا پاک ہونا)، نمازی کا باغسل و باوضو ہونا۔ (۲) ستر عورت۔ (۳) قبلہ کو منہ ہونا۔ (۴) نیت۔

☆ البتہ کوئی وقت خاص اس کے لئے معین نہیں اور تکبیر تحریمہ اس کا رکن ہے، شرط نہیں۔ (ردالمحتار)

☆ میت کے لئے یہ شرط ہے کہ اس کو غسل دیا گیا ہو اور غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمم کرایا گیا ہو اور پاک کفن پہنایا گیا ہو اگرچہ بعد میں آلودہ ہو گیا ہو اور جنازہ سامنے ہو اور جنازہ زمین پر رکھا ہو اگر جانور وغیرہ پر لدا ہو، نماز نہ ہوگی۔

﴿کن لوگوں کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے﴾

مسئلہ: ہر مسلمان کی نماز پڑھی جائے، اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار و مرتکب کبائر ہو۔

Marfat.com

سوائے چند قسم کے گنہگاروں کے کہ ان کی نماز نہیں:

۱) باغی جو امام برحق کے خلاف لڑکے کو نکلے اور اسی بغاوت کی حالت میں مارا جائے۔

۲) ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا نہ ان کو غسل دیا جائے گا، نہ ان کی نماز پڑھی جائے۔

۳) جس نے کئی آدمیوں کو گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔

۴) جس نے اپنے ماں باپ کو مار ڈالا، اس کی بھی نماز نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، بہار)

نماز جنازہ میں امامت کا حق:

☆ نماز جنازہ میں امامت کا حق بادشاہ اسلام کو ہے،

☆ پھر قاضی کو،

☆ پھر امام جمعہ کو،

☆ پھر امام محلّہ کو،

☆ پھر ولی۔

☆ امام محلّہ کا ولی پر مقدم ہونا مستحب ہے

☆ اور یہ بھی واجب ہے کہ امام محلّہ ولی میت سے افضل ہو نہیں تو ولی افضل ہے۔ (غنیۃ ودرمختار)

مسئلہ: ولی سے مراد میت کے عصبہ ہیں اور نماز پڑھانے میں ولیوں کی وہی ترتیب ہے جو نکاح میں ہے۔

☆ صرف فرق اتنا ہے کہ نماز جنازہ میں میت کے باپ کو بیٹے پر تقدم ہے اور نکاح میں بیٹے کو باپ پر۔

☆ البتہ اگر باپ عالم نہیں اور بیٹا عالم ہے تو نماز جنازہ میں بھی بیٹا مقدم ہے۔

Marfat.com

☆ اگر عصبہ نہ ہوں تو ذوی الارحام غیروں پر مقدم ہے۔ (درمختار وردالمحتار)

مسئلہ: میت کا ولی اقرب (یعنی سب سے نزدیک کا رشتہ دار غائب ہے اور ولی ابعد دور کا رشتہ دار) حاضر ہے تو یہی بعد نماز پڑھائے۔

☆ غائب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اتنی دور ہو کہ اس کے آنے کے انتظار میں حرج ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: عورت کا کوئی ولی نہ ہو تو شوہر نماز پڑھائے، وہ بھی نہ ہو تو پڑوسی، یونہی مرد کا ولی نہ ہو تو پڑوسی اوروں پر مقدم ہے۔ (درمختار و بہار)

مسئلہ: عورتوں اور بچوں کو نماز جنازہ کی ولایت نہیں۔

نماز جنازہ کی صف:

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ نماز جنازہ میں تین صف کریں کہ حدیث میں ہے کہ جس کی نماز تین صفوں نے پڑھی اس کی مغفرت ہو جائے گی اور اگر کل سات ہی آدمی ہوں تو ایک امام ہو اور تین پہلی صف میں اور دو دوسری صف میں اور ایک تیسری میں۔ (غنیہ و بہار)

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ میت کے سینے کے سامنے امام کھڑا ہو اور میت سے دور نہ ہو۔

مسجد میں نماز جنازہ جائز نہیں:

مسئلہ: مسجد میں نماز جنازہ مطلقاً مکروہ تحریمی ہے چاہے میت مسجد کے اندر ہو یا باہر یا سب نمازی مسجد میں ہوں یا بعض۔ (درمختار)

مسئلہ: جمعہ کے دن کوئی مرا تو اگر جمعہ سے پہلے تجہیز و تکفین ہو سکے تو پہلے ہی کر لیں۔ اس خیال سے روک رکھنا کہ جمعے کے بعد مجمع زیادہ ہوگا مکروہ ہے۔ (ردالمحتار)

Marfat.com

مسئلہ: میت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا اور مٹی بھی دے دی گئی تو اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں۔ جب تک پھٹنے کا گمان نہ ہو اور اگر مٹی نہ دی گئی ہو تو نکالیں اور نماز پڑھ کر دفن کریں۔ (ردالمحتار و درمختار)

مردہ بچے کا کفن و دفن:

مسئلہ: مسلمان مرد کا بچہ یا مسلمان عورت کا بچہ زندہ پیدا ہوا، پھر مر گیا تو اس کو غسل کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے اور اگر مرا ہوا پیدا ہوا تو ویسے ہی نہلا کر ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے۔ اس کے لئے نہ نماز ہے نہ سنت طریقہ پر غسل و کفن۔

مسئلہ: جو بچہ سر کی جانب سے پیدا ہوا اور سینہ نکلنے تک زندہ رہا پھر مر گیا تو زندہ مانا جائے گا اور جو پاؤں کی طرف سے پیدا ہوا اور کمر نکلنے تک زندہ رہا، پھر مرا تو زندہ مانا جائے گا اور اگر اتنا نکلنے سے پہلے مر جائے اگرچہ آواز دی ہو مرا سمجھا جائے۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ: بچہ چاہے زندہ پیدا ہو یا مرا پورا بنا ہو یا ادھورا ہر صورت میں اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اس کا حشر ہوگا۔ (درمختار و ردالمحتار و بہار)

مسئلہ: مسلمان کا بچہ کافرہ سے پیدا ہوا اور وہ اس کی منکوحہ نہ تھی یعنی وہ بچہ زنا کا ہے تو اس کی نماز پڑھی جائے۔ (ردالمحتار)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل دہم

میّت کا دفن کرنا احادیث کی روشنی میں

لحد کی تیاری

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْاٰخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوْا اَيُّهُمَا جَاءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمِلَهٗ وَجَاءَ الَّذِىْ يَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (شرح السنته ، مشکوٰة)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ شریف میں دو آدمی قبر کھودا کرتے تھے۔ ایک ان میں سے (حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ تھے جو) لحد یعنی بغلی کھودتے تھے اور دوسرے (حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے جو) بغلی نہیں کھودتے تھے (بلکہ شق یعنی صندوقی قبر بناتے تھے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر صحابہ نے آپس میں طے کیا کہ جوان دونوں میں سے پہلے آئے گا وہ اپنا کام کرے گا۔ تو پہلے وہ صحابی آئے جو لحد کھودا کرتے تھے تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بغلی قبر تیار کی۔

مردہ کو کیسے دفن کیا جائے؟

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ شَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَازَةَ رَجُلٍ فَقَالَ يَا عَلِيُّ اِسْتَقْبِلْ بِهٖ اسْتِقْبَالًا وَقُوْلُوْا جَمِيْعًا

بِاسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَضَعُوْهُ لِجَنْبِهٖ وَلَا تُكَبُّوْهُ لِوَجْهِهٖ وَلَا تُلْقُوْهُ لِظَهْرِهٖ. (بدائع الصنائع)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے جنازہ میں شرکت کی تو فرمایا اے علی! مردہ کو قبلہ کی جانب متوجہ کرو اور سب لوگ بِاسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ پڑھو اور اس کو کروٹ پر رکھو۔ منہ کے بل اوندھا نہ کرو اور نہ پیٹھ کے بل چت لٹاؤ۔

☆ اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ میت کو داہنی کروٹ پر لٹایا جائے اور یہی صحیح ہے

☆ بہار شریعت جلد چہارم ص ۵۴۵ میں اسی طرح ہے، میت کو داہنی کروٹ پر لٹائیں

☆ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص ۱۵۵ میں اس طرح ہے (وَيُوْضَعُ فِي الْقَبْرِ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ)

☆ درمختار مع ردالمحتار جلد اول ص ۶۲۶ میں اس طرح ہے۔ (وَيَنْبَغِي كَوْنُهُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ)

☆ بحرالرائق جلد ثانی ص ۱۹۴ میں اس طرح ہے (تَكُوْنُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ)

☆ بدائع الصنائع جلد اول ص ۳۱۹ میں اس طرح ہے (يُوْضَعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْقِبْلَةِ)

☆ مراقی الفلاح میں ہے۔ (يُوَجَّهُ اِلَى الْقِبْلَةِ)

☆ ان عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ میت کو قبر میں داہنے پہلو پر لٹانا بہتر ہے

☆ فتح القدیر جلد ثالث ص ۹۵ پر ہے۔ (اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْقَبْرِ الشَّرِيْفِ الْمُكَرَّمِ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ)

Marfat.com

مطلب حضور ﷺ عظمت والی قبر شریف میں قبلہ رُو اپنے داہنے پہلو پر (رونق افروز) ہیں۔

☆ طحطاوی ص ۲۶۹ میں ہے (وَ یُسْنَدُ الْمَیِّتُ مِنْ وَّرَائِہٖ بِنَحْوِ تُرَابٍ لِئَلَّا یَنْقَلِبَ)

یعنی میت کو کروٹ پر لٹانے میں اس کی پیٹھ کی جانب مٹی وغیرہ کی ٹیک لگا دی جائے تا کہ وہ پلٹ نہ جائے۔

حضور ﷺ کی قبر مبارک

عَنْ سُفْیَانَ التَّمَّارِ اَنَّہٗ رَاٰی قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسَنَّماً.

(بخاری)

حضرت سفیان تمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی قبر شریف کو دیکھا جو اونٹ کے کوہان کی طرح (اُٹھی ہوئی) تھی۔

قبر پر پانی کا چھڑکاؤ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَشَّ قَبْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ الَّذِیْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰی قَبْرِہٖ بِلَالُ بْنُ رُبَاحٍ بِقِرْبَۃٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِہٖ حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی رِجْلَیْہِ. (بیھقی. مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی قبر شریف پر پانی چھڑکا گیا اور پانی چھڑکنے والے حضرت بلال بن رُباح تھے۔ انہوں نے مشک سے پانی چھڑکا اور سرہانے سے چھڑکنا شروع کیا اور قدموں تک چھڑکا۔

Marfat.com

یاد رکھنے کی سات اہم باتیں:

نمبر ۱۔ مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف دونوں ہاتھ سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پڑھیں۔ (طحطاوی۔ بہار شریعت)

نمبر ۲۔ شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں۔ (بہار شریعت)

نمبر ۳۔ میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامہ لکھنا بہتر ہے۔ درمختار مع رد المختار جلد اول ص ۶۳۳ میں ہے۔ كَتَبَ عَلٰى جَبْهَةِ الْمَيِّتِ اَوْ عَمَامَتِهٖ اَوْ كَفَنِهٖ عَهْدَ نَامَهٗ يُرْجٰى اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِلْمَيِّتِ .

نمبر ۴۔ پیشانی پر بسم اللہ شریف یا سینہ پر کلمہ طیبہ لکھنا بھی جائز ہے مگر بہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پہلے کلمہ کی انگلی سے لکھیں روشنائی سے نہ لکھیں۔ (رد المختار جلد اول ۶۳۴)

نمبر ۵۔ دفن کے بعد قبر کے سرہانے اذان پڑھنا جائز بلکہ مستحسن ہے۔

نمبر ۶۔ علما، سادات اور مشائخ کرام کی قبروں پر قبہ یا عمارت بنانا جائز ہے۔ رد المختار جلد اول ص ۶۲۷ میں ہے قِيْلَ لَايُكْرَهُ الْبِنَاءُ اِذَا كَانَ الْمَيِّتُ مِنَ الْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ وَ السَّادَاتِ ۔ نیز درمختار باب الدفن اور طحطاوی ص ۳۷۰ میں ہے لَايُرْفَعُ عَلَيْهِ بِنَاءٌ وَ قِيْلَ لَابَاسَ بِهٖ وَ هُوَ الْمُخْتَارُ۔

نمبر ۷۔ اولیائے کرام کی اظہار عظمت کے لیے ان کے مزارات پر چادر ڈالنا، پھول رکھنا اور ان کے مزارات کے قریب چراغ روشن کرنا جائز ہے۔
(رد المحتار، عالمگیری، حدیقہ ندیہ)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل گیارہ

قبر بنانے اور دفن کرنے کے مسائل

میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے۔

قبر کی لمبائی چوڑائی کتنی ہونی چاہیے؟

مسئلہ: قبر کی لمبائی میت کے قد کے برابر ہو اور چوڑائی آدھے قد کی اور گہرائی کم سے کم آدھے قد کی اور بہتر یہ ہے کہ گہرائی بھی قد کے برابر ہو اور متوسط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: اس گہرائی سے مراد یہ ہے کہ لحد یا صندوق اتنا گہرا ہو یہ نہیں کہ جہاں سے کھودنی شروع کی وہاں سے آخر تک یہ مقدار ہو۔

لحد کی شرعی تعریف اور مسائل

مسئلہ: قبر دو طرح کی ہوتی ہے ایک لحد یعنی بغلی جو قبلہ کی طرف اندر قبر میں جگہ کھودتے ہیں۔ میت کو رکھنے کے لئے۔ دوسری صندوق جو حوض کی طرح بنا کر اس میں میت کو رکھ کر تختے لگاتے ہیں۔ لحد سنت ہے اور یہ نہ بن سکے تو صندوق میں بھی حرج نہیں۔ (عالمگیری، بحر، قاضی خاں، جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: قبر کے اس حصہ میں جو میت کے جسم کے قریب ہے پکی اینٹ لگانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، قاضی خاں)

مسئلہ: قبر میں چٹائی وغیرہ بچھانا ناجائز ہے کہ بے سبب مال ضائع کرنا ہے۔

(درمختار و بہار)

مسئلہ: قبر میں اترنے والے دو تین یا جتنے آدمیوں کی ضرورت ہو، اتریں۔ یہ لوگ نیک اور امین ہوں کہ کوئی بات نامناسب دیکھیں تو لوگوں پر ظاہر نہ کریں اور اچھی دیکھیں تو چرچا کریں۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ: جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھنا مستحب ہے کہ مردہ قبلہ کی طرف سے قبر میں اتارا جائے یوں نہیں کہ قبر کی پائنتی رکھیں اور سر کی طرف سے قبر میں لائیں۔ (درمختار، عالمگیری، فتح القدیر وغیرہ)

☆.....☆.....☆

فصل بارہ

عورت کا جنازہ قبر میں اتارنے کے مسائل

مسئلہ: عورت کا جنازہ اتارنے والے محارم ہوں (شرعاً جن سے پردہ نہیں)۔ یہ نہ ہوں تو دوسرے رشتہ والے، یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگار غیر کے اتارنے میں حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں بسم اللّٰہ وباللّٰہ وعلیٰ ملة رسول اللّٰہ۔ (ردالمحتار وعالمگیری)

میت کو کس طرح قبر میں لٹایا جائے

مسئلہ: میت کو داہنی کروٹ پر لٹائیں اور اس کا منہ قبلہ کو کریں۔ اگر قبلہ کی طرف منہ کرنا بھول گئے اور تختہ لگانے کے بعد یاد آیا تو تختہ ہٹا کر قبلہ رو کر دیں اور اگر مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو نہیں۔ یونہی اگر بائیں کروٹ پر رکھا یا جدھر سرہانہ ہونا چاہیے ادھر پاؤں کیے تو اگر مٹی دینے کے پہلے یاد آیا تو ٹھیک کر دیں ورنہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں اور نہ کھولی تو حرج نہیں۔ (جوہرہ وبہار)

مسئلہ: میت کو لحد میں رکھنے کے بعد لحد کو کچی اینٹوں سے بند کر دیں اور زمین

Marfat.com

نرم ہو تو تختے لگانا بھی جائز ہے۔ تختوں کے درمیان جھری رہ گئی تو اسے ڈھیلے سے بند کر دیں۔ صندوق کا بھی یہی حکم ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار)

مسئلہ: عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے سے تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائے رکھیں۔ مرد کی قبر کو دفن کرتے وقت نہ چھپائیں البتہ اگر مینہ وغیرہ کوئی عذر ہو تو چھپانا جائز ہے۔ عورت کا جنازہ بھی ڈھکا رہے۔
(جوھرہ، درمختار، بہار)

قبر پر مٹی ڈالنے کا طریقہ اور دعا

مسئلہ: تختہ لگانے کے بعد مٹی دی جائے۔

☆ مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔

☆ پہلی بار کہیں:

منها خلقنٰكم

☆ دوسری بار:

وفيها نعيد كم

☆ تیسری بار

منها نخرجكم تارةً اخرى

☆ پھر باقی مٹی کھرپی پھوڑی وغیرہ جس چیز سے ہو سکے، قبر میں ڈالیں۔

☆ جتنی مٹی قبر سے نکلی اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، جوہرہ، عینی، شرح کنز)

مسئلہ: ہاتھ میں جو مٹی لگی ہے اسے جھاڑ دیں یا دھو ڈالیں، اختیار ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: قبر جو کھنٹی نہ بنائیں بلکہ اس میں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہان قبر ہے

Marfat.com

پانی چھڑکنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔ قبر ایک بالشت اونچی ہو یا کچھ تھوڑی سی زیادہ۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ: جہاز پر انتقال ہوا اور کنارہ قریب نہ ہو تو غسل وکفن دے کر نماز پڑھ کر سمندر میں ڈبو دیں۔ (غنیہ، ردالمحتار)

کیا قبہ بنانا درست ہے؟؟؟

کیا قبر پختہ کرنا درست ہے؟؟؟

مسئلہ: علماء وسادات کی قبور پر قبہ وغیرہ بنانے میں حرج نہیں اور قبر کو پختہ نہ کیا جائے۔ (درمختار، ردالمحتار) یعنی اندر سے پختہ نہ کی جائے اور اگر اندر کچی ہو اور اوپر سے پختہ تو حرج نہیں۔ (بہارشریعت)

مسئلہ: اگر ضرورت ہو تو قبر پر نشان کے لئے کچھ لکھ سکتے ہیں مگر ایسی جگہ نہ لکھیں کہ بے ادبی ہو۔ (جواہرہ ودرمختار)

مسئلہ: ایسے قبرستان میں دفن کرنا بہتر ہے جہاں صالحین کی قبریں ہوں۔

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورۃ بقرہ کا اول وآخر پڑھیں۔ سرہانے الٓمٓ سے مُفْلِحُوْنَ تک اور پائینتی پر کھڑے ہو کر اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورۃ تک پڑھیں۔ (جوہرہ وبہارشریعت)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل تیرہ

قبروں کی زیارت احادیث کی روشنی میں

قبر کی زیارت کا حکم

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْا. (مسلم)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ) ان کی زیارت کرو۔

آخرت کی یاد

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِى الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ. (ابن ماجه)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے روکا تھا تو اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ ان کی زیارت کرو اس لیے کہ قبروں کی زیارت کرنا دنیا سے بیزار کرتا ہے اور آخرت کی یاد دلاتا ہے۔

دفن میت کے متعلق چند اہم مسائل

مسئلہ نمبر۱۔ قبروں کی زیارت کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ پائنتی کی جانب سے جا کر میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو اور یہ کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ.

☆ پھر تین یا پانچ یا سات یا گیارہ بار درود شریف پڑھے بعدہٗ جس قدر ہو سکے قرآن شریف کی سورتیں اور آیتیں تلاوت کرے مثلاً سورۂ یٰس، سورہ ملک، چاروں قل، سورہ فاتحہ الٓمّٓ سے مُفْلِحُوْنَ تک آیۃ الکرسی اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ وغیرہ

☆ پھر آخر میں درود شریف پڑھ کر ایصال ثواب کرے۔

☆ افضل یہ ہے کہ ایصال ثواب میں سب مومنین ومومنات کو شامل کرے کہ ہر ایک کو پورا پورا ثواب ملے گا اور کسی کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۲۔ اولیائے کرام کے مزارات مقدسہ کی زیارت کے لیے سفر کرنا جائز ہے۔ (بہار شریعت بحوالہ ردالمحتار)

مسئلہ نمبر۳۔ اولیائے کرام کی زیارت کرنا خدائے تعالیٰ سے محبت کی دلیل ہے اور زائرین کو کافر و بدعتی کہنا کھلی ہوئی گمراہی اور بدعقیدگی ہے۔

☆ (تفسیر صاوی جلد اول ص ۲۴۵) آیت کریمہ اِبْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ کے تحت ہے کہ **من الضلال البين و والخسران الظاهر تكفير المسلمين بزيارة اولياء الله زاعمين ان زيارتهم من عبادة غير الله كلا بل هى من جملة المحبة الى الله** ۔یعنی اولیاء اللہ کی زیارت

Marfat.com

کے سبب مسلمانوں کو اس خیال سے کافر کہنا کہ ان کی زیارت، عبادت غیر اللہ ہے کھلی ہوئی گمراہی اور خسارے کا سبب ہے (اولیاء کی زیارت، عبادت غیر اللہ) ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ الحب فی اللّٰہ میں سے ہے۔

مسئلہ نمبر۴۔ منکرات شرعیہ اگر ایام عرس میں پائے جائیں تو ان کی وجہ سے زیارت ترک نہ کرے اس لیے کہ ایسی باتوں سے نیک کام ترک نہیں کیا جاتا بلکہ اُسے بُرا جانے اور اصلاح کی جدوجہد کرے

☆ ردالمختار جلد اول ص ۶۳۱ میں ہے۔

قال ابن حجر فی فتاویٰ ولا تترك لمایحصل عند ها من منكرات و مفاسد كا ختلاط الرجال النساء و غير ذلك لان القربات لا تترك لمثل ذلك بل على الانسان فعلها و انكار البدع بل واذالتها ان امكن اه قلت و يؤيد مام من عدم ترك اتباع الجنازة و ان كان معها نساء و نائحات تامل.

مسئلہ نمبر۵ عورتوں کو عزیزوں کی قبروں پر جانا ممنوع ہے اس لیے کہ وہ جزع فزع کریں گی۔

مسئلہ نمبر۶ اولیائے کرام کے مزارات مقدسہ پر برکت کے لیے حاضر ہونے میں بوڑھی عورتوں کے لیے حرج نہیں۔ اور جوانوں کے لیے ناجائز ہے

☆ ردالمختار جلد اول ص ۶۳۱ میں ہے۔

والتبرك بزيارة قبور الصالحين فلا باس اذا كن عجائز و يكر اذا كن شواب كحضور الجماعة فى المساج.

☆ علامہ طحطاوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اسی کے مثل لکھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ

حَاصِلُهٗ اَنَّ مَحَلَّ الرُّخْصَةِ لَهُنَّ اِذَا كَانَتِ الزِّيَارَةُ عَلٰى وَجْهٍ لَيْسَ فِيْهِ فِتْنَةٌ (طحطاوی ص ۳۷۶)

☆ یعنی حاصل یہ ہے کہ عورتوں کے لیے اجازت صرف اس صورت میں ہے جب کہ زیارت ایسے طریقہ پر ہو کہ اس میں کوئی فتنہ نہ ہو۔

☆ حضرت صدرالشریعہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا کہ ''اسلم یہ ہے کہ عورتیں مطلقا (یعنی جوان ہوں یا بوڑھی سب) منع کی جائیں۔''

(بہار شریعت جلد چہارم ص ۵۴۹)

مسئلہ نمبر ۷ مزارات مقدسہ پر ہاتھ پھیرنا، بوسہ دینا، ان کے سامنے جھکنا اور زمین پر چہرہ ملنا منع ہے اس لیے کہ یہ چیزیں عادات نصاریٰ میں سے ہیں

☆ اشعۃ اللمعات جلد اوّل باب زیارت القبور ص ۷۱۶ میں ہے۔

مسح نه كند قبر را و بوسهن ندهد نرا و مخنى نه شود و روئے به خاك نه مالد كه ايں عادت نصارىٰ ست.

☆ فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری ص ۳۰۴ میں ہے

وَلَا يَمْسَحُ الْقَبْرَ وَلَا يُقَبِّلُهٗ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَادَةِ النَّصَارٰى.

یعنی قبر پر ہاتھ نہ پھیرے اور نہ اسے بوسہ دے اس لیے کہ وہ عادات نصاریٰ میں سے ہے۔

☆ فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۸ میں ہے، مزار کو بوسہ نہ دینا چاہیے

مسئلہ نمبر ۸ قبر کو سجدہ کرنا حرام ہے اور عبادت کی نیت سے ہو تو کفر ہے۔

☆.....☆.....☆

فصل چودہ

قبر کی زیارت کے شرعی مسائل

مسئلہ: قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاخانہ، پیشاب کرنا حرام ہے۔

☆ قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا اس پر چلنا ناجائز ہے چاہے نیا ہونا معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔ (عالمگیری، درمختار، بہار)۔

مسئلہ: اپنے کسی رشتہ دار کی قبر تک جانا چاہتا ہے مگر قبروں پر چلنا پڑے گا تو وہاں تک جانا منع ہے دور ہی سے فاتحہ پڑھ دے۔

☆ قبرستان میں جوتیاں پہن کر نہ جائے۔

☆ ایک آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جوتے پہنے دیکھا تو فرمایا، جوتے اتارے دے۔ نہ قبر والے کو تو تکلیف دے نہ وہ تجھے۔ (بہار شریعت)

☆ زیارت قبور، قبروں کی زیارت کو جانا سنت ہے۔

☆ ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے۔

☆ جمعہ یا جمعرات یا سنیچر یا دوشنبہ کے دن مناسب ہے۔

☆ سب سے افضل جمعہ کا دن صبح کا وقت ہے۔

☆ اولیاء کے مزارات پر سفر کر کے جانا جائز ہے۔

☆ اولیاء اپنے زیارت کرنے والوں کو نفع پہنچاتے ہیں اور اگر وہاں کو

Marfat.com

خلاف شرع بات ہو جیسے عورتوں کا سامنا، باجہ وغیرہ تو اس کی وجہ سے زیارت نہ چھوڑی جائے کہ ایسی باتوں سے نیک کام چھوڑا نہیں جاتا بلکہ اسے برا جانے اور ہو سکے تو بری بات کو دور کرے۔ (ردالمحتار و بہار)

مسئلہ: سلامتی اسی میں ہے کہ عورتوں کو زیارت قبور سے روکا جائے۔
(ردالمختار و فتاویٰ رضویہ و بہار)

زیارت قبر کا طریقہ:

زیارت قبر کا طریقہ یہ ہے کہ پائینتی کی طرف سے جا کر میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو اور یہ کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ

اور

نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِيْنَ

پھر فاتحہ پڑھے اور بیٹھنا چاہے تو اتنے فاصلے پر بیٹھے کہ جتنی دور پر زندگی میں اس کے پاس بیٹھتا تھا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: میت کے سرہانے سے نہ آئے کہ میت کے لئے تکلیف کا سبب ہے یعنی میت کو گردن پھیر کر دیکھنا پڑے گا۔ (ردالمحتار و بہار)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل پندرہ

ایصالِ ثواب احادیث کی روشنی میں

سعد کی ماں کا کنواں

عَنْ سَعْدِبْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَىُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَلْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرً وَّقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَالنِّسَائِى (مشکوٰۃ ص ۱۹۹)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ام سعد یعنی میری ماں کا انتقال ہوگیا ہے ان کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے؟ سرکار اقدس نے فرمایا پانی (بہترین صدقہ ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوایا (اور اسے اپنی ماں کی طرف منسوب کرتے ہوئے) کہا یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے (یعنی اس کا ثواب ان کی روح کو ملے)۔ (ابوداؤد۔نسائی)

صدق کا ثواب

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّىَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاَظُنُّهَا لَوْتَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ. (مسلم شریف)

روایت ہے کہ ایک شخص آئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں اچانک انتقال ہوگیا اور وہ کسی بات کی وصیت نہ کرسکی۔ میرا گمان ہے کہ انتقال کے وقت اگر اسے کچھ کہنے سننے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ

ضرور دیتی تو اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کی روح کو ثواب پہنچے گا؟ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ہاں پہنچے گا۔

علامہ نووی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ

حدیث مذکورہ سے چند مسائل کا استنباط

فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اِنَّ الصَّدقَةَ عَنِ الْمَیِّتِ تَنْفَعُ الْمَیِّتَ وَیَصِلُ ثَوَابُهَا وَهُوَ كَذٰلِكَ بِاِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ (نووی شرح مسلم جلد اول ص ۳۲۴)

یعنی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اگر میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو میت کو اس کا فائدہ اور ثواب پہنچتا ہے۔ اسی پر علماء کا اتفاق ہے۔

(ان احادیث کریمہ سے مندرجہ ذیل باتیں واضح طور پر معلوم ہوئیں)

نمبر۱۔ میت کے ایصال ثواب کے لیے پانی بہترین صدقہ ہے کہ کنواں وغیرہ کھدوا کر اس کا ثواب میت کو بخش دیا جائے۔

نمبر۲۔ میت کو کسی کارِ خیر کا ثواب بخشنا بہتر ہے

☆ تفسیر عزیزی پارہ عم ص ۱۱۳ میں ہے (مردہ در آن حالت مانند غریقی ست کہ انتظار فریادرسی می برد و صدقات و ادعیہ و فاتحہ دریں وقت بسیار بکار می آید وازیں جاست کہ طوائف بنی آدم تا یکسال و علی الخصوص تا یک چلّہ بعد موت دریں نوع امداد کوشش تمام می نمایند)۔

نمبر۳۔ ثواب بخشنے کے الفاظ زبان سے ادا کرنا صحابی کی سنت ہے۔

نمبر۴۔ کھانا یا شیرینی وغیرہ کو سامنے رکھ کر ایصال ثواب کرنا جائز ہے اس لیے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اشارۂ قریب کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔ یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے۔

Marfat.com

☆ یعنی اے اللہ تعالیٰ اس کنویں کے پانی کا ثواب میری ماں کو عطا فرما اس سے معلوم ہوا کہ کنواں ان کے سامنے تھا۔

نمبر ۵۔ غریب و مسکین کو کھانا وغیرہ دینے سے پہلے بھی ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔

☆ جیسا کہ صحابی رسول نے کیا کہ کنواں تیار ہونے کے ساتھ ہی انہوں نے ایصال ثواب کیا حالانکہ لوگوں کے پانی استعمال کرنے کے بعد ثواب ملے گا۔

☆ اسی طرح اگرچہ غریب و مسکین کو کھانا دینے پر ثواب مرتب ہوگا لیکن اس ثواب کو پہلے ہی سے بخش دینا بھی جائز ہے۔

نمبر ۶۔ کسی چیز پر میت کا نام آنے سے وہ چیز حرام نہ ہوگی۔

مثلاً غوث پاک کا بکرا اور غازی میاں کا مرغا وغیرہ اس لیے کہ ایک جلیل القدر صحابی نے اس کنویں کو اپنی مرحومہ ماں کے نام سے منسوب کیا تھا جو آج تک بیرام سعد ہی کے نام سے مشہور ہے۔

مردوں کو ایصال ثواب کرنے کے مسائل

مسئلہ: قبرستان میں جائے تو الحمد شریف اور الم سے مفلحون تک اور آیت الکرسی اور امن الرسول آخر سورۃ تک اور سورۃ یاسین اور تبارک الذی اور الھٰکم التکاثر ایک ایک بار قل ھو اللہ بارہ یا گیارہ یا سات یا تین بار پڑھے اور ان سب کا ثواب مردوں کو پہنچائے۔

☆ حدیث میں ہے جو گیارہ بار قل ھو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو پہنچائے تو مردوں کی گنتی برابر اسے ثواب ملے گا۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار)

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقہ، خیرات اور ہر قسم کی عبادت اور عمل نیک فرض و نفل کا ثواب مردوں کو پہنچا سکتا۔

Marfat.com

☆ (عقائد نسفیہ میں ہے "وفی دعاء الاحیا الاموات وصدقتهم عنهم نفع لهم" یعنی مردوں کے لئے ہمارے دعا کرنے سے اور ان کے لئے صدقہ دینے سے مردوں کو نفع پہنچتا ہے مخالف اس کا معتزلی فرقہ ہے (شرح عقائد) ہے۔

☆ ان سب کو پہنچے گا اور اس پہنچانے والے کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے۔ یہ نہیں کہ اسی ثواب کی تقسیم ہو کر ٹکڑا ٹکڑا ملے۔ (شرح عقائد، ہدایہ، عالمگیری، ردالمحتار)

☆ بلکہ یہ امید ہے کہ اس ثواب پہنچانے والے کے لئے ان سب کے مجموعہ کے برابر ملے مثلاً کوئی نیک کام کیا جس کا ثواب کم سے کم دس ملے گا۔ اس نے دس مردوں کو پہنچایا تو ہر ایک کو دس دس ملیں گے۔ اور اس کو ایک سو دس اور ہزار کو پہنچایا تو اسے دس ہزار اعلیٰ ہذا القیاس۔ (فتاویٰ رضویہ و بہار)

مسئلہ: قبر کو بوسہ دینا اور اس کا طواف منع ہے۔ (بہار شریعت واشعۃ اللمعات)

مسئلہ: قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک رہیں گے، تسبیح کریں گے اور میت کا دل بہلے گا۔ (ردالمحتار و بہار)۔

☆ یونہی جنازہ پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: قبر پر سے تر گھاس نوچنا نہ چاہیے اس لئے کہ گھاس کی تسبیح سے رحمت اترتی ہے اور میت کو انس ہوتا ہے اور گھاس نوچنے میں میت کا حق ضائع کرنا ہے۔ (ردالمحتار و بہار)

مسئلہ: اولیاء اور علماء کے مزاروں پر غلاف ڈالنا جائز ہے جب کہ یہ مقصود ہو کہ مزار والے کی وقعت عام لوگوں کی نظر میں ہو لوگ ادب کریں اور برکت حاصل کریں۔ (ردالمحتار)

☆ ہدایہ میں ہے "ان الانسان له ان یجعل ثواب عملهٗ لغیره صلوٰة او صوما او صدقته او غیرها عند اهل السنته والجماعته" یعنی اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ آدمی اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو بخش سکتا ہے چاہے نماز کا ہو یا روزہ کا یا صدقہ یا ان کے علاوہ کوئی اور عمل خیر ہو جیسے تلاوت قرآن واذکار وغیرہ۔

☆ شرح فقہ اکبر میں ہے "مذهب ابی حنیفه و احمد و جمهور السلف الی وصولها" یعنی امام ابوحنیفہ وامام احمد بن حنبل وغیرہ سب بزرگوں کا مذہب ہے کہ عبادت بدنی و مالی کا ثواب مردے کو پہنچا ہے۔

☆.....☆.....☆

فصل سولہ

میت پر آنسو بہانے کا مسئلہ احادیث کی روشنی میں

آنسو سبب رحمت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُّعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ. (بخاری . مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو کر سن لو کہ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب خدائے تعالیٰ عذاب نہیں فرماتا (اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) لیکن اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے۔ اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت پر عذاب ہوتا ہے (جبکہ اس نے رونے کی وصیت کی ہو یا وہاں رونے کا رواج ہو اور اس نے منع نہ کیا ہو یا یہ مطلب ہے کہ ان کے رونے سے میت کو تکلیف ہوتی ہے)

اظہارِ غم کے دو انداز

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمِنَ

Marfat.com

الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ. (مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آنسو آنکھ سے ہو اور جو غم سے ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اس کی رحمت کا حصہ ہے اور غم کا جو اظہار ہاتھ اور زبان سے ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔

بیٹے کی وفات پر انعام

عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ لِمَلَائِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ. (احمد . ترمذی)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی مومن بندہ کا بیٹا مر جاتا ہے تو خدائے تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندہ کے بیٹے کی روح قبض کر لی تو وہ عرض کرتے ہیں ہاں۔ پھر خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے اس کے دل کے میوہ کو توڑ لیا، تو وہ عرض کرتے ہیں ہاں۔ پھر خدائے تعالیٰ فرماتا ہے (اس مصیبت پر) میرے بندہ نے کیا کہا؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا، تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندہ کے لیے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔

اولاد کے بدلے جنت کی عطا

عَنْ مَعَاذِبْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

مَامِنْ مُسْلِمِيْنَ يَتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِاثْنَانِ قَالَ اَوِاثْنَانِ قَالُوْا اَوْ وَاحِدٌ قَالَ اَوْوَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَدَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسِبَتْهُ (احمد. مشكوٰة)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جن دو مسلمان یعنی میاں بیوی کے تین بچے مرجائیں تو خدائے تعالیٰ ان دونوں کو اپنے فضل و رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر دو بچے انتقال کر جائیں تو۔ حضور ﷺ نے فرمایا دو کا بھی یہی اجر ہے، پھر صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اور اگر ایک فوت ہو جائے تو حضور ﷺ نے فرمایا ایک کا بھی یہی اجر ہے، پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے کہ خام حمل جو ساقط ہو جاتا ہے اپنی ماں کو آنول کے ذریعہ جنت کی طرف کھینچے کا جبکہ ماں (اُس تکلیف پر) صبر اور ثواب کی طالب ہوئی ہو۔

کھانے پکانے کا حکم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّاجَاءَ نَعْىُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاهُمْ مَا يُشْغِلُهُمْ.

(ترمذی. ابوداؤد. ابن ماجه)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حضرت جعفر کی شہادت کی خبر آئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو اس لیے کہ ان کو وہ مصیبت پہنچی ہے جو انہیں کھانا پکانے سے باز رکھے گی۔

اہم مسئلہ اس حدیث کے تحت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

Marfat.com

''دریں حدیث دلیل ست برآنکہ مستحب ست خویشاں و ہمسائیگان و دوستان راتہیہ طعام مراہل میت را۔'' (اشعۃ اللمعات جلد اول)

یعنی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوستوں کو میت کے گھر پکا ہوا کھانا لانا مستحب ہے۔

چند اہم مسائل

مسئلہ نمبر ۱۔ نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بین کہتے ہیں بالا جماع حرام ہے۔ (بہار شریعت بحوالہ جوہرہ)

مسئلہ نمبر ۲۔ گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر مٹی ڈالنا، ران پر ہاتھ مارنا اور سینہ کوٹنا سب جاہلیت کے کام ہیں، ناجائز اور گناہ ہیں۔
(فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری ص ۱۵۷)

مسئلہ نمبر ۳۔ آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں۔
(بہار شریعت)

مسئلہ نمبر ۴۔ تعزیت مسنون ہے اور اس وقت موت سے تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے۔ اور اگر کوئی موجود نہ تھا یا علم نہ تھا تو بعد میں حرج نہیں۔ (بہار شریعت) (بحوالہ ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۵۔ تعزیت میں یہ کہے کہ خدائے تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر کی توفیق دے اور مصیبت پر ثواب عطا فرمائے۔ یا اسی کے مثل دوسرے جملے کہے۔

مسئلہ نمبر ۶۔ میت کے گھر صرف پہلے دن کھانا بھیجنا سنت ہے اس کے بعد مکروہ ہے۔ (بہار شریعت بحوالہ عالمگیری)

مسئلہ نمبر ۷۔ میت کے گھر والے تیجہ کے دن یا اس کے بعد میت کے ایصال

Marfat.com

ثواب کے لیے فقرا اور مساکین کو کھلائیں تو بہتر ہے لیکن دوست احباب اور عام مسلمانوں کی دعوت کریں تو ناجائز و بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے نہ کہ غم کے وقت۔

☆ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص ۱۵۷ میں ہے۔ **لا یباح اتخاذ الضیافة عند ثلاثة ایام کذا فی التتار خانیة**

☆ ردالمختار جلد اول ص ۶۲۹ اور فتح القدیر جلد دوم ص ۱۰۲ میں ہے۔ **ویکرہ اتخاذ الضیافة من الطعام من اهل المیت لانه شرع فی السرور لا فی الشر و روهی بدعة مستقبحة.**

☆ تیجہ وغیرہ کا کھانا اکثر میت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے اس میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ ورثہ میں نابالغ نہ ہو ورنہ سخت حرام ہے لیکن بالغ اگر اپنے حصہ سے کرے تو حرج نہیں۔ (بہار شریعت بحوالہ خانیہ)

تعزیت کیسے کی جائے اور ماتم کا شرعی حکم

تعزیت کرنا سنت ہے۔

☆ حدیث میں ہے جو اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت میں تعزیت کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔ (ابن ماجہ)
ایک اور حدیث میں ہے جو کسی مصیبت والے کی تعزیت کرے گا اسے اسی کے برابر ثواب ملے گا۔ (ترمذی و ابن ماجہ)

تعزیت کرنے کے الفاظ

☆ تعزیت میں یہ کہے اللہ تعالیٰ مرنے والے کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر روزی کرے اور اس مصیبت پر ثواب دے۔

Marfat.com

☆ حضور ﷺ نے ان لفظوں میں تعزیت فرمائی:

للّٰہ ما اخذ واعطی وکل شئی عندہ باجل مسمی

خدا ہی کا ہے جو اس نے لیا اور دیا ہر چیز اس کے یہاں ایک مقررہ معیاد کے ساتھ ہے۔

(عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ میت کے تمام اقارب کو تعزیت کریں، چھوٹے بڑے مرد عورت سب کو مگر عورت کو اس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ (عالمگیری، بہار)

تعزیت کی کتنی مدت ہوتی ہے

تعزیت کا وقت موت سے لے کر تین دن تک ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا لیکن اگر تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے وہاں موجود نہیں یا اسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں۔ (جوہرہ، ردالمحتار)

مسئلہ: قبرستان میں تعزیت کرنا بدعت ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: دفن سے پہلے بھی تعزیت جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو لیکن اگر میت کے گھر والے بے صبری کے ساتھ رونا پیٹنا کرتے ہوں تو ان کی تسلی دفن سے پہلے ہی کرے۔ (جوہرہ)

مسئلہ: جو ایک بار تعزیت کر آیا اسے دوبارہ تعزیت کے لئے جانا مکروہ ہے۔ (درمختار)

میت کے نام پر کھانا پکانے کا مسئلہ

مسئلہ: میت کے گھر والے تیجہ چالیسواں وغیرہ کے دن دعوت کریں تو ناجائز اور بری بدعت ہے۔ شرع میں دعوت خوشی کے وقت ہے کہ غم کے وقت لیکن اگر فقیروں محتاجوں کو کھلائیں تو بہتر ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: تیجے وغیرہ کا کھانا کرنا میت کے چھوڑے ہوئے مال سے جائز نہیں۔ البتہ جب وہ مال بٹ جائے تو جو چاہے اپنے حصے سے کرے۔ (خانیہ وغیرہ)

مسئلہ: میت کے پڑوسی یا دور کے رشتہ دار اگر میت کے گھر والوں کے لئے اس دن اور رات کے لئے کھانا لائیں تو بہتر ہے اور انہیں اصرار کر کے کھلائیں۔ (ردالمحتار و بہار)

مسئلہ: میت کے گھر والوں کو جو کھانا بھیجا جاتا ہے یہ کھانا صرف گھر والے کھائیں اور انہیں کے لائق بھیجے، زیادہ نہیں۔ اوروں کو وہ کھانا کھانا منع ہے۔ (کشف العظاء و بہار شریعت)

اور صرف پہلے دن کھانا بھیجنا سنت ہے اس کے بعد مکروہ ہے۔ (عالمگیری و بہار)

نوحہ اور بین کی حقیقت

☆ نوحہ یعنی میت کی خوبیاں مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بین کہتے ہیں، یہ بالا جماع حرام ہے۔

☆ یونہی واویلا و مصیبتاً کہہ کے چلانا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: کپڑے پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر دھول ڈالنا، چھاتی پیٹنا، ران پر ہاتھ مارنا، یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور حرام ہیں۔ (عالمگیری)

☆ حدیث میں ہے جو منہ پیٹے گریبان پھاڑے اور جاہلیت کا پکارنا پکارے (یعنی نوحہ کرے) وہ ہم سے نہیں۔ (بخاری و مسلم)

دوسری حدیث میں ہے جو سر منڈائے اور نوحہ کرے اور کپڑے پھاڑے، میں اس سے بری ہوں۔

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کا فعل مبارک

☆ آواز سے رونا منع ہے اور آواز نہ نکلے تو اس میں حرج نہیں۔ ایسا رونا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ صاحبزادہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر حضور ﷺ کے آنسو نکلے اور فرمایا کہ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دے گا۔ البتہ زبان کی وجہ سے عذاب دیتا ہے یا رحم فرماتا ہے اور رونے والوں کی وجہ سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے، مردہ بھی روتا ہے۔ (ملخص، جوہرہ، بہار، بخاری، مسلم وغیرہ)

سوگ کے شرعی مسائل

☆ تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں مگر عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔ (بخاری و مسلم)

مسئلہ: مصیبت پر صبر کرے تو اسے دو ثواب ملتے ہیں۔ ایک مصیبت کا اور دوسرا صبر کا اور جزع وفزع سے دونوں جاتے رہتے ہیں۔ (ردالمحتار)

☆ حدیث میں ہے جس مسلمان مرد یا عورت پر کوئی مصیبت آئی، اسے یاد کر کے ان للّٰہ وانا الیہ راجعون کہے۔

☆ اگرچہ مصیبت کو زمانہ گزر گیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر نیا ثواب عطا فرماتا ہے اور ویسا ہی ثواب دیتا ہے جیسا اس دن کہ جس دن مصیبت آئی تھی۔ (احمد و بیہقی)

☆.....☆.....☆

Marfat.com

باب 19

شہید کے فضائل

کیا شہید زندہ ہوتا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا تقولو المن..... الایہ یعنی جولوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے، انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ مگر تمہیں خبر نہیں

اورارشاد باری تعالی ہے ولا تحسبن الذین قتلوا. الی اجرا المومنین یعنی جولوگ راہ خدا میں قتل کیے گئے انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں، انہیں روزی ملتی ہے۔ اللہ نے اپنے فضل سے جوانہیں دیا ہے اس پر خوش ہیں اور جولوگ بعد والے ابھی ان سے نہ ملے ان کے لئے خوشخبری کے طالب کہ ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اللہ کی نعمت اور فضل کی خوشخبری چاہتے ہیں اور یہ کہ ایمان والوں کا اجر اللہ ضائع نہیں فرماتا۔

﴿شہید کا مقام احادیث کی روشنی میں﴾

شہید کے چھ انعام

عَنْ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِیکَرَبَ قَال قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلشَّہِیْدِ عِنْدَاللّٰہِ سِتُّ خِصَالٍ یُغْفَرُلَہٗ فِیْ اَوَّلِ دَفْعَۃٍ

Marfat.com

وَيُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَ يُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ يَامَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةَ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَ يُزَوَّجُ اِثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِى سَبْعِيْنَ مِنْ اَقْرُبَائِهٖ. (ترمذی.ابن ماجه)

حضرت مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے تئیں شہید کے لیے چھ باتیں ہیں، (۱) پہلی ہی مرتبہ یعنی خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اسے بخشا جائے گا اور اس کا ٹھکانا جنت میں دکھایا جائے گا۔ (۲) عذاب قبر سے محفوظ رکھا جائے گا۔ (۳) بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہے گا۔ (۴) اس کے سر پر وقار کا ایسا تاج رکھا جائے گا کہ جس کا یاقوت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔ (۵) اس کے نکاح میں بڑی بڑی آنکھوں والی بہتر حوریں دی جائیں گی۔ اور اس کے عزیزوں میں سے ستر آدمیوں کے لیے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

ہر گناہ سے بخشش

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَىْءٍ اِلَّا الدَّيْنِ (مسلم شریف)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جانا قرض کے علاوہ ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے۔

شہادت کا طالب

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ مَنْ سَئَالَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشَّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ

(مسلم شریف)

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدائے تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کا مرتبہ عطا فرما دیتا ہے اگر چہ وہ اپنے بستر پر مرے۔

نفاق پر موت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسُهٗ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ. (مسلم شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مر گیا اور جہاد نہ کیا نہ جہاد کا خیال دل میں لایا تو اس کی موت نفاق کی ایک قسم پر ہوئی۔

مشرکی سے جہاد

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ. (ابوداؤد. نسائی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جان و مال اور زبانوں کے ذریعہ مشرکین سے جہاد کرو۔

رضاء الٰہی کا طالب

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ

Marfat.com

يُقَاتِلُ لِيُرِىٰ مَكَانَهُ فَمَنْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِىَ الْعُلْيَاءِ فَهُوَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. (بخاری. مسلم)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا کہ کوئی مال غنیمت کے لیے لڑتا ہے، کوئی شہرت و ناموری کے لیے لڑتا ہے اور کوئی اپنی بہادری و شجاعت دکھانے کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے راہ حق میں لڑنے والا کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا جو اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کا بول بالا ہو تو وہ مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔

شہید کو غسل اور کفن نہیں دیا جائے گا

اہم مسئلہ: شہید کو نہ غسل دیا جائے، نہ اس کا خون دھویا جائے۔ نہ کفن دیا جائے بلکہ اسی طرح اس پر نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے۔ البتہ کفن مسنون میں کچھ کمی ہو تو اتنا بڑھا دیا جائے اور پاجامہ نہ اتارا جائے اور زائد کپڑے جو کفن کی قسم کے نہ ہوں، جیسے روئی دار کپڑا پوستین خف اور ہتھیار ڈھال وغیرہ بھی اتار لئے جائیں۔ (ہدایہ وغیرہ)

شہید کو غسل کیوں نہ دیا جائے؟

اہم مسئلہ: شہید کو غسل نہ دیئے جانے کی سات شرطیں ہیں۔

☆ اگر ان میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو غسل دیا جائے گا۔

☆ نمبر ۱ شہید

نمبر ۲ مسلمان

نمبر ۳ عاقل

نمبر ۴ بالغ ظاہر ہو

نمبر ۵ بطور ظلم آلہ جارحہ سے قتل کیا ہو

Marfat.com

(بطور ظلم قتل کئے جانے کا یہ مطلب ہے کہ بغاوت یا رحم یا قتل کرنے کی سزا میں نہ قتل کیا گیا ہو بلکہ ناحق کسی نے مار ڈالا ہو (عنایہ))

آلہ جارحہ کی تعریف

آلہ جارحہ سے مراد وہ چیز ہے جس سے قتل کرنے سے قاتل پر قصاص لازم آتا ہے یعنی جو عضو کو جدا کر دے جیسے تلوار، خنجر، چھرا، برچھا، بندوق، پستول بھی آلہ جارحہ میں داخل ہے اور آلہ جارحہ کی قید جب ہے کہ مسلمان نے مسلمانوں کو قتل کیا ورنہ اہل حرب و رہزنوں نے جس چیز سے بھی قتل کیا ہو شہید ہے۔ (بنایہ)

نمبر۶ نفس قتل سے مال نہ واجب ہوا ہو

نمبر۸ زخمی ہونے کے بعد دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو۔

رحمتِ الٰہی

یہ دنیا میں شہید کا اعزاز و اکرام ہے کہ اس کا خون پاک ہے اور اس کا بدن پاک ہے اور اس کے تن کا کپڑا کفن ہے اور آخرت میں تو اس کے اکرام و انعام کا پوچھنا ہی کیا ہے۔

اہم مسئلہ: چور یا ڈاکو یا حربی یا باغی نے کسی کو قتل کر دیا، چاہے ہتھیار سے قتل کریں یا کسی اور چیز سے تو وہ شہید ہے۔ غسل نہ دیا جائے۔ (ہدایہ، ردالمحتار وغیرہ)۔

کن صورتوں میں غسل دیا جائے گا؟

☆ دنیا سے نفع اٹھانا یہ کہ گھائل ہونے کے بعد کچھ کھایا یا پیا یا سویا یا علاج کیا یا خیمہ میں ٹھہرایا نماز کا ایک وقت پورا ہوش میں گزرا (بشرطیکہ نماز ادا

Marfat.com

کرنے پر قادر ہو) یا وہاں سے اٹھ کر دوسری جگہ کو چلا یا لوگ اسے معرکہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لے گئے۔ خواہ زندہ پہنچا ہو یا راستہ ہی میں انتقال ہوا یا کسی دنیوی بات کی وصیت کی یا کچھ خریدا یا کچھ بیچا یا بہت سی باتیں کیں تو ان سب صورتوں میں غسل دیں گے۔ بشرطیکہ یہ چیزیں جہاں ختم ہونے کے بعد واقع ہوئیں اور اگر درمیان جنگ میں ہوئیں تو یہ چیزیں شہادت سے روکنے والی نہیں، یعنی غسل نہ دیا جائے گا۔

اہم مسئلہ: اگر کسی مسلمان کو کسی مسلمان نے قصداً ناحق مار ڈالا تو وہ شہید ہے، اسے غسل نہ دیں۔

اہم مسئلہ: اپنی جان یا مال یا کسی مسلمان کے بچانے میں لڑا اور مارا گیا تو وہ شہید ہے (یعنی غسل نہ دیا جائے گا)۔ لوہے یا پتھر یا لکڑی جس کسی چیز سے قتل کیا گیا ہو۔ (عالمگیری)

اہم مسئلہ: شہید کے سب کپڑے اتار کر نئے کپڑے دینا مکروہ ہے۔ (ردالمحتار و عالمگیری)۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

باب 20

نماز جنازہ کے بعد دُعا کرنا

حضور ﷺ کی شریعت مطہرہ کے اندر دعا مانگنے کا کوئی مخصوص وقت متعین نہیں کہ اس وقت دعا قبول ہوگی اور باقی وقت میں اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں فرمائے گا بلکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

ترجمہ: دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۶)

اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے مطلقاً دعا کرنے کا فرمایا، اور اہل علم سے مخفی نہیں۔ اَلْمُطْلَقُ یَجْرِیْ عَلٰی اِطْلَاقِہٖ تاوقتیکہ دلیل سے مقید کیا جائے۔

دعا بعد نماز جنازہ اہل سنت وجماعت کے نزدیک جائز ہے اور وہ اس کو مستحب ومباح کا درجہ دیتے ہیں جیسا کہ مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان نے (بذل الجوائز) فتاوی رضویہ جلد ۹ میں لکھا

حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

اَکْثِرِ الدُّعَاءَ

ترجمہ: دعا بکثرت کر:

Marfat.com

حوالہ جات

(۱) اسے امام حاکم نے (المستدرك على الصحيحين ا /۷۱۱رقم۱۹۳۹) عن ابن عباس سے روایت کیا اور امام حاکم نے صحیح کہا۔

(۲) المعجم الكبير ۱۰/۲۵رقم۱۱۷۴۰(۳)تهذيب الآثار للطبری۶/۲۴۳رقم ۲۷۴۸

(۴) مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ۱۱/۴۵رقم ۱۷۳۷۴

(۵) كنز العمال۲ /۷۶رقم۳۲۰۸

(۶) صحيح جامع الصغير ا /۲۶۲رقم۲۰۷۰

(۷) الفردوس بمأثور الخطاب۳۵۸۳۵

(۸) الفتح الكبير فی ضم الزيادةالیٰ جامع الصغيرا /۲۱۰رقم۲۲۸۲

(۹) تهذيب الآثار مسند ابن عباس ا /۳۹۵(۱۰)جامع الاحاديث ۴/۲۳۲ رقم ۴۴۷۴۳

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

حدیث نمبر۲

اِذَا تَمَنّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيُكْثِرْ، فَاِنَّمَا يَسْاَلُ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ

ترجمہ: جب تم میں کوئی دعا کرے تو بکثرت کرے کہ اپنے رب سے ہی سوال کر رہا ہے

حوالہ جات

(۱) مجمع الزوائد ۱۰ /۱۵۰رقم ۱۷۲۲۰ رجاله رجال الصحيح مطبوعه مكتبه القدسی قاهره (۲) المعجم الاوسط للطبرانی۲/۳۰۱رقم۲۰۴۰مطبوعه قاهره،(۳) مسند عائشه لابی داؤد ۱/۹۹رقم۹۵ (۴) مصنف ابن ابی شیبة ۱۰/۲۷۴رقم۲۹۹۸۲، (۵) شرح السنة للبغوی ۵/۲۰۸رقم۱۴۰۳

Marfat.com

(٦) غریب الاثر لابی عبید ابن سلام۲/۱۴، (۷) کنز العمال۲/۲۷رقم۳۱۷۶
(۸) العلل دارقطنی۱۴/۱۶۲رقم۳۵۰۴، (۹) النهایه فی غریب الاثر۴/۸۰۴
(۱۰) صحیح جامع الصغیر۱/۱۳۸رقم۴۳۸، (۱۱) المنتخب من مسند عبد بن حمید ۱/۴۳۴رقم۱۴۹۶
(۱۲) جامع الاحادیث للسیوطی ۲/۴۸۹رقم۱۶۵۸

ان احادیث میں دعا کثرت سے مانگنے کا حکم واضح ہے اور کسی وقت کی کوئی قید نہیں ، بلکہ رسول ﷺ نے دعا میں کمی کرنے سے منع فرمایا الفاظ یہ ہیں:

حدیث نمبر۳

لَا تَعْجِزُوْا عَنِ الدُّعَاءِ
دعا میں کمی نہ کرو

حوالہ جات

(۱)کنز العمال ۲/۶۱۲رقم۴۸۸۳، (۲)فتح القدیر للشوکانی ۱/۲۴۳
(۳)الدر المنثور۲/۲۶۵، (۴)تفسیر مظهری ۱/۲۰۰
(۵)المستدرك للحاکم ۱/۶۷۱رقم ۱۸۱۸ هذا حدیث صحیح الاسناد
(۶)صحیح ابن حبان ۳/۱۵۱رقم۸۷۱، (۷)جامع العلوم و الحکم ۱/۳۹۲
(۸)جامع الأحادیث ۱۲/۲۱۸رقم۱۲۲۳۷، (۹)تاریخ أصبهان۱/۲۳۰
(۱۰)تحفة الذاکرین للشوکانی۱/۳۳(۱۱)الترغیب والترهیب للالبانی۲/۳۱۵رقم۲۵۲۴، (۱۲)مختصر تلخیص الذهبی۱/۳۷۳رقم۱۱۹

لہٰذا دعا تو ہر وقت کی جاسکتی ہے چاہے نماز کے اندر ہو یا باہر شرع میں اس کی ممانعت موجود نہیں کہ نماز جنازہ کے بعد دعا جائز نہیں ، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﷺ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ

ترجمہ: تو جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعا میں محنت کرو اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔

(پارہ۳۰ سورۃ الم نشرح آیت ۷،۸)

اس آیت مقدسہ کی تفسیر صحابہ و تابعین نے یہ کی ہے کہ: کوئی بھی نماز ہو اس سے

Marfat.com

فارغ ہوکر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو دیکھئے

حوالہ جات

[جامع البیان فی تفسیر القرآن للطبری
جلد۲۴صفحہ۴۹۷،۴۹۸رقم۳۷۸۸۳تا۳۷۸۹۲]

اب ذرا ملاحظہ فرمایئے کہ نبی ﷺ نے خاص نماز جنازہ کے بعد دعا کا حکم فرمایا جیسا کہ دیو بندی فتوی میں بھی اس حدیث کو نقل کیا گیا مگر ساتھ ہی جو دوسری روایت تھی اس کو جوڑ دیا گیا جو کہ غلط ہے اس روایت میں نماز جنازہ کے اندر دعا کا فرمایا گیا ہماری والی روایت میں نماز جنازہ کے بعد اور یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ نماز جنازہ کے اندر دعا والی زید بن اسلم سے مرسل روایت ہے

،ہماری روایت یہ ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، کہ جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھ چکو، تو اس کے لئے خالص دعا کرو

حوالہ جات

(۱)سنن ابو داؤد ۲/۱۰۰رقم۳۱۹۹ (۲)سنن ابن ماجه ص۱۰۹رقم ۱۴۹۷
(۳) صحیح ابن حبان۷/۳۱رقم۳۰۷۶،۳۰۷۷ (۴)سنن الکبریٰ للبیهقی۴/۴۰
(۵)تفسیر قرطبی ۸/۲۲۲ (۶) شرح الطحاویة ۱/۳۷۷
(۷)تفسیر اللباب لابن عادل۱/۲۶۵۹ (۸) معرفة السنن والآثار للبیهقی۵/۳۰۳رقم۲۲۸۰
(۹)تحفة الأحوذی۳/۸۴ (۱۰) شرح ابی داؤد للعینی۶/۱۴۳
(۱۱)البدر المنیر فی تخریج الأحادیث والآثار فی شرح الکبیر۵/۲۶۹
(۱۲)بلوغ المرام۱/۲۰۵رقم۵۶۸(۱۳)صحیح کنوز السنة النبویة۱/۱۴۲
(۱۴) کنز العمال۱۵/۵۸۳رقم۴۲۲۷۹

Marfat.com

(۱۵)مشکوٰۃ المصابیح۱/۳۷۷رقم۱۷۴،(۱۶)الشرح الکبیر لابن قدامۃ۲/۳۴۷
(۱۷)المغنی فی فقه الامام احمد بن حنبل۴/۴۳۰، (۱۸)نیل الأوطار۴/۱۰۵

اس حدیث کو ناصر الدین البانی نے (سنن ابوداؤداور سنن ابن ماجہ) کی تحقیق میں حسن کہا اور شعیب الأرناؤوط نے (ابن حبان) کی تحقیق میں ''اسنادہٗ قوی،،کہا دیوبندی مولوی اس حدیث کا معنی یہ کرتے ہیں کہ نماز جنازہ میں خلوص سے دعا کرو حالانکہ (فا) اور [فی] میں ابتدائی طالب علم بھی فرق سمجھتا ہے جبکہ دیوبندی مولوی (فا) کا معنی (فی) کرتا ہے اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے

اب دیکھئے خود نبی ﷺ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگتے ہیں (عبداللہ بن ابی بکر فرماتے ہیں (یہ روایت طویل ہے) مقام موتہ میں جب کفار سے صحابہ جنگ فرمارہے تھے تو حضور ﷺ نے صحابہ کو شہید ہوتے ملاحظہ فرمایا تو ان پر نماز جنازہ پڑھی اور ان کے لئے دعا مانگی اور صحابہ کرام کو دعائے بخشش کا حکم دیا الفاظ یہ ہیں

وَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا وَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لَهٗ

حوالہ جات

(۱)فتح القدیر لابن ہمام۳/۳۶۸ (۲)عمدۃ القاری شرح بخاری۸/۲۲
(۳)نصب الرایۃ ۲/۲۸۴(۴)شرح ابی داؤد للعینی ۶/۱۵۳(۵)عون المعبود۹/۲۰

دوسری حدیث ملاحظہ فرمایئے (حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی (اس کے بعد) جو دعا مانگی وہ میں نے یاد کرلی الفاظ یہ ہیں۔

''صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ''

حوالہ جات

(۱)صحیح مسلم۳/۵۹رقم۲۲۷۶(۲)صحیح ابن حبان۷/۳۴۴رقم۳۰۷۵
(۳)مسند البزار۷/۷۲رقم۲۷۳۹(۴)سنن الکبریٰ للبیہقی۴/۴۰رقم۷۲۴۶
(۵)معجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۴۰۶رقم۴۵۰۷(۶)شرح السنۃ للبغوی۵/۳۵۶رقم۱۴۹۵

Marfat.com

(۷)مسند الشامین ۳/۱۸۲رقم۲۰۳۷(۸)المنتقی لابن الجارود۲/۹۱رقم۵۲۲
(۹)عمدة القاری شرح بخاری ۱۲/۴۵۴(۱۰)شرح مسلم للنووی۳/۳۸۳
(۱۱)تحفة الأحوذی۳/۸۲(۱۲)تلخیص الحبیر۲/۲۸۸رقم۷۷۰
(۱۳)کنز العمال۱۵/۵۸۷رقم۴۲۳۰۱(۱۴)بلوغ المرام۱/۲۰۴
(۱۵)ریاض الصالحین۱/۳۷۳(۱۶)مشکوٰۃ المصابیح ۱/۳۷۳رقم ۱۶۵۵
(۱۷)البحر الرائق شرح کنز الدقائق۵/۳۲۲

امام نووی (شرح مسلم) میں "فحفظت" کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں (أَیْ عَلَّمَنِیْهِ بَعْدَ الصَّلٰوة فَحَفِظْتُه) ترجمہ: یعنی دعا نماز کے بعد سکھائی، پس انھوں نے اسے یاد کرلیا۔

(شرح صحیح مسلم للنووی ۳/۳۸۳طبع بیروت)

ان دونوں روایتوں میں حضور ﷺ کا نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا واضح ہے پھر اس کے جواز میں شک کرنا کیسا؟

اب ذرا رسول اللہ ﷺ کے صحابی کا عمل بھی ملاحظہ فرمایئے:

حضرت مستظل بن حصین سے روایت ہے (أَنَّ عَلِیًّا صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ بَعْدَ مَا صُلِّیَ عَلَیْهَا) ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھی جانے کے بعد دعا مانگی۔

(۱)سنن الکبریٰ للبیهقی ۴/۴۵رقم۶۷۸۷(۲)التمهید لابن عبد البر ۶/۲۷۵
(۳)کنز العمال۱۵/۷۱۳رقم۴۲۸۴۱(۴)جامع الأحادیث للسیوطی ۲۹/۴۶۱رقم۳۲۵۶۱

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک اور روایت بھی ہے:

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّیْبَانِیِّ، عَنْ عُمَیْرِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ صَلَّیْتَ مَعَ عَلِیٍّ عَلٰی یَزِیْدَ بْنَ الْمُکَفَّفِ فَکَبَّرَ عَلَیْهِ أَرْبَعًا، ثُمَّ مَشٰی حَتّٰی أَتَاهُ فَقَالَ: أَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ.....

ترجمہ: حضرت عمیر بن سعید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یزید بن

Marfat.com

مکلف رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی آپ نے چار تکبیریں کہیں پھر چلے میت کے پاس آئے اور کہا اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے....الخ

(مصنف ابن ابی شیبۃ ۳/۳۳۱رقم ۱۱۸۳۱اس کی سند صحیح ھے)

ان دونوں روایتوں میں جنازہ کے بعد دعا کرنی واضح ہے

اسی طرح جنازہ کے بعد دعا کرنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے دیکھئے (مصنف عبدالرزاق ۳/۵۱۹رقم ۶۵۴۵)

اس کے علاوہ حضرت ابو ہریرہ اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما سے بھی روایات ہیں دیکھئے:

[سنن الکبریٰ بیھقی ۹۳۴، کنز العمال ۱۵/۷۱۷رقم ۴۲۸۵۸، المبسوط للسرخسی ۲/۷۲، بدائع الصنائع ۱/۳۱۱، طبقات الکبریٰ ۳/۳۶۹]

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اُطْلُبُوْا الْخَيْرَ دَهْرَكُمْ كُلَّهٗ وَتَعَرَّضُوْا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللّٰهِ

ترجمہ: ہر وقت، ہر گھڑی، عمر بھر خیر مانگے جاؤ اور تجلیات رحمت الٰہی کی تلاش رکھو

حوالہ جات

(۱)شعب الایمان للبیھقی ۲/۳۷۰رقم ۱۰۸۳(۲)تفسیر ابن کثیر ۴/۳۳۰
(۳)التمھید لابن عبدالبر ۵/۳۳۹(۴)الاستذکار ۷/۴۶۴
(۵)جامع الصغیر ۱/۸۵(۶)الفتح الکبیر ۱/۱۸۱(۷)الفردوس بماثور الخطاب ۱/۹۷رقم ۲۴۱
(۸)جامع الاحادیث للسیوطی ۴/۴۹۵رقم ۳۶۱۸(۹)کنز العمال ۲/۴۷رقم ۳۱۸۹
(۱۰) الأسماء والصفات للبیھقی ۱/۳۲۹
(۱۱)سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ للالبانی ۴/۳۸۹رقم ۱۸۹۰

اب دیکھئے کہ نماز جنازہ کے بعد میت کو دفن کرنا ہوتا ہے لیکن دفن سے پہلے اور جنازہ کے بعد دعا کرنے کا معمول سلف صالحین کا ہے یہی معمول بہا ہے یعنی اسی

Marfat.com

پر فتوٰی ہے ملاحظہ فرمایئے، کشف الغطاء میں ہے

فاتحہ ودعا برائے میت پیش از دفن دربست است وہمیں است روایت معمولہ کذا فی الخلاصۃ الفقہ ...) ترجمہ: میت کے لئے دفن سے پہلے فاتحہ و دعا درست ہے اور یہی روایت معمول بہا ہے ایسا ہی خلاصۃ الفقہ میں ہے۔

(کشف الغطاء صفحہ ۴۰ فصل ششم نماز جنازہ مطبوعہ دھلی)

علماء دیوبند کے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نے دعا کے بارے میں ایک ضابطہ مقرر کیا لکھتے ہیں:

(کیا معترض صاحب ہر دعا کے لئے نقل کو شرط کہیں گے) یعنی ہر دعا کے لئے علیحدہ ثبوت کی ضرورت نہیں (بوادر النوادر صفحہ ۶۲۳ مطبوعہ لاہور) لہٰذا اس اصول کے تحت مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں [بعد نماز عیدین کے دعا مانگنا، گو نبی ﷺ اور ان کے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم سے منقول نہیں مگر چونکہ ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے اس لئے بعد نماز عیدین بھی دعا مانگنا مسنون ہوگا۔) (بہشتی زیور حصہ نمبر ۱۱ صفحہ نمبر ۸۵)

اسی طرح (فتاوٰی دارالولوم دیوبند ۲۲۵/۵) میں ہے:

''عیدین کی نمازوں کے بعد مثل دیگر نمازوں کے دعا مانگنا مستحب ہے ہمارے اکابر کا یہی معمول رہا ہے۔''

اسی لئے ہم (اہل سنت والجماعت) کہتے ہیں کہ یہاں تو جنازہ کے بعد دعا کا ثبوت بھی ہے تو پھر اس کو بدعت کہنا کیسا ہے؟

مفتی کفایت اللہ دہلوی جس کو دیوبندی مولوی نے چشتی لکھا جو سراسر جھوٹ ہے ان کی کتاب کا جو حوالہ دیا اس پر کہیں بھی چشتی نہیں لکھا۔ وہ لکھتے ہیں:

اگر لوگ نماز جنازہ کے بعد جمع ہو کر اور اہتمام کر کے دعا نہ کریں بلکہ صفیں توڑ کر علیحدہ ہو جائیں اور اپنے اپنے طور پر ہر شخص تنہا تنہا دعا کرے تو اس میں کسی

Marfat.com

طور سے نماز جنازہ میں زیادتی کا شبہ نہیں ہوسکتا۔

(دلائل الخیرات فی ترك المنكرات مع خیر الصلات صفحه ۳۳)

اب مولوی صاحب بتائیں کہ اس ہیت کے ساتھ دعا کرنا بعد نماز جنازہ ان کے نزدیک کس حدیث سے ثابت ہے

اسی طرح (فتاوٰی دار العلوم دیوبند ۵/۴۳۴ مطبوعہ ملتان) میں ہے:

سوال (۳۱۳۴) بعد نماز جنازہ قبل دفن چند مصلیوں کا ایصال ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ ایک بار سورۃ اخلاص تین بار آہستہ آواز سے پڑھنا اور امام جنازہ یا کسی نیک آدمی کا دونوں ہاتھ اٹھا کر مختصر دعا کرنا شرعاً ہے یا نہیں؟

الجواب:۔اس میں کوئی حرج نہیں۔

ظفر احمد عثمانی لکھتے ہیں جنھیں دیوبندی مولوی صاحب نے چشتی لکھا اسی طرح تقی عثمانی، خلیل احمد اور سارے دیوبندیوں کو چشتی لکھا جو کہ سراسر جھوٹ ہے کیونکہ جن کتب کا حوالہ ان میں کہیں بھی چشتی نہیں لکھا یہ صرف عوام اہل سنت والجماعت کو دھوکہ دینے کے لئے ہے [بعد نماز (جنازہ) کے اسی طرح اسی جگہ دعا کا کوئی ثبوت نہیں صفیں توڑ کر الگ ہٹ جائے پھر جتنا چاہے دعا کرے۔

(مخزن فضائل و مسائل حصه اول صفحه۹۱)

اسی طرح مولوی عزیز علی شاہ دیوبندی نے بھی لکھا (اپنے اپنے دل میں لوگ علیحدہ علیحدہ دعا مانگیں اس کا ہر وقت اختیار ہے۔)

(تحقیق الدعاء صفحه۶۳)

علامہ شمس الحق افغانی دیوبندی لکھتے ہیں (مفتی کفایت اللہ صاحب مرحوم نے تطبیق یوں دی ہے دعا قبل کسر الصفوف (صفیں توڑنے سے پہلے) منع ہے اور بعد کسر الصفوف جائز ہے میرے نزدیک یہ درست ہے۔) (الکلام الموزون صفحہ۹۱)

اسی طرح (خیر الفتاوٰی ۳/۲۲۴) میں ہے "علیحدہ طور پر دعا وتلاوت جائز

Marfat.com

ہے'' یعنی جنازہ کے بعد۔

اب نئے دیوبندی علماء کا عمل بھی ملاحظہ ہو

(۱) مولوی فضل الرحمٰن صاحب نے ملک قاسم سیاسی لیڈر کی نماز جنازہ کے بعد دعا مانگی دیکھئے (روز نامہ پاکستان لاہور ۱۹ ستمبر ۱۹۹۶ء) کی اشاعت میں باتصویر طور پر موجود ہے کہ وہ ملک قسم کی نماز جنازہ کے بعد دعا مانگ رہے ہیں

(۲) جنرل ضیاء الحق کے جنازے میں شریک تمام دیوبندی علماء نے خصوصًا مولوی عبدالمالک کاندھلوی شیخ الحدیث جامع اشرفیہ لاہوراور مولوی عبدالقادر آزاد سابق خطیب شاہی مسجد لاہور نے ہاتھ لمبے لمبے کر کے دعا بعد نماز جنازہ کی دیکھئے اس وقت کے اخبارات اور ٹی وی کی کوریج۔

(۳) مولوی اکرم اعوان دیوبندی ''دعا نماز جنازہ کے بارے میں'' لکھتے ہیں۔

(کبھی مانگتے ہیں کبھی نہیں مانگتے ہیں جیسی صورت حال ہو گزارا کرتے ہیں اور اب تو میرے پاس فرصت نہیں ہوتی جنازوں میں جانے کے لئے بچے ہو آتے ہیں پتا نہیں مانگتے ہیں نہیں مانگتے وہ جانیں اور ان کا کام جانیں۔)

(ماھنامہ المرشد لاھور نومبر ۱۹۹۴ء صفحہ۴۶)

(۴) متحدہ قومی موومنٹ کے معطل رہنما ڈاکٹر عمران فاروق کی نماز جنازہ کے بعد مولانا اسعد تھانوی دیوبندی نے دعا کی دیکھئے اخبار روزنامہ ''امت'' کراچی ۷ نومبر ۲۰۱۰ء بروز اتوار میں)

لہٰذا ان دلائل کی روشنی میں دیوبندی علماء کا (دعا بعد نماز جنازہ) کو بدعت

Marfat.com

کہنا دو وجہ سے صحیح نہیں

(۱) ایک تو یہ کہ ان کا ضابطہ بدعت صحیح نہیں ورنہ اسی ضابطے کے تحت جو اعمال ان کے آتے ہیں انھیں بھی (بدعت) کہیں۔

(۲) اگر بالفرض آپ کا ضابطہ مانا جائے تو پھر جب حضور ﷺ اور ان کے صحابہ سے یہ عمل ثابت ہے جیسا کہ پہلے گزرا تو اس کو بدعت کہنا صحیح نہیں اب ان فقہاء کی عبارات کا جواب دیا جاتا ہے جو اس فتوٰی میں نقل کی گئیں

(۱) و فی المحیط البرهانی لایقوم الرجل با لدعاء بعد صلوٰة الجنازه

(۲) و فی الفتاوٰی السراجیه اذا فرغ من الصلوٰة لا یقوم بالدعاء

(۳) و فی الفتاوٰی بزازیه علی العالمگیریه لا یقوم بالدعاء بعد صلوٰة الجنازة لانه دعا مرّة

(۴) و فی خلاصة الفتاوٰی لا یقوم بالدعاء .....بعد صلوٰه الجنازة

(۵) و فی البحرالرائق: لایدعو بعد التسلیم

اب ذرا غور فرمایئے کہ جب قرآن وسنت اور حضور ﷺ اور ان کے صحابہ سے یہ عمل ثابت ہے جیسا کہ پہلے گزرا تو فقہاء کیوں منع فرمانے لگے اگر منع کیا تو کیا شرط لگائی اور کیوں لگائی اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے تو بات فقہاء کی سمجھ آ جاتی ہے کی چار عبارات میں بلفظ [قیام] کے ساتھ منع کیا گیا اب وہ کیا قیام ہے جس کی قید سے فقہاء یہ حکم دے رہے ہیں جب فقہاء کے دلائل کو سمجھا جائے تو بات واضح ہو جاتی ہے کہ دعا کے لئے ایسا قیام جو طویل ہو جس سے دفن میں تاخیر ہو تو یہ شرح مطہرہ کو نہیں لہٰذا مختصر دعا سے اور مطلقاً دعا سے فقہاء نے منع نہیں کیا ورنہ دیوبندی علماء

بھی فرداً فرداً اور مختصر دعا کے قائل ہیں جیسا کہ پیچھے گذرا لہٰذا اس کو اگر مطلق مانا جائے تو دیوبندیوں کے بھی خلاف ہے تو جو جواب ان کا ہوگا وہی ہمارا تسلیم کیا جائے اسی لئے ہم مختصر دعا کر کے میت کو دفن کے لئے لے جاتے ہیں جو جائز ہے

اب رہ گئی پانچویں عبارت تو البحر الرائق میں اسی عبارت میں آگے لکھا ہے:

وَعَنْ الْفَضْلِیِّ لَابَأْسَ بِهٖ

یعنی اس میں کوئی حرج نہیں۔ (البحر الرائق ۳۳۲/۵)

چنانچہ مولوی کفایت اللہ صاحب جن کو دیوبندی مولوی صاحب نے چشتی لکھا (خیر الصلوٰۃ رسالہ کے صفحہ نمبر ۶۳) پر مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے حوالے سے لکھا کہ ''جو دوسری عبارت جو بطور روایت فضلی سے نقل کی ہے جس میں [لا بأس به] مذکور ہے وہ مشیر بجواز ہے۔''

لہٰذا یہ عبارت جواز کے حق میں ہے اب صرف مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کی عبارت کا جواب رہ گیا جو کہ فتوی کے صفحہ نمبر ۲ پر ہے تو اس کا جواب یہ ہے اس عبارت میں ہے

لا یدعو للمیت بعد الجنازة لانهٗ یشبه الزیادة فی الصلٰوة الجنازة

یعنی نماز جنازہ کے بعد اس طرح دعا نہ کی جائے جو جنازہ میں زیادتی کا شبہ دے صفوف کو توڑ کر دعا مانگنا اس شبہے کو زائل کر دیتا ہے لہٰذا جیسا کہ علماء دیو نے بھی یہی تطبیق دی ہے ورنہ کسی نے مطلقاً دعا کو ناجائز نہیں لکھا لہٰذا دیوبـ مفتیوں کے فتاوی کا کوئی اعتبار نہیں جب کہ قرآن وسنت نبی ﷺ کا قول وفعل صحـ

عمل اور فقہاء کا معمول بہا کہنا موجود ثابت ہے تو ان علماء کا بدعت بدعت کی رٹ لگانا اور جھوٹے چشتی بننا اور فقہاء کی عبارات کو کتر بیونت کر کے پیش کرنا، سادہ عوام کو گمراہ کرنا ہے اور (پکی روٹی) جیسی کتاب کا حوالہ دینا، مولوی عبدالحیٔ لکھنوی کا فیصلہ سنانا، یہ سب دیوبندی ہی تو ہیں اہل سنت والجماعت کے لئے یہ کیسے قبول ہوسکتا ہے لہٰذا نماز جنازہ کے بعد دعا کو واجب کہنا اور اس بناء پر اس کو بدعت کہنا یہ سب جھوٹ کے سوا کچھ نہیں اہل سنت والجماعت کا کوئی مستند عالم اس کو فرض، واجب نہیں کہتا بلکہ مستحب و مباح کہتا ہے جو الحمد للہ ثابت ہے اللہ تعالیٰ حق کو واضح ہوجانے کے بعد اس کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆.....☆.....☆

باب 21

فرض نمازوں کے بعد دُعا کا ثبوت

اللہ ربّ العزت جلّا جلالہ کا ارشاد ہے ''فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّكَ فَرْغَب

(الم نشرح آیت ۷) ترجمہ۔ جب تم نماز سے فارغ ہوتو دعا میں محنت کرو اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت کرو۔ تفسیر:

(۱)عن ابن عباس فاذا فرغت فانصب يقول فرغت مما فرض عليك من الصلوٰة فسئل وارغب اليه وانصب له.

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کی ہے تو اللہ سے سوال کرو اور اسی کی طرف رغبت کرو اور اسی کیلئے کھڑے رہو۔ (جامع البیان فی تفسیر القرآن ۱۲/۱۵۱ جز ۳۰)

(۲)عن قتادة فاذا فرغت فانصب قال اذا فرغت من صلاتك فانصب فى الدعاء

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو خشوع خضوع کے ساتھ دعا مانگو۔ (تفسیر در منثور ۶/۳۶۵) اسی طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور مجاہد و ضحاک وغیرہ سے بھی منقول ہے۔

احادیث مبارکہ: (۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنْ صَلَاتِهٖ فَلْيَدْعُ.... الخ ترجمہ۔ کہ جب تم میں

Marfat.com

سے کوئی نماز سے فارغ ہوتو دعا کرے۔

(سنن الکبریٰ بیہقی ۲/۱۵۴، کنز العمال ۲/۱۰۱ رقم ۳۳۳۰، صحیح جامع الصغیر ۱/۱۸۱ رقم ۷۰۲)

(۲)عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ؟ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ وَ دُبُرُ الصَّلٰوةِ الْمَکْتُوْبَاتِ

ترجمہ۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا رات کے پچھلے حصہ اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔

(جامع ترمذی ۵/۵۲۶ رقم ۳۴۹۹ طبع بیروت، سنن الکبریٰ للنسائی ۶/۳۲ رقم ۹۹۳۶)

(۳)عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ

ترجمہ۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین بار استغفار کہتے اور فرماتے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام

(صحیح مسلم ۲/۱۳۶۲۹۴، سنن نسائی ۲۸۳ رقم ۱۳۳۷، سنن ابن ماجہ ۲/۸۸ رقم ۹۲۸)

(۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا سَلَّمَ لَمْ یَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَام

(صحیح مسلم ۲/۹۵ رقم ۱۳۶۳، سنن ابوداؤد ۱/۵۵۹ رقم ۱۵۱۴، سنن ترمذی ۲/۳۲ رقم ۲۹۸)

(۵)عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ: کَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَ الْفَقْرِ، وَ عَذَابِ

Marfat.com

الْقَبْرِ،فَكُنْتُ أَقُوْلُهُنَّ، فَقَالَ أَبِیْ أَیْ بُنَیَّ،عَمَّنْ أَخَذْتَ هٰذَا،قُلْتُ عَنْكَ،قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلَاةِ

ترجمہ۔ مسلم ابی بکرہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ہر نماز کے بعد دعا کرتے تھے اے اللہ میں کفر اور فقر اور عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں میں بھی یہ دعا کرنے لگا میرے والد کہا اے بیٹے یہ دعا کہاں سے حاصل کی میں نے کہا آپ سے انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔

(سنن نسائی ۳/۸۳رقم ۱۳۴۷،صحیح ابن خزیمہ ۱/۳۶۷رقم ۷۴۷)

اس مسئلہ پر غیر مقلدین کے شیخ الکل سید نذیر حسین دہلوی نے فتاوی نذیریہ ۱/۵۶۴تا۵۶۶ پر احادیث سے فرض نمازوں کے بعد دعا کا ثبوت دیا ہے اسی طرح علماء دیوبند میں سے شیخ الحدیث فیض احمد ملتانی نے اپنی کتاب ''نماز مدلل صفحہ ۱۶۵ تا ۱۶۸ پر نماز کے بعد دعا کا ثبوت دیا ہے غیر مقلدین اور دیوبندی حضرات وہیں ملاحظہ کر سکتے ہیں

(۶)عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِاللهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ اِنْحَرَفَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَاءَ.

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھی جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا پس دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔

(۱)زجاجة المصابیح:۲/۵۶ مترجم،رقم الحدیث ۱۳۲۲

(۲)عمل الیوم واللیلة لابن السنی :۱/۲۶۲،رقم ۳۷ میں بھی اسی طرح کا مفہوم منقول ہے(۳)مصنف ابن ابی شیبة ۱/۳۰۲ رقم ۳۱۱۰) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فتح الباری ۱۱/۱۱۳،۱۱۹،۱۲۱ پر اس مسئلہ کی خوب وضاحت کی اور علامہ عبدالرحمان مبارک پوری نے ''تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی ۱/۲۴۵،۲۴۶ پر

Marfat.com

نماز کے بعد دعا کے دلائل دیے ہیں۔

(۷) ایک اور روایت ملاحظہ ہو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيٰ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا.

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا رب بہت باحیا ہے جب بندہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا اللہ اپنے بندے سے حیاء کرتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی ہاتھ اٹھائے۔

(سنن ابوداؤد ۱/۲۵۳ رقم ۱۴۹۰، سنن ترمذی ۵/۵۵۶ رقم ۳۵۵۶، مسند البزار ۶/۴۷۸)

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری ۲/۹۳۷ میں مستقل باب قائم کیا ہے "بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلٰوة" (نماز کے بعد دعاء کا باب)

اس کی شرح میں حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس عنوان سے امام بخاری کا مقصد ان لوگوں کا رد کرنا ہے جو نماز کے بعد دعاء کی مشروعیت کے قائل نہیں لکھتے ہیں

"وَفِيْ هٰذِهِ التَّرْجَمَةِ رَدٌّ عَلٰى مَنْ زَعَمَ اَنَّ الدُّعَاءَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ لَا يُشْرَعُ"

(فتح الباری ۱۱/۱۳۳ طبع بیروت)

امام نووی "المجموع شرح المہذب ۳/۴۸۸" میں لکھتے ہیں

" قَدْ ذَكَرْنَا اِسْتِحْبَابَ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ لِلْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ وَالْمُنْفَرِدِ وَهُوَ مُسْتَحَبٌّ عَقِبَ كُلِّ الصَّلٰوةِ بِلَا خِلَافٍ"

ترجمہ۔ ہم نے امام اور مقتدی اور منفرد کیلئے دعاء و ذکر کا استحباب ذکر کیا ہے اور وہ بالاتفاق تمام نمازوں کے بعد مستحب ہے۔

اللہ تعالیٰ حق واضح ہونے کے بعد اس کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

باب 22

اسلامی مہینوں کے مطابق نوافل عبادات

اس باب میں ہم نے ہر ماہ کی نفلی عبادات اور وظائف کا ذکر کر دیا تا کہ قاری کے لیے اس ایک کتاب میں ہی سب کچھ جمع کر دیا جائے اور ہمارے محترم قاری کو ایک کتاب ہی کافی ہو جائے۔

مُحَرَّمُ الْحَرَامْ

جب چاند دیکھے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّه، عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَاتُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ط

سرور کائنات ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ماہِ محرم الحرام بہت ہی بابرکت مہینہ ہے اور شب عاشورہ نیز یوم عاشورہ کی عبادت کے بے حد فضائل ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ محرم کا چاند دیکھ کر چار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر اپنے اوپر دم کرنا بہت افضل ہے۔ اول شب بعد نماز عشاء آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص گیارہ گیارہ دفعہ پڑھو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے روز حشر اللہ پاک اس نماز کے پڑھنے والے اور اس کے گھر والوں کی شفاعت فرمائے گا۔

Marfat.com

اول شب بعد نماز عشاء ماہ محرم چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور سورۂ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھنی ہے پھر بعد سلام کے یہ دعا گیارہ مرتبہ پڑھے:

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَتِه وَالرُّوْحِ ط

اس نماز کے پڑھنے سے بے شمار عبادات کا ثواب درگاہِ رب العزت سے عطا کیا جائے گا۔

محرم کی پہلی شب سے شب عاشور تک روزانہ بعد نماز عشاء ایک سو مرتبہ کلمہ توحید پڑھنا واسطے بخشش گناہ بہت افضل ہے۔

پہلی شب محرم الحرام سے شب عاشور تک بعد نماز عشاء اول آخر مع درود شریف کے ایک سو دفعہ یہ دعا بھی پڑھنی افضل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَارَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

﴿محرم الحرام﴾

نفل نماز پہلی تاریخ محرم الحرام

پہلی تاریخ بعد نماز ظہر دو رکعت نماز پڑھے اول رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تیرہ بار۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص بارہ مرتبہ پڑھے۔ پھر بعد سلام کے یہ دعائے مکرم ایک مرتبہ پڑھے:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَبَدُالْقَدِیْمُ ھٰذِہٖ سَنَۃٌ جَدِیْدَۃٌ اَسْئَلُکَ فِیْھَا الْعِصْمَۃَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَالْاَمَانَ مِنَ السُّلْطَانِ الْجَابِرِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَمِنَ الْبَلَاءِ وَالْاٰفَاتِ وَاَسْئَلُکَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰی ھٰذِہِ النَّفْسِ الْاَمَّارَۃِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ یَابَرُّ یَارَؤُفُ یَا رَحِیْمُ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط

ترجمہ: اے اللہ تو ایسا ہے جس کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا۔ یہ نیا برس ہے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس برس میں نگہبانی شیطان راندے گئے سے اور امان ظالم بادشاہ سے اور ہر شریر کے شر سے اور بلاؤں اور آفتوں سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے مدد اور انصاف اس نفس پر جو برائی سکھاتا ہے اور مانگتا ہوں مشغول اس چیز کی جو مجھ کو نزدیک کرے تیری طرف، اے نیک کار اے مہربان اے رحم کرنے والے اے صاحب بزرگی اور انعام کے"

اللہ پاک اس نماز اور دعا کے پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرمائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ دنیا سے باایمان اٹھے گا۔

نفل نماز شبِ عاشور

عاشورہ کی شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے آیۃ الکرسی تین تین دفعہ سورۂ اخلاص دس دس دفعہ پڑھے۔ بعد سلام کے سورۂ اخلاص ایک سو مرتبہ پڑھ کر اپنے گناہوں کی توبہ کرے اور اللہ پاک سے بخشش طلب کرے انشاء اللہ تعالیٰ خداوندِ کریم اپنی رحمت کاملہ سے اس نماز کے پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرمائیں گے۔

شبِ عاشورہ۔ بعد نماز عشاء آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچیس پچیس مرتبہ پڑھنی ہے پھر دو سلام کے بعد

Marfat.com

درود پاک ستر مرتبہ، استغفار ستر دفعہ پڑھ کر دعائے مغفرت کرے۔ اللہ رب العزت اس نماز پڑھنے والے کی قبر کو روشن کر کے عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا اور بروزِ حشر اسے مغفرت عطا ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

شبِ عاشورہ عشاء کے نماز کے بعد چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورہ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔

یہ نماز واسطے بخشش گناہ کے لیے افضل ہے پروردگار عالم اس نماز پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

عاشورہ کی شب نماز عشاء کے بعد چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور بعد سورۂ فاتحہ کے ہر رکعت میں آیۃ الکرسی تین تین دفعہ سورہ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے سورۂ اخلاص ایک سو مرتبہ پڑھے۔

انشاء اللہ اللہ پاک اس نماز کے پڑھنے والے کو بہشت میں ہر قسم کی نعمت عطا فرمائے گا۔

یوم عاشورہ

عاشورہ کے دن بعد نماز فجر برآمد ہونے آفتاب کے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے جو بھی سورۃ یاد ہو پڑھ لے اور بعد سلام کے ایک مرتبہ اس دعا کو پڑھے۔

یوم عاشورہ کسی وقت باوضو ہو کر ستر مرتبہ پڑھے:

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط

مغفرت گناہ کے لئے یہ وظیفہ پڑھنا بھی افضل ہے۔

دُعَآءُ عَاشُوْرَآءَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَاقَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَافَارِجَ كَرْبِ ذِى النُّوْنِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا جَامِعَ شَمْلِ يَعْقُوْبَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَاسَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَامُغِيْثَ اِبْرَاهِيْمَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَارَافِعَ اِدْرِيْسَ اِلَى السَّمَآءِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَامُجِيْبَ دَعْوَةِ صَالِحٍ فِى النَّاقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا نَاصِرَ سَيِّدِ نَامُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَارَحْمٰنَ الدُّنْيَاوَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَاصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَامُحَمَّدٍ
وَّصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِى
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَطِلْ عُمْرَنَافِىْ طَاعَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَرِضَاكَ
وَاَحْيِنَا حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّتَوَفَّنَا عَلَى الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِكَ يَآ
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَاَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَجَدِّهٖ
وَبَنِيْهِ فَرِّجْ عَنَّا مَانَحْنُ فِيْهِ ط

Marfat.com

پھر سات بار پڑھے:۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضٰى وَزِنَةَ الْعَرْشِ لَامَلْجَأَ وَلَامَنْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَالشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ كُلِّهَانَسْئَلُكَ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِكَ يَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط وَهُوَحَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ط نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ط وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَامُحَمَّدٍوَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَذَرَّاتِ الْوُجُوْدِوَعَدَدَمَعْلُوْمَاتِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

درگاہِ رب العزت سے اس نماز اور دُعا کے پڑھنے والے کو بیشمار عبادت کا ثواب عطا ہوگا۔

عاشورہ کے دن چار رکعت نماز ظہر سے پہلے پڑھے' ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ زلزال ایک بار۔ سورۂ کافرون ایک بار۔ سورۂ اخلاص ایک بار بعد سلام ستر مرتبہ درود پاک پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خداوندِ قدوس اس نماز کے پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا۔

نماز ظہر سے پہلے یوم عاشورہ چھ رکعت نماز تین سلام سے اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ تو پڑھنی ہے بعد سورۂ فاتحہ کے پہلی رکعت میں سورۂ شمس ایک بار۔ دوسری میں سورۂ قدر ایک بار۔ تیسری میں سورۂ زلزال ایک بار۔ چوتھی میں سورۂ اخلاص ایک بار۔ پانچویں میں سورۂ فلق ایک بار۔ چھٹی میں سورۂ

Marfat.com

الناس ایک بار پڑھے۔ بعد سلام کے سر سجدہ میں رکھ کر سورۂ کافرون ایک مرتبہ پڑھ کر جس مراد کے لیے دعا کریں انشاء اللہ تعالیٰ دربار خداوندی میں قبول ہوگی۔

نماز ظہر سے پہلے یوم عاشورہ چار رکعت نماز دو سلام سے اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۱۵ مرتبہ سورۂ اخلاص ہر چار رکعتوں میں پڑھے اور یہ نماز حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو بخش دیں۔

نفل روزہ

محرم الحرام میں روزہ رکھنے کی بہت فضیلت ہے۔ پہلی تاریخ سے دس تاریخ تک روزہ رکھے یا پہلی تاریخ کا اور نویں دسویں کا روزہ رکھنا افضل ہے۔

﴿صَفَرُ الْمُظَفَّر﴾

حضور انور ﷺ فرماتے ہیں کہ ماہ صفر بڑی صعوبت والا مہینہ ہے آپ ﷺ اس ماہ کے شروع ہونے پر افسردہ اور ختم ہونے پر مسرت کا اظہار فرماتے تھے۔ فرمایا ماہِ صفر میں ایک لاکھ بیس ہزار بلائیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں۔ لیکن جو لوگ اس ماہ میں عبادت الٰہی میں اپنا وقت گزاریں گے ان پر ان بلاؤں کا اثر نہ ہوگا۔ اور اللہ پاک اس کے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

نفل نماز

ماہ صفر کا چاند دیکھ کر نماز مغرب اور نماز عشاء کے درمیان چار رکعت نما درود سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورہ اخلاص گیارہ گیارہ مرت پڑھنی ہے۔ پھر بعد سلام پھیرنے کے ایک ہزار مرتبہ اس درود پاک کو پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِ الْاُمِّیِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ تعالیٰ اس نماز اور درود پاک پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرما کر انشاء اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے گا۔

اوّل شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورہ کافرون پندرہ بار۔ دوسری میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص پندہ بار۔ تیسری میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ فلق پندہ بار۔ چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الناس پندرہ بار پڑھے۔ یہ نماز بعد عشاء پڑھنی چاہیے۔ پھر سلام کے بعد ایک سو مرتبہ پڑھے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ط۔ پھر ستر مرتبہ درود پاک پڑھنا ہے نماز عشاء کے وتر اور نفل اس نماز کے بعد پڑھنے چاہئیں۔ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک تمام بلاؤں آفتوں سے محفوظ رکھے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

نفل آخری چار رکعت

ماہِ صفر کے آخری بدھ جسے آخری چہار شنبہ کہتے ہیں بوقت چاشت غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں گیارہ گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے بعد سورہ فاتحہ کے پھر بعد سلام کے ستر مرتبہ یہ درود پاک پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ﷺ

پھر ایک مرتبہ یہ دعا پڑھنی ہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَرِّفْ عَنِّی سُوْءَ ھٰذَالْیَوْمَ وَاعْصِمْنِی مِنْ سُوْئِہٖ وَنَجِّنِیْ عَمَّا اَصَابَ فِیْہِ مِنْ بَحْرُ سَاتِہٖ وَکُرُبَاتِہٖ بِفَضْلِکَ یَادَافِعَ الشُّرُوْرِ یَامَالِکَ

Marfat.com

النُّشُورِ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ الْاَمْجَادِوَبَارَکَ وَسَلِّمِ ○

انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی اور دعا کی برکت سے اللہ پاک اسے تمام بلاؤں اور صعوبتوں سے محفوظ رکھے گا۔

آخری چہار شنبہ کو بعد نماز ظہر دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے سورۂ الم نشرح اسی (۸۰) بار، سورۂ والتین اسی (۸۰) بار، سورۂ نصر اسی (۸۰) مرتبہ اور سورۂ اخلاص اسی (۸۰) مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز ترقیٔ رزق کے لئے بہت افضل ہے۔

چہار شنبہ قبل نماز عصر چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورہ کوثر ستر ستر مرتبہ۔ اخلاص پانچ پانچ دفعہ پڑھے۔ بعد سلام کے یہ دعائے مکرمہ ایک مرتبہ پڑھنی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یَا شَدِیْدَ الْقُوِیِّ یَاشَدِیْدَ الْمَحَالِ یَا مَفْضَلُ یَامُکَرَّمُ لَآاِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ﷺ

اس نماز اور دعا کے پڑھنے والے کو اس دن کی تمام آفات بلیات سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے گا۔

دُعا

آخری چہار شنبہ کو نماز فجر تا عشاء ہر نماز کے بعد یہ آیاتِ قرآنی ایک مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے خود بھی پیئے اور سب کو بھی پلائے۔

سَلٰمٌ ۟ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ ط سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی

الْعٰلَمِیْنَ ط سَلَامٌ عَلٰٓی اِبْرَاهِیْمَ ط سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ط سَلَامٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ط سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ ط سَلَامٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ط

یہ سات آیاتِ قرآنی درازی عمر حفاظت جان ومال کے لیے بہت افضل ہیں۔

ربیع الاوّل

ربیع الاول بے حد متبرک اور فضیلت والا مہینہ ہے اور اسی برگزیدہ مہینہ میں شاہِ دو عالم حضور اقدس ﷺ دنیا میں جلوہ افروز ہوئے اس لیے یہ بڑی رحمت و برکت کا مہینہ ہے۔

نفل نماز

پہلی تاریخ ماہِ ربیع الاول بعد نماز عشاء سولہ رکعت نماز آٹھ سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھنی ہے۔ پھر سلام کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود پاک پڑھنا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ﷺ

اس نماز کی بہت فضیلت ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز اور درود شریف پڑھنے والے کو رسول اکرم ﷺ کی زیارت سے فیضیاب ہوں گے۔ لیکن باوضو سونا ضروری ہے۔

ماہ مبارک کی بارہ تاریخ بعد نماز ظہر بہ نیت ہدیہ بروح اقدس ﷺ بیس

Marfat.com

(۲۰) رکعت نماز دس سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص اکیس اکیس مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو حضور اقدس ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ اس نماز کے پڑھنے ولے توحید پر قائم ہوں اور شرک سے بیزار ہوں، نیز باوضو سوئے۔

ربیع الاول کی بارھویں، تیرھویں، اور چودھویں شب کو بعد نماز عشاء اس دعا کو سات ہزار سات سو اکتالیس مرتبہ پڑھے۔ مذکورہ دعا یہ ہے۔

يَا بَدِيْعَ الْعَجَآئِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ علیہ السلام

اے عجیب چیزوں کو بھلائی کے ساتھ پیدا کرنے والے اے نئی چیزوں کے خالق

یہ دعا ترقی رزق کے لئے بہت افضل ہے۔ مگر یہ خیال رہے کہ بارہ تاریخ پیر یا جمعرات یا جمعہ کی ہو۔

ماہِ ربیع الاول میں سب مہینوں سے زیادہ درود پاک پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔ کثرت کیساتھ اس ماہ میں درود شریف پڑھنا چاہیئے۔

ربیعُ الثانی

ربیع الثانی بھی نہایت افضل ترین مہینہ ہے اور اس ماہ میں بھی زیادہ درود پاک پڑھنا چاہیئے۔

نفل نماز

پہلی شب بعد نماز مغرب اور قبل نماز عشاء آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے اور پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے سورہ کوثر تین بار، دوسری میں بعد سورہ فاتحہ

Marfat.com

کے سورہ کافرون تین بار، پھر تیسری، چوتھی، پانچویں، چھٹی، ساتویں، آٹھویں رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین تین مرتبہ ہر رکعت میں پڑھنی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو بے شمار نمازوں کا ثواب عطا ہوگا۔

ماہِ ربیع الثانی کی پہلی، پندرھویں، انتیسویں، شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ پانچ دفعہ پڑھنی چاہیئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کی پروردگارِ عالم روز محشر مغفرت فرمائے گا۔

﴿جمادی الاول﴾

جمادی الاول نہایت برزگ اور فضیلت کا مہینہ ہے اور اس کی عبادت کا بہت ثواب ہے۔

نفل نماز

اس ماہ کی پہلی تاریخ کو بعد نماز مغرب آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھنی ہے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ یہ نماز بہت افضل ہے اس کے پڑھنے سے انشاء اللہ تعالیٰ بے شمار عبادت کا ثواب پاک پروردگای کی طرف سے عطا کیا جائے گا۔

پہلی تاریخ بعد نماز عشاء بیس رکعت نماز دس سلام سے پڑھیں ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اللہ پاک اسے بے شمار نمازوں کی ثواب عطا فرمائے گا۔

Marfat.com

جمادی الثانی

جمادی بڑی خیروبرکت کا مہینہ ہے اور اس ماہ کی عبادت بہت افضل ترین ہے۔ یہ مہینہ استقبال ماہ رجب ہے اور اس کی عبادت کا مقصد ماہِ رجب کی حرمت ہے۔

نفل نماز

پہلی تاریخ بعد نماز عشاء بارہ رکعت نماز چھ سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص ایک ایک دفعہ پڑھنی ہے۔

انشاء اللہ العظیم اس نماز کے پڑھنے والے کو پروردگار عالم بہت بڑی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔

جمادی الثانی کی اکیس شب سے آخری تاریخ تک روزانہ ہر شب کو بعد نماز عشاء بیس رکعت نماز دس سلام سے پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورہ اخلاص ایک ایک بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو حرمت رجب المرجب کا ثواب عطا فرمائے گا۔ یعنی اس نماز کا مقصد ہے کہ ماہِ رجب کے مبارک مہینہ کا استقبال عبادت الٰہی سے کیا، اس لئے اس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔

نفل روزہ

جمادی الثانی کی آخری تاریخ روزہ رکھنا واسطے استقبال رجب المرجب افضل ہے۔

﴿رَجَبُ الْمُرَجَّب﴾

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ ماہ رجب کی بیشمار فضیلت ہے اس ماہ مبارک کی عبادت بہت افضل ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب ماہِ رجب کا چاند دیکھو تو پہلے ایک مرتبہ یہ دعا پڑھو:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبَ وشَعْبَانَ وَبَلِغْنَا اِلٰی شَھْرِ رَمَضَانَ ط

نفل نماز

رجب کی پہلی شب نماز عشاء کے بعد دس رکعت نماز پانچ سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کافرون تین تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین دفعہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک قیامت کے دن شہیدوں میں شامل کرے گا۔ اور ہزار درجہ اس کے بلند کرے گا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه' لَا شَرِيْكَ لَه' لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّايَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

پہلی شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ الم نشرح ایک بار۔ سورۂ اخلاص ایک بار۔ سورۂ فلق ایک بار۔ سورۂ الناس ایک بار پڑھے جب دو رکعت کا سلام پھیرے تو کلمہ توحید تینتیس (۳۳) بار اور درود شریف تینتیس (۳۳) مرتبہ پڑھے۔ پھر دو رکعت کی نیت باندھ کر پہلی دو

Marfat.com

رکعت کی طرح پڑھے پھر بعد سلام کے کلمۂ توحید تینتیس (۳۳) دفعہ درود شریف (۳۳) دفعہ پڑھ کر جو بھی حاجت ہو اللہ پاک سے طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر حاجت قبول ہوگی۔

ماہِ رجب میں پہلی تاریخ سے ہر نماز کے بعد تین مرتبہ اس دعا کو پڑھنے کی بہت فضیلت ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ط اِلَيْهِ تَوْبَةَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَايَمْلِكُ نَفْسِهٖ ضَرًّا وَّلَا نَفَعاً وَّلَا مَوْتًا وَلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْراً ط

ماہ رجب کی پہلی تاریخ بعد نماز ظہر دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ درگاہِ رب العزت سے اس نماز کے پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف ہو کر مغفرت ہوگی۔

ماہ رجب کی ہر شب جمعہ بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ بقر کا آخری رکوع اٰمَنَ الرسول سے کافرین ط تک سات مرتبہ پڑھے۔ پھر دو رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ حشر کی آخری آیات هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ تا الحکیم ۔سات مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے بارگاہ الٰہی میں جو بھی حاجت ہو طلب کرے انشاء اللہ تعالیٰ جو دعا مانگے قبول ہوگی۔ ہر مراد کے لئے یہ نماز بہت افضل ہے۔

لیلۃ القدر اسی مہینہ میں ہوتی ہے اور اس مہینہ کے پہلے جمعہ کی رات کا نام لیلۃ القدر ہے اس رات میں بعد مغرب کے بارہ رکعت نفل چھ سلام سے ادا کی جاتی

Marfat.com

ہیں۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے بعد انا انزلنہ (سورہ القدر) تین بار اور اخلاص بارہ مرتبہ پڑھے بعد فراغت کے ستر بار پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّم علیہ السلام

پھر سجدہ میں جا کر ستر بار پڑھے

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ الْمَلَآئِکَۃِ وَالرُّوْحِ اور پھر سر اٹھائے اور کہے رَبِّ اغْفِرْوَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْاَعْظَمْ ستر مرتبہ

پھر دوسرا سجدہ اسی طرح کرے۔ پھر جو دعا مانگے گا قبول ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ماہ رجب کے پہلے جمعہ کو ظہر اور عصر کے درمیان چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے آیۃ الکرسی سات بار سورہ اخلاص پانچ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے پچیس مرتبہ یہ پڑھے۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْکَبِیْرِ الْمُتَعَالِ ط

پھر ایک سو مرتبہ یہ استغفار پڑھے:۔

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّاھُوَالْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارَالذُّنُوْبِ وَسَتَّارَ الْعُیُّوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

بعد ازاں ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر جو بھی دعا کرے خواہ دنیاوی یا دینی انشاء اللہ تعالیٰ درگاہ الٰہی میں ضرور قبول ہوگی۔

پندرھویں شب کو بعد نماز عشاء دس رکعت نماز پانچ سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین دفعہ پڑھے، بعد نماز کے یہ دعا پڑھے۔

Marfat.com

لَآ اِلٰهَ اَلَّااللّٰهُ وَحْدَه، لَاشَرِيْكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّايَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وَّتَرًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا.

اس نماز کے پڑھنے والے کے گناہ ایسے جھڑیں گے جیسے درخت سے سوکھے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

ماہ رجب کی کسی جمعہ کی شب کو بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے ہر دو رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے آیۃ الکرسی گیارہ مرتبہ، سورۂ زلزال گیارہ مرتبہ، سورۂ التکاثر گیارہ مرتبہ پڑھے بعد سلام کے درگاہ الٰہی میں اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف فرما کر اللہ پاک اس کی بخشش فرمائے گا۔

ماہ رجب المرجب کی پندرہ تاریخ کسی نماز کے بعد ایک مرتبہ یہ استغفار پڑھنی بہت افضل ہے۔ اس دعا کے پڑھنے والے کی تمام برائیاں مٹا کر اللہ پاک نیکیوں سے بدل دے گا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَىُّ الْقَيُّوْمُ غَفَارَالذُّنُوْبِ وَسَتَّارُالْعُيُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ عليه السلام

ماہ رجب کی کسی تاریخ کو نماز ظہر یا مغرب یا عشاء کی نماز کے بعد سورۂ کہف ایک بار، سورۂ یٰسٓ ایک بار، سورۂ حٰمٓ ایک بار، سورۂ دخان ایک بار، سورۂ المعارج ایک بار پڑھے پھر سورۂ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔

Marfat.com

اللہ پاک ان سورتوں کے پڑھنے والے پر خاص رحمت و برکت عطا فرمائے گا۔

نفل نماز شب معراج

ماہ رجب کی ستائیسویں شب کو بارہ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے پہلی چار رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر تین تین مرتبہ، ہر رکعت میں بعد سلام کے ستر (۷۰) مرتبہ بیٹھ کر یہ پڑھے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ط

نہیں ہے کوئی معبود برحق سوا خدا کے وہ بادشاہ حق اور ظاہر ہے۔

دوسری چار رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ نصر تین تین مرتبہ ہر رکعت میں بعد سلام کے بیٹھ کر ستر (۷۰) مرتبہ پڑھے:۔

اِنَّكَ قَوِيٌّ مُّعِيْنٌ وَاحِدٌ دَلِيْلٌ بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.

تیسری چوتھی میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورہ اخلاص تین تین مرتبہ ہر رکعت میں بعد سلام کے بیٹھ کر ستر مرتبہ سورہ الم نشرح پڑھے پھر بارگاہِ رب العزت میں دعا مانگے، انشاء اللہ تعالیٰ جو حاجت ہوگی وہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

ماہ رجب کی ستائیس تاریخ بعد نماز ظہر چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر تین مرتبہ، دوسری میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورہ اخلاص تین دفعہ، تیسری میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورہ فلق تین مرتبہ، چوتھی میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ الناس تین دفعہ پڑھے۔ بعد سلام کے درود پاک

Marfat.com

ایک سو مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز ہر مراد کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ بہت افضل ہے۔ آخر ماہ رجب میں دس رکعتیں پانچ سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ الحمد کے بعد سورۂ کافرون تین بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے۔ پھر بعد نماز کے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا مقدسہ پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اَلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

پھر مانگ تو اپنے رب سے حاجت اپنی قبول کی جاوے گی دعا تیری اور کرے گا اللہ تعالیٰ درمیان تیرے اور دوزخ کے ستر خندق ہر ایک خندق کی چوڑائی پانچسو برس کی راہ ہوگی اور لکھے گا اللہ تعالیٰ تیرے واسطے بدلے ہر رکعت کے ثواب ہزار رکعت کا۔ جب سنی یہ حدیث سلمان نے تو روتے ہوئے خدا کے شکر کے لئے اس کثیر ثواب کے انعام پر سجدہ میں گر پڑے۔

نفل روزہ

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ماہِ رجب کے روزوں کی بہت بڑی فضیلت ہے اور سب سے زیادہ ستائیس تاریخ کے روزہ کا بہت بڑا ثواب ہے اس روزہ سے عذاب قبر اور نار دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔

ماہِ رجب کے ایک، وزہ کا ثواب ہزار روزوں کے برابر ہے۔

Marfat.com

﴿شعبانُ المعظّم﴾

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ شعبان المعظم بہت ہی برگزیدہ مہینہ ہے اور اس ماہ مبارک کی عبادت کا بیحد ثواب اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

نفل نماز

ماہ شعبان کی پہلی شب بعد نماز عشاء بارہ رکعت نماز چھ سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ درود پاک پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اللہ پاک اس کے گناہ معاف فرما کر داخل بہشت کرے گا۔

ماہ شعبان میں روزانہ ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھنا واسطے مغفرت گناہ بہت افضل ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّاهُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ط اِلَيْهِ تَوْبَةُ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَايَمْلِكُ نَفْسَهٗ ضَرًّا وَّلَا نَفْعاً وَّلَا مَوتاًوَلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْراً ط

رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ماہ شعبان المعظم میں جو کوئی تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر مجھ کو بخشے گا بروز حشر اس کی شفاعت کرنی مجھ پر واجب ہو جائے گی۔

ماہ شعبان کے پہلے جمعہ کی شب بعد نماز عشاء آٹھ رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص گیارہ گیارہ دفعہ پڑھے او راس کا ثواب خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشے خاتونِ جنت فرماتی ہیں کہ میں ہرگز بہشت میں قدم نہ رکھوں گی' جب تک کہ اس نماز کے پڑھنے والے کو اپنے ہمراہ داخلِ بہشت نہ کرلوں۔

ماہ شعبان پہلے جمعہ کی شب نماز عشاء کے بعد چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھنی ہے اس نماز کی بہت فضیلت ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے عمرے کا ثواب عطا ہوگا۔

شعبان کے پہلے جمعہ کو بعد نماز مغرب اور قبل نماز عشاء دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے ایک بار آیۃ الکرسی، دس بار سورۂ اخلاص، ایک بار سورۂ فلق، ایک بار سورۂ الناس پڑھنی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ نماز ترقی ایمان کے لئے بہت افضل رہے گی۔

﴿چودہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم﴾

شعبان کی چودہ تاریخ بعد نماز مغرب دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ حشر کی آخری تین آیات ایک ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص تین تین دفعہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ نماز واسطے مغفرت گناہ بہت افضل ہے۔

شعبان المعظم کی چودہ تاریخ کو بعد نماز عصر آفتاب غروب ہونے کے وقت باوضو چالیس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

اللہ پاک اس دعا کے پڑھنے والے کے چالیس سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔

پندرھویں شب کو سورۂ بقرہ کا آخری رکوع (امن الرسول) سے کافرین تک

Marfat.com

اکیس مرتبہ پڑھنا واسطے امن وسلامتی وحفاظت جان ومال افضل ہے۔

پندرہویں شب سورۂ یٰسٓ تین دفعہ پڑھنے سے حسبِ ذیل فائدے ہیں:

ترقی روزی، درازیٔ عمر، ناگہانی آفتوں سے محفوظ رہنا۔

شعبان کی پندرھویں شب سورۂ دخان سات مرتبہ پڑھنی بہت افضل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پروردگار عالم ستر حاجات دنیا کی اور ستر حاجات عقبیٰ کی قبول فرمائے گا۔

﴿شبِ قدر﴾

آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ شعبان المعظم کی پندرھویں شب کی عبادت بہت افضل ہے۔ فرمایا اس شب کو اللہ پاک اپنے بندوں کے لیے بے شمار دروازے اپنی رحمت کے کھول دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کون ہے جو آج کی رات مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اس کو عذاب دوزخ سے نجات دے کر اس کی مغفرت کروں۔

فرمایا آپ ﷺ نے کہ اس شب کی عبادت کرنے والے پر دوزخ کی آگ اللہ پاک حرام کر دیتا ہے۔

شعبان کی پندرھویں شب کو غسل کرے۔ اگر کسی تکلیف کے سبب غسل نہ کرے تو صرف باوضو ہو کر دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے' ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھنی ہے۔ یہ نماز بہت افضل ہے۔

شعبان کی پندرھویں شب دو رکعت نماز پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ

Marfat.com

فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ بعد سلام کے درود شریف ایک سو دفعہ ترقی رزق کی دعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے باعث رزق میں ترقی عطا فرمائے گا۔

پندرھویں شب ماہ شعبان آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک ایک بار۔ سورۂ اخلاص پچیس (۲۵) مرتبہ پڑھنی ہے۔ واسطے مغفرت گناہ یہ نماز بہت افضل ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والیکی اللہ پاک بخشش فرمائے گا۔

پندرھویں شب کو ایک سو رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھنی ہے۔ اللہ پاک اس نماز کے پڑھنے والے کے لئے بے شمار فرشتے مقرر کرے گا۔ جو اسے عذاب قبر سے نجات کی اور داخل بہشت ہونے کی خوش خبری دیں گے۔

شب پندرھویں چودہ رکعت نماز سات سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کافرون ایک بار، سورۂ اخلاص ایک بار، سورۂ فلق ایک بار، سورۂ الناس ایک بار پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے آیۃ الکرسی ایک دفعہ پھر سورۂ توبہ کی آخری آیات لقد جاءکم رسولٌ تا عظیم تک ایک بار پڑھے۔ واسطے قبولیت دعا خواہ دنیاوی ہو یا دینی یہ نماز بہت افضل ہے۔

شب پندرھویں بعد نماز مغرب کے چھ رکعتیں دو دو رکعتیں کر کے پڑھے۔ پہلی بار درازی عمر بالخیر، دوسری بار دفع بلا، تیسری بار مخلوق کا محتاج نہ ہونے کی نیت ہے۔ ہر دوگانہ کے بعد سورۂ یٰسین ایک بار یا سورۂ اخلاص اکیس (۲۱) بار اور اس کے بعد دعا نصف شعبان المعظم پڑھے:۔

Marfat.com

دُعَآءُ نِصْف شَعْبَانُ الْمُعَظّم

اَللّٰھُمَّ یَا ذَاالْمَنِّ وَلَایُمَنُّ عَلَیْہِ ط یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط یَاذَاالطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ط لَآاِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ ظَھْرُاللَّاجِیْنَ ط وَجَارَالْمُسْتَجِیْرِیْنَ ط وَاَمَانُ الْخَآئِفِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ شَقِیًّا اَوْمَحْرُوْمًااَوْمَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ ط اَللّٰھُمَّ بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَحِرْمَانِیْ وَطَرْدِیْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِیْ ط وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتٰبِ سَعِیْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَیْرَاتِ ط فَاِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ ط فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَّلِ ط عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ ط یَمْحُوااللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتٰبِ ○ اِلٰھِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ ط فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَھْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ ط اَلَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْھَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَّیُبْرَمُ ط اَنْ تَکْشِفَ عَنَّامِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَانَعْلَمُ وَمَالَا نَعْلَمُ ط وَاَنْتَ بِہٖٓ اَعْلَمُ ط اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّالْاَکْرَمُ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ط وَالْحَمْدَ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○

نفل نماز پندرہ تاریخ

شعبان کی پندرہ تاریخ بعد نماز ظہر چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص دس بار، دوسری رکعت

Marfat.com

میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ زلزال ایک بار، سورۂ اخلاص دس بار، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ التکاثر ایک بار، سورۂ اخلاص دس بار، چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون ایک بار، سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھے۔

اس نماز کی بیحد فضیلت ہے۔ اللہ پاک اس نماز کے پڑھنے والے پر خاص نظر کرم قیامت کے دن فرمائے گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے دن ودنیا کی بھلائی حاصل ہوگی۔

شب میں قرآن شریف، درود شریف، صلوٰۃ التسبیح اور وظائف پڑھیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شب قدر میں بعد نماز عشاء سات مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنَا (سورۃ القدر پارہ نمبر ۳۰) پڑھے ہر مصیبت میں نجات ملے، ہزار فرشتے اس کے لئے جنت کی دعا کرتے ہیں۔

﴿شب قدر کی دعا﴾

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ

صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو یہ نماز پڑھتا ہے اس کے اگلے، پچھلے، ظاہر، پوشیدہ، پرانے، نئے، عمداً، سہواً، چھوٹے بڑے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ یہ نماز بعد زوال قبل نماز ظہر ادا کرنی چاہیے یا دوسرے وقت میں خواہ روزانہ یا ہر آٹھویں روز یا سال میں ایک مرتبہ ورنہ کم از کم تمام عمر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھے۔

Marfat.com

طریقہ ادائیگی

چار رکعت نفل صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھیں اوّل سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پھر پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اگر اس کے ساتھ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِااللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھیں تو زیادہ ثواب ہے پھر اَلْحَمْدُ اور سورۃ پڑھیں پھر دس بار رکوع میں، دس بار پھر قومہ میں، دس بار پھر اوّل سجدہ میں، دس بار پھر دوسرے سجدہ میں، دس بار پھر جلسہ میں، دس بار پھر دوسرے سجدہ میں پڑھیں اسی طرح چاروں رکعتیں پڑھیں یہ یاد رہے کہ شروع میں قرأت سے پہلے پندرہ مرتبہ پڑھنی ہے۔ پھر دس دس بار پڑھنی ہے۔ (مشکوٰۃ، عالمگیری، شامی)۔

نیز پہلی میں سورۃ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ دوسری میں وَالْعَصْرِ اور تیسری میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھی میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھیں (عایۃ الاوطار) اگر کسی کو یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو وہ کوئی اور سورتیں پڑھیں۔

نفل روزہ

ماہ شعبان کی پندرہ تاریخ کے روزے کی بڑی فضیلت ہے۔ جو کوئی یہ روزہ رکھے گا باری تعالیٰ اس کے پچاس سالوں کے گناہ معاف فرمائے گا۔

﴿رمضان المبارک﴾

رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر سورہ فتح تین مرتبہ پڑھیے۔

Marfat.com

حضرت رسول خدا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ماہ رمضان بہت ہی بابرکت اور فضیلت والا مہینہ ہے اور یہ صبر وشکر اور عبادت کا مہینہ ہے اور اس ماہ مبارک کی عبادت کا ثواب ستر درجہ ہوتا ہے۔ جو کوئی اپنے پروردگار کی عبادت کر کے اس کی خوشنودی حاصل کرے گا اس کی بہت بڑی جزا خداوند تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

ماہ رمضان کی پہلی شب بعد نماز عشاء تین مرتبہ سورۂ فتح پڑھنا بہت افضل ہے۔

ماہ رمضان کی پہلی شب بعد نماز تہجد آسمان کی طرف منہ کر کے بارہ مرتبہ یہ دعا پڑھنی بہت افضل ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَقُّ الْقَيُّوْمُ الْقَآئِمُ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ.

اس کے پڑھنے والے کو بے شمار نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی جائیں گی۔

ماہ رمضان المبارک میں روزانہ ہر نماز کے بعد اس دعائے مغفرت کو تین مرتبہ پڑھنا بہت افضل ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ط اِلَيْهِ تَوْبَةَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَايَمْلِكُ نَفْسَهٗ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَيَاةً وَّلَا نُشُوْرًا ط

رمضان شریف میں ہر نماز عشاء وتراویح کے بعد روزانہ تین مرتبہ کلمۂ طیب پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔ اوّل مرتبہ پڑھنے سے گناہوں کی مغفرت ہوگی۔ دوسری دفعہ پڑھنے سے دوزخ سے آزاد ہونا، تیسری بار پڑھنے سے جنت کا مستحق ہوگا۔

رمضان المبارک کے تین عشروں کی دعائیں درج ذیل ہیں۔

Marfat.com

☆.....پہلا عشرۂ رحمت

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ علیہ السلام

ترجمہ رحمۃ اللہ علیہ اے اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔

☆.....دوسرا عشرہ مغفرت

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ علیہ السلام

ترجمہ رحمۃ اللہ علیہ اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے اور میری توبہ قبول فرما۔

☆.....تیسرا عشرہ آگ سے نجات

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ علیہ السلام

ترجمہ رحمۃ اللہ علیہ اے اللہ! مجھے دوزخ کی آگ سے پناہ میں رکھنا

شبِ قدر کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ علیہ السلام

ترجمہ رحمۃ اللہ علیہ اے اللہ بیشک تو درگزر کرنے والا ہے اور درگزر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے پس میرے ساتھ درگزر فرما۔ ''کلمہ طیّب'' کا ذکر بھی بکثرت کرنا چاہیے۔

پہلی شب قدر

حضور انور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت میں جو مرد یا عورت یہ خواہش کرے کہ میری قبر نور کی روشنی سے منور ہو تو اسے چاہیئے کہ ماہ رمضان کی شب قدروں میں کثرت سے عبادت الٰہی بجا لائے تاکہ ان مبارک

Marfat.com

اور متبرک راتوں کی عبادت سے اللہ پاک اس کے نامۂ اعمال سے برائیاں مٹا کر نیکیوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔

شب قدر کی عبادت ستر ہزار شب کی عبادتوں سے افضل ہے۔ اکیسویں (۲۱) شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار، سورۂ اخلاص ایک ایک مرتبہ پڑھے بعد سلام کے ستر مرتبہ درود پاک پڑھے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کے حق میں فرشتے دعائے مغفرت کریں گے۔

اکیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک ایک بار، سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے نماز ختم کر کے ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔

ماہ رمضان المبارک کی اکیسویں شب کو اکیس مرتبہ سورۂ قدر پڑھنا بھی بہت افضل ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز اور شب قدر کی برکت سے اللہ پاک اس کے بخشش فرمائے گا۔

دوسری شبِ قدر

ماہِ مبارک کی تیئسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار، سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔

انشاء اللہ تعالیٰ واسطے مغفرت گناہ کے یہ نماز بہت افضل ہے۔

Marfat.com

تیئسویں شب قدر کو آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک دفعہ سورۂ اخلاص ایک ایک بار پڑھے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ کلمۂ تمجید پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما کر انشاء اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے گا۔

تیسویں شب کو سورۂ یٰسٓ ایک مرتبہ۔ سورۂ رحمٰن ایک مرتبہ پڑھنی بہت افضل ہے۔

تیسری شب قدر

ماہ رمضان کی پچیس تاریخ کی شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار، سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ ہر رکعت میں پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے کلمۂ طیب ایک سو دفعہ پڑھنا ہے۔ درگاہ رب العزت سے انشاء اللہ تعالیٰ بیشمار عبادت کا ثواب عطا ہوگا۔

پچیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر تین تین مرتبہ، سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر دفعہ استغفار پڑھے۔ یہ نماز بخشش گناہ کے لئے بہت افضل ہے۔

پچیسویں شب قدر کو دو رکعت نماز پڑھنی ہے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک مرتبہ، سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے بعد سلام کے ستر دفعہ کلمۂ شہادت پڑھنا ہے۔

یہ نماز واسطے نجات عذابِ قبر بہت افضل ہے۔

پچیسویں شب کو سات مرتبہ سورۂ دخان پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ پاک

اس سورۃ کے پڑھنے کے باعث عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔

پچیسویں شب کو سات مرتبہ سورۂ فتح پڑھنے والے کی ہر مُراد کے لیے بہت افضل ہے۔

چوتھی شب قدر

ستائیس شب قدر کو بارہ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک مرتبہ، سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو نبیوں کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔ انشاءاللہ العظیم۔

ستائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر تین تین دفعہ۔ سورۂ اخلاص ستائیس مرتبہ پڑھ کر گناہوں کی مغفرت طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے تمام پچھلے گناہ اللہ پاک معاف فرمائے گا۔

ستائیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ التکاثر ایک ایک بار، سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ اس نماز پڑھنے والے پر سے اللہ پاک موت کی سختی آسان کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس پر سے عذاب قبر بھی معاف ہو جائے گا۔

ستائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر دفعہ یہ تسبیح معظم پڑھنی ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَالْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ.

انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے اپنے مصلّے سے نہ اٹھیں گے کہ اللہ پاک اس کے اور اس کے والدین کے گناہ معاف فرما کر مغفرت

Marfat.com

فرمائے گا۔اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کے لئے جنت آراستہ کرو اور فرمایا کہ وہ جب تک تمام بہشتی نعمتیں اپنی آنکھ سے دیکھ نہ لے گا۔ اس وقت تک موت نہ آئے گی۔ واسطے مغفرت یہ نماز بہت ہی افضل ہے۔

ستائیسویں شب قدر کو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ الم نشرح ایک ایک بار، سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔بعد سلام ستائیس مرتبہ سورۂ قدر پڑھے۔

انشاءاللہ العظیم واسطے ثواب بے شمار عبادت کے یہ نماز بہت افضل ہے۔

ستائیسویں شب کو چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر تین تین دفعہ، سورۂ اخلاص پچاس پچاس مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام سجدہ میں سر رکھ کر ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط

اس کے بعد جو حاجت دنیاوی یا دینی طلب کرے وہ انشاء اللہ تعالیٰ درگاہِ باری تعالیٰ میں قبول ہوگی۔ستائیسویں شب کو سورۂ الملک سات مرتبہ پڑھنی واسطے مغفرت گناہ بہت فضیلت والی ہے۔

ستائیس شب کو ساتوں "حٰمٓ" پڑھیے عذاب قبر سے نجات اور مغفرت گناہ کے لیے افضل ہے۔

پانچویں شبِ قدر

انتیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار، سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے بعد سلام کے سورۂ الم نشرح ستر مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز واسطے کامل ایمان کے بہت افضل ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تبارک وتعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو دنیا سے مکمل ایمان کے ساتھ اٹھائے گا۔

ماہ رمضان کی انتیسویں شب کو چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ قدر ایک ایک بار، سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے بعد سلام کے درود شریف ایک سو دفعہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو دربار خداوندی سے بخشش اور مغفرت عطا کی جائے گی۔

ماہ رمضان المبارک کی انتیس شب کو سات مرتبہ سورۂ واقعہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ ترقیٔ رزق کے لئے بہت افضل ہے۔

ماہِ رمضان کی کسی شب میں بعد نماز عشاء سات مرتبہ سورۂ قدر پڑھنی بہت افضل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے سے ہر مصیبت سے نجات حاصل ہوگی۔

﴿جُمعۃُ الوِدَاع﴾

رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو بعد نماز ظہر دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال ایک بار۔ سورۂ اخلاص دس مرتبہ دوسری میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کافرون تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے دس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ تکاثر ایک بار، سورۂ اخلاص دس دفعہ، دوسری رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے آیۃ الکرسی تین مرتبہ، سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ، بعد سلام کے درود شریف دس دفعہ پڑھے۔

اس نماز کے بے شمار فضائل ہیں اور اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک قیامت تک بے انتہا عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

Marfat.com

شوّال المکرّم

سرورِ کائنات ﷺ فرماتے ہیں کہ شوال مکرم بڑی عظمت و بزرگی والا مہینہ ہے اور اس ماہ کی عبادت کا بہت ثواب ہے۔

نفل نماز

پہلی شب ماہِ شوال بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس اکیس مرتبہ پڑھنی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کے لئے اللہ پاک جنت کے دروازے کھول دے گا۔اور دوزخ کے دروازے بند کر دے گا۔

شوال کی پہلی شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھیں ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین دفعہ۔ سورۂ فلق تین تین دفعہ۔ سورۃ الناس تین تین دفعہ۔ بعد سلام کے کلمۂ تمجید ستر مرتبہ پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ اللہ پاک اس نماز کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما کر اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

عِیدُ الفِطَر

شوال کی پہلی تاریخ بعد نماز ظہر آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پچیس پچیس مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ سبحان اللہ، ستر مرتبہ استغفار اور ستر مرتبہ یہ درود شریف پڑھنا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

انشاء اللہ العظیم اس نماز کے پڑھنے والے کی اللہ پاک ستر حاجات دنیا کی اور ستر حاجات آخرت کی قبول فرمائے گا۔ اور اس کے لیے بے شمار دروازے اپنی رحمت کے کھول دے گا۔

نفل روزہ

ماہِ شوال المکرم کی دوسری تاریخ سے چھ روزے رکھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ فرمایا رسول اقدس ﷺ نے جو رکھے چھ روزے شوال کے تو دے گا اللہ پاک اُسے ثواب ہزار روزے کا اور کرے گا اس پر آگ دوزخ کو حرام اور اس کے نامہ اعمال میں بے شمار نیکیوں کا ثواب عطا کرے گا۔ خواہ یہ روزے برابر رکھے یا دوسری کا رکھ چھوڑ دیں مگر اسی ماہ تمام روزے رکھ کر پورے کرنے ہوں گے

﴿ذیقعد﴾

حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ ماہ ذی قعد بہت بزرگی والا مہینہ ہے اور اس ماہ کی عبادت بہت افضل ہے۔

نفل نماز

ماہ ذی قعدہ کی پہلی شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تیس تیس مرتبہ پڑھنی ہے۔

Marfat.com

بعد سلام کے اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اللہ پاک اس کی بخشش فرمائے گا اور حشر کے دن اس کی پیشانی آفتاب سے زیادہ روشن ہوگی۔

ماہ ذی قعدہ کی ہر رات کو بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھنی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف سے ہر رات عمرے کا ثواب عطا ہوگا۔

ذی قعدہ کے مہینے میں ہر جمعہ بعد نماز ظہر چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس اکیس مرتبہ پڑھنی ہے۔

اس نماز پڑھنے والے کو انشاء اللہ تعالیٰ حج وعمرہ کا ثواب اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

نفل روزہ

ماہ ذی قعدہ میں جو کوئی کسی دن روزہ رکھے اللہ پاک اس کو ثواب عمرے کا عطا فرمائے گا اور اس ماہ میں پیر کے روز جو کوئی روزہ رکھے بیشمار عبادت کا ثواب ملے گا۔

﴿ذی الحجہ﴾

اَللّٰہُ اَکْبَرْ، اَللّٰہُ اَکْبَرْ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ، اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ.

بقرعید سے پہلے والے دن عصر کی نماز کے بعد سے شروع کرنا ہے اور عید کے تیسرے دن کی عشاء تک پڑھنا ہے اور ہر نماز کے بعد کم از کم تین بار، سات بار، نو بار، اور گیارہ بار پڑھے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے ماہ ذی الحجہ کو بڑی

بزرگی اور فضیلت کا مہینہ فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس ماہ کے دس دن بہت متبرک ہیں اور اس کی عبادت کا بہت ثواب ہے اور فرمایا کہ دس دن میں تین دن یوم ترویہ یعنی آٹھ تاریخ، یوم عرفہ یعنی ۹ تاریخ، یوم نحر ذی الحجہ کی دس تاریخ ہیں۔ یہ تین دن تمام دنوں سے زیادہ مبارک ہیں اور اس کی عبادت کا بے انتہا ثواب بھی ہے۔

ماہ ذی الحجہ کی پہلی شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز نفل دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پچیس پچیس مرتبہ پڑھنی ہے اللہ پاک اس نماز کے پڑھنے والے کو بے شمار نمازوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ذی الحجہ کی پہلی تاریخ اور چھٹی تاریخ کو بعد نماز فجر یا ظہر حسب ذیل کلمات ایک سو مرتبہ پڑھیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

ذی الحجہ کی دوسری اور ساتویں تاریخ بعد نماز فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات ایک سو مرتبہ پڑھنا ہیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا وَّلَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبًا وَّ لَا وَلَدًا ط

ذی الحجہ کی تیسری اور آٹھویں تاریخ کو بعد نماز فجر یا ظہر مندرجہ ذیل کلمات ایک سو دفعہ پڑھنے ہیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ط

Marfat.com

ذی الحجہ کی چوتھی اور نویں تاریخ بعد نماز فجر یا ظہر ایک سو مرتبہ حسب ذیل کلمات پڑھنا ہیں:

اَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اَلَّا اللّٰهُ وَحْدَه، لَا شَرِيْكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ علیہم السلام

پہلی شب سے دسویں شب تک روزانہ بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کوثر تین تین بار سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھنی ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی عظمت کے سبب اللہ پاک اس کے نامہ اعمال میں بے شمار نیکیاں عطا فرما کر بے شمار برائیاں مٹا دے گا۔

ماہ ذی الحجہ کی پہلی شب سے دسویں شب تک روزانہ بعد نماز عشاء دو رکعت پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسیٔ ایک بار سورۂ اخلاص پندرہ بار، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ بقر کا آخری رکوع ایک بار سورۂ اخلاص پندرہ دفعہ پڑھے۔ اس نماز کے پڑھنے والے کے گناہ اگر ریت کے ذروں کے برابر بھی ہوں گے تب بھی پروردگار عالم اپنی قدرت کاملہ سے اس کے گناہ معاف فرما کر انشاء اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے گا۔

ذی الحجہ کی دوسری شب بعد نماز عشاء چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی تین بار، سورۂ اخلاص تین بار، سورۂ فلق تین بار، سورۂ الناس تین بار پڑھنی ہے۔

بعد سلام کے گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر مندرجہ ذیل دعا پڑھیں:

سُبْحَانَ ذِى الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِالْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوْتِ

Marfat.com

سُبْحَانَ ذِی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ھُوَیُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّایَمُوْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعِبَادِوَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّباً مُّبَارَکاً عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً رَبَّنَا جَلَّ جَلَالَہٗ وَقُدْرَتَہٗ بِکُلِّ مَکَانٍ.

دعا کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر بارگاہ رب العزت میں جو بھی دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوگی۔

ذی الحجہ کی پہلی جمعرات کی شب بعد نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ کوثر ایک بار سورۂ اخلاص ایک بار پڑھے۔ صدق دل سے اس نماز کا پڑھنے والا اپنی زندگی میں ہی اپنا مقام بہشت بریں میں دیکھ لے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ذی الحجہ کے پہلے جمعہ کو بعد نماز ظہر چھ رکعت نماز تین سلام سے پڑھنی ہے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھیں۔ پھر بعد سلام کے دس مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات پڑھے:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ط

نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ بادشاہ سچا ظاہر۔

اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھ کر نماز کی مقبولیت اور بخشش گناہ کے لیے خدا تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ پاک اپنی قدرت کاملہ سے اس نماز کے پڑھنے والے کو اس کے گناہ معاف فرما کر داخل بہشت فرمائے گا۔

عشرہ ذی الحجہ میں روزانہ باوضو کسی وقت بھی سورہ فجر کا پڑھنا بہت افضل ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی ان مبارک ایام حرمت کو مدنظر رکھتے ہوئے سورۂ فجر کا ورد کرے گا حق تعالیٰ یوم حساب اس کی بخشش فرمائے گا۔ اور اس کے لئے اس دن کوئی خوف نہ ہوگا۔

ذی الحجہ کے دس دن بکثرت سورۂ ضحیٰ پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سورۃ کے پڑھنے والے کو انشاء اللہ تعالیٰ آتش دوزخ سے نجات عطا فرمائے گا۔

عیدالاضحیٰ کے دن کسی وقت باوضو قرآن کریم کی کم از کم سو آیات تلاوت کرے اللہ پاک اسے بہشت کے بے شمار نعمتیں انشاء اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

نفل روزہ

ماہِ ذی الحجہ کی پہلی سے نویں تاریخ تک کے روزوں کی بڑی فضیلت ہے اور سب سے زیادہ سات، آٹھ، نو تاریخ کے روزے رکھنے کے بہت فضائل ہیں اللہ پاک ان روزوں کا بہت ثواب عطا فرمائے گا۔

رُسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط

☆.....☆.....☆

Marfat.com

باب 23

چند اختلافی مسائل اور اُن کا حل

فصل اول

﴿رفع یدین﴾

حدیث جابر رضی اللہ عنہ اور (اختلافی) رفع یدین کا منسوخ ہونا

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم!

"حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِبْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طُرْفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَالِیْ اَرَاكُمْ رَافِعِیْ اَيْدِكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اُسْكُنُوْا فِی الصَّلٰوةِ"

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا یہ کیا وجہ ہے کہ میں تم کو بدکے ہوئے گھوڑوں کی دُموں کی طرح نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں: نماز سکون سے پڑھا کرو۔

(صحیح مسلم عربی ۱/۱۸۱ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

یہ روایت تقریباً ۱۶ کتب میں ۱۳۲ اسناد کے ساتھ موجود ہے۔

Marfat.com

اس حدیث کے تحت شروع دن سے محققین و محدثین نے اختلافی رفع یدین کو منسوخ مانا ہے یہی وجہ ہے کہ امام بخاری اور دیگر شوافع و حنابلہ اور بعد میں آنے والے غیر مقلدین (اہلحدیث) جو کہ رفع یدین کے قائل ہیں نے اس حدیث کے کئی جواب دیے ہیں اور اس حدیث کو ناسخ ماننے سے انکار کیا ہے جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ شروع ہی سے اکابرین اسلام نے اس حدیث کے تحت نسخ رفع یدین کا استدلال کیا ہے جن محدثین نے اس حدیث سے رفع یدین کا منسوخ ہونا قبول کیا ہے درج ذیل ہیں:

ا)امام اعظم ابوحنیفہؒ:

امام اجل وکیل احناف محدث جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفیؒ نے اختلافی رفع یدین کے متعلق دعویٰ نسخ فرمایا پھر اس کی تکمیل کے بعد آخر میں لکھا!

"وھو قول ابی حنیفة وابی یوسف و محمد رحمھم اللّٰہ تعالیٰ"

(شرح معانی الآثار ۱/۴۶۸ مترجم حامد اینڈ کمپنی لاھور)

امام اعظم ابوحنیفہؒ سے یہ امر صراحت کے ساتھ ثابت ہے کہ نماز میں اختلافی رفع یدین نہیں چنانچہ امام محمد علیہ الرحمہ امام اعظمؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں!(اللفظ الاول)

"لا یرفع یدیه فی شی ء من ذالك الا فی التکبیرة التی یفتتح بها الصّلوٰة"

(کتاب الاصل ۱/۱۳، کتاب الحجه ۱/۹۴،موطا امام محمد صفحه ۹۰)

ترجمہ: یعنی پوری نماز میں (سوائے مستثنیات کے) نمازی کو تکبیر تحریمہ کے علاوہ کہیں بھی رفع یدین کی اجازت نہیں:

امام نوویؒ فرماتے ہیں!

"وقال ابو حنيفة واصحابه و جماعة من اهل الكوفة لا يستحب فى غير تكبيرة الاحرام وهو اشهر الروايات عن مالك"

(شرح مسلم باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام صفحه ۱۶۸)

ترجمہ: اور امام ابو حنیفہؒ اور انکے اصحاب اور اہل کوفہ کی جماعت نے یہ فرمایا کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ کوئی بھی رفع یدین مستحب نہیں ہے اور یہ ہی مشہور روایت امام مالکؒ سے ہے:

امام محمدؒ فرماتے ہیں!

"قال محمد السنة ان يكبر الرجل فى صلوٰته كلما خفض و كلما رفع واذا انحط للسجود كبر واذاالنحط للسجود الثانى كبر فاما رفع اليدين فى الصّلوٰة فانه يرفع اليدين حذوالاذنين فى ابتداء الصّلوٰة مرة واحدة ثم لا يرفع فى شى ء من الصّلوٰة بعد ذالك وهذا كله قول ابى حنيفة رحمه اللّٰه وفى ذالك اثار كثيرة"

(موطا امام محمد صفحه ۹۰ مترجم)

ترجمہ: امام محمدؒ نے فرمایا سنت یہ ہے کہ جب کوئی اپنی نماز میں جھکے اور جب بلند ہو تکبیر کہے اور جب سجدہ کے لیے جھکے تکبیر کہے لیکن رفع یدین نماز میں ایک بار ہے وہ یوں کے نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھائے یہی امام اعظم ابو حنیفہؒ کا قول ہے اس (ایک مرتبہ رفع یدین کرنے کے) مسئلہ میں بہت سے آثار ہیں

اگر کوئی یہ کہے کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام اوزاعیؒ کا مناظرہ اس معاملہ میں مشہور ہے اور وہاں وجہ ترجیح فقہ رواۃ کو بنانا مذکور ہے اور آپ (حنفی) اسکو منسوخ کہتے ہیں تو گذارش یہ ہے کہ مناظرہ میں ماحول کے مطابق گفتگو کی جاتی ہے ہوسکتا ہے اس وقت بحث اسی انداز میں ہو رہی ہو اور اپنے موقف کو اسی طرح ثابت کرنا

Marfat.com

ٹھہرا ہو جبکہ یہ قطعاً ممکن نہیں کہ امام اعظمؒ کو احادیث رفع یدین کے وجود کا انکار ہو کیونکہ انکار حدیث تو کسی عام مسلمان سے متصور نہیں چہ جائیکہ اسے امام المسلمین سے منسوب کیا جائے لہذا یہ ماننا پڑے گا کہ مسئلہ ہذا کی احادیث ترک راجح اور احادیث فعل مرجوع ہیں جبکہ نسخ کے علاوہ کوئی وجہ نہیں اور وجہ ترجیح نسخ ہی قرار پایا:

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بنیادی سلسلہ تلمذ تین واسطوں سے حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے آپ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علوم و معارف کے وارث اور امین ہیں جب کہ غیر مقلدین کے نزدیک حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نسخ رفع یدین کے قائل تھے اور ان سے (اختلافی) رفع یدین نماز میں ثابت نہیں بلکہ ترک ثابت ہے

غیر مقلدین (اہل حدیث) کے پیشوا شاہ اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے!

"اما قول ابن مسعود و ترك فتركنا فلمستعار منه هو انّ النّبیّ ﷺ ترك وفهمناالنسخ فالنسخ هو فهم ابن مسعود"

(تنویر العینین صفحہ ۲۸، ۲۹)

ترجمہ: یعنی رہا حضرت ابن مسعود کا یہ قول کہ آپ ﷺ نے رفع یدین چھوڑ دی تو ہم نے بھی چھوڑ دی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے رفع یدین چھوڑی جس سے ہم نے یہ سمجھا کہ وہ منسوخ ہوگئی پس اسے منسوخ سمجھنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی فہم کا نتیجہ ہے:

علامہ علی قاریؒ مرقات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں!

"ولیس فی غیر التحریمة رفع یدیه عند ابی حنیفه لخبر مسلم عن جابر بن سمرة.قال خرج علینا" (حاشیہ مشکوٰۃ صفحہ ۷۵)

ترجمہ: یعنی امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک (اختلافی) رفع یدین کی جو کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ

Marfat.com

احادیث نہیں جسکی ایک دلیل حضرت جابر بن سمرہؓ کی حدیث جو کہ صحیح مسلم میں ہے اسی طرح

غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے لکھا!

"ولا يبعد أن يكون ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه ظن أن السنة المتقررة آخراً هو تركه"

(الروضة الندیہ ۱/۹۴ طبع کراچی)

ترجمہ: یعنی یہ بھی ممکن کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا ہو کہ یہ رفع یدین آخر میں متروک ہو گئی تھی۔

اور امام اوزاعیؒ کے ساتھ مناظرہ کے حوالہ سے امام اعظم ابو حنیفہؒ کا یہ موقف لکھا۔

"فكانه ظن انه تفظن ابن مسعود للنسخ"

گویا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو قائل نسخ گردانتے ہوئے فقہ رواۃ کی توجیہہ کو اپنایا تھا:

(ملاحظہ فرمایئے: الروضۃ الندیہ ۱/۹۵ طبع کراچی)

۲)امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ:

حدیث جابر سے استدلال کے بعد امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

"ولأن السنة رفع يديه عند الافتتاح"

(البنایہ ۳/۱۳۶ طبع بیروت)

۳)امام اجل وکیل احناف محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے دعویٰ نسخ فرمایا اور اس پر دلائل کے انبار لگا دیئے

دیکھئے: (شرح معانی الآثار للطحاوی مترجم ۱/۴۶۲ طبع لاہور)

Marfat.com

۴) امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ:

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ "المبسوط" میں فرماتے ہیں!

"وحين رأى بعض الصحابة رضوان اللّٰه عليهم يرفعون ايديهم فى بعض أحوال الصّلوٰة كره ذالك فقال مالى أراكم رافعى أيديكم كأنهاأذناب خيل شمس اسكتوا"

ترجمہ: یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کو بعض احوال نماز میں رفع یدین کرتے دیکھا تو اس کے کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا مالی اراکم رافعی ایدیکم...الخ

(المبسوط لشمس الدين السرخسى ۱/۱۴ باب كيفية الدخول فى الصلوٰة ،طبع دارالمعرفة بيروت)

۵) فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ فرماتے ہیں!

"وعن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالى اراكم رافعى أيديكم كأنها أذناب خيل شمس اسكنوا فى الصّلوٰة رواه مسلم"

(تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق ج ۱/۱۳۰)

۶) امام کمال الدین محمد بن الواحد المعروف بابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ:

امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ شرح فتح القدیر میں ترک رفع یدین کے دلائل لکھ کر نسخ کا دعویٰ فرماتے ہیں دیکھئے:

(شرح فتح القدير ۱/۳۱۹،۳۲۰ طبع بيروت)

Marfat.com

۷) شیخ الاسلام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینائی رحمۃ اللہ علیہ:

علامہ المرغینائی صاحب الھدایہ اولین صفحہ نمبر ۹۲، ۹۳ میں ترک رفع یدین کے دلائل لکھ کر نسخ کا دعویٰ کرتے ہیں

۸) امام ابن نجیم المصری الحنفی رحمۃ اللہ علیہ:

امام ابن نجیم المصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

"فلا یرفع یدیه عند الرکوع ولا عند الرفع منه ولا تکبیرات الجنائز بحدیث ابی داؤد عن البراء بن عازب(الی) و بحدیث جابر بن سمرة قال خرج علینا ..الخ"

ترجمہ: یعنی رکوع میں اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تکبیرات جنازہ میں رفع یدین نہیں ہے۔ ابوداؤد کی حدیث براء بن عازب اور حدیث جابر بن سمرہ کی وجہ سے

(البحر الرائق ج اول صفحہ ۳۲۲ طبع کوئٹہ)

۹) قاضی عیاض المالکی رحمۃ اللہ علیہ:

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وقد ذکر ابن القصار هذا الحدیث حجة فی النهی عن رفع الا یدی علی روایة المنع من ذالك جملة" (الا کمال المعلم بفوائد مسلم ۳۴۴/۲)

ترجمہ: اور بے شک ابن القصار المالکی نے اس حدیث کو نماز میں رفع یدین کے منع کرنے پر حجت کے طور پر پیش کیا ہے۔

Marfat.com

۱۰) حضرت علامہ علی قاری الحنفی رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں!

"رواہ مسلم و یفید النسخ" (شرح نقایہ ج ۱ ص ۷۸)

ترجمہ: حدیث مسلم (رفع یدین) کے نسخ کا فائدہ دیتی ہے۔

اور اسی طرح "مرقات شرح مشکوٰۃ" ملا علی قاری میں ہے۔

۱۱) امام زیلعی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ:

حافظ امام جمال الدین أبی محمد عبد اللہ بن یوسف الزیلعی الحنفی المتوفی ۷۶۲ھ فرماتے ہیں!

"احادیث أصحابنا: منها حدیث تمیم بن طرفة عن جابر بن سمرة قال خرج علینا رسول اللّٰہ ﷺ فقال، مالی اراکم رافعی ایدیکم کأنها أذناب خیل شمس اسکنوا فی الصّلٰوة"

(نصب الرایة لأحادیث الهدایه ۱/۳۹۳)

۱۲) ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ:

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث سے بطور نسخ استدلال فرمایا ہے۔

(دیکھئے بدائع الصنائع ۱/۲۰۷)

۱۳) علامہ سید طحطاوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ:

"فلا یرفع یدیه عند الرکوع و عند الرفع منه لحدیث مسلم مالی اراکم رافعی ایدیکم ...الخ

(دیکھئے بحاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح)

Marfat.com

۱۴) امام حسن بن عمارہ الشرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ:

"ویکرہ الرفع فی غیر ھذا المواطن فلا یرفع یدیہ عند الرکوع ولاعند الرفع منہ ولا فی تکبیرات الجنائز غیر الاولیٰ لحدیث مسلم مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس...الخ

(مراقی الفلاح صفحہ نمبر ۴۰ مطبوعہ کراچی)

۱۵) علامہ مولانا محمد ہاشم سندھی (المتوفی ۱۱۷۴ھ) رحمۃ اللہ علیہ:

رفع یدین کے منسوخ ہونے کے بارے میں صریح احادیث اور حضرت جابر بن سمرہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی احادیث درج فرمائی ہیں۔

(کشف الرین فی مسئلہ رفع الیدین مترجم صفحہ ۶۸ مع مقدمہ محمد عباس رضوی طبع گوجرانوالہ)

۱۶) فتاویٰ عالمگیری:

میں لکھا ہے!

"و یکرہ ان یفترش ذراعیہ وان یرفع یدیہ عند الرکوع و عند رفع الراس من الرکوع"

(فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۵، ۱۰۶ میں" الفصل الثانی فی ما یکرہ فی الصلوٰۃ وما لا یکرہ)

۱۷) علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں!

Marfat.com

"(تتمه)بقی من المکروهات اشیاء اخر ذکرها المنیه ونور الایضاح وغیرهما (الیٰ ان قال) و رفع یدیه عند الرکوع والرفع منه"

(فتاویٰ شامی ۱/۴۸۴ مطبوعه مصر)

اس عبارت میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت کے رفع یدین کو مکروہات میں شمار کیا ہے جو کہ ممانعت کی دلیل ہے اور ممانعت حدیث جابر میں ہے

۱۸) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حدیث جابر کے تحت رفع یدین منسوخ مانا ہے ملاحظہ فرمایئے:

(شرح سفر السعادت ص ۷۲)

۱۹) علامہ بدرالدین العینی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ:

علامہ بدرالدین العینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"واستدلال أصحابنا بحدیث جابر بن سمرة قال خرج علینا رسول اللّٰه ﷺ فقال مالی أراکم رافعین أیدیکم کانها أذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰة اخرجه مسلم"

(البنایة فی شرح الهدایة ۲/۲۹۴ طبع بیروت)

اسی طرح علامہ عینی نے "عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۵ صفحہ ۴۰۵" میں لکھا ہے۔

Marfat.com

۲۰)مولانا الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ:

امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حدیث جابر کے تحت اختلافی رفع یدین کو منسوخ مانا ہے۔

(فتاوی رضویہ ج۷ ۱۵۵)

۲۱)محدث دکن علامہ ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ:

محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ نے ''زجاجۃ المصابیح'' میں حضرت جابر بن سمرہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث لکھی اور دیگر دلائل دیئے اور اختلافی رفع یدین کو منسوخ مانا۔

(زجاجۃالمصابیح مترجم ج ا صفحہ ۵۷۳تا۵۷۶ طبع فرید بک سٹال لاہور)

۲۲)علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ :

آپ نے بھی رفع یدین عند الرکوع اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت کو بھی منسوخ مانا ہے۔

(کوثر النبی ﷺ)

۲۳)امام ابی محمد علی بن زکریا المنجی رحمۃ اللہ علیہ (م۶۸۶):

آپ لکھتے ہیں''لا ترفع الایدی عند الرکوع ولا بعد الرفع منه مسلم عن جابر بن سمرة رضی اللّٰه عنه قال خرج علینا رسول اللّٰه رحمۃ اللہ علیہ فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانهاأذناب خیل شمس اسکنوا فی الصّلاة،،

(اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب : ۲۳۱/۱ مطبوعه دمشق)

۲۴)ابوالفرج عبدالرحمن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ :

حدیث جابر لکھ کر آپ اس کے بعد لکھتے ہیں''و قد احتج بعض

Marfat.com

أصحاب أبی حنیفةبهذا الحدیث فی منعهم رفع الیدین فی الرکوع وعند الرفع منه"

(کشف المشکل من حدیث الصحیحین : ۱ /۲۹۵ مطبوعه الریاض)

۲۵)علامہ مغلطائی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ لکھتے ہیں:"واما استدلال بعض الحنفیة بحدیث جابر بن سمرة من عند مسلم مالی اراکم .....الخ،،

(شرح ابن ماجه للمغلطائی: ۱ /۴۷۴مطبوعه سعودی عرب)

۲۶)محمود بن احمد بن الصدرالشهید النجاری برہان الدین مازہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ لکھتے ہیں"ویکره ان یرفع یدیه عندالرکوع،وعند رفع الرأس من الرکوع لحدیث جابر بن سمرة.....الخ،،

(المحیط البرهانی۲ /۵۵مطبوعه داراحیاء التراث العربی)

۲۷)شهاب الدین احمد بن ادریس مالکی رحمۃ اللہ علیہ :

آپ دیگر دلائل لکھ کر رفع یدین کی منسوخیت کی دلیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں

"وجه الثانی أن الرفع منسوخ بمایروی عن جابر بن سمرة قال کنا..... اسکنوافی الصلاة" (الذخیرة۲ /۲۲۰طبع بیروت)

۲۸)علامہ الحاجۃ نجاح الحلبی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ دیگر دلائل لکھ کر حدیث جابر کو منع کی دلیل بناتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ولا ترفع الیدان عندالرکوع ولا فی الرفع منه ولا فی

Marfat.com

التكبيرات الجنازة غير الأولى منها لحديث جابر بن سمرة رضى الله عنه قال خرج علينا.....اسكنوا فى الصلاة"

(فقه العبادات على المذاهب الحنفي: ۱/۸۷)

۲۹)ماہر یاسین الفحل رحمۃ اللہ علیہ:

ماہر یاسین صاحب لکھتے ہیں:

"لا ترفع اليدان عندالركوع ولا فى الرفع منه ،وانما ترفعان عند تكبيرة الاحرام فقط.وهو قول ابى بكر فى الرواية ،وعمر فى رواية،وعلى،وابن مسعود،وابن عمر فى رواية،وابن عباس فى رواية،والثورى، والشعبى،والنخعى،وابن ابى ليلىٰ،والحسن بن صالح بن حى، والاسود،وعلقمة،وخيثمة،وقيس بن ابى حازم،وابى اسحاق السبيعى،واليه ذهب ابو حنيفة واصحابه،وهو رواية عن مالك وهو مذهب اهل الكوفة واستدلوابحديث جابر بن سمرة قال خرج علينا.....أسكنوا فى الصّلاة،،

(اثر اختلاف المتون والأسانيد فى اختلاف الفقهاء: ۱/۳۶۷،۳۶۸،۳۶۹)

۳۰)علامہ ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت علامہ نے بھی حدیث جابر کے تحت اختلافی رفع یدین کو منسوخ مانا ہے:

(صحیح البھاری)

Marfat.com

۳۱) علامہ فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ:

علامہ فیض احمد اویسی نے بھی حدیث جابر سے رفع یدین کے منسوخ ہونے کا استدلال کیا ہے؟ (رسالہ رفع یدین ص ۹ طبع بہاولپور)

۳۲) علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے بھی حدیث جابر کے تحت رفع یدین کو منسوخ مانا ہے۔

(شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۳۵)

۳۳) علامہ مفتی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ (علی پور سیداں):

علامہ غلام رسول صاحب بھی حدیث جابر سے نسخ کا استدلال کرتے ہیں:

(نور الفرقدین علی رفع الیدین ص ۶۲، ۶۳)

۳۴) محقق اسلام علامہ مولانا محمد علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت محقق اسلام حدیث جابر بن سمرہ لکھ کر فرماتے ہیں!

''یہ حدیث پاک بھی اسی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ ان صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے عمل کو تو دیکھا تھا اور اسکے مطابق نماز ادا کر رہے تھے لیکن انھیں چونکہ آپ کے آخری عمل کی خبر نہ پہنچی تھی اس لیے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں منسوخ شدہ کام کرتے دیکھا تو اسے گھوڑوں کے دم ہلانے سے مشابہ قرار دیا اور سکون کا حکم دیا لہذا اس ارشاد گرامی سے رفع یدین والی روایات منسوخ ہونا خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ثابت ہو گیا:

(شرح موطا امام محمد ج ۱ ص ۱۳۵ کتاب الصلوٰۃ طبع لاہور)

Marfat.com

۳۵) حضرت علامہ محمد حسن محدث السنبھلی رحمۃ اللہ علیہ :

محدث سنبھلی نے حدیث جابر لکھ کر اس سے نسخ رفع یدین کا استدلال کیا ہے اور مزید دلائل ترک رفع یدین کے دیئے ہیں:

(تنسیق النظام ص۵۵ طبع مکتبہ رحمانیہ لاھور)

۳۶) حضرت علامہ محدث قاسم بن قطلو بغا رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت علامہ محدث قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حدیث جابر سے نسخ رفع یدین کا استدلال کیا ہے:

(بحوالہ مناظرے ہی مناظرے از علامہ محمد عباس رضوی ص۳۹۱)

۳۷) ترجیب بن ربیعان الدوسری:

آپ بھی دیگر دلائل لکھ کر آخر میں لکھتے ہیں "وقد احتج بعض متأخری الکوفة بحدیث مسلم عن جابر بن سمرة قال قال رسول اللّٰہ ﷺ مالی اراکم.....اسکنوا فی الصّلاة"

ترجمہ۔اور تحقیق بعض متاخرین کوفہ نے حدیث مسلم جابر بن سمرہ سے احتجاج کیا ہے:

(رد خبر الواحد بما یسمی۲۶۳)

۳۸) ابومعاذ طارق بن عوض اللہ بن محمد:

ابومعاذ صاحب لکھتے ہیں "اطلق فیها النهی عن رفع الیدین،ولم یقید فیها بحالة السلام،فاحتج بها بعض الکوفین لمذهبهم فی المنع من رفع الیدین عند الرکوع ورفع منه وهذا الروایة.....عن جابر بن سمرة قال خرج علینا.....اسکنوا فی الصلاة"

یعنی رفع یدین کے حوالے سے نہی مطلق ہے،اس کو بحالت سلام مقید نہیں

Marfat.com

کیا جاسکتا ،پس بعض اہل کوفہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ رکوع جاتے اور آتے ہوئے رفع یدین منع کرتے ہیں اس روایت جابر بن سمرہؓ کے تحت قال خرج علینا.....الخ.

(الارشادات فی تقویۃ الاحادیث بالشواھد والمتابعات ۱/۱۷۰ مطبوعہ الریاض)

۳۹) فقیہ اعظم ہند مولانا محمد شریف الحق امجدیؒ:

آپ نے بھی حدیث جابر بن سمرہؓ سے استدلال کرتے ہوئے اختلافی رفع یدین کو منسوخ مانا ہے اور اس روایت پر اعتراضات کے جوابات دیے ہیں دیکھئے:

(نزھۃ القاری شرح بخاری ۲/۳۸۹ طبع فرید بکسٹال لاھور)

قائلین اختلافی رفع یدین اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ:

بعض غیر مقلدین حضرات یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ آپ کے ذہن کی اختراع ہے۔

پہلے محدثین نے اس حدیث سے نسخ رفع یدین کا استدلال نہیں فرمایا جو آپ کرتے ہو۔

جواباً عرض ہے کہ زمانہ قدیم سے قائلین رفع یدین محدثین اپنی اپنی کتب میں حدیث جابر بن سمرہ کے جوابات دیتے آ رہے ہیں اور بلا دلیل یہ ان کی تردیدیں جو ہیں وہ آخر کس کا جواب دے رہے ہیں اگر آپ کے بقول اس حدیث سے نسخ رفع یدین کا استدلال کرنے والا کوئی نہیں تھا تو اس حدیث کی جوابی تحریریں کس بنیاد پر ہیں اور نسخ رفع یدین کا ردّ کرنا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ زمانہ قدیم سے ہی اس حدیث سے نسخ رفع یدین کے استدلال کرنے والے ائمہ اور علماء و محدثین موجود تھے جبکہ اسکا ردّ کرنے والوں میں خود غیر مقلدین کے اعتراف کے مطابق امام بخاریؒ المتوفی ۱۹۴ھ سرفہرست ہیں:

Marfat.com

(ملاحظہ فرمایئے: جزء رفع الیدین للبخاری صفحہ ۶۱ طبع مکتبہ اسلامیہ)

اسی طرح امام ابو داؤد ''قائل رفع یدین'' المتوفی ۲۷۵ھ نے اسے سنن ابوداؤد میں اور امام نسائی ''قائل رفع یدین'' المتوفی ۳۰۳ھ نے سنن نسائی باب السلام میں اس حدیث کو رکھ کر اس کے عند الرکوع کی ممانعت کی بابت ہونے سے انکار کیا ہے یہ بھی ثبوت ہے کہ ان کے دور میں اسے ممانعت رفع کی دلیل سمجھنے والے علماء محدثین وفقہاء موجود تھے:

اسی طرح امام ابن حبان المتوفی ۳۵۴ھ کا اپنی کتب میں اور امام نووی شافعی المتوفی ۶۷۶ھ کا قائلین رفع یدین کا ''شرح صحیح مسلم'' وغیرہ اور حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی المتوفی ۸۵۲ء کا ''تلخیص الحبیر'' میں ابن الملقن کا ''البدر المنیر'' اور ابن سید الناس کا ''شرح ترمذی'' میں حدیث جابر کے ردّ میں جوابات لکھنا اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ ہر دور میں حدیث جابر سے نسخ رفع یدین کا استدلال کرنے والے علماء ومحدثین موجود رہے ہیں خاص کر قاضی شوکانی (غیر مقلد) المتوفی ۱۲۵۰ھ نے ''نیل الاوطار ۲/۱۸۸'' میں واضح الفاظ میں لکھا!

''واحتج من قال لعدم الاستحباب بحدیث جابر بن سمرة الخ''

یہ عبارت بھی اس بات کی ناقابل تردید اور ٹھوس حقیقت ہونے کی طرف نشاندہی کرتی ہے کہ حدیث جابر سے استدلال کرنے والے محدثین ہر دور کے اندر موجود رہے ہیں:

یہ ایک اجتہادی اور فروعی مسئلہ ہے اسی وجہ سے اس میں اختلاف پایا جاتا ہے اس لیے ترک رفع یدین کرنے والوں کو برا کہنا درست نہیں اسی طرح ابن جوزی

Marfat.com

نے بھی اس بات کا اقرار کیا ہے فرماتے ہیں۔

"وقد احتج بعض أصحاب أبی حنیفة بهذا الحدیث فی منهم رفع الیدین فی الرکوع و عند الرفع منه"

(المشکل من حدیث الصحیحین لا بن جوزی ۱/۹۲۵ المکتبة الشامله)

ترجمہ: بعض اصحاب ابی حنیفہ نے اس حدیث کے ساتھ رکوع سے پہلے اور بعد رکوع سر اُٹھاتے وقت رفع یدین کی ممانعت کی دلیل پکڑی ہے۔

نوٹ: یہ کہنا کہ اس حدیث کا تعلق "باب السلام" سے ہے اور اس پر تمام محدثین کا اجماع ہے کئی وجوہ سے باطل ہے محدثین نے اپنی اپنی فہم سے اس حدیث پر ابواب باندھے ہیں کئی محدثین نے تو باب السلام میں اس حدیث کو روایت کیا ہے اور کئی نے دیگر ابواب میں اس کو ذکر کیا ہے بخاری ، مسلم ،ابو داوٗد،نسائی،ابن الملقن ،ابن تیمیہ وغیرھا سے بہت پہلے:

۱) ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ ج دوم ص ۴۸۶ طبع کراچی میں اس حدیث کو باب "من کرد رفع الیدین فی الدعاء" کے زیر عنوان رکھا ہے

۲) اسی طرح ابی عوانہ نے مسند ابی عوانہ ۲/۸۵ طبع مکہ مکرمہ میں "بیان النهی عن الاختصار فی الصّلوٰة وایجاب الانتصاب والسکون فی الصّلوٰه الالصاحب العذر" کے عنوان کے تحت رکھا ہے:

۳) جبکہ امام بیہقی نے "جماع ابواب الخشوع فی الصلوٰة والاقبال علیها" کے زیر عنوان یہ حدیث لائے ہیں:

(سنن الکبریٰ بیهقی ۲/۲۸۰ طبع ملتان)

۴) محمد بن اسحاق النیشاپوری نے "مسند السراج ص ۲۴۳" میں "باب فی

السکون فی الصّلوٰۃ'' کے تحت لکھا ہے:

''کیا محدثین جو حدیث جس باب میں رکھیں وہ اسی معنی کی ہو کر رہ جاتی ہے؟''

اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی دلیل شرعی کیا ہے؟ اور اگر نہیں تو پھر اس حدیث کے بارے میں رفع یدین کے قائلین محدثین کے ابواب کو اپنے معنی دیکر ہم پر ڈالنے کا مقصد؟

محدثین کی ابواب کے تحت چند مثالیں:

۱) امام مسلمؒ کی ایک حدیث ''لا تصوم المراۃ الاباذن اھلھا'' کو جو روزہ کے مسئلہ سے متعلق ہے کو آپ نے ''کتاب الزکوٰۃ'' میں رکھا ہے۔
(صحیح مسلم ۱/۳۳۰ طبع کراچی)

نیز امام نسائیؒ نے اس حدیث کو ''کتاب السہو'' کے تحت لکھا ملاحظہ فرمایئے: (سنن نسائی ۱/۷۶ طبع کراچی) بتایئے اس میں زکوٰۃ اور سہو کا کیا مسئلہ ہے؟

۲) امام بخاریؒ نے ''صحیح بخاری ۱/۱۳۵'' میں ایک عنوان ان الفاظ سے قائم فرمایا ہے:

''باب اذا فاتہ العید یصلی رکعتین وکذالك النسا ومن کان فی البیوت والقری''

پھر اس کے تحت حدیث:

''وعند جاریتان فی ایام منی تدففان و تضربان الخ:

بتایئے اس عنوان کا اس باب سے کیا تعلق؟

اسی طرح جو حدیث باب کے تحت آئے تو کیا صرف وہ ہی معنی درست

Marfat.com

ہوں گے؟

۱) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بخاری شریف ۱/۵۱۴ مترجم طبع لاہور ''کتاب التہجد میں حدیث عائشہ لے کر آئے ہیں جو غیر مقلدین تراویح کی دلیل بنا کر پیش کرتے ہیں تو کیا غیر مقلدین حضرات اس حدیث کو تہجد کی حدیث مانتے ہیں؟

۲) امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب شامل صحاح ستہ سنن ابی داؤد کی ''کتاب الصلوٰۃ'' میں ایک عنوان قائم کیا ہے ''باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع ''یعنی اس شخص کا باب جس نے رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت کی رفع یدین کا ذکر نہیں کیا
پھر اسکے تحت سند صحیح کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ روایت لائے کہ

''کان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل فی الصّلوٰۃ رفع یدیہ مدا''

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ خوب اٹھا کر (رفع یدین کر کے) آغاز فرماتے۔

(سنن ابوداؤد ۱/۱۰۱ طبع کراچی)

۳) امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ''سنن نسائی ۱/۴۶۹ مترجم طبع لاہور'' میں پہلے رفع یدین کرنے کی احادیث درج کیں پھر باب لگایا ''ترک ذالک ''یعنی اسکے ترک کا بیان۔ پھر عبداللہ بن مبارک کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کی ترک رفع یدین کی حدیث لائے ہیں کیا غیر مقلدین یہاں محدثین کے فہم کو تسلیم کریں گے؟

Marfat.com

قائلین رفع یدین محدثین سے استدلال کا جواب:

حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے متعلق قائلین رفع یدین کے اقوال حجت نہیں اس لیے کہ وہ اس معاملے میں مدعی ہیں اور مدعی کی گواہی شرعاً درست نہیں علاوہ ازیں بعض احناف کے اقوال پیش کرنا بھی درست نہیں کیونکہ یہ حنفی نہیں جیسے ابوالحسن محمد بن عبد الہادی سندھی وغیرہ اور جو حنفی ہیں ان کے اقوال ان کے تفردات میں سے ہیں لہذا قبول نہیں کیونکہ خلاف مذہب تو ہمارے نزدیک امام ابن ہمام جیسے محقق اور مجتہد کی ابحاث بھی معتبر نہیں:

حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی تشریح:

یہ حدیث اپنے مفہوم میں نہایت درجہ واضح ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ایک جم غفیر مسجد میں حالت نماز میں رفع یدین کر رہا تھا جیسا کہ حدیث جابر کے مختلف طرق سے ثابت ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر سخت نا پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور انھیں آئندہ ایسا کرنے سے صاف منع فرما دیا جس کے بعد اتنی بات یقینی ہوگئی کہ اس حدیث میں مذکور جس رفع یدین سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روک دیا تھا وہ قطعاً ممنوع ہے اور اس حدیث کا علم ہو جانے کے بعد اس کے برخلاف اس ممنوع رفع یدین کو جائز سمجھنا کسی مسلمان کے لیے ہرگز روا نہیں کیونکہ یہ ارشاد ربانی ''وما نهاكم عنه فانتهوا'' کے مطالبہ اور تقاضا کے منافی ہے لیکن چونکہ یہاں اختلاف کی گنجائش تھی لہٰذا مجتہدین نے اپنے اپنے اجتہاد پر عمل کیا جو کہ جائز ہے:

ہمارے نزدیک اس حدیث میں مذکور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منع کردہ رفع یدین ہے جس کی وضاحت اسی حدیث میں موجود ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارک

Marfat.com

ہیں ''کانها أذناب خیل شمس '' آپ ﷺ نے صحابہ کرام کی اس رفع یدین کو ''خیل شمس ''یعنی منہ زور، سرکش اور شریر گھوڑوں کی دُموں کی حرکت سے تشبیہہ دی اور آپ ﷺ نے صرف یہ ہی نہیں فرمایا بلکہ '' خیل '' کے ساتھ ''شمس '' کی قید بھی لگائی یعنی اس رفع یدین کو عام گھوڑوں کی دُموں کی حرکت سے مشابہ قرار نہیں دیا بلکہ ایک خاص مزاج کے حامل مخصوص گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہہ دے کر منع فرمایا جبکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے کلام میں کسی لفظ کی کمی بیشی سے متعلقہ مسئلہ کی نوعیت بدل جاتی ہے مثلاً کفارہ ظہار میں اللہ تعالیٰ نے ''فتحریر رقبة '' ارشاد فرمایا اور کفارہ قتل میں ''فتحریر رقبة مؤمنة '' ارشاد فرمایا لہٰذا پہلی صورت میں ''رقبة '' کافر کے آزاد کرنے سے بھی کفارہ ادا ہو جائے گا مگر دوسری صورت میں نہیں کیونکہ اس میں ''رقبة '' کے ساتھ ''مؤمنة'' کی قید ہے:

اسی طرح ماہ رمضان کے روزوں کی قضا کی ادائیگی کے بارے میں ارشاد فرمایا ''فعدة من ایام اخر ''یعنی چھوٹے ہوئے روزے یکمشت بھی رکھے جا سکتے ہیں اور متفرق بھی لیکن کفارہ قتل اور کفارہ ظہار کی دوسری متبادل صورت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! ''فمن لم یجد فصیام شهرین متتابعین '' یہاں متتابعین کی قید سے واضح ہوا کہ وہ روزے متفرق طور پر کالعدم شمار ہوں گے نیز کفارہ ظہار میں ''من قبل ان یتماسا '' کی بھی قید لگائے لہٰذا روزوں کے دوران تماس کے واقع ہو جانے سے بھی پہلے رکھے گئے روزے گنتی میں نہیں آئیں گے

ان مثالوں سے واضح ہوا کہ ''شمس'' کی قید بھی ایک خاص مقصد کے لئے ہے جس کے ذریعے آپ ﷺ نے صرف اس رفع یدین سے منع فرمایا جو ''خیل شمس.'' کی دُموں کی حرکت سے مشابہ ہو ہر قسم کے رفع یدین سے نہیں پس وہ رفع یدین جو شمس گھوڑوں کی حرکت سے مشابہت رکھتی ہو وہ ممنوع قرار پائی۔

Marfat.com

خیل شمس کا معانی:

خیل شمس کی دُموں کی حرکت کیا ہے اسکی نوعیت اور خاصیت کیا ہوتی ہے؟ اس کی مکمل وضاحت کتب لغت اور شروح حدیث میں موجود ہے۔ المنجد مترجم ص نمبر ۵۴۱ مطبوعہ دہلی انڈیا میں ہے۔

شمس، شموسا وشماسا، الفرس، گھوڑے کا سرکش ہونا، گھوڑے کا مچلنا کہ کسی کو سوار نہ ہونے دے، نہ زین کسنے دے، نہ ایک جگہ قرار پکڑے اسی طرح شرح مسلم نووی میں حدیث جابر کے تحت لکھا ہے!''**وھی التی لا تستقر بل تضطرب و تتحرك باذنابها وارجلها**''یعنی خیل شمس ایسے گھوڑوں کو کہا جاتا ہے جو ایک جگہ جم کر کھڑے رہنے کی بجائے اچھل کود کریں اور ان کی حرکت کا اندازہ یہ ہو کہ وہ اپنی دُموں اور ٹانگوں کو معا ہلائیں اسی طرح النھایۃ ۲/۵۰ میں ہے:

اس تفصیل کی رو سے یہ بات بے غبار ہو گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو اس حدیث میں مذکور جس رفع یدین سے منع فرمایا تھا وہ وہی تھی جس میں ان کے ہاتھوں کے ساتھ ان کے جسم کے دوسرے حصے بھی ہل رہے ہوں کیونکہ ''**أذناب خیل شمس**'' کی حرکت کا انداز یہی ہوتا ہے ورنہ یہ تشبیہ عبث قرار پائے گی جبکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کا کلام اس عیب سے قطعاً مبرا ہے اور اس مد میں نماز کی ہر اونچ نیچ والی تمام رفع یدین آتی ہیں مثلاً رکوع میں جاتے وقت یا اس سے سر اُٹھاتے وقت اسی طرح دو سجدوں کے مابین یونہی دو رکعتوں سے تیسری رکعت کی طرف کھڑے ہونے کے وقت وغیرہ جن پر اہل تشیع اور غیر مقلدین (اہل حدیث) عمل پیرا ہیں کیونکہ ان میں سے کسی میں ہاتھ پہلے ہلتے ہیں اور سر یا جسم کا

Marfat.com

دوسرا حصہ اسکے فوراً بعد ہلتا ہے یا سر اور جسم کا کوئی حصہ پہلے ہلتا ہے اسکے معا بعد ہاتھ ہل جاتے ہیں اور یہی اذناب خیل شمس والی حرکات ہیں لہٰذا اسکے تحت منع ہے یعنی منسوخ ہے۔

تکبیر تحریمہ، قنوت وتر اور عیدین والی رفع یدین منع نہیں ہیں:

یہ تمام ''خیل شمس'' کی دُموں کی حرکت سے مشابہ نہیں ہیں لہذا منع بھی نہیں ہیں اس لئے کہ ان میں صرف ہاتھ ہلتے ہیں جسم کا کوئی حصہ نہیں ہلتا یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے اندر ان رفع یدین کے منسوخ ہونے کا کوئی بھی قائل نہیں:

جب ہم تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین کرتے ہیں تو جسم بالکل ساکن ہوتا ہے اور اسکے بعد کوئی حرکت نہیں ہوتی جو ''خیل شمس'' کے تحت آئے اسی طرح قنوت وتر کی تکبیر اور رفع یدین میں جسم بالکل ساکن اور صرف ہاتھ ہلتے ہیں عیدین کی نماز میں بھی صرف ہاتھ ہلتے ہیں جسم نہیں دوسری رکعت میں جب ہم چھ زائد تکبیریں کہہ چکتے ہیں اور رفع یدین بھی کر لیتے ہیں تو رکوع کی تکبیر تھوڑے وقفے سے کرتے ہیں پھر رکوع میں وقفے کے ساتھ جاتے ہیں تا کہ ''أذناب خیل شمس'' کی حرکت مشابہ نہ ہو اور اس ممانعت کے زمرے میں نہ آئے اس وجہ سے ان میں سے کوئی رفع یدین منع نہیں لہذا غیر مقلدین کا یہ اعتراض بھی رفع ہو گیا کہ اگر رفع یدین منع ہے تو پھر تم وتر اور عیدین میں کیوں کرتے ہو؟ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ حدیث جابر ہمارے مخالف نہیں اور غیر مقلدین کا یہ اعتراض جہالت یا تلبیس ہے۔

Marfat.com

تکبیر تحریمہ، قنوت وتر اور عیدین میں رفع یدین کا ثبوت:

مذکورہ بالا تحریر سے اتنا معلوم ہو گیا کہ ان مقامات پر رفع یدین منع نہیں لیکن منع کے ثابت نہ ہونے سے ان کا وجود تو ثابت نہ ہوا؟ جواباً عرض ہے کہ ان مقامات پر دلائل قاہرہ سے رفع یدین ثابت ہے۔

تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین:

یہ دونوں فریقین کے درمیان متفق علیہ ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح مروی ہے!

''کان رسول اللّٰہ ﷺ اذا دخل فی الصّلوٰۃ رفع یدیہ مدا''

یعنی رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ مبارک خوب اُٹھاتے تھے۔

(سنن ابو داؤد ۱/۱۱۰ طبع کراچی)

اسی طرح ''مسند احمد ۵/۳۴۳ طبع مکہ مکرمہ و بیروت، مجمع الزوائد ۲/۱۳۰ طبع بیروت، میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے علاوہ ازیں حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے ''فتح الباری شرح بخاری ۲/۲۷۳ طبع مصر،، امام نووی نے ''شرح مسلم ۱/۱۶۸،، نیز غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے ''السراج الوھاج ۱/۱۸۴، الروضۃ الندیہ ۱/۸۷'' میں ہے ''رفع یدین عند التحریمہ ایسا امر ہے جو شریعت مطہرہ کے دلائل متواترہ سے ثابت ہے جس کے مشروع ہونے میں دور اول سے لیکر آج تک کے جملہ علماء اُمت متفق ہیں اور اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں'' یہ تمام کتابوں کا خلاصہ ہے

قنوت وتر کا رفع یدین اور اس کا ثبوت:

۱) امام ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الامام'' میں تکبیر قنوت وتر میں

Marfat.com

رفع یدین کے متواتر اخبار سے ثبوت کا دعوٰی فرمایا ہے۔

(کتاب الامام ص ۲۹۱)

۲) امام ابو بکر بن ابی شیبہ نے مصنف ابن ابی شیبہ ج ۴ ص ۵۳۱ میں باب باندھا ہے: "فی رفع الیدین فی قنوت الوتر" پھر اس میں تین روایتیں لائے ہیں۔

ا) حدثنا أبو الأحوص،عن مغيرة،عن ابراهيم قال ارفع يديك للقنوت:

ب) حدثنا معاوية بن هشام قال حدثنا سفيان ،عن ليث عن عبد الرحمن بن الاسود عن أبيه عن عبد اللّٰه،أنه كان يرفع يديه فى قنوت الوتر:

ج) حدثنا عبد الرحمن بن محمد المحاربى،عن ليث،عن ابن الاسود عن ابيه،عن عبداللّٰه،أنه كان يرفع يديه اذا قنت فى الوتر"

(مصنف ابن ابی شیبہ ۵۳۱/۴ برقم ۷۰۲۶،۷۰۲۷،۷۰۲۸ بتحقیق محمد عوامہ طبع بیروت)

۳) عن ابراهيم النخعى قال ترفع الايدى فى سبع مواطن فى افتتاح الصّلٰوة وفى التكبير للقنوت فى الوتر وفى العيدين

الحديث رواه الطحاوى واسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابراہیم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ رفع یدین سات موقعوں پر کیا جاتا ہے:

(۱) جب نماز شروع کی جاتی ہے۔

(۲) دوسرے وتر میں دعا قنوت کیلئے اللہ اکبر کہا جاتا ہے۔

(۳) عیدین کی نماز میں۔

(۴) حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت۔

Marfat.com

(۵) سعی میں صفا و مروہ پر۔

(۶) مزدلفہ اور عرفات میں۔

(۷) منیٰ میں کنکریاں مارتے وقت۔

اس حدیث کی روایت امام طحاوی نے کی اور اس حدیث کی سند صحیح ہے

(زجاجة المصابیح جلد ۲ ص ۴۳۴ طبع لاهور)

اسی طرح مختصر قیام اللیل ص ۲۳۰ طبع رحیم یار خان میں بھی ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے قائل تھے علاوہ ازیں اس سے قطع نظر ان مقامات پر رفع یدین کرنا ہمارے اماموں سے ثابت ہے جبکہ اسکی ممانعت کی بھی کوئی معیاری شرعی دلیل نہیں اگر کسی کا دعویٰ ہے وہ دلیل پیش کرے ان شاء اللہ اسکا جواب دیا جائے گا

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف میں ہے!

''امام ابراہیم نخعی تکبیر قنوت وتر اور تکبیرات عیدین میں رفع یدین کرنے کا فتوی دیتے تھے۔''

(کتاب الآثار ص۲۱)

علامہ بدرالدین محمود عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

''وهو الحديث المشهور ان النبی ﷺ قال لا ترفع الأيدى الا فى سبع مواطن،ثلاثه فى الصلوٰة،وأربعة فى الحج وأما الثلاثه فتكبيرة الافتتاح،وتكبيرات العيدين و تكبيرة القنوت''

(البنایة ۵۸۸/۲ طبع بیروت)

عیدین کی نماز میں رفع یدین کا ثبوت:

''عن ابراهيم النخعى قال ترفع الايدى فى سبع مواطن فى

Marfat.com

افتتاح الصلوٰۃ وفی التکبیر للقنوت فی الوتر وفی العیدین

الحدیث رواہ الطحاوی واسنادہ صحیح"

اس کے علاوہ شیخ الاسلام بدرالدین محمود عینیؒ لکھتے ہیں!

"فان الکرخی قال فی مختصرہ قال ابو حنیفة و محمد یرفع یدیه فی التکبیرات الزوائد فی العیدین"

یعنی مختصر کرخی میں ہے امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ نے فرمایا عیدین کی نماز میں زائد تکبیرات کے ساتھ تمہاری رفع یدین ہے۔

(البنایة فی شرح الهدایة ۳/۱۳۵ طبع بیروت)

☆.....☆.....☆

فصل دوم

مروّجہ آٹھ رکعات تراویح بدعت ہیں

امتِ محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ حضور ﷺ کے صدقے میں اس امت کی بخشش کا سامان وافر مقدار میں فراہم کیا ہے اور حضور ﷺ کے چاہنے والوں نے ہر دور میں حضور ﷺ کی سنت کو محفوظ رکھا مگر دوسری طرف باطل قوتوں نے ہمیشہ سے ایمان والوں کی بربادی کا سامان کیا اور سنت کو مٹانے کی ہر قسم کی سعی کی کبھی حق کے ساتھ باطل کو ملا کر پیش کیا تو کبھی حق کو چھپایا یعنی ہر طرح سے باطل نے ایمان والوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالا حتیٰ کہ جو عمل بدعت تھا سنت کو ختم کرنے والا تھا اسی کے اوپر ملمع کر کے سنت کے نام سے پیش کیا انھی باطل پرستوں میں اس دور کے مرکزی کردار ادا کرنے والوں میں غیر مقلدین کے سبھی گروہ پیش پیش ہیں۔

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ، رحمتوں اور برکتوں والا، بخشش اور درجات کی بلندی والا مہینہ جب بھی آتا ہے تو یہ باطل پرست گروہ مسلمانوں کو خراب کرنے کے لئے اپنی باطل مہم کو تیز کر دیتے ہیں۔

سنت رسول ﷺ کی فضیلت

حضور ﷺ کا فرمان عالیشان ہے۔

فعلیکم بسنتی وسنة خلفآء الراشدین المهدیین،تمسکوا بها

Marfat.com

وعضوا علیها بالنواجذ،وایاکم ومحدثات الامور ،فان کل محدثة بدعة ،وکل بدعة ضلالة،سنده

ترجمہ:تم پر لازم ہے میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو،اس کے ساتھ چمٹے رہو اور اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نئے نئے کاموں سے بچ کے رہنا ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (یہ روایت بقول امام ترمذی رحمہ اللہ کے حسن صحیح ہے۔)

حوالہ جات

(۱)سنن الواردة فی الفتن للدانی ۲/۳۷۳رقم۱۲۳،(۲)جامع ترمذی ۵/۴۴رقم ۲۶۷۶،
(۳)سنن الکبرٰی للبیهقی ۱۰/۱۱۴رقم ۲۰۸۳۵، (۴)المعجم الکبیر للطبرانی ۱۳/۱۸ارقم ۱۵۰۲۷
(۵)مسند احمد ۴/۱۲۶رقم۱۷۱۸۲، (۶)سنن ابن ماجه ۱/۲۸رقم ۴۲
(۷)السنة لابن ابی عاصم ۱/۳۰رقم۵۹، (۸)السنة للمروزی ۱/۲۷رقم۷۰
(۹)سنن الدارمی ۱/۵۷رقم۹۵، (۱۰)مسند الدارمی ۱/۲۲۹رقم۹۶
(۱۱)المستدرك للحاکم۱/۹۵رقم۳۲۹، (۱۲)جامع بیان العلم وفضله۲/۱۶۴ارقمرقم۲۳۰۵
(۱۳)الشریعة للآجری۱/۹۸رقم۸۶، (۱۴)المنهج الصحیح ۱/۵۷
(۱۵)نور السنة وظلمات البدعة ۱/۲۶رقم۶، (۱۶)شرح النووی علی مسلم ۶/۳۹ تحت حدیث ۳۲۲۰
(۱۷)ریاض الصالحین ۱/۱۲۸، (۱۸)ظلال الجنة ۱/۲۴رقم ۵۹

اس فرمان عالیشان سے یہ بات واضح ہوئی کہ حضور ﷺ کے طریقے کے ساتھ ساتھ خلفاء راشدین کا طریقہ بھی سنت ہے بدعت نہیں جبکہ غیر مقلدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ کو بھی بدعت میں شمار کرتے ہیں اور اس کے مقابلے میں اپنے اجتہاد کو سنت کا درجہ دیتے ہیں حالانکہ غیر مقلدین خود حقیقی بدعتی ہیں۔

تراویح کے معاملے میں نبی ﷺ کی سنت کیا ہے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان خصوصاً خلفاء راشدین کی سنت کیا ہے اور بدعت کہتے ہی اس کو ہیں جو نبی ﷺ یا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت کے مخالف ہو تو نبی ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت کیا ہے؟ ملاحظہ فرمایئے

Marfat.com

۱.....حدثنا یزید بن هارون،قال أخبرنا ابراهیم بن عثمان عن الحکم،عن مقسم عن ابن عباس أن رسول اللّٰه ﷺ کان یصلی فی رمضان عشرین رکعة والوتر

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں بیس رکعات (تراویح) اور وتر پڑھتے تھے۔

(۱)مصنف ابن ابی شیبه۲/۳۹۴رقم۷۷۷۴،
(۲)المنتخب من مسند عبد بن حمید ۱/۲۱۸رقم۶۵۳
(۳)المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۸۶رقم ۱۱۹۳۴، (۴)سنن الکبری للبیهقی ۲/۴۹۶رقم ۴۷۹۹
(۵)مجمع الزوائد ومنبع الفوائد۳/۲۲۴رقم۵۰۱۸،
(۶) المطالب العالیة ابن حجر عسقلانی ۴/۴۲۵رقم ۵۹۸
(۷)شرح صحیح بخاری لابن بطال۳/۱۴۱، (۸) التمهید لابن عبدالبر ۸/۱۱۵
(۹)الاستذکار لابن عبدالبر ۲/۵۴، (۱۰)شرح الزرقانی علی موطا امام مالك۱/۳۵۱
(۱۱)سبل السلام ۲/۱۰، (۱۲)تهذیب الکمال ۲/۱۴۹
(۱۳)الفتاویٰ الفقیهة الکبریٰ ابن حجر الهیتمی۱/۱۹۴،
(۱۴)الحاوی للفتاوٰی للسیوطی۱/۳۳۴
(۱۵)المعجم الاوسط للطبرانی۵/۳۲۴رقم ۵۴۴۰

حدیث پر اعتراض اور جوابات

اعتراض: اس کی سند میں ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ ضعیف ہے۔

جواب: ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان اگر چہ مجروح ہے مگر ان کو بالکل رد کرنا یا اس روایت کو موضوع قرار دینا درست نہیں کیونکہ ائمہ رجال نے ان کی توثیق بھی کی ہے۔

(۱) امام بن شعبہ بن الحجاج جن کی جرح پر ابوشیبہ کو ضعیف قرار دیا ہے وہ خود ابوشیبہ سے روایت کرتے ہیں دیکھئے تہذیب الکمال۲/۱۴۹ترجمہ ابراہیم بن عثمان رقم ۲۱۲،تہذیب التہذیب ابن حجر عسقلانی ۱/۱۲۶رقم ۲۵۷اور

غیر مقلدین کے ہاں یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ امام شعبہ صرف اسی راوی سے روایت لیتے ہیں جو ثقہ ہو اور اس کی حدیث صحیح ہوں دیکھئے نیل الاوطار ۱/۱۶، ابکار المنن ص ۱۴۷، ۱۵۰

(۲) امام ابن عدی ابوشیبہ کے بارے میں لکھتے ہیں (له أحاديث صالحة) ان کی احادیث صالح ہیں۔ تہذیب الکمال ۲/۱۵۱

(۳) یزید بن ہارون جو امام بخاری رحمہ اللہ کے استاذ الاستاذ ہیں ابوشیبہ کے بڑے مداح تھے فرماتے ہیں۔

ماقضٰی علی الناس رجل یعنی فی زمانه اعدل فی قضاء منه

ترجمہ: ابراہیم بن عثمان سے بڑھ کر اپنے زمانے میں کوئی قاضی عادل نہیں ہوا۔

(تهذیب الکمال ۲/۱۵۱)

(۴) امام ابن عدی ہی لکھتے ہیں:

وهووان نسبوه الی الضعف خیر من ابراهیم بن ابی حیة

ترجمہ: لوگوں نے اگر چہ ابوشیبہ کو ضعف کی طرف منسوب کیا ہے لیکن وہ ابراہیم بن حیۃ سے بہتر ہیں۔

(تهذیب الکمال ۲/۱۵۱)

اور ابراہیم بن حیۃ کے بارے میں امام یحیی بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''شیخ ثقة کبیر'' (لسان المیزان ۱/۷۱ رقم ۱۱ الترجمه ابراهیم بن حیة)

(۵) تواتر عملی بھی اس روایت کا ساتھ دیتی ہے کیونکہ نبی ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک مسلمان اسی روایت پر عمل کرتے آرہے ہیں تفصیل کے لئے آئندہ صفحات ملاحظہ فرمایئے لہٰذا یہ روایت قابل عمل اور قابل حجت ہے

جہاں تک ان پر جرح کا تعلق ہے وہ تمام جرحیں غیر مفسر ہیں سوائے امام شعبہ کے ،اور امام شعبہ خود ان سے روایت کرتے ہیں لہٰذا باقی لوگوں کی جرحیں غیر مفسر ہوکر غیر مقبول ہوئیں اور امام شعبہ نے ان سے روایت لے کر خود ان کی تعدیل فرمائی لہٰذا ان کی جرح بھی ختم ہوئی۔

حدیث نمبر۲

۲. عن جابربن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ خرج النبی ﷺ ذات لیلة فی رمضان فصلی الناس اربعة و عشرین رکعة واوتر بثلاثه

ترجمہ: حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک میں ایک رات نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چوبیس رکعتیں (۴ عشاء کی اور ۲۰ تراویح) پڑھائیں اور تین رکعات وتر پڑھے۔

(تاریخ جرجان ابو القاسم حمزہ بن یوسف الجرجانی۱/۳۲۶)

حدیث نمبر۳

۳۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ امام رافعی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

انه ﷺ صلی بالناس عشرین رکعةلیلتین فلما کان فی اللیلة الثالثة اجتمع الناس فلم یخرج الیهم ثم قال من الغدخشیت ان تفرض علیهم فلا تطیقوها.

ترجمہ: نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو (رمضان کی) دو راتوں میں بیس بیس رکعتیں (تراویح کی) پڑھائیں جب تیسری رات آئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پھر جمع ہوئے لیکن

Marfat.com

نبی ﷺ تشریف نہیں لائے پھر دوسرے دن فرمایا کہ مجھے یہ خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور پھر تم اس کی طاقت نہ رکھو۔

(تلخیص الحبیر ۲/۵۳رقم ۵۴۰)

یہ تینوں روایتیں تلقی بالقبول سے مؤید ہونے کی وجہ سے صحیح ہیں۔

﴿خلفاء راشدین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت﴾

روایت نمبر ۱

(۱) حدثنا وكيع ،عن مالك بن أنس ،عن يحيى بن سعيد أن عمر بن الخطاب أمر رجلا يصلى بهم عشرين ركعة

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن انصاری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات (تراویح) پڑھائے، یہ مرسل روایت ہے اور مرسل روایت عندالجمہور حجت ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۳رقم ۷۷۶۴)

روایت نمبر ۲

(۲) حدثنى عن مالك ،عن يزيد بن رومان ،أنه قال كان الناس يقومون فى زمان عمر بن الخطاب فى رمضان ،بثلاث وعشرين ركعة

ترجمہ: حضرت یزید بن رومان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ (صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہ اللہ عنہم) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ (خلافت) میں ماہ رمضان میں تیئس رکعات (۲۰ تراویح + ۳ وتر) پڑھتے تھے یہ مرسل روایت ہے اور مرسل روایت عندالجمہور حجت ہے (موطا امام مالک ص ۱۲۲، المغنی فی فقہ امام احمد ۳/۳۸۹)

Marfat.com

روایت نمبر۳

(۳) حدثنا حمید بن عبدالرحمن ،عن حسن ،عن عبدالعزیز بن رفیع،قال کان أبی بن کعب یصلی بالناس فی رمضان بالمدینة عشرین رکعة ویو تر بثلاث سنده صحیح.

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز بن رفیع (تابعی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (عہد فاروقی میں) لوگوں کو مدینہ میں بیس رکعات (تراویح) اور تین وتر پڑھاتے تھے اس کی سند صحیح ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ۲/۳۹۳رقم۷۷۶۶)

روایت نمبر۴

(۴) حدثنا شجاع بن مخلد حدثنا هیثم انا یونس بن عبید ،عن الحسن أن عمر بن الخطاب جمع الناس علی أبی بن کعب فی قیام رمضان ،فکان یصلی بهم عشرین رکعة سنده حسن

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (کی اقتداء) پر اکٹھا فرمایا تو وہ لوگوں کو بیس رکعات (تراویح) پڑھاتے تھے اس کی سند حسن ہے۔

(۱)سنن ابوداؤد ۱/۲۰۳طبع دهلی، (۲)سیر أعلام النبلاء۱/۳۵۰
(۳)جامع المسانید والسنن ابن کثیر ۱/۸۶رقم۳۱مطبوعه مکه مکرمه

اسی طرح حضرت سائب بن یزید رحمہ اللہ کی روایت میں بھی اسی طرح مذکور ہے دیکھئے:

معرفة السنن والآثار للبیهقی ۲/۳۰۵رقم ۱۳۶۵،المغنی فی فقه الامام احمد بن حنبل ۳/۳۸۸،سنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۴۹۶رقم۴۸۰۱

Marfat.com

بیس رکعات تراویح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد میں

۱. عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی رضی اللّٰہ عنه قال: ودعا القراء فی رمضان فامر منهم رجلا یصلی بالناس عشرین رکعه قال: وکان علی رضی اللّٰہ عنه یوتر بهم

ترجمہ: حضرت ابوعبدالرحمٰن السلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات (تراویح) پڑھائے اور ان کو وتر خود حضرت علی رضی اللہ عنہ پڑھاتے تھے

(سنن الکبریٰ للبیهقی ۴۹۶/۲ رقم ۴۸۰۴)

روایت نمبر۲

۲. حدثنا وکیع عن حسن بن صالح عن عمرو ابن قیس عن ابی الحسناء أن علیاً أمر رجلا یصلی بهم فی رمضان عشرین رکعة

ترجمہ: حضرت ابوالحسناء رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعات (تراویح) پڑھائے۔

(۱)مصنف ابن ابی شیبه ۳۹۳/۲ رقم ۷۷۶۳، (۲)سنن الکبریٰ للبیهقی ۴۹۷/۲ رقم ۴۳۹۷
(۳)التمهید لابن عبدالبر ۱۱۵/۸، (۴)سبل السلام ۱۰/۲
(۵) المغنی لابن قدامة ۴۵۶/۱ قال هذا کالاجماع

Marfat.com

﴿بیس رکعات تراویح عہد صحابہؓ وتابعینؒ میں﴾

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

أخبرنا يحيى بن يحيى أخبرنا حفص بن غياث عن اعمش عن زيد بن وهب قال كان عبدالله بن مسعود صلى لنا فى شهر رمضان فينصرف عليه ليل قال اعمش كان يصلى عشرين ركعة ويوتر بثلاث

ترجمہ: حضرت اعمش زید بن وہب سے رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہم کو رمضان المبارک میں نماز پڑھاتے اور جب ہم نماز سے فارغ ہوکر لوٹتے تو ابھی رات باقی ہوتی تھی حضرت اعمش یہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیس رکعات (تراویح) اور تین وتر پڑھتے تھے

(عمدۃالقاری شرح بخاری ۱۷/۱۵۷)

(۲) حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ:

حدثنا ابن نمير عن عبدالمالك ،عن عطاء قال ادركت الناس وهم يصلون ثلاثا وعشرين ركعة بالوتر

ترجمہ: حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے (صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہ اللہ عنہم) کو وتر سمیت تیئس (۲۳+۲۰) رکعات (تراویح) پڑھتے پایا

اسکی سند حسن ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۳ رقم ۷۷۷۰)

Marfat.com

(۳) حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ:

عن ابیه عن أبی حنیفة عن حماد عن ابراهیم ان الناس کانوا یصلون خمس ترویحات فی رمضان

ترجمہ: امام حماد رحمہ اللہ حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ (صحابہ و تابعین) پانچ ترویحے (بیس رکعات) پڑھا کرتے تھے۔

(کتاب الآثار لابی یوسف ص۴۱رقم۲۱۱)

غرض یہ کہ تمام لوگ بیس رکعات تراویح ادا کرتے تھے مثلاً

۱.عبداللہ بن ملیکہ رحمہ اللہ :دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ۲/۳۹۳رقم۷۷۶۵

۲.امام سوید بن غفلة رحمہ اللہ:سنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۴۹۶رقم۴۸۰۳

۳.حضرت شتیر بن شکل رحمہ اللہ:مصنف ابن ابی شیبہ۲/۳۹۲رقم۷۷۶۲

۴.حضرت حارث رحمہ اللہ :مصنف ابن ابی شیبہ۲/۳۹۳رقم۷۷۶۷

۵.حضرت ابو البختری رحمہ اللہ:مصنف ابن ابی شیبہ۲/۳۹۳رقم۷۷۶۸

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیس رکعات تراویح پر اجماع

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

لما کان فعل اصحاب رسول اللّٰہ ﷺ جمیعًا فعلا یجب به الحجة ،کان کذلك ایضًا اجماعهم علی القول اجماعًایجب به الحجة

ترجمہ: جب رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی ایک امر پر متفق ہو جائیں تو وہ لازمًا حجت ہے اسی طرح ان کا کسی قول پر اجماع بھی لازمًا حجت ہے۔

(شرح معانی الآثار للطحاوی۳/۵۵تحت حدیث ۴۴۷۵)

اب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ملاحظہ فرمایئے۔

Marfat.com

۱۔علامہ ابن حجر مکی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ولکن اجمعت الصحابة رضی اللّٰه عنهم علی ان التراویح عشرون رکعة

ترجمہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر اجماع کیا ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں۔
(مرقات المفاتیح للملا علی قاری ۳/۱۹۴)

۲۔محدث ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لکان مافعله عمر رضی اللّٰه عنه واجمع الصحابة فی عصره اولٰی بالاتباع

ترجمہ: جو طریقہ بیس تراویح کا حضرت عمر رضی اللہ نے رائج کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کے زمانہ میں اس پر اجماع کیا ہے وہ اتباع کے زیادہ لائق ہے۔
(المغنی لابن قدامہ ۳/۳۸۹)

۳۔شارح بخاری علامہ عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ثم قاموا بعشرین وأوتروا بثلاث،وقد عدوا ما وقع فی زمن عمر رضی اللّٰه عنه کالاجماع

ترجمہ: پھر بیس رکعات اور تین وتروں کے ساتھ قیام کیا اور تحقیق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اس پر بمنزلہ اجماع شمار کیا گیا
(ارشاد الساری شرح بخاری ۳/۴۲۶ مطبوعہ مصر)

۴۔امام تقی الدین ابوبکر الدمشقی الشافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فجمهم علی أبی رضی اللّٰه عنه ووضب لهم عشرین رکعة

Marfat.com

وأجمع الصحابة معه على ذلك

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع فرمایا اور بیس تراویح ان کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے مقرر فرمائیں اور سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیس تراویح پر اجماع کرلیا۔

(کفایۃ الاخیار ۱/۸۹ مطبوعہ دمشق)

۵۔علامہ ابن عبدالبر مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وهو قول جمهور العلماء وبه قال الكوفيون والشافعي واكثر الفقهاء وهو الصحيح عن ابى بن كعب رضى الله عنه من غير خلاف من الصحابة

ترجمہ: اور وہی قول جمہور علماء کا ہے اور اہل کوفہ اور شافعی اور اکثر فقہاء یہ قول ہے کہ (بیس رکعات تراویح ہی) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے صحیح طور پر ثابت ہے اور کوئی صحابی اس کے خلاف نہیں۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری جز ۱۷/۱۵۷)

۶۔علامہ علاء الدین الکاسانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أن عمر رضى الله عنه جمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فى شهر رمضان على ابى بن كعب رضى الله عنه فصلى بهم كل ليلة عشرين ركعة ،ولم ينكر احد عليه فيكون اجماعا منهم على ذلك

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رمضان المبارک میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ پر جمع کیا تو انھوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہر رات کو بیس رکعات (تراویح) پڑھائیں اور اس پر کسی صحابی نے انکار نہیں کیا تو یہ صحابہ کرام کا بیس رکعات پر اجماع ہوگیا۔

(بدائع الصنائع ۳/۱۴۴)

Marfat.com

۷۔ غیر مقلدین کے ممدوح اور مسلمہ شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

فانه قد ثبت ان أبی بن کعب رضی اللّٰه عنه کان یقوم بالناس عشرین رکعة ویوتر بثلاث فرأی کثر من العلماء ان ذلك هو السنة ،لانه اقامه بین المهاجرین والانصارولم ینکره منکر

ترجمہ: یہ بات ثابت شدہ ہے کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لوگوں (صحابہ کرام وتابعین) کو رمضان المبارک میں بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھائے تھے اس لئے اکثر علماء کے نزدیک یہی سنت ہے کیونکہ کہ انھوں نے یہ کام مہاجرین اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے کیا اور کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔

(الفتاوٰی الکبری ۲/۲۵۰ مطبوعه دار الکتب العلمیة)

امت مسلمہ کا تواتر وتوارث بیس رکعات تراویح

جس کام کو پوری امت مسلمہ یا امت مسلمہ کی اکثریت مسلسل سرانجام دیتی رہے اس کو تواتر یا توارث کہتے ہیں امت مسلمہ کا کسی عمل پر تواتر یا توارث بھی اجماع کی طرح ٹھوس دلیل ہے اور حجت قاطعہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

انّ اللّٰه لا یجمع امتی،أو قال:امةمحمد ﷺ علی ضلالة،ویداللّٰه مع الجماعة،ومن شذ شذالی النار

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست حفاظت ہے جو شخص جماعت سے علیحدہ ہوا وہ آگ (جہنم) میں داخل ہوا۔

(۱) جامع ترمذی ۴/۳۶ رقم ۲۱۶۷، (۲) شرح السنة للبغوی ۱/۲۱۵
(۳) المستدرك للحاکم ۱/۱۶ رقم ۳۹۷، (۴) مشکوٰة المصابیح ۱/۳۷ رقم ۱۷۳

لہٰذا امت کا اجماعی عمل بھی ایک ٹھوس دلیل ہے۔

Marfat.com

خیر القرون سے لیکر تیسری صدی ہجری تک بیس رکعات تراویح

(۱) امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

واکثر اهل العلم علی ما روی عن علی رضی اللّٰه عنه و عمر رضی اللّٰه عنه وغیرهما من اصحاب النبی ﷺ عشرین رکعة وهو قول سفیان الثوری وابن المبارك والشافعی وهکذا ادرکت ببلدنا بمکة یصلون عشرین رکعة

ترجمہ: اکثر اہل علم بیس رکعات تراویح کے قائل ہیں جیسا کہ حضرت علی، حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور یہی امام سفیان ثوری، امام عبداللہ بن مبارک اور امام شافعی رحمہ اللہ عنہم کا قول ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ میں لوگوں کو بیس رکعات تراویح پڑھتے پایا ہے۔

(سنن الترمذی مع حواشی ۱۶۲/۲ تحت حدیث رقم ۸۰۶ طبع بیروت)

امام شافعی رحمہ اللہ کی وفات ۲۰۴ ہجری اور امام ترمذی رحمہ اللہ کی ۲۷۹ ہجری یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر تیسری صدی ہجری تک بیس رکعات تراویح ہی ادا فرماتے تھے (۲) چوتھی اور پانچویں صدی ہجری کے عظیم محدث و محقق علامہ ابن عبدالبر مالکی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

وقد استقر العمل علی هذا

ترجمہ: بیشک امت (مسلمہ) کا عمل (بیس رکعات تراویح) پر ہی مستقر ہو گیا۔

(هدایة السائل للنواب صدیق حسن ص ۱۳۸)

(۳) ساتویں صدی ہجری کے مشہور محدث شارح مسلم امام نووی رحمہ اللہ (المتوفی ۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

Marfat.com

ثم استقر الامر علی العشرین فانه هو المتوارث

ترجمہ: پھر (بیس رکعات تراویح) پر ہی معاملہ مستقر یعنی پختہ ہوگیا پس امت کا یہی متوارث عمل ہے۔ (فتح القدیر لابن ہمام ۲/ ۴۴۸)

(۴) آٹھویں اور نویں صدی ہجری کے محدث و محقق حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (المتوفی ۸۸۲ھ) فرماتے ہیں:

ولعلهم فی وقت اجازوا تطویل القیام علی عدد الرکعات فجعلوها عشرین رکعة وقد استقر العمل علی هذا

ترجمہ: شاید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قیام کی طوالت کو مختصر کر کیا اور رکعتیں بڑھا کر بیس کر دیں اور بیس پر ہی معاملہ ہمیشہ کے لئے محکم ہوگیا۔ (المصابیح ص ۱۶)

(۵) دسویں صدی کے حضرت عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ (المتوفی ۹۷۳ھ) فرماتے ہیں:

وقد استقر العمل علی ذلك فی الامصار

ترجمہ: اور بے شک تمام شہروں میں (بیس رکعات تراویح) پر ہی ہمیشہ کے لئے عمل قرار پایا۔ (کشف الغمہ ۱/ ۱۴۷)

دسویں صدی ہجری ہی کے مشہور فقیہہ ابن نجیم مصری رحمہ اللہ (المتوفی ۹۷۰ھ) لکھتے ہیں:

وعلیه عمل الناس شرقًا وغربًا

ترجمہ: اور اس (بیس رکعات تراویح) پر مشرق و مغرب میں (تمام مسلمانوں کا) عمل ہے۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق ۲/ ۳۱۳)

(۶) گیارہویں صدی کے مشہور محدث شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ) لکھتے ہیں:

Marfat.com

ولذی استقر علہ الامر واشتہر من الصحابۃ والتابعین ومن بعدھم ھو العشرون

ترجمہ: جس قول پر ہمیشہ کے لئے عمل رہا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین اور انکے بعد آنے والے لوگوں میں جو بات مشہور ہو چکی ہے وہ بیس رکعات تراویح یہ ہے

(ماثبت بالسنۃ مترجم ص ۳۶۴)

(۷) بارہویں صدی کے مالکی فقیہہ علامہ الدردیر مالکی (المتوفی ۱۲۰۱ھ) لکھتے ہیں:

لکن الذی جری علیہ العمل سلفًا وخلفًا ھو الاول

ترجمہ: لیکن جس (عدد التراویح) پر سلف اور خلف کا ہمیشہ عمل رہا وہ پہلا (بیس تراویح کا) قول ہے۔

(شرح کبیر مع حاشیہ الدسوقی ۳۱۵/۱)

(۸) تیرہویں صدی کے عظیم فقیہہ علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۵۲ھ) لکھتے ہیں:

وعلیہ عمل الناس شرقًا وغربًا

ترجمہ: اور اس (بیس رکعات تراویح) پر مشرق ومغرب میں (تمام مسلمانوں کا) عمل ہے۔

(ردالمختار ۴۴۶/۵)(۹)

چودہویں صدی ہجری کے مجدد محقق ومفسر امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تراویح سنت مؤکدہ ہے محققین کے نزدیک سنت مؤکدہ کا تارک گناہ گار ہے خصوصًا جب ترک کی عادت بنالے تراویح کی تعداد جمہور امت کے ہاں بیس ہی ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ۴۵۷/۷ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

(۱۰) عطیہ محمد سالم مدرس المسجد النبوی نے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا

Marfat.com

نام ہے (التراویح اکثر من ألف عام فی مسجد النبی علیه الصلوٰة والسلام) جس میں ہزار سال سے زیادہ عرصہ میں مسجد نبوی ﷺ میں بیس رکعات تراویح ہی ادا کی جاتی رہی ہیں ایک ماہ بھی ایسا نہیں گزرا کہ جس میں آٹھ رکعات تراویح کی گئی ہو۔

ان تمام دلائل کی روشنی میں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ بیس رکعات تراویح ہی سنت مؤکدہ ہیں اور یہ بات مسلم ہے کہ جو کام کو ختم کرنے والا ہو وہ ہی بدعت سیئہ ہوتا ہے لہٰذا مروجہ آٹھ رکعات تراویح بدعت ہیں کیونکہ یہ سنت نبوی ﷺ سنت خلفاء راشدین، دیگر صحابہ وتابعین، چاروں فقہاء، جمہور علماء امت، امت مسلمہ کے تواتر عملی کے مخالف ہے لہٰذا بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے۔

غیر مقلدین کا مغالطہ

غیر مقلدین کا کام ہی لوگوں کو مغالطے میں ڈالنا ہے اپنے اس کام کو سرانجام دینے کے لئے پہلا کام وہ یہ کرتے ہیں کہ (قیام رمضان، قیام اللیل، تراویح، تہجد) سب ایک ہی ہیں لہٰذا سب سے پہلے اس کا جواب ملاحظہ فرمایئے۔

تراویح اور تہجد دو الگ الگ نمازیں ہیں

نماز تراویح اور تہجد دو الگ الگ نمازیں ہیں اس کے متعلق چند دلائل یہ ہیں۔

(۱) تراویح کو قیام رمضان اور تہجد کو قیام اللیل کہتے ہیں غیر مقلدین کے علامہ وحید الزماں بھی اس فرق کو تسلیم کرتے ہیں۔ (نزل ابرار ۱/۱۲۶، ۱۲۷)

(۲) تراویح اور تہجد کا وقت بھی جدا جدا ہے (فتاوی علمائے حدیث ۱/۴۳۱) میں ہے

Marfat.com

تراویح کا وقت عشاء کی نماز کے بعد اول شب کا ہے اور تہجد کا آخری شب کا ہے۔

(۳) غیر مقلدی کر مشہور مناظر ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں (تہجد کا وقت ہی صبح سے پہلے کا ہے اول شب میں تہجد نہیں ہوتی)۔(فتاوی ثنائیہ ۱/۴۳۱)

(۴) غیر مقلدین کے مشہور رائٹر صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں:

(بہر حال تہجد کا مفہوم رات کے پچھلے پہر اٹھ کر نفافل پڑھنا ہے ساری رات قیام اللیل کرنا خلاف سنت ہے نبی ﷺ رات کے پہلے حصے میں سوتے اور پچھلے حصے میں اٹھ کر تہجد پڑھتے ،یہی طریقہ سنت ہے۔)

(تفسیر حواشی قرآن مجید ص۷۸۹مطبوعہ سعودی عرب)

(۵) تراویح بالاتفاق سنت مؤکدہ ہے جبکہ نماز تہجد کسی کے نزدیک بھی سنت مؤکدہ نہیں بلکہ مستحب ہے دونوں کا حکم جدا جدا ہے تو پھر یہ ایک کیسے ہے؟

(۶) نماز تہجد کی مشروعیت بنص قرآنی ہوئی سورۃ بنی اسرائیل ۷۹ جبکہ نماز تراویح کی مشروعیت احادیث سے ہوئی۔ (سنن نسائی ۴/۱۵۸رقم ۲۲۱۰)

(۷) تہجد کی نماز مکہ مکرمہ میں نبی ﷺ پر فرض ہوئی اور تراویح آپ ﷺ نے امت پر سنت قرار دی۔

(۸) تہجد کی فرضیت مکہ مکرمہ میں ہی منسوخ ہوگئی۔

(صحیح مسلم ۲/۱۶۸رقم الحدیث ۱۷۷۳)

(۹) حضور ﷺ ،حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ،امام بخاری رحمہ اللہ اور دیگر ائمہ محدثین تراویح کے بعد تہجد بھی پڑھا کرتے تھے۔

(۱۰) سب ائمہ حدیث بھی تراویح اور تہجد میں مغائرت کے قائل ہیں چنانچہ تمام مشہور محدثین نے تراویح کا الگ باب قائم کیا ہے اور تہجد کا الگ باب قائم

Marfat.com

کیا ہے مثلاً صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، موطا امام مالک، موطا امام محمد، سنن الکبریٰ للبیہقی، سنن دار القطنی، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الآثار، مسند امام اعظم للخوارزمی، قیام اللیل للمروزی، منتقی الاخبار، بلوغ المرام، وغیرہ میں۔

(۱۱) تمام فقہاء کرام بھی تراویح اور تہجد کے الگ الگ ابواب قائم کرتے ہیں دیکھئے کتب فقہ۔

تراویح کے بعد تہجد کا ادا کرنا

(۱) حضور ﷺ نے جن تین راتوں میں تراویح کی نماز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پڑھائی ان میں سے ایک رات آپ ﷺ نے علیحدہ نماز بھی ادا فرمائی وہ تہجد کی نماز تھی دیکھئے۔ (صحیح مسلم ۳/۱۳۴ رقم الحدیث ۲۶۲۵)

(۲) صحابی رسول ﷺ حضرت طلق بن علی رضی اللہ بھی تراویح کے بعد تہجد کی نماز پڑھتے تھے دیکھئے۔ (سنن ابوداؤد ۱/۵۴۰ رقم ۱۴۴۱)

(۳) امام مالک رحمہ اللہ بھی تراویح کے بعد تہجد ادا کیا کرتے تھے۔
(المدخل لابن الحاج ۲/۲۹۹)

(۴) امام بخاری رحمہ اللہ بھی تراویح کے بعد تہجد پڑھتے تھے۔
(تیسر الباری شرح بخاری ۱/۴۹)

(۵) امام ابومحمد اصفہانی رحمہ اللہ بھی تراویح کے بعد تہجد ادا کرتے تھے۔
(تاریخ بغداد ۱۰/۱۴۳)

(۶) غیر مقلدین کے شیخ الکل سید نذیر حسین دہلوی بھی تراویح کے بعد تہجد ادا کرتے تھے۔ (نتائج التقلید ص ۲۹)

Marfat.com

مروجہ آٹھ رکعات تروتح بدعت ہیں

(۱) آٹھ رکعت تراویح سنت نبوی نہیں کیونکہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا وحدیث جابر رضی اللہ عنہ صحیح بھی ہو اور تراویح کے متعلق بھی ہو تو پھر بھی اس سے مواظبت ثابت نہیں ہوتی جو ثبوت سنیت کے لئے ضروری ہے۔

(۲) آٹھ رکعات تراویح سنت خلفاء راشدین بھی نہیں۔

(۳) آٹھ رکعات تراویح صحابہ وتابعین کی بھی سنت نہیں۔

(۴) مشرق ومغرب، مکہ و مدینہ کے مسلمانوں کا ہر دور میں اس پر عمل نہیں بلکہ ۲۰ رکعات تراویح پر عمل ہے۔

(۵) یہ اجماع امت کے خلاف ہے نہ کہ آٹھ رکعات تراویح پر اجماع امت ہے بلکہ ۲۰ رکعات تراویح پر اجماع امت ہے۔

(٦) ہر دور کی امت مسلمہ کے علماء، محققین، محدثین، مفسرین، مجتہدین نے بیس رکعات تراویح ہی کو سنت مؤکدہ قرار دیا ہے نہ کہ آٹھ رکعات تراویح کو۔

(۷) غیر مقلدین بیس رکعات تراویح کو بدعت عمر رضی اللہ عنہ کہہ کر چھوڑ دیتے ہیں مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پورا ماہ رمضان تراویح کی جماعت کا حکم دیا اس پر عمل کرتے ہیں یعنی خود بدعتی ہیں اپنی زبان سے جو دلائل غیر مقلدین دینے کی کوشش کرتے ہیں وہ یا تو ضعیف روایات ہوتیں ہیں یا پھر شاذ روایات یا ان کا تعلق تراویح سے نہیں ہوتا اگر کسی غیر مقلد میں جرأت ہے تو ہر صدی سے پانچ پانچ مستند اہل سنت کے علماء محدثین سے آٹھ رکعات تراویح کا ادا کرنا اور اس کو سنت مؤکدہ کہنا ثابت کرے اگر ایسا نہ کر سکے تو وہ مانے کہ وہ پکا بدعتی ہے۔

Marfat.com

اسی طرح جو لوگ ۲۰ رکعات تراویح کو سنت مؤکدہ تو مانتے ہیں مگر آٹھ یا دس رکعات پڑھ کر بھاگ جاتے ہیں اور اس عمل کو معمول بنا لیتے ہیں اور غیر مقلدین کے عمل کو قبول کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بھی جائز ہے تو ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے کیونکہ سنت موکدہ کو مکمل ادا کرنا تب ہی عمل پورا ہوتا ہے نہ کہ آدھا عمل اور سنت مؤکدہ کا تارک گناہ گار ہے۔

ذرا مثال سے سمجھیں "اگر ایک مسلمان جو ظہر کی پہلی چار رکعات کو سنت مؤکدہ تو مانتا ہو مگر ہر روز پہلی سنتیں دو رکعت پڑھ کر بھاگ جائے اپنے ایمان سے بتائیں کیا اس کی نماز ادا ہوئی یا نہیں یقیناً نہیں ہوئی کیونکہ سنت مؤکدہ ۴ رکعات تھیں اور وہ آدمی ۲ رکعت پڑھ کے بھاگ گیا اور سنت مؤکدہ کا تارک گناہ گار ہے نہ کہ ثواب کا مستحق بالکل اسی طرح آدھی تراویح پڑھ کر بھاگنے والے سنت مؤکدہ کے تارک ہیں ثواب کے مستحق نہیں بلکہ گناہ گار ہیں کیونکہ سنت مؤکدہ ۲۰ رکعات تراویح ہے جیسا کہ پچھلے صفحات میں دلائل سے گزرا۔

آٹھ رکعات تراویح کو سنت کہنے والوں سے آٹھ سوال

(۱) بیس رکعات تراویح پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟ اگر کوئی غیر مقلد بقول آپ کے اہلحدیث ۲۰ رکعات تراویح ادا کرے یہ جان کر کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ائمہ مجتہدین کا عمل تھا وہ غیر مقلد گناہ ہوگا یا نہیں؟ اور وہ پھر بقول آپ کے اہلحدیث رہے گا یا نہیں؟

(۲) تراویح کے کیا معنی ہیں؟ شرعاً اس کا اطلاق کم از کم کتنی رکعت پر ہوتا ہے؟

(۳) صحاح ستہ یا دیگر کتب حدیث میں کیا کوئی حدیث صحیح الاسناد بالاتفاق صریح الدلالت مرفوع متصل ہے؟ جس کا مضمون یہ ہو کہ حضور ﷺ نے

Marfat.com

رمضان میں آٹھ رکعات تراویح ادا کی ہیں؟

(۴) پورے رمضان لامبارک میں تراویح باجماعت پڑھنا کس کی سنت ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت پر عمل سنت ہے یا بدعت؟

(۵) غیر مقلدین کے ممدوح وشیخ الاسلام ابن تیمیہ وشاہ ولی اللہ محدث دہلوی ،امام نووی وغیرھا نے تراویح کی کتنی رکعات بتائی ہیں جو سنت ہیں؟

(۶) آج کل امام کعبہ مکہ مکرمہ میں ،مسجد نبوی کے امام مدینہ منورہ رمضان المبارک میں تراویح کی کتنی رکعات پڑھاتے ہیں کیا وہ بیس رکعات تراویح پڑھا کر بدعتی ہیں نہیں؟

(۷) حضور ﷺ نے ماہ رمضان میں کتنی شب تراویح ادا ہیں جس حدیث میں اس کا ذکر ہے اس میں تعداد رکعات بیان کی ہیں یا نہیں؟

(۸) جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ کو بدعت کہے وہ خود بدعتی ہے کہ نہیں؟ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک عمل کو بدعت کہے اور دوسرے عمل کو قبول کرے تو وہ خود بدعتی ہیں؟

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حق واضح ہوجانے کے اس کو قبول کرنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

فصل سوم

سکوت خلف الامام پر اہلسنت والجماعت کا موقف

امام کے پیچھے خاموش رہنے کا مسئلہ چالیس احادیث کی روشنی میں

''امام کے پیچھے متقدی قرآن خواہ سورۃ فاتحہ ہو نہ پڑھے۔''

آیت نمبر ا

قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

"لاتحرك به لسانك لتعجل به. ان علينا جمعه وقرآنه. فاذاقرانه فاتبع قرانه

ترجمہ: اپنی زبان کو قرآن کیلئے حرکت نہ دیجئے کہ آپ اس کو جلدی جلدی پڑھیں۔ بے شک ہم پر لازم ہے اس کا جمع کرنا اور پڑھنا پھر جب ہم قرآن پڑھنا شروع کریں تو آپ اس کی اتباع کرو۔ (یعنی خود نہ پڑھو صرف استماع کرو)

(پارہ نمبر ۲۹ سورۃ القیٰمۃ آیت نمبر ۱۶، ۱۷، ۱۸، رکوع نمبر ۱۷)

نوٹ: استماع کا معنی ہے کان لگانا۔ سنائی دے یا نہ دے۔ اس آیت کریمہ میں حضور نبی کریم ﷺ کو بوقت تلاوت جبریل علیہ السلام قرآن پڑھنے اور زبان کو حرکت دینے سے ممانعت اور اتباع قرآن کا حکم ہے۔

Marfat.com

"اتبع قرآنه کی تفسیر"

راس المفسرین سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں ہے:

"قال فاستمع له وانصت"

ترجمہ: فرمایا کہ اس کی طرف کان لگاؤ اور خاموش رہو۔

(صحیح بخاری جلد نمبر۱ صفحہ نمبر ۳ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۳۲ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۱۲۲، صحیح مسلم جلد نمبر۱ صفحہ نمبر ۱۸۴، باب التوسط فی القرائة فی الصلوٰة الجهرية)

سورۃ فاتحہ قرآن عظیم ہے:۔ فاتحۃ الکتاب جو الکتاب، اصل القرآن اور مسمی بالقرآن العظیم اور قرآن کی اعلیٰ سورت ہے۔ امام احمدؒ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام القرآن (سورۃ فاتحہ) کے متعلق فرمایا کہ یہ ام القرآن ہے یہ سبع مثانی ہے وھی قرآن العظیم یہ قرآن عظیم ہے۔

(۱.تفسیر ابن کثیر جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۹، ۲. تفسیر درمنثور جلد نمبر۱، صفحہ نمبر ۳، ۳. تفسیر فتح القدیر قاضی شوکانی جلد نمبر۱ صفحہ نمبر ۵)

سورۃ فاتحہ قرآن عظیم ہے۔

"وھی القرآن العظیم"

(۱. فتح الباری شرح بخاری جلد نمبر۸ صفحہ نمبر۲۱۵۹. مختصر منذری صفحہ نمبر ۱۳۴)

چنانچہ سورۃ فاتحہ کے ناموں میں ایک نام قرآن عظیم بھی مذکور ہے جیسا کہ تفسیر عزیزی میں ہے۔

حدیث پاک کے الفاظ ہیں:

"ھی اعظم السور فی القرآن"

ترجمہ: یہ سورۃ قرآن مجید میں سب سورتوں سے اعظم ہے۔

اسی طرح یہ الفاظ بھی ہیں۔

Marfat.com

"ھی سورۃ فی القرآن" "ھی اعظم سورۃ من القرآن"

(بخاری شریف جلد نمبر۲ صفحہ نمبر ۷۴۲، و جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۷۴۹)

چنانچہ جب قرآن کو خاموشی سے سننا ہے تو سورۃ فاتحہ بھی قرآن ہے تو امام جب سورۃ فاتحہ پڑھے گا تو خاموش رہنا ہوگا۔ چنانچہ اللہ رب العزت سورۃ انعام میں ارشاد فرماتا ہے۔

"و ھذا کتب انزلناہ مبرک فاتبعوہ واتقو العلکم ترحمون"

ترجمہ: اور یہ کتاب (قرآن) جس کو ہم نے نازل کیا بڑی خیر و برکت والی پس اس کا اتباع کرو اور ڈرو تا کہ تم پر رحم ہو۔

(پارہ نمبر۸ سورۃ انعام آیت نمبر۱۵۵ رکوع نمبر۶)

یہ حکم عام ہے جس کا خاص فرد زیادہ ضروری ہے یعنی باجماعت نماز پڑھنے والے مقتدیوں کیلئے یہ حکم (حکم استماع وانصات) نسبتاً زیادہ ضروری ہے۔

آیت نمبر۲

سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"واذ اقری القرآن فاستمعوالہ وانصتو العلکم ترحمون"

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگاؤ اور چپ رہو کہ تم پر رحم ہو۔

اس آیت کریمہ میں آپ ﷺ کی اتباع واقتدا کرنے والے اہل اسلام کو خاموش ہو کر قرأت سننے کیلئے امام کی طرف کان لگانے کا حکم ہے۔ اس کے اسرار سے ایک خصوصی بات یہ ہے کہ عقلمندوں کو قرآن مجید کی آیتوں کو سمجھنے سوچنے اور نصیحت پانے کا حکم ہے۔

چنانچہ اللہ رب العزت کا فرمان عالیشان ہے۔

Marfat.com

"کتب انزلنه الیك مبرك لید بروا ایته ولیتذکر اولوالالباب"

ترجمہ: یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اتاری ہے، برکت والی تا کہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقلمند نصیحت مانیں۔

(پارہ نمبر ۲۳ سورۃ ص آیت نمبر ۲۹ رکوع نمبر ۱۲)

تفسیر ابن کثیر میں تحت آیت اذا قری القران، مذکور ہے۔

"ولکن یتاکدذالك فی الصلوٰۃ الخ"

ترجمہ: یعنی یہ حکم (خاموش ہو کر سننے کا) نماز میں مؤکد ہے۔

(تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۸۰)

اس آیت کا شان نزول:۔

اس آیت کا شان نزول یہ ہے۔ نبی ﷺ امام ہونے کے حوالے سے قرآن پڑھتے تو مقتدی بھی قرآن پڑھتے تو اللہ نے اس سے منع کرنے کیلئے یہ آیت نازل فرمائی چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو کچھ لوگوں کو امام کے ساتھ قرأت پڑھتے سنا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کیا ابھی تک وقت نہیں آیا کہ تم سمجھو اور عقل سے کام لو اور فرمایا:

"واذاقری القرآن فاستمعوالہ وانصتوا کما امرکم اللہ"

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو جیسا کہ اللہ نے حکم فرمایا۔

(۱) تفسیر ابن جریر جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۱۱۲

(۲) تفسیر جمل جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۲۳

(۳) تفسیر خازن جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۷۲

(۴) تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۸

(۵) تفسیر در منثور

اسی طرح جب لوگ حضور ﷺ کے پیچھے قرآن پڑھتے تو یہ آیت نازل

Marfat.com

ہوئی اس کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں اور یہ آیت مقتدیوں کیلئے ہے۔

(۱) تفسیر درمنثور جلد نمبر۳ صفحہ نمبر۱۵۵.

(۲) کتاب القراۃ بیھقی صفحہ نمبر۹. (۳) ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر۴۷۸.

(۴) امام الکلام صفحہ نمبر۱۱۱. (۵) تفسیر فتح القدیر شوکانی جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۶۹.

(۶) تفسیر فتح البیان صدیق حسن خان جلد نمبر۳ صفحہ نمبر۴۸۳.

(۷) جز القراۃ بخاری صفحہ نمبر۷. (۸) سنن البیھقی جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۵۵.

(۹) تفسیر ابن جریر طبری جلد نمبر۹ صفحہ نمبر۱۱۲.

(۱۰) تفسیر مظھری جلد نمبر۳ صفحہ نمبر۵۰۴)

ان تمام کتابوں میں مختلف الفاظ سے مفہوماً یہ بات مذکور ہے کہ یہ آیت مبارکہ نماز اور خطبہ کیلئے نازل ہوئی، نماز میں مقتدی کو خاموش رہنے اور غور سے سننے کے بارے میں ہے لہٰذا ان دونوں آیتوں میں اللہ رب العزت کا حکم واضح ہے لہٰذا امام کے پیچھے مقتدی امام کی قرأت کو غور سے سنے اور خاموش رہے تا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم پورا ہو۔

احادیث مبارکہ سے امام کے پیچھے قرآن خواہ سورۃ فاتحہ ہو پڑھنے سے منع کا بیان۔

روایت نمبر۱: حدثنا ابوبکر بن ابی شیبہ حدثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ

"قال رسول اللہ ﷺ جعل الامام لیوتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرء فانصتوا واذقال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا امین.

ترجمہ: سند کے بعد۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ تم اس کی پیروی کرو۔ تو جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ قرآن پڑھے تم خاموش رہو اور وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم سب آمین کہو۔

Marfat.com

حوالے ملاحظہ ہوں:۔

(۱) صحیح مسلم جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۷۴۔ (۲) ابن ماجہ جلد نمبر ۱ باب اذا قرفانصتوا۔ (۳) مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۷۷، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۲۶۔ (۴) نسائی شریف باب اذا قری القران جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۱۲ صحیح دو اسناد سے۔ (۵) سنن بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۵۶۔ (۶) دار قطنی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۲۷، نمبر ۳۲۸، نمبر ۱۲۵۔ (۷) مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر ۸۱، نمبر ۷۹۔ (۸) مسند امام احمد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۷۲۔ (۹) فتاویٰ ابن تیمیہ جلد نمبر ۲۳ صفحہ نمبر ۲۷۳ نمبر ۳۱۷۔ (۱۰) عمدۃ القاری فی شرح بخاری عینی جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۱۵۔ (۱۱) کنز العمال جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۲۸۔ (۱۲) منتقی الاخبار ابن تیمیہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۸۳۔ (۱۳) کشاف القاع جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۶۲۔ (۱۴) شرح النقایہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۸۸۔ (۱۵) طحاوی شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۴۹۔ (۱۶) جز القراۃ بخاری صفحہ نمبر ۶۳۔ (۱۷) نیل الاوطار جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۲۲۔ (۱۸) آثار السنن جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۸۶۔ (۱۹) مختصر السنن منذری جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۱۳۔ (۲۰) سعایہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۹۳۔ (۲۱) محلیٰ ابن حزم جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۴۰۔ (۲۲) نصب الرایہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۶۔ (۲۳) تفسیر قرطبی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۲۔ (۲۴) تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۸۰۔ (۲۵) روح المعانی جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۱۵۱۔ (۲۶) تفسیر در منثور جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۱۵۶۔ (۲۷) مغنی ابن قدامہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۵۶۴)۔ (۲۸) شرح کبیر ابن دامہ مقدسی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۳۔ (۲۹) بنایہ امام بدرالدین عینی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۷۱۱۔ (۳۰) جوہر النقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۵۷۔ (۳۱) کتاب القرأۃ بیہقی صفحہ نمبر ۱۳۱۔ (۳۲) احکام القرآن حصاص جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۴۱۔ (۳۳) زرقانی شرح موطا امام مالک جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۷۸۔ (۳۴) تعلیق مغنی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۲۸ ان چونتیس (۳۴) کتب میں بمعہ کلمات ''اذقرء فانصوا'' مذکور ہے' اس کے علاوہ عموماً غیر مقلدین مناظرہ میں یہ بات کہتے ہیں اور عوام الناس سے دلیل مانگتے ہیں کہ وہ حدیث دکھاؤ جس میں چار باتوں کا ذکر ہو (۱) امام کا ذکر ہو۔ (۲) مقتدی کا بیان ہو۔ (۳) سورۃ فاتحہ کا ذکر ہو۔ (۴) اور اس میں ممانعت کا حکم ہو۔ الحمدللہ اس حدیث میں یہ چاروں باتیں موجود ہیں۔ اب سند کا تعارف ملاحظہ فرمائیں۔

سند کا تعارف:

اس کی متعدد سندیں مذکور ہیں۔ ابن ماجہ، مصنف ابن ابی شیبہ کی سند مذکور

Marfat.com

ہو چکی ہے، اس کا پہلا راوی

(۱) ابوبکر بن ابی شیبہ: بخاری شریف میں ان سے تیس اور امام مسلم نے مسلم شریف میں دو ہزار پانچ سو حدیثیں روایت کی ہیں۔

(۲) ابو خالد الاحمر: بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۲۶۴، جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۱۰۰، وغیرہ آٹھ صفحات میں مذکور ہے اور مسلم شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۲۷، نمبر۱۸۳ وغیرہ میں مذکور ہے۔ امام ترمذی نے ترمذی شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۵۳، ۱۵۲، ۱۴۷ وغیرہ کی سندوں میں مذکور ہے اور امام ترمذی نے انہیں حسن صحیح کہا ہے۔

(۳) محمد بن عجلان فقیہہ مدینہ: صحیح مسلم میں جلد نمبر۱ اول صفحہ نمبر۱۹۱، ۳۱۸، ۱۸۳، ۴۳ و جلد نمبر دوم صفحہ نمبر۱۳۵، ۷۷، ۱۲۵، ۳۱، ۲۸ میں مذکور ہے بخاری شریف میں جلد دوم صفحہ نمبر۱۱۰۰، ۹۳۶ میں مذکور ہے۔ جامع ترمذی میں جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۱۴، باب فی رکعتین اذا جاء میں محمد بن عجلان مذکور ہے اور امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

(۴) زید بن اسلم: یہ بخاری جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۴۳، ۹۶ و جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۶۰۰، ۵۹۹ وغیرہ ۴۷ صفحات میں مذکور ہے۔

(۵) ابوصالح ذکوان: یہ بخاری شریف جلد اول صفحہ نمبر۲۰، ۶ نمبر۳۰، ۲۱ و جلد نمبر۲ صفحہ نمبر ۱۱۶ وغیرہ ۱۱۴ صفحات میں مذکور ہے ابوصالح اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تمام راوی ایک ہی سند میں مذکور ہیں۔

(۶) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: صحابی تو باتفاق تمام کے ثقہ ہیں صحیح مسلم شریف میں جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۸۳ میں ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابو خالد احمر اور اس کے صفحہ نمبر۳۱۸ میں زید بن اسلم، ابوصالح اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تمام مذکور ہیں۔

نسائی شریف کی اسناد کا تعارف: نسائی میں ابو خالد احمر سے جارود بن معاذ ترمذی اور دوسری میں محمد بن عجلان سے محمد بن سعد انصاری راوی ہیں لہٰذا ابو خالد احمر

Marfat.com

اور ابوبکر بن ابی شیبہ منفرد نہیں اور محمد بن عجلان بن مبارک نے محمد بن سعد سے ذکر کیا۔

(۱) جارو بن معاذ ترمذی: جارو بن معاذ ثقہ ہیں "قال النسائی ثقه وذکره ابن حبان فی الثقات" ترجمہ: امام نسائی نے فرمایا جارو بن معاذ ثقہ ہیں اور اسے ابن حبان نے ثقات میں شمار کیا۔

(۲) محمد بن سعد انصاری: نسائی میں "کان المخزومی یقول هو ثقه" ترجمہ: یعنی مخزومی فرماتے ہیں کہ محمد بن سعد ثقہ ہے۔

(نسائی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۱۲، تھذیب جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۱۸۴۰

(۳) محمد بن عبداللہ بن مبارک: بخاری شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۹۵۷ وغیرہ کی متعدد سندوں میں مذکور ہے۔ تقریب میں ثقہ فرمایا تریب صفحہ نمبر ۳۰۶

اس حدیث مبارکہ کی تصحیح ملاحظہ فرمائیں

(۱) امام مسلم نے صحیح مسلم جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۷۴ میں فرمایا "ھو عندی صحیح یہ میرے نزدیک صحیح ہے۔ (۲) آثار السنن میں ہے۔ ھذا حدیث صحیح یہ حدیث صحیح ہے۔ (۳) سعایہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۹۳ میں ہے وصحیح ابن خزیمہ الحدیث اس حدیث کو ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے۔ (۴) عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۱۵ میں ہے۔ فابن خزیمہ صحیح حدیث ابن عجلان یعنی امام ابن خزیمہ نے اس حدیث عجلان کو صحیح کہا ہے۔ (۵) زرقانی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۷۸ میں ہے "قد صححه احمد" امام احمد نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (۶) امام الکلام صفحہ نمبر ۱۵۹ میں امام احمد نے اس حدیث کو صحیح کہا اسی طرح جوہر النی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۵۷ میں ہے۔ (۷) نووی شرح مسلم جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۷۵ میں امام منذری نے صحیح فرمایا۔ (۸) مختصر السنن امام منذری جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۱۳ میں امام منذری نے صحیح کہا۔ (۹) مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ جلد نمبر ۲۳ صفحہ نمبر ۲۷۳ میں ابن تیمیہ نے صحیح کہا۔ (۱۰) تعلقات سلفیہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۱۲ متعلقہ سنن نسائی میں عطاء اللہ غیر مقلد نے بحوالہ امام مسلم صحیح کہا۔ (۱۱) منتقی الاخبار جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۸۳ عبدالسلام ابن تیمیہ نے بحوالہ امام مسلم صحیح کہا۔ (۱۲) تعلیق حسن جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۸۶ میں "رجالہ کل ثقات" اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ (۱۳) اسی طرح ابن ماجہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۶۔ (۱۴) مسند امام احمد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۷۶۔ (۱۵) ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۶۔ (۱۶)

Marfat.com

دار قطنی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۲۸۔ (۱۷) کنز العمال جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۲۸۔ (۱۸) بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۵۶ میں ہے۔ لہٰذا اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کے پیچھے خاموش رہنا چاہیے۔

روایت نمبر ۲۔ ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اذاقرء الامام فانصتوا"

ترجمہ: جب امام قرآن پڑھے پس تم خاموش رہو۔

حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

(۱) صحیح مسلم شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۷۴۔ (۲) ابن ماجہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۶۱۔ (۳) دار قطنی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۳۱، ۳۳۔ (۴) مسند امام احمد جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۴۱۵۔ (۵) مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر ۷۹۔ (۶) جامع الصغیر سیوطی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۱۔ (۷) نصب الرایہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۴۰۔ (۸) محلی ابن حزم جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۲۴۰۔ (۹) مغنی ابن قدامہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۳۔ (۱۰) منتقی الاخبار ابن تیمیہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۹۸۔ (۱۱) تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۸۰۔ (۱۲) مختصر السنن منذری جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۱۳۔ (۱۴) سعایہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۹۲۔ (۱۵) تفسیر ابن جریر جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۱۱۲۔ (۱۶) آثار السنن جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۸۵۔ (۱۷) مسند ابو عوانہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۴۲۔ (۱۸) نیل الاوطار شرح منتقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۳۶۔ (۱۹) کتاب القرأت بیہقی صفحہ نمبر ۹۸۔ (۲۰) کنز العمال جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۲۹۔ (۲۱) احکام قرآن حصاص جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۵۱۔ (۲۲) فتح الباری شرح بخاری ابن حجر جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۴۲۔ (۲۳) تفسیر قرطبی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۲۱۔ (۲۴) الجوہر النقی علی بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۵۴۔ (۲۵) درایہ علی الہدایہ ابن حجر جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۲۱۔ (۲۶) فتاویٰ ابن تیمیہ جلد نمبر ۲۲ صفحہ نمبر ۲۴۰۔ (۲۷) احکام القرآن ابن عربی صفحہ نمبر ۸۲۲۔ (۲۸) سنن بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۵۵ میں متعدد سندوں سے بمعہ کلمات **"اذا قری، فانصتوا"** مذکور ہے۔

سند کا تعارف

مسلم شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۷۴ میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت موجود ہے لہٰذا اسکی سند صحیح ہے۔ ابن ماجہ کی سند یہ ہے۔ **"حدثنا یوسف بن**

موسیٰ القطان ثنا جریر عن سلیمان التیمی عن قتادہ عن ابی غلاب عن حطان بن عبداللہ الرقاشی عن ابو موسیٰ الاشعری"

اس سند میں قتادہ سے لے کر حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تک تمام راوی مسلم جلد اول صفحہ نمبر ۱۷۴ کی روایت میں مذکور ہیں لہٰذا یہ سب ثقہ ہیں۔ قتادہ سے پہلے دو راوی ہیں۔

(۱) "یوسف بن قطان" یوسف بن قطان بخاری شریف کا راوی ہے۔ بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۲۳ اور صفحہ نمبر ۲۰۳ وغیرہ اٹھارہ جگہ مذکور ہے۔

(۲) "جریر بن عبدالحمید" یہ بھی بخاری شریف کا راوی ہے اور بخاری شریف جلد اول صفحہ نمبر ۲۶، ۲۳، ۱۶ وغیرہ صفحات میں ایک سو ستائیس ۱۲۷ جگہ مذکور ہے لہٰذا یہ راوی بھی ثقہ ہے۔

مسند ابوعوانہ کی سند کا تعارف:

اس کی سند میں قتادہ تک چار راوی ہیں اور باقی مسلم والی ہے۔ وہ چار راوی یہ ہیں۔ (۱) سلیمان بن اشعث، (۲) عاصم بن نضر، (۳) معتمر، (۴) سلیمان تیمی اور ۲ معتمر اور سلیمان الاشعث: یہ بخاری شریف کے راوی ہیں۔ بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۰۵، صفحہ نمبر ۲۵۶، صفحہ نمبر ۵۰۶ جلد نمبر ۶۷۹، صفحہ نمبر ۶۹۴، صفحہ نمبر ۹۱۷ میں پچپن جگہ مذکور ہیں۔

(۳) عاصم بن نضر: یہ بھی صدوق اور ثقہ ہیں مسلم شریف کے راوی ہیں تہذیب التہذیب جلد نمبر ۵ صفحہ ۵۸۔

(۴) سلیمان تیمی: یہ مسلم شریف کے راوی ہیں لہٰذا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ والی روایت جلد نمبر ۱ اول صفحہ نمبر ۱۷۴ میں موجود ہیں۔

اس روایت کی تصحیح: (۱) اس روایت کو نقل کرنے کے بعد امام مسلم نے مسلم شریف میں ارشاد فرمایا "**انما وضعت ههنا ماا جمعوا علیه**"

ترجمہ: یعنی میں نے وہی حدیثیں ذکر کی ہیں جن کی صحت پر اتفاق ہے۔

۱،۲،۳، اس کے متعلق زرقانی شریف موطا امام مالک جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۷۸ اور تفسیر قرطبی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۲۱ میں ہے۔

"**والنظم منه وقد صححها الامام احمد بن حنبل وابن المنذر**"

ترجمہ: اس حدیث کو امام احمد بن حنبلؒ اور ابن منذر علیہ رحمتہ نے صحیح کہا ہے۔

(۴) امام الکلام صفحہ نمبر ۱۵۹ میں ہے:

"**ان هذا الحديث قد صححه جمع من الائمة**"

ترجمہ: اماموں کی جماعت نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(۵) آثار السنن جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۵۸ میں ہے

"**رواه احمد و مسلم وهو حديث صحيح**"

ترجمہ: اس کو امام احمد بن حنبل اور امام مسلم نے روایت کیا اور اس کو صحیح کہا ہے۔

(۶،۷) مختصر السنن جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۱۳ اور نیل الاوطار شوکانی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۸۸ میں صحیح کہا ہے۔

(۸) تفسیر ابن جریر جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۱۱۲ میں ہے۔

"**وقد صح الخبر عن ﷺ بماذكرنا من قوله اذا قرء الامام فانصتوا**"

ترجمہ: یعنی نبی کریم ﷺ کی حدیث پاک **اذاقرء الامام فانصتوا** ضرور صحیح ہے۔

(۹) فتح الباری شرح صحیح بخاری جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۴۲ میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

Marfat.com

"وهو حديث صحيح اخرجه مسلم من حديث ابی موسیٰ اشعری"

ترجمہ: یہ حدیث صحیح ہے اس سے امام مسلم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(۱۰) فتاویٰ ابن تیمیہ جلد نمبر ۲۳ صفحہ نمبر ۲۷۲ میں ابن تیمیہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

روایت نمبر ۳

ابو حنيفه قال حدثنا ابو الحسن موسیٰ بن ابی عائشه عن عبدالله بن شداد بن الهاد عن جابر بن عبدالله عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی خلف الامام فان قراء الامام له قراء.

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو بے شک امام کی قراۃ اس کی بھی قرأۃ ہے۔

حوالے ملاحظہ فرمایئے: (۱) مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۷۷، ۳۷۶۔ (۲) مسند امام احمد جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۳۳۹۔ (۳) کتاب الحجہ امام محمد جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۱۹۔ (۴) عینی شرح ہدایہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۷۰۸۔ (۵) مسند امام اعظم صفحہ نمبر ۶۱۔ (۶) فتح القدیر ابن ہمام جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۵۔ (۷) آثار السنن جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۸۷۔ (۸) منتقی الاخبار ابن تیمیہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۸۵۔ (۹) سنن ابن ماجہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۵۰۔ (۱۰) موطا امام محمد صفحہ نمبر ۹۷۔ (۱۱) شرح معانی الآثار طحاوی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۴۹۔ (۱۲) التعلیق الحسن جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۸۷۔ (۱۳) تفسیر قرطبی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۲۱۔ (۱۴) جامع المسانید جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۳۱۔ (۱۵) درمنثور جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۱۵۶۔ (۱۶) شرح کبیر ابن قدامہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۱، (۱۷) عمدۃ القاری شرح بخاری جلد نمبر ۱۲۔ (۱۸) جوہر النقی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۵۹۔ (۱۹) سنن الکبری بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۲۱۔ (۲۰) مجمع الزوائد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۱۱۔ (۲۱) سنن دار قطنی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۳۳۔ (۲۲) کتاب الآثار امام محمد جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۶۵۔ (۲۳) مسند امام ابو یوسف صفحہ نمبر ۲۳۔ (۲۴) مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۳۶۔ (۲۵) کنز العمال حدیث نمبر ۱۹۶۸۳۔ (۲۶) امام الکلام صفحہ نمبر ۱۹۷۔ (۲۷) فتاویٰ ابن تیمیہ جلد نمبر ۲۲ صفحہ نمبر ۲۸۱۔ (۲۸) شرح نقایہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۸۸، ۱۸۹۔ (۲۹) تفسیر روح المعانی جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۱۵۱۔ (۳۰) تلخیص الجبیر جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۳۲۔ (۳۱) ارواء الغلیل البانی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۸۷۔ (۳۲) نصب الرایہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۶، ۱۰۔ (۳۳) العلل المتناہیۃ ابن ابی حاتم صفحہ نمبر ۲۸۷۔ (۳۴) تاریخ بغداد جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۳۷، ۳۴۰۔ (۳۵)

Marfat.com

الاطراف، المزی جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۹۱۔ (۳۶) تذکرۃ الموضوعات ابن قہرانی حدیث نمبر۸۷۰، ان کتابوں میں بالفاظ متقاربہ مرفوعا مذکور ہے بعض کتب میں اتنی (بقدر مذکور) اور بعض میں طویل اور اتنی صحیح ہے کہ اسکی متعدد سندیں ہیں۔

سند کا تعارف

(۱) پہلے راوی امام ابو حنیفہؒ۔ صالح بن محمد اسدی ابن معین سے فرماتے ہیں ''ثقہ فی الحدیث'' یعنی امام صاحب حدیث میں ثقہ ہیں۔ عبداللہ بن مبارک، یحیٰی بن معین سعید قطان۔ ابن داؤد سب نے امام اعظم کو ثقہ فرمایا۔ (تہذیب جلد نمبر۱۰ صفحہ نمبر۴۴۹، تہذیب الکمال) سفیان ثوری، امام شعرانی، خلف بن ایوب سب نے امام صاحب کو حدیث میں ثقہ تسلیم کیا ہے۔ (عقود الجنان، موفق، تاریخ بغداد جلد نمبر۱۳ صفحہ نمبر۳۳۶) حافظ ابن حجر عسقلانی تہذیب التہذیب ترجمہ نعمان بن ثابت کے تحت فرمایا ''محمد بن سعد عوفی نے کہا میں نے ابن معین کو کہتے سنا'' ''کان ابو حنیفہ ثقہ'' امام صاحب حدیث میں ثقہ ہیں۔ امام ابو داؤد نے ثقہ فرمایا شعبہ بن حجاج لکھتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ ثقہ تھے۔ آئمہ کبار میں سے ایک جماعت نے ابو حنیفہؒ کی تعریف فرمائی۔ مثلاً عبداللہ بن مبارک، سفیان بن عینیہ اعمش، عبدالرزاق، امام مالک۔ امام شافعی، امام احمد بن حنبلؒ کے علاوہ کثیر تعداد میں ائمہ کبار وغیرہ۔

(۲) **ابوالحسن موسیٰ بن ابی عائشہ مخزومی:** یہ صحیح بخاری کے راوی ہیں صحیح بخاری جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳ جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۴۱، نمبر۸۵۸، نمبر۷۵۴، نمبر۷۳۴، نمبر۷۳۳، نمبر۱۰۱۷، نمبر۱۱۲۲، نمبر۱۰۱۸، جگہوں میں مذکور ہیں اور مسلم شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۷۷، جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۱۲۲، نمبر۱۰۱۸ مذکور ہے۔

Marfat.com

بخاری شریف جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۷۳۳، میں ہے ''کان ثقہ'' یعنی موسیٰ بن ابی عائشہ ثقہ تھا، تہذیب التہذیب میں سفیان ثوری موسیٰ بن ابی عائشہ کی تعریف فرماتے ہیں۔ حمیدی فرماتے ہیں ثقات میں سے ہیں۔ ابن معین فرماتے ہیں ثقہ تھے ابن حبان ابن معین، یعقوب بن سفیان یحییٰ بن قطان سب انہیں ثقہ فرماتے ہیں۔

(۳) **عبداللہ بن شداد ابو الولید مدنی:** آپ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے اور فقیہہ تھے بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۴۷ میں "**عن عبدالله بن شداد قال سمعت خالتی میمونه زوج النبی** ﷺ یعنی بخاری شریف کے راوی ہیں۔ آپ فقہائے مدینہ میں شمار ہوتے تھے (تقریب التہذیب صفحہ نمبر۱۷۷) صحیح بخاری میں ۱۷ جگہوں میں مذکور ہیں اور فتح الباری جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۲۰۵ میں ہے کہ آپ نے حضور ﷺ کی زیارت کی ہے یعنی صحابی ہیں۔

(۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ مدنی فقیہہ صحابی ہیں: جنہوں نے مدینہ منورہ میں سب صحابہ کرام کے بعد وصال پایا۔ مسند امام اعظم طحاوی، کتاب الحجہ امام محمد، کتاب القراۃ بیہقی، سنن بیہقی، کتاب الآثار امام محمد، موطا امام محمد، صحیح بہاری، دار قطنی، امام الکلام، فتح القدیر، التعلیق الحسن مسند امام احمد، الجوہر النقی، ابن شیبہ ان تمام ندوں کے راوی صحیحین یعنی بخاری و مسلم کے راوی ہیں۔

(۱) **سند کا پہلا راوی مالک بن اسماعیل بخاری:** بخاری شریف میں جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۲ میں تیس مقاموں میں مذکور ہے۔

(۲) **حسن بن صالح:** صحیح بخاری جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۶۶ اور مسلم شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۲۵۳ جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۵۹، صفحہ نمبر۲۲۳ صفحہ نمبر۳۸۲ وغیرہ میں مذکور ہے۔

Marfat.com

(۳) ابوالزبیر مکی: بخاری شریف جلد نمبر صفحہ نمبر۹۸، جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۵۹۲ نمبر۶۲۶، وغیرہ نو صفحات میں مذکور دوسری سند میں ابو نعیم عبد بن حمید، تیسری سند میں امام احمد بن حنبل اسود بن عامر اور چوتھی سند کے حافظ احمد بن منیع، اسحاق بن یوسف، سفیان ثوری، قاضی شریک بن عبداللہ وغیرہ سب صحیحین کے راوی ہیں۔ اس روایت کی تصحیح ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) صحیح علیٰ شرط الشیخین ترجمہ: یعنی یہ روایت بخاری و مسلم کی شرط پر ہے (فتح الدیر جلد نمبر۲۹۵، امام الکلام صفحہ نمبر۱۹۷، التعلیق الحسن جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۸۷) ۲،۳،۴۔ اس روایت کو آثار السنن جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۸۷ اور عینی شرح بخاری جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۲ اور نہایہ علیٰ الہدایہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۷۰۹ میں صحیح فرمایا۔ لہٰذا یہ روایت بالکل صحیح اور واضح ہے کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے لہٰذا اس کو خاموش رہنا چاہیے اور یہی امام ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے۔

روایت نمبر۴.....حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا فتویٰ نمبر۱

"مالك عن نافع ان عبدالله بن عمر كا اذاسئل هل يقراخلف الامام احد قال اذاصلى احدكم خلف الامام فحسبه قراة الامام واذاصلى وحده فليقراء قال وكان عبدالله بن عمر لايقرا خلف الامام"

ترجمہ: حضرت نافع سے ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب سوال ہوتا۔ کہ امام کے پیچھے کوئی قرأۃ پڑھے تو آپ جواب دیتے کہ جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأۃ اسے کافی ہے اور جب اکیلے پڑھے تو قرأۃ پڑھے اور فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأۃ نہیں پڑھتے تھے۔

Marfat.com

حوالے ملاحظہ ہوں:

(۱) موطا امام مالک صفحہ نمبر ۷۲، (۲) آثار السنن جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۸۹، (۳) کتاب الحجۃ امام محمد صفحہ نمبر ۱۱۶، (۴) دار قطنی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۲۵، (۵) فتاویٰ ابن تیمیہ جلد نمبر ۲۳ صفحہ نمبر ۲۷۵، (۶) موطا امام محمد صفحہ نمبر ۹۵، (۷) شرح السنۃ امام بغوی جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۸۳ (۸) کتاب القرأۃ بیہقی صفحہ نمبر ۱۴۲ میں مذکور ہے۔

سند کا تعارف:

اس روایت کی ساری سند مالک، نافع عبداللہ بن عمر بعینہٖ ساری کی ساری بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۸۷، ۲۸۳، ۱۲۱، ۳۲، ۹۵، ۵۸، ۷۲، ۳۳ صفحہ نمبر ۵۱۳، ۳۷۵، ۳۸۲، ۳۷۷، ۲۸۹، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۰۱۱، ۹۸، ۹۳۰، ۹۲۷، ۸۳۶ میں مذکور ہے۔

روایت کی صحیح:

امام بخاری نے ان تمام سندوں سے صحیح ترین کہا ہے۔ جیسا کہ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۱۷، تحفہ الاحوذی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۷ ج شرح نخبۃ الفکر ملا علی قاری صفحہ نمبر ۱۵۸، تہذیب التہذیب جلد نمبر ۱۰، صفحہ نمبر ۶، تقریب صفحہ نمبر ۳۲۶ اور زرقانی شرح موطا امام مالک صفحہ نمبر ۱۱ میں ہے زرقانی کی عبارت یہ ہے کہ

"قال البخاری اصح الاسانید کلها مالك عن نافع عن ابن عمر"

ترجمہ: امام بخاری فرماتے ہیں کہ تمام سندوں سے زیادہ صحیح سند مالک، نافع ابن عمر کی ہے۔

سونے کی زنجیری: ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۱۷، میں ہے:

"وهو من سلسلة الذهب"

ترجمہ: یہ سند سونے کی زنجیری ہے۔

Marfat.com

لہٰذا اس روایت سے بھی پتہ چلا کہ امام کے پیچھے خاموش رہنا چاہیے۔

روایت نمبر۵.....حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا فتویٰ نمبر۲

"اخبرنا عبدالله بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر خطاب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہم قال من صلی خلف الامام کفته قرأة الامام"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی اسے امام کی قرأۃ کافی ہے۔ (کتاب الحجۃ امام محمد صفحہ نمبر۱۱۸)

سند کا تعارف:

اس روایت کی تمام سند بخاری شریف جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۶۴، ۶۱ جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۶۷۴، ۶۷۳، ۶۴۷ میں مذکور ہے۔

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ

"هذا هوا الصحيح عن ابن عمر رضی اللہ عنہم"

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہم سے یہی صحیح ثابت ہے۔

روایت نمبر۶:

"عبدالرزاق قال اخبرناداء ودبن قیس عن زیدبن اسلم عن ابن عمر کان ینهی عن القرأة خلف الامام"

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم قرأۃ خلف الامام سے منع کیا کرتے تھے۔

(مصنف عبدالرزاق جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۴۰)

سند کا تعارف:

یہ صحیح ہے اس کے تمام راوی ثقہ اور بخاری و مسلم کے راوی ہیں۔

(۱) **پہلا راوی عبدالرزاق**۔ عبدالرزاق امام بخاری کے استاد اور ثقہ ہیں بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۱، ۲۵، ۸۱، ۵۷، ۵۸، ۳۴۲، ۳۴۷، ۳۱۵، ۵۹ میں مذکور ہے۔

(۲) **داؤد بن قیس**: یہ صحیح مسلم کا راوی ہے چنانچہ صحیح مسلم جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۹۱، ۲۱۱، ۳۱۸، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۱۷، ۳۲۰، ۵۲، ۴ میں مذکور ہے۔

(۳) **زید بن اسلم**: زید بن اسلم بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۹۶، ۳۴۳، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۹۹، ۶۰۰، وغیرہ ۴۷ صفحات میں مذکور ہے۔

(۴) **عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ**: یہ صحابی رسول ہیں جو سب کے نزدیک ثقہ ہیں۔

روایت نمبر ۷:

"مالك عن ابن شهاب عن اكيمة الليثى عن ابى هريره ان رسول الله ﷺ انصرف من صلوٰة جهرفيها بالقرأة فقال هل قرأة معى منكم احد انفافقال نعم انا يارسول الله فقال رسول الله ﷺ انى اقول مالى انازع القرآن قال فانتهى الناس عن القراة مع رسول الله ﷺ فى ماجهرفيه رسول الله ﷺ حين سمعوا ذلك من رسول الله ﷺ"

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز جہری سے فارغ ہو کر فرمایا کہ تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قرآن پڑھا ایک شخص نے عرض کی ہاں یارسول

Marfat.com

اللہ ﷺ میں نے پڑھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا، جب ہی میں کہوں مجھے قرأۃ قرآن میں منازعت ہوگی تب لوگوں نے موقوف کیا قرأۃ کو حضور ﷺ کے پیچھے نماز جہری میں جب یہ

حدیث سنی۔ (مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۳۵، ابن حبان طحاوی شریف)

سند کا تعارف:

(۱) امام مالک: یہ بخاری شریف کے راوی ہیں اور بخاری شریف میں ۵۷۶ مقاموں میں مذکور ہیں۔

(۲) ابو الولید عمارہ ابن اکیمہ لیثی مدنی: یہ جلیل القدر تابعی ہیں چنانچہ تحفۃ الاخوذی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۵۴ اور تقریب صفحہ نمبر ۲۵۱، میں مصرح ہے تہذیب التہذیب جلد نمبر ۷ صفہ نمبر ۲۱۱، میں یعقوب بن سفیان سے ہے کہ ابن اکیمہ مدینہ کے مشہور تابعیوں میں سے ہیں اور حاتم نے فرمایا صحیح الحدیث ہیں شرح ابو داؤد جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۰۶ زرقانی، مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ میں ہے کہ ابن اکیمہ ثقہ ہیں۔

(۳) امام زہری: بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۷۰، میں حضرت سفیان بن عینیہ سے ہے فرمایا "ای ماحفظ من الزهری" ترجمہ: امام زہری سے زیادہ کون حفظ والا ہے۔

روایت کی تصحیح:

تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۸۰ میں ہے کہ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے اور امام حاتم رازی نے اسے صحیح کہا اور عون المعبود شرح ابوداؤد جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۰۶ میں ہے "وصححه ابن حبان" ترجمہ: اسے ابن حبان نے صحیح کہا۔ اس حدیث کے متعلق مجمع الزوائد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۰۹ میں "کہ امام احمد نے اپنی

Marfat.com

مسند میں اور طبرانی نے اوسط او کبیر میں روایت کیا اور امام احمد کے راوی صحیح بخاری یا صحیح حدیث کے راوی ہیں۔

روایت نمبر۸:

"مالك عن ابی نعیم وهب بن کیسان انه سمع جابر بن عبدالله یقول من صلی رکعة بام یقرافیها بام القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام"

ترجمہ: حضرت وھب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرما رہے تھے۔ کہ جس شخص نے کوئی رکعت یا نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو اس نے نماز نہیں پڑھی۔ مگر جب امام کے پیچھے ہو (تو اس کی نماز ہوگئی)

حوالے ملاحظہ ہوں:

(۱) موطا امام مالک صفحہ نمبر۶۶، (۲) مصنف عبدالرزاق جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۲۱۔ (۳) سنن بیہقی جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۴۹۔ (۴) مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۶۰۔ (۵) طحاوی جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۴۹۔ (۶) ترمذی شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۷۔ (۷) مدونۃ الکبری جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۷۰۔ (۸) فتاویٰ ابن تیمیہ جلد نمبر۲۳ صفحہ نمبر۲۷۵۔

سند کا تعارف:

اس کی تمام سند بخاری کی سند ہے چنانچہ مالک، وھب بن کیسان، جابر بن عبداللہ بعینہٖ سند بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۳۷، جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۶۲۵، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۰۶ وغیرہ میں مذکور ہے۔ اس حدیث کے متعلق ترمذی میں ہے "ھذا حدیث صحیح" یہ حدیث صحیح ہے۔

روایت نمبر۹

"حدثنا وکیع عن الضحاك بن عثمان بن عبدالله بن مقسم عن جابر قال لایقرا خلف الامام"

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے قرأۃ نہ پڑھی جائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۷۶،
(۲) الجوھر النقی جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۶۱)

سند کا تعارف:

اس کے تمام راوی صحیحین کے راوی ہیں۔

(۱) حضرت وکیع: یہ بخاری شریف جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۷۱۴، صفحہ نمبر۷۱۵ میں مذکور ہیں۔

(۲) ضحاک بن عثمان: یہ صحیح مسلم کے راوی ہیں چنانچہ مسلم شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۵۴، نمبر۱۶۱، نمبر۱۹۱، نمبر۱۹۷ میں مذکور ہیں۔

اس روایت کی تصحیح: "ھذا سند صحیح متصل" یعنی یہ سند صحیح متصل ہے۔ (جوہر النقی جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۶۱)

روایت نمبر۱۰:

"حدثنا فضل عن زھیر عن ا لولید بن قیس قال سالت سوید بن غفلة اقرا خلف الامام فی الظھر والعصر قال لا"

ترجمہ: حضرت ولید بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے قرأۃ (فاتحہ وغیرہ) پڑھوں فرمایا نہ پڑھ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۷۷)

Marfat.com

سند کا تعارف:

(۱) **ابو نعیم فضل بن دکین تیمی:** یہ بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۴ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۸۰۴ میں مذکور ہیں۔

(۲) **ابو خثیمہ زہیر بن معاویہ:** بخاری شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۴۸، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۶۴، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۶۵، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۹۸ میں مذکور ہے۔

(۳) **ابو ہمام ولید بن قیس:** یہ ثقہ راوی ہے تقریب التہذیب صفحہ نمبر ۳۵ میں ہے ''الولید بن قیس ابو ہمام ثقہ'' ولید بن قیس ثقہ ہے اسی طرح ابن معین اور ابن حبان نے ثقہ شمار کیا دیکھئے تہذیب التہذیب جلد نمبر ۱۱ صفحہ نمبر ۱۴۷

(۴) **سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ:** یہ صحابی یا جلیل القدر تابعی ہیں بخاری شریف میں پانچ جگہ مذکور ہیں۔ تہذیب التہذیب جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۲۷۹ میں ہے ''ذکرہ ابن قانع فی الصحابہ'' ابن قانع نے انہیں صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

روایت نمبر ۱۱:

''حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا یعقوب ثنا ابن اخی الزهری عن عمه قال اخبرنی عبدالرحمن بن هرمز عن عبدالله بن بحینه وکان من اصحاب رسول الله ﷺ ان رسول الله ﷺ قال هل قرأ احد منکم معی انفاقالو انعم قال انی اقول مالی انازع القرآن فانتهی عن القرأة حین قال ذالك''

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز حضرت عبداللہ بن بحینہ سے روایت کرتے ہیں جو کہ حضور ﷺ کے صحابی ہیں اور حضور ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم سے کسی نین میرے ساتھ اب قرأۃ پڑھی

Marfat.com

ہے۔انہوں نے کہا ہاں تو فرمایا بے شک میں اپنے آپ سے کہہ رہا تھا کیا ہے مجھے کہ قرآن کے ساتھ کوئی جھگڑا کر رہا ہے تو جب حضور ﷺ نے فرمایا، لوگ قرآن پڑھنے سے رک گئے (جو بعض پڑھتے تھے) (مسند احمد بن حنبل)

سند کا تعارف:

(۱) **پہلے راوی عبداللہ بن احمد بن حنبل:** یہ امام احمد بن حنبلؒ کے صاحبزادے ہیں اور ثقہ ہیں (تقریب صفحہ نمبر ۱۶۷)

(۲) **امام احمد بن حنبلؒ:** امام احمد ثقہ اور بخاری کے راوی ہیں اور امام بخاری کے استاد ہیں بخاری شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۶۴۲، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۶۵، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۸۷۳، وغیرہ پانچ جگہوں میں مذکور ہیں اور مسلم شریف جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۴ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۹ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۸۹ اور جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۵۳ میں مذکور ہیں۔

(۳،۴،۵) **یعقوب الزھری وعمہ تک:** یہ تینوں راوی بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۵۰، نمبر ۲۹۰ میں مذکور ہیں۔

(۶) **عبدالرحمٰن بن ہرمز:** یہ بھی بخاری کا راوی ہے اور بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۸۸ میں مذکور ہے۔

(۷) **عبداللہ بن مالک بن بحسینہ:** یہ بخاری شریف میں جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۶۳، نمبر ۲۴۸ میں مذکور ہے لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے اور جھری وسری دونوں نمازوں میں قرأۃ متقدی کو منع کرتی ہے۔

Marfat.com

روایت نمبر۱۲

'اخبرنا عبدالرزاق قال عن الثوری عن ابن ذکوان عن زیدبن ثابت وابن عمر کانا لایقران خلف الامام"

ترجمہ: حضرت اب ذکوان سے ہے کہ حضرت زید بن ثابت اور ابن عمر رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے قرآن نہیں پڑھتے تھے۔

(مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۴)

سند کا تعارف:

(۱) **عبداللہ بن ذکوان مدنی عرف ابوالزناد:** یہ بخاری کے راوی ہیں اور بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۹۷، صفحہ نمبر ۱۰۱، صفحہ نمبر ۱۰۲ اور صفحہ نمبر ۱۱۰ وغیرہ ۱۴۳ جگہوں میں مذکور ہیں۔

(۲) **سفیان ثوری:** بخاری شریف میں جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۳۹، نمبر ۱۴۱، نمبر ۱۳۶، نمبر ۱۳۷ وغیرہ ۱۱۹ جگہوں میں مذکور ہیں۔

(۳) **عبدالرزاق:** امام بخاری کے استاد ہیں اور بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۱، نمبر ۲۵، نمبر ۵۷، نمبر ۵۸، نمبر ۳۴۲، نمبر ۳۴۷ وغیرہ میں مذکور ہیں۔

(۴،۵) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ یہ دونوں فقیہہ مدنی صحابی ہیں۔

روایت نمبر۱۳

"حدثنا یحییٰ بن یحییٰ و یحییٰ بن ایوب وقتیبه بن سعید وابن حجر قال حدثنا اسماعیل بن جعفر عن یزید بن خصیفه عن ابن قسیط عن عطاء بن یسار انه اخبره انه سال زید بن ثابت

Marfat.com

عن القراة خلف الامام فقال لاقراة مع الامام فی شئی"

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قرآن پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا امام کے ساتھ کسی نماز میں (سی و جہری) کوئی قرأۃ نہیں۔

حوالے ملاحظہ ہوں:

(۱) صحیح مسلم جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۱۵۔ (۲) کتاب القرأۃ بیہقی صفحہ نمبر ۱۶۸۔ (۳) کتاب الآثار امام محمد جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۸۹۔ (۴) عینی شرح بخاری جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۰۱۔ (۵) فتح الباری شرح بخاری جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۵۵۵۔ (۶) فتاوی ابن تیمیہ جلد نمبر ۲۳ صفحہ نمبر ۲۵۷ (۷) شرح مسلم نووی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۱۵

سند کا تعارف:

یہ حدیث صحیح ہے اس کے تمام راوی بخاری شریف میں مذکور ہیں اسماعیل سے زید بن ثابت تک تمام راوی صحیح بخاری جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۴۶ میں مذکور ہیں اور اسماعیل سے روایت کرنے والے چار ثقہ راوی ہیں۔ جن سے قتیبہ بن سعید و یحیٰی بن یحیٰی بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۹۳ وغیرہ صفحات میں مذکور ہیں لہٰذا یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے۔

روایت نمبر ۱۴

"عبدالرزاق عن دائود بن قیس عن عبیدالله بن مقسم قال سالت جابربن عبدالله اننقرء خلف الامام فی الظهروالعصر شیئاقال لا"

ترجمہ: عبیداللہ بن مقسم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ہم

Marfat.com

امام کے پیچھے ظہر وعصر میں کوئی قرأت (فاتحہ یا کوئی سورت) پڑھا کریں تو آپ نے فرمایا نہ پڑھا کریں۔ (مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۴۱)

سند کا تعارف:

(۱) **عبدالرزاق:** امام بخاری کے استاد اور ثقہ ہیں بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۱، ۲۵، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۸۱ وغیرہ میں مذکور ہیں۔

(۲) **داؤد بن قیس:** یہ صحیح مسلم کے راوی ہیں مسلم شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۹۱ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۱۱ نمبر ۳۱۸ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴، نمبر ۵۲ نمبر ۳۱۷ نمبر ۳۲۰ میں مذکور ہیں۔

(۳) **عبیداللہ بن مقسم:** یہ بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۹۸ نمبر ۱۷۵ اور مسلم میں جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۷۰ نمبر ۳۷۱ میں مذکور ہیں اور بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۷۵ میں بعینہٖ تمام سند (داؤد بن قیس عبیداللہ بن مقسم، جابر) مذکور ہے۔

روایت نمبر ۱۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے ہے:

"انه كان اذا ادرك مع الامام لم يقرأ فاذا قام يقضى قرء"

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم جب امام کو پاتے تو کوئی قرأت نہیں پڑھتے اور جب باقی نماز اکیلے پڑھتے تو کھڑے ہوتے تو قرآن پڑھتے۔

(مصنف ابن شیبہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۲۴)

Marfat.com

سند کا تعارف:

یہ حدیث صحیح ہے۔اس سند کے تمام راوی صحیحین میں بکثرت مذکور ہیں۔

(۱) حفص بن غیاث: بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۵۰ نمبر۳۷ نمبر۱۶۵ وغیرہ میں مذکور ہے۔

(۲) عبیداللہ بن عمر حفص عاصم مدنی: بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۲۷ وغیرہ میں کل ۱۵۵ جگہ مذکور ہیں۔

(۳،۴،۵) عبداللہ، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہم: یہ تینوں بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۶۴۶، جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۶۷۳، نمبر۳۷۴، نمبر۶۴۸ میں مذکور ہیں۔

روایت نمبر۱۶

"حدثنا وکیع عن الضحاك بن عثمان عن عبدالله بن یزید عن ابن ثوبان عن زید بن ثابت قال لایقرا خلف الامام ان جهرو لاخافت"

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا امام کے پیچھے قرأت نہ پڑھی جائے امام آہستہ پڑھے یا جہر سے۔(مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۷۶)

سند کا تعارف:

اس روایت کے تمام راوی ثقہ اور صحیحین کے ہیں۔

(۱) وکیع: بخاری شریف جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۷۱۴ نمبر۷۱۵ میں مذکور ہیں۔

(۲) ضحاک بن عثمان: صحیح مسلم جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۵۴، نمبر۱۶۱، نمبر۱۹۱ نمبر۱۹۷ میں مذکور ہیں۔

(۳) عبداللہ بن یزید مخزومی: یہ بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۵۰ میں مذکور ہیں۔

Marfat.com

(۴) محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان: یہ بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۴۸ وغیرہ میں مذکور ہیں اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔

روایت نمبر۱۷:

"حدثنا ابن علية عن ايوب عن نافع وانس بن سيرين قال قال عمر ابن خطاب تكفيك قرأة الامام"

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تجھے امام کی قرأت کافی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۷۶)

سند کا تعارف:

(۱،۲) ابن علیہ، ایوب: بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۴۳۱، نمبر۸۳۲ میں مذکور ہیں۔

(۳،۴،۵) ایوب، نافع، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ: بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۴۵ میں مذکور ہیں۔

(۶) انس بن سیرین: بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۵۷ میں مذکور ہیں۔

روایت نمبر۱۸:

"حدثنا وكيع عن هشام الاستوائى عن قتاده عن ابن المسيب قال انصت للامام"

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ امام کیلئے قرأت پڑھنے سے خاموش رہ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ نمبر۳۷۶)

Marfat.com

سند کا تعارف:

یہ روایت صحیح ہے اس کی سند کے تمام راوی بخاری کی سندوں میں مذکور ہیں۔

(۱) امام وکیع: بخاری جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۷۱۴ نمبر۷۱۵ میں مذکور ہیں۔

(۲،۳) ہشام بن عبداللہ دستوائی وقتادہ: یہ دونوں راوی بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۶۶ نمبر۷۶ میں مذکور ہیں۔

(۳) سعید بن مسیب: یہ جلیل القدر تابعی ہیں اور انھیں راویہ عمر کہا جاتا ہے آپ مدینہ کے مفتی اور فقیہہ تھے۔ بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۸، نمبر۶۲ وغیرہ کل ۲۰۴ جگہ مذکور ہیں۔

روایت نمبر۱۹:

"حدثنا یحییٰ بن سعید القطان عن مصعر عن عمرو بن مرہ عن ابی وائل قال تکفیك قرأة الامام"

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے کو) تجھے امام کی قرأت کافی ہے (خود پڑھنے کی ضرورت نہیں)

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۷۷)

سند کا تعارف:

یہ روایت صحیح ہے اور اس کے تمام راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔

(۱،۲) عبداللہ بن ابی شیبہ اور یحییٰ بن سعید القطان: یہ دونوں بخاری جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۵۶۴ میں مذکور ہیں۔

(۳) مصعر بن قدام: یہ بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۴۹ جلد نمبر۲ صفحہ

Marfat.com

نمبر۵۸۱ میں مذکور ہیں۔

(۴) عمر بن مرہ: یہ بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۰۷ وغیرہ میں بکثرت مذکور ہیں۔

(۵) ابو وائل رضی اللہ عنہ: ابو وائل رضی اللہ عنہ بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۰۷ میں مذکور ہیں۔

روایت نمبر۲۰:

"عبدالرزاق عن الثوری عن الاعمش عن ابراهیم عن الاسود قال ودرت ان الذی یقرا خلف الامام ملئی فوه ترابا"

ترجمہ: حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے قرأت پڑھے اس کا منہ مٹی سے بھر دیا جائے۔

(۱) مصنف عبدالرزاق جلد نمبر۲ صفحه نمبر۱۳۸.
(۲) مصنف ابن ابی شیبه جلد نمبر۱ صفحه نمبر۳۷۷)

سند کا تعارف:

یہ حدیث صحیح ہے اس کی تمام سند بعینہٖ (سفیان، اعمش، ابراہیم، اسود) بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۴۰۹ میں مذکور ہیں اور عبدالرزاق بھی بخاری کا راوی ہے۔

روایت نمبر۲۱:

"حدثنا ابن علیه عن ایوب وابن ابی عروبة عن ابن معشر عن ابراهیم قال قال الاسود لان اعض جمرة احب الی من ان اقرا خلف الامام اعلم انه یقرا"

ترجمہ: حضرت اسود فرماتے ہیں کہ مجھے امام کے پیچھے قرأۃ پڑھنے سے انگارہ کھانا اچھا ہے۔

Marfat.com

جب کہ مجھے علم ہو کہ امام پڑھتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۷۶.
(۲) تعلیق الحسن صفحہ نمبر۹۰۰)

سند کا تعارف:

(۲،۱) ابن علیہ وایوب: یہ دونوں بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۴۳۱ نمبر۸۳۲ میں مذکور ہیں۔

(۳) سعید بن ابی عروبہ: بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۵۲ وغیرہ ۵۷ جگہ مذکور ہیں۔

(۴) ابو معشر زیاد بن کلیب: یہ بھی ثقہ ہیں تریب التہذیب صفحہ نمبر۱۱۱۔

(۵) اسود بن یزید رضی اللہ عنہ: یہ فقیہہ مفتی تابعی یا صحابی تھے اور صحیح مسلم میں تمام راوی ابن عروبہ ابو معشر، ابراہیم، اسود اسی ترتیب سے مذکور ہیں۔

روایت نمبر۲۲:

"حدثنا هشيم عن مغيره عن ابراهيم انه كان يكره القرأة وكان يقول تكفيك قرأة الامام"

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعیؒ قرأت خلف الامام کو مکروہ جانتے تھے اور فرمایا کرتے تھے (سائلوں کو) کہ تجھے امام کی قرأت کافی ہے (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۷۷)

سند کا تعارف

(۱) ھشیم: بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۲۳۵ میں مذکور ہے۔

(۲) مغیرہ بن مقسم: یہ بھی بخاری شریف جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۹ میں مذکور ہیں۔

(۳) ابراھیم نخعی: یہ فقیہہ اور تابعی ہیں بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۰ جلد

Marfat.com

نمبر۲ صفحہ نمبر۲۹ وغیرہ ۱۶۸ سندوں میں مذکور ہیں۔

روایت نمبر۲۳:

"عبدالرزاق عن منصور عن ابی وائل قال جاء رجل الیٰ عبدالله فقال یا ابا عبدالرحمن اقرأ خلف الامام قال انصت للقرآن فان فی الصلوٰة شغلاً وسیکفیك ذالك الامام"

ترجمہ: ابو وائل کہتے ہیں۔ ایک آدمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کی اے ابوعبدالرحمٰن کیا میں امام کے پیچھے قرأت پڑھوں۔ فرمایا قرآن سننے کیلئے خاموش رہو، بے شک نماز محویت کا نام ہے اور تجھے امام کی قرأت کافی ہے۔

حوالے: (۱) مصنف عبدالرزاق جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۳۸۔ (۲) مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۷۶۔ (۳) طبرانی کبیر جلد نمبر۹ صفحہ نمبر۳۰۳۔ (۴) سنن بیہقی جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۶۰۔ (۵) شرح معانی الآثار طحاوی جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۵۰۔ (۶) کتاب الحجہ امام محمد صفحہ نمبر۱۱۹۔ (۷) فتاویٰ ابن تیمیہ جلد نمبر۲۳ صفحہ نمبر۲۷۵۔

سند کا تعارف:

مصنف عبدالرزاق کی پوری سند بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۴۴۷ میں مذکور ہیں اور ابن شیبہ کی سند، ابو الاحوص، منصور، ابوائل، عبداللہ جو تمام بعینہٖ بخاری شریف جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۱۵۳ میں مذکور ہے لہٰذا یہ روایت بالکل صحیح اور امام بخاری کے مطابق ہے۔

روایت نمبر۲۴:

"حدثنا علی بن عبدالعزیز ثنا حجاج بن المنهال ثنا حما بن سلمة عن حماد عن ابراهیم ان ابن مسعود کان لایقرا خلف

Marfat.com

الامام و کان ابراھیم یاخذ بہ"

ترجمہ: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے نہیں پڑھتے تھے اور ابراہیم نے بھی اسی قول کو حجت بنایا ہے۔

سند کا تعارف:

یہ روایت صحیح ہے اور جوہر النقی میں ہے:

"وجاایضاعنه بسند صحیح انه لاقراة خلف الامام".

ترجمہ: یہ بھی بسند صحیح آیا ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ امام کے پیچھے کوئی قرأت نہیں۔

(الجواھر النقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۷۰)

روایت نمبر ۲۵:

"عبدالرزاق عن اسرائیل عن ابی اسحق قال کان اصحاب عبدالله لایقراون خلف الامام"

ترجمہ: حضرت ابواسحٰق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تمام شاگرد امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔

(مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۳۸)

سند کا تعارف:

یہ روایت صحیح ہے اس کے تمام راوی بخاری کے ہیں۔

(۱) عبدالرزاق: امام بخاری کے استاد ہیں اور بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۱، ۲۵ صفحہ نمبر ۵۷، ۵۸، ۸۱، ۳۴۶، ۳۴۷ میں مذکور ہیں۔

(۲،۳) اسرائیل، ابواسحاق: یہ دونوں بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۲۷ اور جلد

Marfat.com

نمبر۲ صفحہ نمبر ۶۲۶ میں مذکور ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بڑے جلیل القدر صحابی تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''رضیت لکم مارضی لکم ابن ام عبد'' ترجمہ: میں تمہارے لئے ہر اس چیز پر خوش ہوں جس پر عبداللہ بن مسعود خوش ہوں۔ (بخاری شریف)

روایت نمبر۲۶:

''عبدالرزاق عن ابن جریج قال قلت لعطاء ایجزی عمن وراء الامام قرأته فیما یرفع به الصوت وفیما یخافت قال نعم''

ترجمہ: حضرت ابن جریج کہتے ہیں میں نے حضرت عطاء بن رباح (جو کہ مکہ مکرمہ کے مفتی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے) سے دریافت کیا کہ مقتدی کو امام کی قرأت سری و جہری نمازوں میں کفایت کرتی ہے۔ فرمایا ہاں کرتی ہے۔ (مصنف عبدالرزاق جلد نمبر۲ صفحہ نمبر ۱۴۱)

سند کا تعارف:

یہ روایت صحیح متصل ہے۔ اس کی تمام سند عبدالرزاق ابن جریج عطاء بعینہٖ اسی ترتیب سے صحیح بخاری جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۵۹ نمبر ۸۱ میں مذکور ہیں۔

روایت نمبر۲۷:

''حدثنا هشیم عن ابی بشر عن سعید بن جبیر قال سالته عن القرأة خلف الامام قال لیس خلف الامام قرأة''

ترجمہ: حضرت ابو بشر جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے قرأت خلف الامام کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ امام کے پیچھے کوئی قرأت (فاتحہ وغیرہ) نہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۷۷)

Marfat.com

سند کا تعارف:

یہ روایت صحیح ہے اس کے تمام راوی بخاری شریف میں بکثرت مذکور ہیں۔ بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۴۹، نمبر ۵۲۶، جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۴۹، نمبر ۲ میں یہ تمام سند بعینہٖ ہشیم ابو بشر سعید بن جبیر مذکور ہے۔

روایت نمبر ۲۸:

"قال محمد اخبرنا اسرائیل بن یونس قال حدثنا منصور عن ابراھیم قال اول من قرء خلف الامام رجل اتھم"

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن یزید نخعی تابعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے امام کے پیچھے قرأت پڑھی وہ بدعتی شخص تھا (موطا امام محمد صفحہ نمبر ۹۸)

سند کا تعارف:

(۱) امام محمد رحمتہ اللہ علیہ: امام شافعیؒ کے استاد تھے امام شافعی فرماتے ہیں میں نے آپ سے زیادہ کوئی عقل مند نہیں دیکھا، امام ذھبی نے آپ کو احد الفقھا فرماتے اور فرمایا "**کان من بحور العلم والفقه**" کہ آپ علم و فقہ کا دریا ہیں امام ابن مدینی نے کہا آپ صدوق ہیں یعنی سچے ہیں (مقدمہ التعلیق الممجد علی موطا محمد صفحہ نمبر ۳۰)

(۲) اسرائیل بن یونس: یہ بخاری شریف کے راوی ہیں اور بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۵۶ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۹۹ میں مذکور ہیں۔

(۳،۴) منصور اور ابراہیم نخعی: یہ دونوں بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۴۴ میں مذکور ہیں وہ پہلا بدعتی شخص مختار کذاب تھا (مصنف عبدالرزاق جلد نمبر

Marfat.com

صفحہ نمبر۱۴۱، احکام القرآن حصاص جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۵۲ شرح کبیر بن قدامہ جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۱) اور مصنف عبدالرزاق جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۴۱ میں مختار کی جگہ ابن زیاد بھی مذکور ہے۔

روایت نمبر۲۹:

"حدثنا الثقفی عن ایوب عن محمد قال لااعلم القرأة خلف الامام من السنة"

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں قرأۃ خلف الامام کو سنت نہیں جانتا ہوں (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۷۷)

سند کا تعارف:

یہ روایت بالکل صحیح ہے اور اس کی تمام سند بخاری شریف جد نمبر۱ صفحہ نمبر۲۸۷ نمبر۹۶۷، نمبر۴۵۳ میں مذکور ہے۔

روایت نمبر۳۰:

"حدثنا ابوبکر قال حدثنا حفص عن ابن جریج عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہم قال اذا جئت والامام لاراکع فوضعت یدیك علی رکبنیك قبل ان یرفع راسه قد ادراکت"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا جب تو آئے اور امام رکوع میں ہو اور تو امام کے سر اٹھانے سے پہلے اپنے زانوؤں پر ہاتھ رکھ لے تو (اس رکعت کو) تو نے ضرور پالیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۴۳)

Marfat.com

سند کا تعارف:

یہ روایت صحیح ہے اس کے تمام راوی بخاری شریف کے ہیں۔

(۱) **ابوبکر بن عیاش:** یہ بخاری شریف جلد نمبر صفحہ نمبر ۱۸۶ وغیرہ کل ۲۰ جگہ مذکور ہے۔

(۲) **ابو عمر حفص بن غیاث:** یہ بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۲۵ نمبر ۱۷۰ کل ۹۰ جگہ مذکور ہیں۔

(۳) **ابن جریج:** یہ بخاری شریف جدل نمبر ۱ صفحہ نمبر ۵۹ نمبر ۸۱ میں مذکور ہیں۔

(۴) **نافع:** حضرت نافع بخاری شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۶۱ نمبر ۱۴۲ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۶۴۸ میں مذکور ہیں۔

روایت نمبر ۳۱:

"حدثنا کثیر عن هشام عن جعفر عن میمون قال اذادخلت المسجد والقوم رکوع فکبرت قبل ان یرفعوارئوسهم فقد ادرکت رکعته"

ترجمہ: حضرت ابوایوب میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو مسجد میں داخل ہو اور قوم رکوع کی حالت میں ہو تو ان کے سر اٹھانے سے پہلے تکبیر کہہ کر مل جائے تو تو نے اس رکعت کو ضرور پالیا

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۴۵)

نوٹ: ان روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سورۃ فاتحہ وغیرہ امام کے پیچھے پڑھنا ضروری نہیں کیونکہ بغیر پڑھے رکعت مل گئی۔

Marfat.com

سند کا تعارف:

(۱) **ابوسہل کلابی کثیر:** ابو کثیر کلابی کثیر بن ہشام ثقہ ہیں اور مسلم شریف جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۰۹ وغیرہ میں مذکور ہیں۔

(۲) **جعفر بن برقان کلابی:** یہ ثقہ راوی ہیں دیکھئے تہذیب التہذیب جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۸۵

(۳) **میمون بن مہران:** یہ جلیل القدر تابعی ہیں حضرت ابن عباس، ابن عمر، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ امام عجلی و ابوزرعہ و امام نسائی نے انہیں ثقہ کہا ہے (تہذیب جلد نمبر۱۰ صفحہ نمبر۳۹۱ تقریب صفحہ ۳۵۴)

روایت نمبر۳۲:

"حدثنا یحییٰ بن یحییٰ قال قرأة علی مالك عن ابن شهاب عن ابی سلمة بن عبدالرحمن عن ابی هریره ان النبی ﷺ قال من ادرك رکعة من الصلوٰة فقد ادرك الصلوٰة وفی روایه رکعة من الصلوٰة من الامام"

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول ﷺ سے راوی ہیں فرمایا۔ جس آدمی نے رکوع پالیا تحقیق اس نے نماز پالی اور دوسری روایت میں ہے کہ جس نے امام کے ساتھ رکوع پالیا (مسلم شریف حدیث نمبر۷۹۹ اور فتح الباری جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۶۸۲ میں رفاعہ بن رافع کی روایت میں ہے۔

سند کا تعارف:

چونکہ یہ روایت مسلم شریف کی ہے لہٰذا تمام راوی ثقہ ہیں الگ تعارف کی ضرورت ہیں لہٰذا یہ حدیث صحیح حدیث ہے۔

Marfat.com

روایت نمبر۳۳:

"عبدالرزاق عن ابن جریج قال نافع عن ابن عمر قال اذا ادرکت الامام راکعا فرکعت قبل ان یرفع فقد ادرکت فان رفع قبل ان ترکع فقد فاتتك"

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جب تو امام کو رکوع میں پا کر اس کے سر اٹھانے سے پہلے رکوع کر لے تُو نے اس رکعت کو پا لیا اور اگر تیرے رکوع کرنے سے پہلے اس نے سر اٹھا لیا تو یہ رکعت تجھ سے فوت ہوگئی۔

(مصنف عبدالرزاق جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۷۹)

سند کا تعارف:

یہ روایت صحیح ہے اور اس کے تمام راوی بخاری شریف میں مذکور ہیں لہٰذا ان سب کا تعارف پہلے مذکور ہو چکا ہے۔

روایت نمبر۳۴:

"عبدالرزاق عن معمر عن الزهری ان زید بن ثابت وابن عمر کانا یفتیان الرجل اذا انتهی الی القوم وهم رکوع ان یکبر تکبیر افقد ادرکت الرکعة"

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فتویٰ دیا کرتے تھے کہ آدمی جب جماعت کو رکوع میں پا کر تکبیر کہہ لے تو اس نے اس رکعت کو ضرور پا لیا۔

(مصنف عبدالرزاق جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۷۸)

Marfat.com

سند کا تعارف:

یہ حدیث صحیح ہے اس کے تمام راوی صحیح بخاری شریف کے راوی ہیں اور یہ تمام سند بعینہٖ "عبدالرزاق عن معمر عن الزهری" جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۹۴ بخاری میں مذکور ہیں۔

روایت نمبر ۳۵:

"حدثنا موسیٰ بن اسماعیل قال حدثنا همام عن الاعلم وهو زيادة عن الحسن عن ابی بكره انه انتهى الى النبی ﷺ وهو راكع فركع قبل يصل الى الصف فذكر ذلك للنبی عليه السلام فقال زادك الله حرصا ولاتعد"

(۱) بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۰۸.

(۲) مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۸۳

نوٹ: مصنف عبدالرزاق میں "لاتعد" کی تشریح میں ہے "فثبت مكانه" اپنی جگہ میں رہ انہیں نماز کے اعادہ کا حکم نہ فرمانا رکعت مل جانے کی دلیل ہے۔

سند کا تعارف:

اس کے حوالے میں مذکور ہو چکا کہ یہ روایت بخاری شریف کی ہے لہٰذا صحیح سند ہے۔

روایت نمبر ۳۶:

"یوسف عن ابیه عن ابی حنیفه عن الهیثم عن علقمة بن قیس

انه یشدد فی القرأة خلف الامام ویقول بفیه الحجر"

ترجمہ: حضرت علقمۃ بن قیس قرأتِ خلف امام میں سختی کرتے تھے (یعنی سختی سے منع کرتے تھے) اور فرماتے تھے کہ اس کے منہ میں پتھر ہو۔

سند کا تعارف:

(۱) امام ابو یوسف: یہ امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد ہیں اور فقیہہ ہیں۔

(۲) امام ابو حنیفہؒ: ان کا تعارف، پہلے مذکور ہو چکا ملاحظہ فرمایئے حدیث نمبر۳ میں۔

(۳) ہشیم بن حبیب صراف: یہ ثقہ راوی ہیں امام احمد نے ان کی تعریف کی اور ابن معین، ابو زرعہ و ابو حاتم اور ابن ہمام نے ثقہ کہا دیکھئے تہذیب جلد نمبر۱۱ صفحہ نمبر۹۱

روایت نمبر۳۷:

"عبدالرزاق عن الثوری عن مننصور عن زید بن وهب قال دخلت انا وابن مسعود المسجد والامام راکع فرکعنا ثم مضینا حتی استوینا فی الصف فما فرغ الامام قمت اصلی فقال فقد ادرکته"

ترجمہ: حضرت زید بن وھب جہنی نے فرمایا کہ میں اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور امام رکوع میں تھا۔ تو ہم نے رکوع کیا اور چل کر صف میں مستوی ہو گئے۔ جب امام فارغ ہوا تو میں باقی ماندہ نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہونے لگا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے اسے پالیا۔ یعنی تیری پہلی رکعت صحیح ہو گئی۔

حوالے ملاحظہ ہوں: (۱) مصنف عبدالرزاق جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۷۹۔ (۲) مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۲۵۵۔ (۳) سنن بیہقی جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۹۰۰ (۴) طبرانی کبیر جلد نمبر۹ صفحہ نمبر۳۱۲

Marfat.com

سند کا تعارف:

(۲،۱) عبدالرزاق اور سفیان ثوری: یہ دونوں پہلے مذکور ہو چکے ہیں۔

(۳) ابوالاحوص منصور: یہ بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۵۳ میں مذکور ہیں۔

(۴) زید بن وھب جہنی: یہ بھی بخاری شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۲۱ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۹۲۷ میں مذکور ہیں۔

امام شافعی رکوع میں ملنے والے متقدی کی رکعت کو مل جانے کا فتویٰ دیتے تھے کیونکہ اس کے متعلق حضرت ابوبکر، زید بن ثابت، مسعود ابن عمر، ابن زبیر رضی اللہ عنہم کے آثار موجود ہیں (کتاب القرأۃ بیہقی صفحہ نمبر ۱۸۱)

جمہور کا مذہب:

"اعلم انه ذهب الجمهور من الائمة الى ان من ادرك الامام راكعا دخل معه واعتد بتلك الركعة وان لم يدرك شيئا من القرأة"

ترجمہ: یقین جانو کہ جمہور ائمہ دین کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص امام کو رکوع میں پائے وہ شامل ہو جائے اور اس کی رکعت کو شمار کرے۔ اگرچہ قرأت قرآن سے کچھ بھی نہ پائے۔

(۱) تہذیب ابن قیم جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۲۳۔ (۲) نیل الاوطار شوکانی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۴۰۔ (۳) عون المعبود شرح ابوداؤد جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۲۳ اور کتاب القرأۃ میں ہے۔ امام شافعیؒ رکوع میں شامل ہونے سے رکعت مل جانے کا فتویٰ دیتے تھے۔

روایت نمبر ۳۸:

"حدثنا احمد بن دائود قال حدثنا يوسف بن عدى قال حدثنا عبدالله بن عمرو عن ايوب عن ابى قلابه عن انس رضی اللہ عنہ قال

Marfat.com

صلی رسول اللہ ﷺ ثم اقبل بوجهه فقال اتقرئون والامام يقرا فسكتوا فسالهم ثلاثا فقالوا انا لنفعل قال فلا تفعلوا"

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کی پھر اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کر کے فرمایا۔ کیا تم قرأت کرتے ہو جبکہ امام پڑھ رہا ہو۔ پس سب کے سب خاموش ہو گئے نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ یہ سوال کیا۔ پس صحابہ اکرامؓ نے عرض کی ہم ایسا کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ایسا نہ کرو۔

(شرح معانی الآثار طحاوی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۵۰)

سند کا تعارف:

(۱) **یوسف بن عدی:** یوسف بن عدی سے امام بخاری اور امام نسائی نے روایت کی۔ ابو زرعہ کہتے ہیں ثقہ، ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا امام مسلم نے صلہ میں فرمایا یوسف بن عدی ثقہ ہیں۔

(تہذیب التہذیب جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۴۱۷)

(۲) **عبداللہ بن عمرو:** حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں "عبیداللہ عمرو سے امام بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد نے روایت کی ہے ابن معین اور نسائی نے آپ کو ثقہ کہا..... ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا اور عجلی نے توثیق کی۔ (تہذیب جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر ۴۲)

(۳) **ایوب بن ابی تمیمہ کیسان:** ابن حیثمہ، ابو حاتم، ابن سعد، نسائی، دارقطنی وغیرہ نے ثقہ کہا۔ (تہذیب التہذیب جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۹۷)

(۴) **عبداللہ بن زید عمرو ابو قلابہ جرمی:** ابن سعد، امام عجلی ابن خراش نے ثقہ فرمایا (تہذیب التہذیب جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۲۲۴) امام ذہبی لکھتے ہیں "ابو قلابہ" یہ رجال صحاح میں سے ہیں تابعین میں امام ہیں ثقہ ہیں۔

(میزان الاعتدال جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۲۵)

Marfat.com

روایت نمبر۳۹:

"قال محمد اخبرنا داؤد بن قیس الفراء اخبرنا محمد بن عجلان ان عمر بن الخطاب قال لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجراً"

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاش کہ اس کے منہ میں پتھر ہو جو امام کے پیچھے قرأت کرے (موطا امام محمد، صفحہ نمبر۱۰۲)

سند کا تعارف:

(۱) امام محمد: ان کا تعارف پہلے حدیث نمبر ۲۸ میں مذکور ہو چکا۔

(۲) داؤد بن قیس: یہ صحیح مسلم شریف کا راوی ہے چنانچہ مسلم شریف جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۹۱ نمبر ۲۱۱ نمبر ۳۱۸ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴ نمبر ۵۶ نمبر ۳۱۷ نمبر ۳۲۰ میں مذکور ہے۔

(۳) محمد بن عجلان: یہ بخاری و مسلم کا راوی ہے چنانچہ روایت نمبر کے تحت مذکور ہو چکا۔

(۴) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ: یہ خلیفہ دوم صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

روایت نمبر۴۰:

"عبدالرزاق عن داؤد بن قیس عن محمد بن عجلان قال قال علی رضی اللہ عنہ قرامع الامام فلیس علی لافطرہ"

ترجمہ: محمد بن عجلان فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص امام کے ساتھ پڑھے۔ وہ آدمی فطرت پر نہیں (یعنی صراط مستقیم پر نہیں) (مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۳۸)

سند کا تعارف:

اس روایت کے تمام راوی بخاری و مسلم کے راوی ہیں چنانچہ داؤد بن قیس

Marfat.com

روایت نمبر۳۹ میں مذکور ہے اسی طرح محمد بن عجلان کا تعارف بھی روایت نمبر۳۹ میں مذکور ہو چکا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ صحابی رسول اور خلیفہ چہارم ہیں۔

الحمدللہ چالیس روایات پوری ہوئیں۔ یہ سب اللہ رب العزت کا فضل و کرم ہے۔ ان تمام روایات سے سورج کی طرح یہ بات روشن نظر آتی ہے۔ کہ امام کے پیچھے قرآن خواہ سورت فاتحہ ہی کیوں نہ پڑھنی منع ہے اور خاموش رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حق واضح ہو جانے کے بعد اسے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ''آمین''

☆.....☆.....☆

Marfat.com

ضمیمہ

غیر مقلدین کے دلائل کا رد بھی حاضر خدمت ہے۔ ویسے تو جب میں اپنا مذہب روشن دلیلوں سے ثابت کر چکا تھا تو لازماً دوسرا مذہب درست نہ تھا۔ مگر غیر مقلدین اپنے ٹوٹکوں سے لوگوں کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا اُن کی پیش کردہ روایتوں کا رد بھی ملاحظہ ہو۔

غیر مقلدین کے پاس چند حدیثیں ہیں جن سے وہ اپنا مذہب ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ ان کی یہ کوشش بے سود ان روایتوں سے ان کا مذہب ثابت نہیں ہوتا۔

پہلی روایت: "لاصلوة لمن لم یقرأ بفاتحه الکتاب" (بخاری)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی۔

جواب: اس روایت سے غیر مقلدین لوگوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ دیکھو رسول اللہ ﷺ نے کتنا واضح فرمایا سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی لہٰذا تم امام کے پیچھے خاموش رہ کر اپنی نماز ضائع کرتے ہو حالانکہ اس حدیث میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھو۔ دوسرا اس حدیث کا یہ مطلب

Marfat.com

ہی نہیں جو وہ بیان کرتے ہیں۔ یہ اکیلے نمازی کیلئے حکم ہے جیسا کہ جامع ترمذی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۲۵ میں امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ یہ روایت اکیلے نمازی کیلئے ہے۔

اس کے علاوہ اس روایت میں جو ''لا'' آیا ہے وہ نفی کمال کا ہے نفی ذات کا نہیں جیسا کہ علامہ بدرالدین عینیؒ نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرمایا ''کمال نماز سورۃ فاتحہ کا پڑھنا ہے۔ نہ کے بغیر سورۃ فاتحہ نماز جائز نہیں جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''**لاصلوۃ لجار المسجد الافی المسجد**'' یعنی مسجد کے ہمسایہ کی نماز کامل نہیں مگر وہ مسجد میں ادا کرے یہاں اگر نماز کمال والا معنی نہ ہو تو پھر اس حدیث کا مطلب یہ بنے گا مسجد کے ہمسایہ کی نماز گھر میں نہیں ہوتی حالا کہ یہ معنی سب کے نزدیک درست نہیں تو جاننا پڑے گا کہ کمال والا معنی درست ہے۔

ایک اور مثال دیکھیں'' کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ ''**لاایمان او لادین لمن لاعھدلہ**'' یعنی جس شخص کا وعدہ نہیں اس کا ایمان یا دین کامل نہیں اس میں اگر کامل والا ترجمہ نہ کیا جائے تو دوسرا معنی جملہ اسلام کے منافی ہوگا ذات کی نفی کی مثال پیش خدمت ہے کہ ہم پڑھتے ہیں ''**لاالہ الا اللہ**'' یعنی اللہ کے سوا کوئی ذات ہی نہیں جو عبادت کے لائق ہو تو اس میں لانفی ذات کا ہے بہرحال جب تک ''لا'' کے مختلف معنی معلوم نہ ہوں پھر صرف ایک معنی استعمال کر کے لوگوں کو گمراہ کیا جاسکتا ہے مگر الحمدللہ علمائے اہل سنت علم رکھنے والے ہیں۔ پھر دوسری بات یہ کہ نماز میں کسی سورت کو لازم کرنا قرآن وحدیث کے خلاف ہے حالانکہ اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے:

''**فاقرء واما تیسر من القرآن**'' پڑھو جو آسان ہو قرآ سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید نے ہمیں نماز میں قرآن کا کوئی حصہ جو آسان معلوم ہو پڑھو کا حکم دیا اور یہ فرض ہے لہٰذا تمام ائمہ کے نزدیک مطلقاً قرآن پڑھنا ہے نہ کہ سورۃ فاتحہ اس آیت کریمہ کا تعلق نماز ہی سے ہے دو تفسیر کی کتابوں سے نقل کر رہا ہوں۔

Marfat.com

(۱) جلالین میں ہے:

"فاقرء واماتیسر منن القرآن فی الصلوٰۃ"

ترجمہ: نماز میں جہاں تے تمہیں قرآن پڑھنا آسان ہو وہاں سے پڑھ لو۔

(۲) "کمالین" میں ہے:

"یعنی ان المقصود من قراء ۃ القرآن قراء ته فی الصلوٰۃ"

ترجمہ: یعنی اس آیت کا مقصد قرآن پڑھنے سے نماز میں قرآن پڑھنا ہے۔

اب قرآن کا حکم بھی ماننا ہے چوکہ قرآن کا حکم مطلق ہے نماز میں مطلق قرآن پڑھنا فرض ہوا اور حدیث کو بھی ماننا ہے تو حدیث سے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ ملانا نماز کو کامل کرنا ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

"عن ابی هریره عن النبی ﷺ قال من صلی صلوة لم لقرأ فیها بام القرآن فهی خداج ثلاثا غیر تمام"

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز ادا کی اور اس میں سورۃ فاتحہ کو نہ پڑھا اس کی نماز ناقص ہے، یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ (صحیح مسلم جلد نمبر ا باب وجوب قرأۃ الفاتحہ)

خداج کا معنی: امام نودی فرماتے ہیں

"خداج بکسر الخاء المعجمة هو النقصان"

یعنی خداج کا معنی نقصان ہے۔

خود حدیث پاک میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ خداج کا معنی غیر تمام یعنی نامکمل ہے تو معلوم ہوا کہ حدیث پاک کو اس طرح مانا جائے کہ نماز میں مطلق قرآن

Marfat.com

پڑھنا فرض لہٰذا اگر فرض چھوٹ گیا تو نماز ہوئی ہی نہیں اور سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو نماز نامکمل رہی۔ اس طرح قرآن اور حدیث دونوں کو ماننے میں آسانی ہوگی اور اگر غیر مقلدین والا معنی لیا جائے تو قرآن کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ لہٰذا ہم قرآن وحدیث دونوں کو ماننے والے ہیں۔

یہ روایت اکیلے نمازی کیلئے ہے:

(۱) اس روایت میں کلمہ ''من'' سے مراد بعض مراد ہے یعنی منفرد اور امام چنانچہ صحاح ستہ کی معتبر کتاب سنن ابو داؤد جلد نمبر اوّل صفحہ نمبر ۱۲۶ باب ''من ترك القرأة في صلوته'' اور اس کی شرح مختصر السنن حافظ منذری جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۳ میں حضرت سفیان بن عینیہؒ جو اس حدیث کے راویوں میں سے ہیں اور فقہا محدثین سے ہیں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث پاک اس کے حق میں ہے جو اکیلا پڑھ رہا ہو۔ ابو داؤد شریف کے کلمات یہ ہیں ''قال سفيان لمن يصلي وحده'' ترجمہ: حضرت سفیانؒ فرماتے ہیں یہ اس کے حق میں ہے جو اکیلا پڑھ رہا ہو۔

(۲) ''كذاقال اسماعيلي في روايته اذاكان وحده'' ترجمہ: امام اسماعیلیؒ اپنی روایت میں فرمایا کہ یہ حدیث پاک منفرد یعنی اکیلے کے حق میں ہے (عینی شرح بخاری جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۱۴)

(۳) سبل السلام شرح بلوغ المرام جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۷۰ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مدینہ منورہ میں اعلان والی مذکور حدیث کے تحت ہے ''انه يحمل على المنفرد'' ترجمہ: ضرور یہ حدیث اکیلے نمازی کیلئے ہے۔

(۴) جامع ترمذی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۲۵ باب ماجاء في ترك القرأت میں

Marfat.com

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور امام احمد بن حنبلؒ سے اس طرح مذکور ہے" واما احمد بن حنبل فقال معنی قول النبی ﷺ لاصلوة لمن لم یقرأ بفاتحه الکتاب اذا کان وحده واحتج بحدیث جابر بن عبدالله حیث قال من نصلی رکعته لم یقرأ فیها بام القرآن فلم یصل الاان یکون وراء الامام قال احمد فهذا رجل من اصحاب النبی ﷺ تاول قول النبی ﷺ لاصلوة لمن لم یقرأ بفاتحه الکتاب ان هذا اذا کان وحده.

ترجمہ: امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے قول "لاصلوة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب" کا معنی وحکم اس وقت سے متعلق ہے جب اکیلا پڑھ رہا ہو اور آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پاک من صلی صلوٰة الخ سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ اس شخص (حضرت جابر بن عبداللہ) نبی کریم ﷺ کے صحابی نے نبی کریم ﷺ کی حدیث "لاصلوٰة لمن لم یقرأبفاتحة الکتاب" کی تفسیر وتشریح تنہا پڑھنے والے کے حق میں کی ہے۔

دوسری روایت:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز فجر میں تھے تو آپ پر قرأت ثقیل ہوئی تو آپ جب فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو ہم نے کہا ہاں یارسول اللہ فرمایا نہ پڑھا کرو۔ مگر فاتحۃ الکتاب کیونکہ اس کی نماز نہیں جو فاتحۃ الکتاب نہ پڑھے۔ (ابوداؤد)

جواب: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ والی حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی محمد بن اسحاق بن یسار ہے جس کے متعلق محدثین اور باب جرح تعدیل کی اکثریت اس بات پر متفق ہیں کہ اس کی روایت حجت نہیں خصوصا سنن و احکام میں

(۱) صحاح ستہ کی مشہور کتاب جامع ترمذی میں ہے۔

"وابو نضر الذی رواہ عنه محمد بن اسحاق هذا الحدیث قد ترك اهل العلم بالحدیث"

ترجمہ: ابونضر جس سے محمد بن اسحاق نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اسے حدیث کے اہل علم نے ترک کر دیا ہے۔ (جامع ترمذی جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۱۳۶)

(۲) امام نسائی فرماتے ہیں **"محمد بن اسحاق لیس بالقوی"** ترجمہ: محمد بن اسحاق قوی نہیں (کتاب الضعفاء نسائی صفحہ نمبر۳۰۲)

(۳) میزان الاعتدال میں ہے **"قال ابن معین ثقه ولیس بحجته"** ابن معین فرماتے ہیں۔ کہ ثقہ ہے اور حجت نہیں **"قال النسائی وغیره لیس بالقوی وقال دارقطنی لایحتج به"** ترجمہ: امام نسائی وغیرہ نے فرمایا کہ قوی نہیں اور دارقطنی فرماتے ہیں اس کے ساتھ دلیل نہ پکڑی جائے **"وقال ابوداؤد قدری معتزلی وقال سلیمان تیمی کذاب"** ترجمہ: امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ قدری معتزلی ہے اور سلیمان تیمی فرماتے ہیں۔ یہ بڑا جھوٹا وہیب فرماتے ہیں۔ **"سمعت هشام بن عروه یقول کذاب"** ترجمہ: میں نے ھشام بن عروہ سے سنا فرماتے تھے کہ کذاب ہے امام مالک فرماتے ہیں **"نظر والی دجال من الدجا جله"** یحییٰ فرماتے ہیں **"العجب من ابن اسحق یحدث عن اهل الکتاب"** ترجمہ: عجب ہے ابن اسحاق سے وہ اہل کتاب سے حدیثیں بیان کرتا ہے۔ **"وقال احمد هو کثیر التدلیس جدا"** ترجمہ: امام احمد فرماتے ہیں کہ وہ بہت بڑی تدلیس کرتا تھا تو آپ کو کہا

Marfat.com

گیا۔ کہ جب وہ کہے "اخبرنی وحدثنی تو وہ ثقہ ھے "تو وہ ثقہ ہے تو آپ نے فرمایا"ھو یقول اخبرنی وخالف" وہ کہتا ہے کہ مجھے اس نے خبر دی اور خلاف کرتا ہے اور ابن عدی فرماتے ہیں۔ "کان ابن اسحق یلعب بالایوك" ترجمہ: وہ مرغوں سے کھیلا کرتا تھا یحییٰ قطان فرماتے ہیں "اشھدان محمد بن اسحاق کذاب" میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد بن اسحاق جھوٹا ہے۔

ابوداؤد طیالسی فرماتے ہیں کہ میرے اصحاب نے مجھے کہا:

"سمعت ابن اسحاق یقول حدثنی ثقه فقبل له قال یعقوب یھودی"

ترجمہ: میں ابن اسحاق سے سنا کہہ رہا تھا کہ مجھے ثقہ نے حدیث بیان فرمائی تو اس سے پوچھا کس نے بیان کی اس نے کہا یعقوب یہودی نے:

(میزان الاعتدال جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۴۶۹ سے ۴۸۱ میں)

(۴) تقریب میں ہے:

"محمد بن اسحاق صدوق یدلس ورمی بالتشیع والقدر"

ترجمہ: محمد بن اسحاق صدوق تدلیس کرتا ہے شیعہ اور قدری ہونے کے ساتھ ساتھ رمی کیا گیا ہے۔

(تقریب صفحہ نمبر ۲۹۰)

(۵) تہذیب میں ہے ابن نمیر کہتے ہیں:

"انه یحدث عن المجھولین احادیث باطله"

ترجمہ: وہ مجہولوں سے باطل حدیثیں بیان کرتا تھا۔

حضرت ایوب بن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے دریافت کیا کہ اے ابوعبداللہ ابن اسحاق کی حدیث کے ساتھ منفرد ہو تو قبول کر لو گے فرمایا نہیں ابن معین فرماتے ہیں "ضعیف" ترجمہ: ابن اسحاق ضعیف ہے۔

Marfat.com

(تہذیب التہذیب جلد نمبر۹ صفحہ نمبر ۴۲،۴۴)

اسی طرح اس کی دوسری سند میں ایک اور عبداللہ مکحول شامی ہے جو مدلس اور کثیر الارسال ہے چانچہ آثار السنن میں ہے "(۱) **مکحول وھویدلس**" مکحول تدلیس کرتا ہے (آثار السنن جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۷۶)۔ (۲) میزان الاعتدال میں ہے "**قال ابن سعد ضعفه جماعته**" ترجمہ: ابن سعد فرماتے ہیں کہ مکحول کو ایک جماعت نے ضعیف کہا ہے۔ "**قلت هو صاحب التدليس وقدرمی بالقدر فالله اعلم**" ترجمہ: میں کہتا ہوں وہ صاحب تدلیس ہے اور قدریہ ہونے کے ساتھ رمی کیا گیا۔

(میزان الاعتدال جلد نمبر۴ صفحہ نمبر۱۷۷)

ابوداؤد کی دوسری سند میں "**مکحول عن عباده رضی الله هے**" اور مکحول مذکور نے حضرت عبادہ کو نہیں پایا چنانچہ عون المعبود اور مختصر السنن منذری میں ہے "**هذا منقطع مكحول لم يدرك عباده بنالصامت**" ترجمہ: یہ حدیث منقطع ہے مکحول نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

(عون المعبود جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۰۵ مختصر السنن منذری جلد نمبر۱ صفحہ نمبر۳۹۱)

اس کے علاوہ تہذیب التہذیب میں ہے۔ "**وقال ابن عبدالبر نافع مجهول**" حافظ ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ نافع مجہول ہے۔

(تہذیب التہذیب جلد نمبر۱۰ صفحہ نمبر۴۱۰)

تقریب میں ہے "مستور" یعنی نافع مستور ہے (یعنی مجہول ہے چھپا ہوا ہے)

(تقریب التہذیب صفحہ نمبر۳۵۵)

تعلیق الحسن میں ہے "**ولا اخرجه الشيخان وقال ابوعمر مجهول وقال لاطحاوی لا يعرف**" ترجمہ: اس کی حدیث کو شیخان یعنی امام بخاری و مسلم نے نہیں روایت کہا اور ابو عمر فرماتے ہیں کہ مہول ہے اور طحاوی فرماتے ہیں غیر معروف ہے۔

(تعلیق الحسن جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۷۸)

یہ حدیث ائمہ اربعہ کے نزدیک غیر معمول ہے اور قرآن حدیث صحیح اور آثار قویہ کے خلاف ہے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے زیادہ صحیح روایت ملاحظہ ہو۔

"عن عمران بن حصين ان رسول الله ﷺ صلى الظهر فجعل رجل يقرأ خلفه بسبح اسم ربك الاعلى الذى. فلما التصرف قال ايكم القارى قال رجل اناقال قدظنت ان بعضكم خالجينها"

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے نماز ظہر پڑھی اور ایک شخص نے سورت "سبح اسم برك الاعلى" پڑھنا شروع کردی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ تم میں سے کوئی میری قرأت میں خلل ڈال رہا ہے۔

(صحيح مسلم جلد نمبرا صفحه ابوداؤد، والنسائى. الطحاوى)

روایت نمبر۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز پڑھی اور سورۃ فاتحہ نہ پڑھی، اس کی نماز ناقص ہے ناقص ناتمام ہے۔ عبدالرحمٰن راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میں امام کے پیچھے ہوں تو کیا کروں۔ فرمایا کیا انہوں نے میرا بازو دبایا اور فرمایا کہ فارسی اپنے دل میں پڑھ۔

(ابوداؤد، موطا امام مالك)

جواب: یہ حدیث بھی منفرد اور امام سے مختص ہے چنانچہ موطا امام مالک کی شرح زرقانی میں اس حدیث کی شرح میں ہے۔

"لكنه محمول عند مالك ومن وافقه على الامام والغذ"

ترجمہ: یہ حدیث امام مالک اور ان کے موافقوں کے نزدیک امام اور منفرد پر محمول ہے۔

(شرح زرقانى، موطا امام مالك جلد نمبرا صفحه نمبر۱۷۵)

دوسرا جواب یہ ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی علاء بن عبدالرحمٰن ہے اس کے متعلق امام ابن معین فرماتے ہیں۔ اس کی بعض حدیثیں منکر ہیں ابو داوٗد فرماتے ہیں کہ ان کی صیام شعبان کی حدیث محدثین نے ان کے مناکیر میں شامل کی ہیں۔
(تہذیب التہذیب جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۱۸۷)

تحفتہ الاحوذی میں ہے "صدوق ربما وھم" صدوق ہے وہم کرتا ہے
(تحفتہ الاحوذی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۵۵) المغنی ابن قدامہ میں ہے "وکذالك حدیث ابی ھریرہ" یعنی عبادہ بن صامت کی طرح یہ حدیث بھی منفرد کیلئے ہے۔
(المغنی ابن قدامہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۶۰۲)

امام ابوحنیفہ کا خوبصورت اندازِ تبلیغ

امام فخرالدین رازی شافعیؒ نے تفسیر کبیر میں ذکر فرمایا ہے کہ "ایک جماعت مدینہ طیبہ سے امام ابوحنیفہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ قرأت خلف الامام کے باب میں ان سے مناظرہ کیا جائے اور انہیں شکست دی جائے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ تم سب سے تو مناظرہ کی مجھ میں استطاعت نہیں کہ بیک وقت اتنے آدمیوں سے بات کروں جبکہ تمہیں مناظرہ بھی ضروری ہے۔ تو ایسا کرو کہ جماعت میں سے ایک شخص جو تم میں زیادہ عالم ہو اسے مناظرے کا اختیار سونپ دو تاکہ میں اس سے بات کرسکوں چنانچہ انہوں نے ایک آدمی کو مناظرے کیلئے منتخب کیا، آپ نے فرمایا کہ تم میں سے زیادہ عالم یہ ہی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر دوبارہ آپ نے اُن سے پوچھا۔ کیا اس شخص سے مناظرہ کرنا تمہارے ساتھ مناظرہ کرنا مقصود ہوگا۔ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر دوبارہ پوچھا۔ کہ یہ اگر شکست کھا جائے تو تمہاری شکست ہوگی، انہوں نے کہا ہاں بہرحال ان لوگوں

Marfat.com

نے اقرار کیا کہ اس منتخب شخص کی شکست ہم سب کی شکست ہوگی۔ جب یہ فیصلہ ہو گیا تو امام صاحب نے فرمایا کہ پھر جھگڑا کس بات میں ہے؟ میں بھی آپ کے فیصلہ کو تسلیم کرتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ جب کوئی آدمی کسی کو امام تسلیم کر لے اور اس کے پیچھے نماز پڑھے تو اس امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے اور تمہیں بھی اس فیصلے پر انکار نہیں۔ پس یہ عقلی دلیل سن کر وہ ساری جماعت خاموش ہو گئی اور کوئی جواب اُن سے نہ بن پڑا یعنی انہوں نے تسلیم کر لیا کہ قرأت خلف الامام جائز نہیں، اللہ رب العزت حق واضح ہو جانے کے بعد اس کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆.....☆.....☆

Marfat.com

مآخذ ومراجع

القرآن

تفاسیر

۱۔تفسیر المظہری
۲۔تفسیر روح المعانی
۳۔تفسیر جلالین
۴۔تفسیر ابن کثیر
۵۔تفسیر درمنثور
۶۔تفسیر ابن جریر
۷۔تفسیر قرطبی
۸۔تفسیر فتح البیان
۹۔تفسیر فتح القدیر
۱۰۔تفسیر جمل
۱۱۔تفسیر خازن
۱۲۔تفسیر حواشی قرآن مجید
۱۳۔جامع البیان فی تفسیر القرآن
۱۴۔ تفسیر ضیاء القرآن
۱۵۔تفہیم القرآن

کتابیات

۱۶۔سنن دار القطنی
۱۷۔سنن الکبریٰ بیہقی
۱۸۔مشکوۃ شریف
۱۹۔زجاجۃ المصابیح
۲۰۔مصنف ابن ابی شیبہ
۲۱۔جامع ترمذی
۲۲۔بلوغ المرام
۲۳۔ مسند احمد
۲۴۔سنن ابوداود
۲۵۔سنن ابن ماجہ
۲۶۔بدایۃ المجتہد
۲۷۔تحفۃ الاحوذی
۲۸۔نصب الرایہ
۲۹۔توضیح السنن شرح آثار السنن
۳۰۔موطا امام مالک
۳۱۔موطا امام محمد
۳۲۔التلخیص الحبیر
۳۳۔مسند فردوس مع تسدید القوس

۳۴۔ابونعیم تاریخ اصبہان

۳۵۔ تنزیہ الشریعہ

۳۶۔طبرانی

۳۷۔ مجمع الزوائد

۳۸۔مسند حمیدی

۳۹۔ شیخ معانی الآثار

۴۰۔سنن دارمی

۴۱۔ طحاوی شریف

۴۲۔سنن نسائی

۴۳۔صحیح مسلم

۴۴۔صحیح بخاری

۴۵۔ مصنف عبدالرزاق

۴۶۔شرح صحیح مسلم للسعیدی

۴۷۔صحیح ابن حبان

۴۸۔مستخرج ابی عوانہ

۴۹۔ بدائع الصنائع

۵۰۔تبیین الحقائق

۵۱۔صحیح ابن خزیمہ

۵۲۔مرقات

۵۳۔فتاوی اجملیہ

۵۴۔فتاوی شامی

۵۵۔ فتاوی عالمگیری

۵۶۔شرح مسلم نووی

۵۷۔ شرح مشکوٰۃ اشعۃ اللمعات

۵۸۔عمدۃ القاری

۵۹۔کتاب الآثار

۶۰۔صحیح البخاری

۶۱۔طبقات ابن سعد

۶۲۔کنز العمال

۶۳۔الفردوس بماثور الخطاب

۶۴۔جامع الاحادیث للسیوطی

۶۵۔ کشف الغمہ

۶۶۔معجم الکبیر للطبرانی

۶۷۔مختصر قیام اللیل

۶۸۔محلی ابن حزم

۶۹۔الاوسط ابن منذر

۷۰۔مستدرک حاکم

۷۱۔جزرفع الیدین البخاری

۷۲۔مراقی الفلاح

۷۳۔مبسوط للامام سرخسی

۷۴۔شرح ہدایہ (علامہ بدرالدین عینی)

۷۵۔شرح سفر السعادۃ

۷۶۔فتاوی رضویہ

۷۷۔صحیح البخاری

۷۸۔مسند ابی یعلی

۷۹۔ تحفۃ الاشراف

۸۰۔الدرایۃ

۸۱۔ شعار اصحاب الحدیث للحاکم

۸۲۔شرح السنۃ للبغوی

۸۳۔معانی الآثار

Marfat.com

۸۴۔عمل الیوم واللیلۃ لابن السنن

۸۵۔ معجم الصغیر طبرانی

۸۶۔دُرِ مختار

۸۷۔ردمختار

۸۸۔کتاب الدعا طبرانی

۸۹۔سنن الکبری للنسائی

۹۰۔اشعۃ اللمعات

۹۱۔نورالایضاح

۹۲۔تبیین الحقائق

۹۳۔عمدۃ القاری

۹۴۔کتاب الیوم واللیلۃ

۹۵۔ احیاء العلوم

۹۶۔ بہار شریعت

۹۷۔قانون شریعت

۹۸۔غنیۃ الطالبین

۹۹۔بزازیہ

۱۰۰۔فتاوٰی قاضی خان

۱۰۱۔فتاوٰی ہندیہ

۱۰۲۔فتاوٰی خانیہ

۱۰۳۔بحرالرائق

۱۰۴۔شرح زرقانی

۱۰۵۔ طحاوی شریف

۱۰۶۔تعلیق الحسن

۱۰۷۔تقریب التہذیب

۱۰۸۔عون المعبود

۱۰۹۔ میزان الاعتدال

۱۱۰۔سبل السلام شرح بلوغ المرام

۱۱۱۔فی الاوطار شوکانی

۱۱۲۔طبرانی کبیر

۱۱۳۔ الجواہر النقی

۱۱۴۔فتاوٰی ابن تیمیہ

۱۱۵۔کتاب الحجۃ امام محمد

۱۱۶۔فتح الباری

۱۱۷۔ شرح وقایہ

۱۱۸۔کتاب آثار امام محمد

۱۱۹۔کتاب القراۃ بیہقی

۱۲۰۔تہذیب التہذیب

۱۲۱۔ مدونۃ الکبرٰی

۱۲۲۔نخبۃ الفکر

۱۲۳۔شرح السنۃ امام بغوی

۱۲۴۔نہایہ علی الہدایہ

۱۲۵۔ امام العلام

۱۲۶۔فتح القدیر

۱۲۷۔ تہذیب الکمال

۱۲۸۔عقود الجنان

۱۲۹۔ تاریخ بغداد

۱۳۰۔کنز العمال

۱۳۱۔فتاوٰی ابن تیمیہ

۱۳۲۔العلل المتناہیہ

۱۳۳۔الاطراف

Marfat.com

۱۳۴۔مسند امام ابو یوسف

۱۳۵۔شرح کبیر ابن قدامہ

۱۳۶۔مسند امام اعظم

۱۳۷۔احکام القرآن ابن عربی

۱۳۸۔درایہ علی الہدایہ (ابن حجر)

۱۳۹۔المنہاج السوی

۱۴۰۔احکام قرآن (جصاص)

۱۴۱۔ جامع الصغیر (للسیوطی)

۱۴۲۔تعلیقات السّلفیہ

۱۴۳۔المدخل لابن الحاج

۱۴۴۔نتائج التقلید

۱۴۵۔فتاوٰی ثنائیہ

۱۴۶۔نزل الابرار

۱۴۷۔ماثبت بالسنۃ

۱۴۸۔کنز الدقائق

۱۴۹۔ھدایۃ السائل للنواب صدیق حسن

۱۵۰۔فتاویٰ الکبریٰ

۱۵۱۔کفایۃ الاخیار

۱۵۲۔ارشاد الساری

۱۵۳۔مرقات المفاتیح

۱۵۴۔کتاب الآثار لابی یوسف

۱۵۵۔التمہید لابن عبدالبر

۱۵۶۔المغنی لابن قدامۃ

۱۵۷۔معرفۃ السنن والآثار

۱۵۸۔جامع المسانید

۱۵۹۔السنن ابن کثیر

۱۶۰۔سیر اعلام النبلاء

۱۶۱۔تاریخ جرجان

۱۶۲۔لسان المیزان

۱۶۳۔الحاوی للفتاوی

۱۶۴۔الفتاویٰ الفقیہ الکبری

۱۶۵۔الاستذکار

۱۶۶۔مطالب العالیہ

۱۶۷۔مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

۱۶۸۔ریاض الصالحین

۱۶۹۔ ظلال الجنۃ

۱۷۰۔نور السنۃ وظلمات البدعۃ

۱۷۱۔الشریعۃ الآجری

۱۷۲۔المنہاج الصحیح

۱۷۳۔نزھۃ القاری شرح بخاری

۱۷۴۔جامع بیان العلم وفضلہ

۱۷۵۔مسند دارمی

۱۷۶۔السنۃ لابن ابی عاصم

۱۷۷۔سنن الواردۃ فی الفتن الدانی

۱۷۸۔البنایہ فی شرح ہدایہ

۱۷۹۔زجاجۃ المصابیح

۱۸۰۔کتاب الامام

۱۸۱۔ الروضہ الندیہ

۱۸۲۔السراج الوہاج

۱۸۳۔المشکل من حدیث الصحیحین

Marfat.com

۱۸۴۔الارشادات فی تقویۃ الاحادیث بالشواہد والمتابعات

۱۸۶۔تنسیق النظام

۱۸۸۔نور القرقدین علی رفع الیدین

۱۹۰۔اثر اختلاف المتون والمسانید فی اختلاف الفقہاء

۱۹۲۔المحیط البرھانی

۱۹۴۔کشف المشکل من حدیث الصحیحین

۱۹۶۔کوثر النبی

۱۹۸۔الاکمال المعلم بفوائد مسلم

۲۰۰۔تنویر العینین

۲۰۲۔فتاوی سراجیہ

۲۰۴۔ماہنامہ الرشد

۲۰۶۔الکلام الموزون

۲۰۸۔تحقیق الدعا

۲۱۰۔فتاوی دار العلوم دیوبند

۲۱۲۔بوادر النوادر

۲۱۴۔سلسلۃ الاحادیث البانی

۲۱۶۔مسند الشامیین

۲۱۸۔شرح ابی داؤد للعینی

۲۲۰۔تفسیر اللباب ابن عادل

۲۲۲۔تحفۃ الذاکرین

۲۲۴۔تاریخ اصبھان

۲۲۶۔غریب الماثر لابی عبید ابن اسلام

۲۲۸۔النھایۃ فی غریب الاثیر

۱۸۵۔رد خبر الواحد (یسمی)

۱۸۷۔مناظرے ہی مناظرے

۱۸۹۔رسالہ رفع یدین

۱۹۱۔فقہ العبادات علی المذاھب الحنفی الذخیرۃ

۱۹۳۔شرح ابن ماجہ للمغلطائی

۱۹۵۔اللباب فی الجمع بین السنۃ والکتاب

۱۹۷۔شرح سفر السعادات

۱۹۹۔المبسوط الشمس الدین السرخسی

۲۰۱۔المحیط البرھانی

۲۰۳۔فتاوی بزازیہ

۲۰۵۔روزنامہ پاکستان

۲۰۷۔خیر الفتاوی

۲۰۹۔مخزن فضائل ومسائل

۲۱۱۔دلائل الخیرات فی ترک المنکرات

۲۱۳۔کشف الغطاء

۲۱۵۔الاسماء والصفات للبیہقی

۲۱۷۔المنتقی لابن الجارود

۲۱۹۔ابدر المنیر فی تخریج الاحادیث

۲۲۱۔جمع کنوز السنۃ النبویہ

۲۲۳۔مختصر تلخیص الذھبی

۲۲۵۔جامع علوم الحکم

۲۲۷۔مسند عائشہ ابی داؤد

۲۲۹۔شرح عقائد النسفیہ

Marfat.com

ہمارے ادارے کی دیگر مطبوعات

دلکش طباعت تحقیقی اور منفرد موضوعات معیار اور جدت کی علامت

اسلام بکڈپو

۱۲ گنج بخش روڈ لاہور

فون: 042-37112941

Marfat.com